شرفِ انتساب

سلسلہ عالیہ سہروردیہ کے بانی

شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

کی نذر

ہوا کا رُخ تو اسی بام و در کی جانب ہے
پہنچ رہی ہے وہاں تک مری صدا کہ نہیں

نیازمند

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

علم حدیث کی ترویج واشاعت اور درس وتدریس کرنے والوں کے لیئے

دعاءِ نبوی

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ

اللہ اس شخص کو خوش رکھے جو ہم سے کوئی بات سن کر اسی طرح آگے پہنچا دے جیسے سنی تھی

الحدیث

اخرجہ الترمذی، بہذ اللفظ فی ''جامعہ'' کتاب العلم، باب: ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، رقم الحدیث 2657 (وفی معناہ) ابوداود 3660، ترمذی 2656، 2658، ابن ماجہ 230، 231، 232، مسند احمد 4157، 16784 دارمی 229، 230، معجم اوسط 5179، 5392، 7004، 9444، شعب الایمان 1736، مجمع الزوائد 582، 583، 584، 588، 589، 591، کنزالعمال 29165، 29166، 29200، 29375

اس روایت کے طرق کی وضاحت کے بارے میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے جس کا نام ''جزء فیہ قول النبی ﷺ نضر اللہ امرا'' ہے اس کے مؤلف شیخ ابوعمرو احمد بن محمد اصبہانی مدینی ہیں۔ یہ رسالہ ''دارابن حزم'' بیروت لبنان سے 1994ء میں شیخ بدر بن عبداللہ البدر کی تحقیق کے ہمراہ شائع ہوا تھا۔

Marfat.com

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے، جس نے ہمیں یہ ہمت، توفیق اور نعمت عطا کی ہے کہ ہم اُس کے سب سے محبوب اور برگزیدہ پیغمبر کے لائے ہوئے دین کی تعلیمات کی نشر و اشاعت کے حوالے سے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو! آپ ﷺ کے ہمراہ، آپ ﷺ کی اُمت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں، جنہوں نے آپ کی تعلیمات کو اپنایا، اُن پر ایمان لائے، اُنہیں دوسروں تک پہنچایا۔

•••——•••——•••

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول کے فضل و کرم کے تحت آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمت سرانجام دے رہا ہے، ہمارے ادارے کی طرف سے اب تک جو مطبوعات برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کی گئی ہیں، ان میں اسلامی تعلیمات کے موضوع اور ہر پہلو سے متعلق علوم و معارف سے متعلق متقدمین و متاخرین کی تصانیف، ان کے تراجم، ملفوظات وغیرہ شامل ہیں۔ چند سال پیشتر ادارہ کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ دیگر علوم وفنون کے ساتھ بطورِ خاص احادیثِ مبارکہ سے متعلق کتب کے تراجم و شرح کے حوالے سے بطورِ خاص اہتمام کے ساتھ کوئی خدمت کی جائے، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ادارہ کی طرف سے علمِ حدیث سے متعلق بہت سی کتب قارئین کی خدمت میں پیش کی گئیں، جن میں سے چند ایک کے اسماء قابلِ ذکر ہیں:

i-صحیح بخاری ii-صحیح مسلم iii-جامع ترمذی iv-سنن ابوداؤد v-سنن نسائی vi-سنن ابن ماجہ vii-صحیح ابن حبان
viii-صحیح ابن خزیمہ ix-مستدرک x-سنن دارقطنی xi-مؤطا امام مالک xii-مؤطا امام محمد xiii-سنن دارمی
xiv-معجم الصغیر xv-اللؤلؤ والمرجان xvi-مسند امام زید xvii-مسند امام شافعی

•••——•••——•••

علم حدیث سے متعلق کتب کی خدمت کے حوالے سے ایک قدم اور آگے بڑھاتے ہوئے ہم آپ کے سامنے علم حدیث کے عظیم مآخذ ''مصنف عبدالرزاق'' کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔ مصنف عبدالرزاق کا شمار علم حدیث کے پرانے مآخذ میں ہوتا ہے، کیونکہ اس کے فاضل مصنف ''صحاح ستہ'' کے تمام مؤلفین کے بالواسطہ استاد شمار ہوتے ہیں اور ان کے بعد آنے والے تمام مؤلفین نے ان کے حوالے سے روایات اپنی کتابوں میں نقل کی ہیں اس کتاب کی اسی اہمیت کے پیشِ نظر ادارہ کی انتظامیہ نے یہ فیصلہ کیا کہ

Marfat.com

اس اہم کتاب کے اصل عربی متن کو اُردو ترجمہ کے ہمراہ برادرانِ اسلام کی خدمت میں پیش کیا جائے اور تحدیث نعمت کے طور پر اس بات کا ذکر ضروری سمجھتے ہیں کہ اس عظیم کتاب کے ترجمہ کی خدمت کا شرف سب سے پہلے آپ کے ادارہ کو حاصل ہوا ہے۔ ترجمہ کی خدمت محترم ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے۔ فاضل مترجم نے ہر روایت سے پہلے ذیلی سرخی قائم کر کے اس بات کی نشاندہی کر دی ہے کہ متعلقہ روایت نبی اکرم ﷺ کی حدیث ہے یا اس کا تعلق صحابہ کرام کے آثار سے ہے یا تابعین کے اقوال سے ہے۔ اور یہ چیز مصنف عبدالرزاق کے کسی بھی مطبوعہ نسخے میں نہیں ہے۔ اس کے علاوہ فاضل مترجم نے کتاب میں موجود احادیث کی تخریج بھی کی ہے۔

کتاب کی باطنی خوبیوں کے ہمراہ اس کی ظاہری خوبصورتی و رعنائی کے لئے بھی ادارہ کی انتظامیہ نے بھرپور کوشش کی ہے اب یہ خدمت آپ کے ہاتھوں میں ہے' یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ اس سے کتنا استفادہ کرتے ہیں اور اس کے علوم و معارف دوسروں تک' کس حد تک منتقل کرتے ہیں۔

•••———•••———•••

اس کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے' آپ کتاب کے مصنف' مترجم' شارح کے ہمراہ' ادارہ کی انتظامیہ اور دیگر متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے دین کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کرے! آمین

آپ کا مخلص

شبیر حسین

Marfat.com

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد وثناء مخصوص ہے' جو اس کائنات کا خالق بھی ہے مالک بھی ہے اور رازق بھی ہے' وہ اپنی مخلوق کو جو کچھ عطا کرتا ہے' اگر انسان لمحے بھر کے لیے اس کے بارے میں غور وفکر کرے تو یقیناً اپنے پروردگار کے ''رزاق'' ہونے کا نہ صرف قائل ہوگا' بلکہ اس کی شانِ عطا کو دیکھ کر مبہوت رہ جائے گا۔

حضرت محمد ﷺ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں! جو ''عبدالرزاق'' ہیں اور پروردگار کی تمام مخلوق میں مرتبۂ عبودیت کے کامل ترین منصب پر فائز ہیں' بلکہ وہ اپنے پروردگار کی نعمتیں اور رزق تقسیم کرنے والے ہیں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

نبی اکرم ﷺ کے تمام اصحاب' آپ کی اُمت کے اہلِ علم اور عام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کو حاصل کیا اور پھر اسے دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔

•••——•••——•••

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے تحت ہم نے جب کتبِ احادیث کے ترجمہ کی خدمت کا آغاز کیا تو اس بارے میں اسباب و وسائل میسر آتے چلے گئے' یہ خدمت بہت سے افراد تک پہنچی اور اُن لوگوں کی دعاؤں کی برکت کی وجہ سے' ہمیں مزید خدمت کرنے کا شرف اور موقع حاصل ہوا۔ اسی مزید خدمت کا ایک حصہ ''مصنف عبدالرزاق'' کے اس ترجمہ کی شکل میں' اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

•••——•••——•••

مصنف عبدالرزاق کے فاضل مؤلف امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی کا شمار دوسری صدی ہجری کے نصف آخر کے سربرآوردہ محدثین میں ہوتا ہے' جن سے طلب اور استفادہ کے لئے دور دراز سے لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے مستفیدین کی صف میں امام احمد بن حنبل' امام اسحاق بن راہویہ جیسے اکابرین شامل ہیں۔ امام بخاری نے ایک واسطے سے امام عبدالرزاق سے روایات نقل کی ہیں۔ اس اعتبار سے مصنف عبدالرزاق کا شمار علم حدیث کے بنیادی مآخذ میں ہوتا ہے' لیکن یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ احادیث کے مجموعہ جات مرتب کرتے ہوئے محدثین نے مختلف قسم کی ترتیب بندی کی۔ بعض حضرات نے صرف ''صحیح'' احادیث مرفوعہ کے مجموعات مرتب کیے۔ ان حضرات نے صحابہ کرام اور تابعین کے بارے میں روایات الگ سے مرتب کی تھیں' جن میں سے کچھ کتابیں اُمت تک منتقل نہیں ہوسکیں۔ اور ان کے قلمی نسخے دنیا سے ناپید ہوگئے' لیکن اس چیز کا آغاز اس وقت ہوا' جب امام بخاری نے صحیح بخاری مرتب کی تھی۔ اس سے پہلے کے مصنفین عام طور پر دو طرح سے مجموعات

Marfat.com

مرتب کرتے تھے۔

1- مسند: اس طرز میں صحابہ کرام سے منقول روایات' کسی موضوعاتی ترتیب کے بغیر نقل کردی جاتی تھیں۔

2- مصنف: ان مجموعہ جات میں روایات کی فقہی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے' اور یہ وہی ترتیب ہے جس کے موجد امام الائمہ مصباح الامہ امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہیں۔

''مصنف'' کی طرز میں مرتب کیے جانے والے دو مجموعہ جات کو اُمت میں قبولِ عام نصیب ہوا۔ ''مصنف ابن ابی شیبہ'' اور ''مصنف عبدالرزاق''۔

اس وقت ہم آپ کے سامنے ''مصنف عبدالرزاق'' کا ترجمہ پیش کر رہے ہیں' جس کا مختصر اجمالی تعارف آئندہ صفحات میں پیش کیا گیا ہے۔ مختصر یہ کہ اس مجموعہ میں نبی اکرم ﷺ کی احادیث کے ہمراہ' صحابہ کرام کے آثار اور تابعین کے اقوال منقول ہیں' جنہیں ہم نے عربی متن پر ذیلی سرخی کے ذریعے نمایاں کردیا ہے۔ بعض جگہ پر تبع تابعین کے اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں' لیکن ہم نے انہیں بھی ''اقوال تابعین'' کی ذیلی سرخی کے ضمن میں نقل کردیا ہے' تاکہ یہ واضح ہوجائے کہ یہ روایت کسی صحابی کے بارے میں نہیں ہے۔

صحابہ کرام' تابعین عظام اور تبع تابعین میں سے کون سی شخصیت کا اجمالی تعارف کیا ہے؟ یہ سب ہم نے آخری جلد پر موقوف رکھا ہے۔ وہاں ان تمام حضرات کا اجمالی تعارف پیش کردیا جائے گا۔

•••———•••———•••

کتاب کے ترجمہ کے دوران جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا' ہم اُن سب کے شکر گزار ہیں' جن میں سرفہرست برادر محترم خرم زاہد ہیں' جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا اور اس کام کی تکمیل کے لئے مسلسل اصرار کرتے رہے۔ ملک محمد یونس' جنہوں نے مسودہ پڑھنے میں ہماری بہت مدد کی۔ مدثر اصغر اعوان' جنہوں نے کتاب کی تصحیح میں ہمارا ساتھ دیا۔ ریحان علی' جنہوں نے نہایت سرعت کے ساتھ مسودہ کمپوز کیا' مخدوم قاسم شاہد' جنہوں نے اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ شبیر احمد' جنہوں نے کتاب کا سرورق ڈیزائن کیا۔ منصور' جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا۔ خلیفہ مجیب احمد اور عرفان حسین' جنہوں نے خوبصورت جلد بندی کی' اور برادرم ملک شبیر حسین' جنہوں نے اس کتاب کی تیز رفتار نشر و اشاعت کا بندوبست کیا۔

تشکر کے ان جذبات میں ایک بڑا حصہ ہمارے اساتذہ و مشائخ' قارئین' والدین اور بہن بھائیوں کے لئے ہے' جن کی دعاؤں کے طفیل ہم اس خدمت کو سرانجام دینے کے لائق ہوئے۔

•••———•••———•••

سب سے آخر میں یاس یگانہ چنگیزی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے:

سمجھتے کیا تھے مگر سنتے تھے ترانۂ درد
سمجھ میں آنے لگا جب تو پھر سنا نہ گیا

محمد محی الدین

(... کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے!)

Marfat.com

عنوانات

عنوان	صفحہ
امام عبدالرزاق عِشاللہ	۱۹
نام ونسب	۱۹
اسم منسوب	۱۹
پیدائش	۱۹
اساتذہ	۱۹
تلامذہ	۲۰
فقہی مسلک	۲۰
اعتقادی مسلک	۲۰
خراجِ تحسین	۲۰
انتقال	۲۰
مصنف عبدالرزاق	۲۱
﴿کتاب الطھارت﴾	
طہارت کے بارے میں روایات	۲۳
باب: دونوں بازوؤں کو دھونا	۲۳
باب: سر پرمسح کرنا	۲۴
باب: کیا کوئی شخص اپنے ہاتھ میں بچے ہوئے پانی کے ذریعہ اپنے سر کا مسح کرسکتا ہے	۲۷
باب: کانوں کا مسح	۲۸
باب: آگے سے گنجے شخص کا مسح کرنا	۳۱
باب: جو شخص سر پرمسح کرنا بھول جائے	۳۲
باب: جو شخص مسح کرنا بھول جائے اور اُس کی داڑھی تر ہو	۳۳
باب: عورت اپنے سر پر مسح کیسے کرے گی؟	۳۴
باب: دونوں پاؤں دھونا	۳۴
باب: جو شخص خشک یا تر' گندگی کو پاؤں تلے روند دیتا ہے	۴۳
باب: جو شخص (وضو کے دوران) اپنے کسی عضو کو ترک کردے	۴۹
باب: وضو میں کتنی مرتبہ دھونا ہوتا ہے؟	۵۰
باب: وضو اور نماز کون سی چیزوں کا کفارہ بنتے ہیں؟	۵۸
باب: وضو کتنے گناہوں کو ختم کردیتا ہے؟	۶۳
باب: کیا آدمی ہر نماز کے لیے از سرِنو وضو کرے گا یا نہیں؟	۶۷
باب: پیتل کے برتن میں وضو کرنا	۷۱
باب: ایسے چمڑے کے بارے میں' جس کی دباغت نہ ہوئی ہو' جو کچھ منقول ہے	۷۳
باب: مردار کی کھال کی جب دباغت کرلی جائے (تو اُس کا حکم)	۷۴
باب: مردار کی اُون	۷۹
باب: مردار کی چربی	۷۹
باب: ہاتھی کی ہڈی	۷۹
باب: درندوں کی کھال کا حکم	۸۲
باب: طہارت خانہ سے آنے کے بعد وضو کرنا	۸۵
باب: مردوں اور خواتین کا ایک ساتھ وضو کرنا	۸۷
باب: ایسے پانی کا حکم جس پر کتے اور درندے آکر (اُس میں سے پیتے ہوں)	۸۸
باب: پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے اس بارے میں جو کچھ منقول ہے	۹۰
باب: جس کنویں میں کوئی جانور گر جائے	۹۳
باب: چوہے کے جوٹھے کا حکم	۹۵

Marfat.com

٤ ـ الايمان بالقلب واللسان والهجرة بالنفس والمال (عبد الخالق بن زاهر الشحامي (١) في الاربعين عن عمر) .

٥ ـ الايمان : أن تؤمن بالله وملائكته وكتبه وبلقائه وبرسله وتؤمن بالبعث (حم ق ه عن أبي هريرة) .

٦ ـ آمركم بأربعٍ ، وأنهاكم عن أربعٍ ، آمركم بالايمان بالله وحده، أتدرون ما الايمان بالله ؟ شهادةُ أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله ، وإقام الصلاة وايتاء الزكاة وصيام رمضان وأن تؤدوا خمس ما غنمتم ، وأنهاكم عن الدباء والنقير والحنتم والمزفت احفظوهن وأخبروا بهن من وراءكم (ق ٣ عن ابن عباس) .

٧ ـ آمركم بأربع وأنهاكم عن أربع اعبدوا الله ولا تشركوا به شيئاً وأقيموا الصلاة وآتوا الزكاة وصوموا رمضان وأعطوا الخمس من الغنائم ، وأنهاكم عن أربع عن الدباء (٢) والحَنْتمِ والمزفَّتِ والنَّقيرِ (حم م عن أبي سعيد) .

---

(١) ن السخاوي وفي الشذرات الشحامي .

(٢) الحنتم : جرار مدهونة خضر كانت تحمل الخمر فيها الى المدينة . والمزفت : هو الاناء الذي طلي بالزفت وهو نوع من القار ثم انتبذ فيه . كذا في النهاية لابن الأثير . اهـ مصححه .

عنوان	صفحہ
باب: کوئی چیز پینے کے بعد کلّی کرنا	۱۸۷
باب: نبیذ کے ذریعہ وضو کرنا	۱۹۰
باب: پچھنے لگوانے یا سر منڈوانے کے بعد وضو کرنا	۱۹۱
باب: جب کوئی شخص وضو کے دوران بے وضو ہو جائے	۱۹۲
باب: وضو کرنے کے بعد رومال کے ذریعہ پونچھنا	۱۹۳
باب: تھوک کے ذریعہ وضو کرنا	۱۹۵
باب: آدمی کا ایسے برتن سے وضو کرنا' جو برتن ساری رات اوپر کسی چیز کے بغیر پڑا رہا ہو	۱۹۶
باب: جس شخص کے ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں' اُس کا وضو کرنا	۱۹۷
باب: جب آدمی وضو کر کے فارغ ہو تو کیا پڑھے؟	۱۹۷
باب: موزوں اور عمامہ پر مسح کرنا	۱۹۸
باب: ٹوپی پر مسح کرنا	۲۰۱
باب: موزوں پر مسح کرنا	۲۰۱
باب: جرابوں اور جوتوں پر مسح کرنا	۲۱۰
باب: جرابوں پر مسح کرنا	۲۱۱
باب: جوتوں پر مسح کرنا	۲۱۱
باب: کتنے عرصہ تک موزوں پر مسح کیا جائے گا؟	۲۱۳
باب: حدث لاحق ہونے پر موزوں پر مسح کرنا	۲۱۸
باب: مسح کے بعد موزے اُتار لینا	۲۱۸
باب: کون سی مٹی زیادہ پاکیزہ ہے؟	۲۱۹
باب: تیمم میں کتنی بار ضرب لگائی جائے گی؟	۲۲۰
باب: آدمی ایک تیمم کے ساتھ کتنی نمازیں ادا کرسکتا ہے؟	۲۲۳
باب: جو شخص مٹی نہیں پاتا کیا وہ مٹی کے بجائے کسی اور چیز سے تیمم کرلے؟	۲۲۴
باب: جو شخص تیمم کرتا ہے اور پھر اُسے پانی مل جاتا ہے	۲۲۴
باب: مسح کرنے کے بعد موزے اُتار دینا	۲۲۵
باب: موزوں پر مسح کرنا	۲۲۸
باب: بیمار شخص کا وضو کرنا	۲۲۹
باب: جب کوئی شخص پانی نہ پائے	۲۳۰
باب: جب کسی شخص کو کسی سرد علاقے میں جنابت لاحق ہو جائے	۲۳۳
باب: تیمّم کا آغاز	۲۳۴
باب: ایک شخص تیمّم کرتا ہے اور پھر پانی کے پاس سے گزرتا ہے۔ تو کیا وہ وضو کرلے؟	۲۳۴
کیا کوئی شخص نوافل کے لیے تیمّم کرسکتا ہے؟	۲۳۸
باب: ایسا شخص جو تیمّم کی تعلیم دیتا ہے' تو کیا اس کے لیے یہ چیز کافی ہوگی؟	۲۳۹
باب: جب کسی مسافر کو پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو' حالانکہ اُس کے پاس پانی موجود ہو' تو تیمّم کا حکم	۲۳۹
باب: جس شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور اُس کے پاس صرف اتنا پانی موجود ہو	۲۴۰
جس کے ساتھ وضو کیا جاسکتا ہو' تو تیمّم کا کیا حکم ہوگا؟	۲۴۰
باب: جس شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور اُس کے پاس صرف اتنا پانی ہو جس کے ذریعہ	۲۴۱
وہ اپنے چہرے' دونوں بازوؤں اور شرمگاہ کو دھو سکتا ہو	۲۴۱
باب: جب کوئی شخص سفر کے دوران اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرلے	۲۴۲
اور اُس کے پاس پانی موجود نہ ہو	۲۴۲
باب: جب کوئی شخص پانی سے دور ہو	۲۴۳
باب: جب عورت حیض سے پاک ہو اور اُس کے پاس پانی نہ ہو (جس کے ذریعہ وہ غسل کرے)	۲۴۳
تو کیا اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟	۲۴۹
باب: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور اُسے پانی نہ	

Marfat.com

عنوان	صفحہ
ملے' صرف برف ملے	۲۴۹
باب: جس شخص کے پاس پانی نہ ہو وہ کب تک انتظار کرے گا؟	۲۵۰
باب: کون سی چیز غسل کو لازم کر دیتی ہے؟	۲۵۱
باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی کی شرمگاہ کے علاوہ (کسی حصے سے لذت حاصل کرے)	۲۵۹
باب: جب کوئی شخص (خواب میں) یہ دیکھے کہ اُسے احتلام ہوا ہے اور بیدار ہونے کے بعد	۲۶۰
اُسے تری نہ نظر نہ آئے	۲۶۰
باب: غسل خانہ میں پیشاب کرنا	۲۶۰
باب: جنبی شخص کا وضو کرنا	۲۶۲
باب: جو شخص اپنے سر کو بیری کے پتوں کے ذریعہ دھوئے	۲۶۹
باب: جو شخص اپنے سر کو دھوتا ہے اور وہ اُس وقت جنبی ہوتا ہے' پھر وہ سر کا (کوئی حصہ) چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ خشک ہو جاتا ہے اور پھر اُس کے بعد وہ (اُس حصہ کو) دھوتا ہے	۲۷۰
باب: جو شخص غسلِ جنابت میں اپنے جسم کے کچھ حصہ کو چھوڑ دیتا ہے	۲۷۱
باب: جو شخص غسلِ جنابت کرتا ہے اور پھر (اُس کی شرمگاہ میں سے) کوئی چیز نکل آتی ہے	۲۷۲
باب: جو شخص غسل کرنے کے دوران بے وضو ہو جائے	۲۷۳
باب: دو جنبی افراد کا ایک ساتھ غسل کرنا	۲۷۴
باب: جنبی اور غیر جنبی شخص کا ایک ساتھ غسل کرنا	۲۷۴
باب: غسل کے بعد وضو کرنا	۲۷۶
باب: خواتین کا غسل کرنا	۲۷۸
باب: جو شخص بیوی کے ساتھ صحبت کرے اور پھر وہ دوبارہ یہ عمل کرنا چاہتا ہو	۲۸۱
باب: جنبی شخص کے جسم کے ساتھ جسم لگانا	۲۸۲
باب: آدمی کا جنابت کی حالت میں سو جانا' یا کچھ کھانا یا پینا	۲۸۳
باب: آدمی کا اپنے گھر سے نکلنا جبکہ وہ جنابت کی حالت میں ہو	۲۸۷
باب: آدمی کا جنابت کی حالت میں پچھنے لگوانا' یا (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرنا	۲۸۸
باب: عورت کو احتلام ہونا	۲۸۸
باب: جب آدمی غسل کرے تو اُس کا پردہ کرنا	۲۹۰
باب: مردوں کے حمام (کا حکم)	۲۹۵
باب: خواتین کا حمام میں جانا	۲۹۸
باب: حمام کے پانی کا حکم' کیا اُس سے غسل کیا جا سکتا ہے؟	۳۰۲
باب: حمام میں قرأت کرنا	۳۰۴

﴿کتاب الحیض﴾

عنوان	صفحہ
حیض کے بارے میں روایات	۳۰۵
باب: حیض کی مدت	۳۰۵
باب: روزے اور نماز کا حکم' اگر عورت عشاء کے وقت پاک ہو تو اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی	۳۰۶
باب: طہر کیسے ہوتا ہے؟	۳۰۷
باب: عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں اور اُس کے بعد کیا دیکھتی ہے؟	۳۰۷
باب: استحاضہ والی عورت کا حکم	۳۰۹
باب: مستحاضہ عورت کا حکم' کیا اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' کیا وہ نماز ادا کر سکتی ہے' کیا وہ بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے؟	۳۱۶
باب: کنواری اور نفاس والی خواتین کا حکم	۳۱۸
باب: حیض والی عورت کا غسل کرنا	۳۲۰
باب: جب کوئی حاملہ عورت خون دیکھے	۳۲۲
باب: ایسی دوائی استعمال کرنا جو حیض کو ختم کر دے	۳۲۲
باب: حیض والی عورت کا ہر نماز کے وقت وضو کرنا	۳۲۴

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: حیض کا خون کپڑے پر لگ جانا	۳۲۵
باب: حیض والی عورت کا آیتِ سجدہ کو سننا	۳۲۶
باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا	۳۲۷
باب: حیض والی عورت کا (اپنے شوہر کی) کنگھی کرنا	۳۳۰
باب: حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا	۳۳۴
باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت صحبت کرنا جب وہ طہر دیکھ چکی ہو	۳۳۶
لیکن ابھی اُس نے غسل نہ کیا ہو	۳۳۶
باب: حیض والی عورت کا نماز کی قضاء کرنا	۳۳۷
باب: حیض والی عورت کا نماز ادا کرنا	۳۳۸
باب: حیض والی عورت کا سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جانا	۳۴۰
باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے اور اُس عورت کے غسل کرنے سے پہلے اُسے حیض آ جائے	۳۴۱
باب: کیا حیض والی عورت اور جنبی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں؟	۳۴۲
باب: بے وضو حالت میں (قرآن کی) تلاوت کرنا	۳۴۳
باب: مصحف یا وہ دراہم جن میں قرآن کا کچھ حصہ لکھا ہوتا ہے اُنہیں چھونے کا حکم	۳۴۶
باب: تعویذات کا حکم	۳۵۰
باب: انگوٹھی کا حکم	۳۵۱

﴿کتاب الصلوٰۃ﴾

عنوان	صفحہ
نماز کے بارے میں روایات	۳۵۴
باب: (نماز کی ادائیگی کے لیے) آدمی کے لیے کتنے کپڑے کافی ہوں گے؟	۳۵۴
باب: قمیص میں نماز ادا کرنا	۳۵۳
باب: قباء اور شلوار میں نماز ادا کرنا	۳۶۴
باب: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا جس کے بارے میں یہ پتا نہ ہو کہ کیا وہ پاک ہے یا نہیں؟	۳۶۴
باب: تلوار یا قوس لٹکا کر نماز ادا کرنا	۳۶۵
باب: سدل (کے طور پر کپڑے کو لٹکانا)	۳۶۵
باب: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جس کو پہن کر آدمی نے صحبت کی ہو	۳۶۸
یا جس میں کسی جنبی شخص کو پسینہ آیا ہو	۳۶۸
باب: جس کپڑے پر منی لگ جائے	۳۷۰
باب: منی کا کپڑے پر لگ جانا' جبکہ اُس کی جگہ کا پتا نہ چل سکے	۳۷۱
باب: کپڑے پر خون لگ جانا	۳۷۵
باب: چمگادڑ کے پیشاب کا حکم	۳۷۸
باب: مرغی کی بیٹ اور بارش کے کیچڑ کا حکم	۳۷۸
باب: جانوروں کے پیشاب اور اُن کی لید کا حکم	۳۷۹
باب: بچے کے پیشاب (کا حکم)	۳۸۱
باب: ایسا کپڑا جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا گیا ہو' اُس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۳۸۴
باب: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا	۳۸۶
باب: آدمی کا مسجد کے دروازہ کے قریب اپنے جوتے رکھنا	۳۸۹
باب: آدمی جب نماز کے دوران جوتے اُتار دے تو اُنہیں رکھنے کی جگہ	۳۹۰
باب: آدمی کا مضربہ یا حلق پہن کر نماز ادا کرنا	۳۹۱
باب: آدمی کا نماز ادا کرنا' جبکہ اُس کے پاس چاندی یا سوت ہو	۳۹۱
باب: آدمی کا زیور سے آراستہ تلوار کو لٹکا کر نماز ادا کرنا	۳۹۲
باب: چٹیل میدان میں' یا مٹی پر نماز ادا کرنا	۳۹۲
باب: ایسے گھر میں نماز ادا کرنا کہ جس کے بارے میں پتا نہ ہو کہ وہ پاک ہے یا نہیں؟	۳۹۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: آدمی اپنے گھر میں سجدہ کرنے کے لیے یا نماز ادا کرنے کے لیے جگہ کو مخصوص کرنا	۳۹۵
باب: چٹائی اور بچھونے پر نماز ادا کرنا	۳۹۵
باب: آدمی کا گرم جگہ پر یا ہجوم والی جگہ پر نماز ادا کرنا	۳۹۸
باب: عمامہ پر سجدہ کرنا	۳۹۹
باب: آدمی کا کسی کپڑے کو یوں لپیٹ کر سجدہ کرنا کہ وہ اپنے ہاتھ باہر نہ نکالے	۴۰۰
باب: بردعہ (پالان کے نیچے بچھانے والا کپڑا) پر نماز ادا کرنا	۴۰۱
باب: راستے میں نماز ادا کرنا	۴۰۱
باب: قبر پر نماز ادا کرنا	۴۰۳
باب: جانوروں اور اونٹوں کے گوشت کا حکم کہ کیا اُسے کھانے کے بعد وضو کیا جائے گا؟	۴۰۶
باب: گرجا گھر میں نماز ادا کرنا	۴۰۹
باب: جنبی شخص کا مسجد میں داخل ہونا	۴۱۰
باب: مشرک شخص مسجد میں داخل ہو سکتا ہے؟	۴۱۱
باب: ایسی جگہ پر نماز ادا کرنا جہاں کسی کو سزا دی گئی ہو	۴۱۲
باب: کتے کا مسجد سے گزرنا	۴۱۳
باب: حیض والی عورت کا مسجد سے گزرنا	۴۱۳
باب: کیا بے وضو شخص مسجد میں داخل ہو سکتا ہے؟	۴۱۴
باب: مسجد میں وضو کرنا	۴۱۵
باب: مسجد میں حدث لاحق ہونا	۴۱۹
باب: مسجد میں پیشاب کرنا	۴۱۹
باب: جب آدمی مسجد میں داخل ہو اور جب مسجد سے نکلے تو کیا پڑھے؟	۴۲۱
باب: مسجد میں داخل ہو کر رکعات ادا کرنا	۴۲۴
باب: مسجد میں تھوکنا	۴۲۵
باب: آدمی کا مسجد میں تھوکنا اور اُسے دفن نہ کرنا	۴۲۹
باب: آدمی کا نماز کے علاوہ میں اپنے دائیں طرف تھوکنا	۴۳۰
باب: کیا مسجد میں حدود قائم کی جائیں گی؟	۴۳۱
باب: مسجد میں شور و غوغا کرنا' آواز بلند کرنا اور شعر سنانا	۴۳۲
باب: کیا مسجد میں خلال کیا جا سکتا ہے اور ناخن تراشے جا سکتے ہیں؟	۴۳۳
باب: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا	۴۳۳
باب: مسجد میں خرید و فروخت کرنا' یا فیصلہ سنانا اور کن چیزوں سے مسجد کو بچا کے رکھا جائے؟	۴۳۶
باب: مسجد میں ہتھیار لے کر داخل ہونا	۴۳۷
باب: لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں داخل کرنا	۴۳۸
باب: مسجد میں ایسی مٹی لگانا' جس میں لید ملی ہوئی ہو	۴۳۹
باب: مسجد میں جوؤں کو مارا جا سکتا ہے	۴۴۰
باب: نماز کے دوران جوؤں کو مار دینا' کیا اُسے مارنے والے پر وضو لازم ہوگا؟	۴۴۱
باب: نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو مار دینا	۴۴۲
باب: نماز کے دوران پیشاب' یا پاخانہ کو روک کر رکھنا	۴۴۲
باب: نماز کی فرضیت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے	۴۴۴
باب: اذان کا آغاز	۴۴۷
بے وضو حالت میں اذان دینا	۴۵۶
باب: (اذان دیتے ہوئے) قبلہ کی طرف رُخ کرنا اور اپنی دو انگلیاں کانوں کے اندر رکھنا	۴۵۶
باب: اذان کے دوران کوئی اور کلام کرنا	۴۵۸
باب: بیٹھ کر اذان دینا' کیا (نابالغ) بچہ اذان دے سکتا ہے؟	۴۵۹
باب: سوار ہونے کے عالم میں اذان دینا	۴۵۹
باب: نابینا مؤذن (کا حکم)	۴۶۰
باب: الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھنا	۴۶۰
باب: اذان اور اقامت میں تثویب کہنا	۴۶۳

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے	۴۶۳
باب: مؤذن' اذان دینے کا زیادہ مالک ہوتا ہے (نیز) کیا امام اذان دے سکتا ہے؟	۴۶۴
باب: مؤذن امین ہوتا ہے اور امام ضامن ہوتا ہے	۴۶۵
باب: جب (آدمی) اذان سنے تو کیا پڑھا جائے؟ اور اذان کے لیے خاموش ہونا	۴۶۸
باب: آدمی جب اذان کو سنے گا' تو نماز کے لیے کب کھڑا ہوگا؟	۴۶۸
باب: اذان دینے (کا موقعہ حاصل کرنے) کی کوشش کرنا اور اس کا اجر	۴۶۸
باب: اذان دینے کی فضیلت	۴۷۰
باب: امامت اور اُس کی ذمہ داریاں	۴۷۳
باب: صبح صادق ہونے پر اذان دینا	۴۷۶
باب: سفر کے دوران اذان دینا اور رہائشی جگہ پر نماز ادا کرنا	۴۷۸
باب: ویرانہ میں اذان دینا	۴۸۰
باب: اذان اور اقامت کے درمیان دعا کرنا	۴۸۱
باب: جو شخص اذان سنے	۴۸۲
باب: جو شخص اذان سنے اُس کے لیے رخصت	۴۸۵
باب: اقامت کے بعد امام کا کچھ دیر کے لیے ٹھہرے رہنا	۴۸۸
باب: اقامت کے وقت لوگوں کا کھڑا ہونا	۴۸۹
باب: جو شخص مسجد سے گزرے اور اقامت سنے	۴۹۱
باب: آدمی کا مسجد سے باہر چلے جانا	۴۹۲
باب: آدمی کا اکیلے ہی اقامت کہہ کر نماز ادا کرنا	۴۹۳
باب: جو شخص اقامت کہنا بھول جائے	۴۹۵
باب: جو شخص شہر میں اقامت کے بغیر نماز ادا کرلے	۴۹۶
باب: جو شخص سفر کے دوران اقامت کہنا بھول جائے	۴۹۷
جو شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے' اور پھر کسی دوسری جگہ سے اقامت کی آواز سنتا ہے	۴۹۸
باب: جو شخص اذان دیتے ہوئے بھول جائے اور اُسے اقامت بنالے (یعنی اُس میں اقامت کے کلمات پڑھ دے)	۴۹۹
باب: جماعت (کے ساتھ نماز میں) شریک ہونا	۴۹۹
باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت	۵۰۵
باب: جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھا رہے	۵۱۱
باب: (نمازوں کے) اوقات کا بیان	۵۱۲
باب: ظہر کی نماز کا وقت	۵۲۲
باب: عصر کا وقت	۵۲۷
باب: مغرب کا وقت	۵۳۲
باب: عشاء کی نماز کا وقت	۵۳۵
باب: (عشاء کی نماز) سے پہلے سوجانا' یا اس کے بعد بات چیت کرنا	۵۴۱
باب: دوسری عشاء کا نام دینا	۵۴۵
باب: صبح کی نماز کا وقت	۵۴۶
باب: جب کھانا رکھ دیا جائے اور نماز کے لیے اذان بھی ہو جائے (تو کیا' کیا جائے؟)	۵۵۲
باب: نمازِ وسطیٰ کا بیان	۵۵۴
باب: جو شخص نماز کا انتظار کرے	۵۵۸
باب: نمازوں کے اوقات میں تفریط (یعنی وقت کا اختتام)	۵۵۹
باب: جو شخص نماز ادا کرنا بھول جائے' یا نماز کے وقت سویا رہ جائے	۵۶۵
باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے یا نماز بھول جائے اور جب وہ بیدار ہو یا جب اُسے یاد آئے تو وہ ایسا وقت ہو جس میں نماز ادا کرنا مکروہ ہوتا ہے	۵۶۹
باب: جب کوئی شخص نماز بھول جائے اور اُسے وہ نماز کسی دوسری نماز کے وقت میں یاد آئے	۵۷۱

Marfat.com

عنوان	صفحہ
باب: جب کوئی شخص جماعت کے ساتھ کوئی نماز ادا کرنے کے لیے آتا ہے	۵۷۱
اوراُن لوگوں کواُس کے بعدوالی نماز ادا کرتے ہوئے پاتا ہے	۵۷۱
باب: ایک نماز' مختلف نمازیں نہیں بن سکتی	۵۷۳
باب: جب کوئی شخص کچھ لوگوں کے پاس آئے اور وہ اُس وقت نفل ادا کررہے ہوں اوراُس شخص نے ابھی عشاء کی نماز ادا نہ کی ہو	۵۷۵
باب: (اُس چیز کی مقدار کا) بیان جسے نمازی سترہ بنا سکتا ہو	۵۷۵
باب: آدمی اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہوگا؟	۵۸۱
باب: امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے سترہ شمار ہوگا	۵۸۳
باب: نمازی کے آگے سے گزرنے والے کا حکم	۵۸۵
باب: جوشخص سترہ کی طرف رُخ کیے بغیر نماز ادا کرے	۵۹۲
باب: کون سی چیز نماز کو منقطع کردیتی ہے؟	۵۹۳
باب: مکہ میں کوئی بھی چیز نماز کو منقطع نہیں کرتی ہے	۶۰۰
باب: آدمی اور عورت کا اس طرح نماز ادا کرنا کہ اُن میں سے ایک دوسرے کے برابر ہو	۶۰۲
باب: آدمی کا نماز ادا کرنا' جبکہ کوئی شخص اُس کے سامنے موجود ہو	۶۰۲
باب: کنکریوں پر ہاتھ پھیرنا	۶۰۴
باب: چہرے سے مٹی کب پونچھی جائے گی؟	۶۰۸
باب: صفوں کا بیان	۶۰۹
باب: بقیہ صفوں کا بیان	۶۱۴
باب: پہلی صف کی فضیلت	۶۱۶
باب: کس شخص کو پہلی صف میں موجود ہونا چاہیے؟	۶۱۷
باب: جب امام تکبیر کہنے کا ارادہ کرے گا' تو وہ کیا کہے گا؟	۶۱۹
باب: کوئی شخص دوسری صف میں اُس وقت تک نہ ٹھہرے جب تک پہلی صف مکمل نہیں ہوجاتی	۶۲۰
اور کیا امام اس بات کا حکم دے گا؟	۶۲۱
باب: جوشخص صف کو ملاتا ہے اُس کی فضیلت	۶۲۳
اور جوشخص صف میں داخل ہوتا ہے اُس کے لیے گنجائش پیدا کرنا	۶۲۳
باب: صف میں دائیں طرف کے حصہ کی فضیلت	۶۲۳
باب: آدمی کا صف میں تنہا کھڑا ہونا	۶۲۳
باب: ستونوں کے درمیان صف بنانا' یا بات چیت کرنے والے	۶۲۵
یا سوئے ہوئے لوگوں کے پیچھے نماز ادا کرنا	۶۲۵
باب: تکبیر کہنا	۶۲۶
باب: (نماز کے) آغاز میں تکبیر کہنا اور رفع یدین کرنا	۶۳۲
باب: جوشخص تکبیر تحریمہ کو بھول جائے	۶۳۷
باب: جب کوئی شخص امام سے پہلے تکبیر کہہ دے	۶۳۹
باب: امام کب تکبیر کہے گا؟	۶۴۰
باب: نماز کا آغاز	۶۴۱
باب: نماز کے دوران پناہ مانگنا	۶۵۱
باب: آدمی استعاذہ کب پڑھے گا؟	۶۵۴
باب: جوشخص استعاذہ پڑھنا بھول جائے	۶۵۶
باب: امام کون سی چیزیں پست آواز میں پڑھے گا؟	۶۵۶
باب: بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھنا	۶۵۷
باب: سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنا	۶۶۴
باب: جوشخص سورۂ فاتحہ کی تلاوت نہیں کرتا اور دوسری کسی (سورت یا آیت) کی تلاوت کرلیتا ہے	۶۶۴
باب: آمین کہنا	۶۶۵
باب: کون سی نمازوں میں (کون سی رکعت میں) بلند آواز میں تلاوت کی جائے گی؟	۶۷۰
باب: نماز میں قرأت کیسے کی جائے گی اور کیا کسی سورت کا کچھ	

Marfat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حصہ تلاوت کیا جا سکتا ہے؟	۶۷۰	باب: بال یا کپڑے موڑنا	۷۴۸
باب: نماز میں کیا تلاوت کیا جائے؟	۶۷۳	باب: دو سجدوں کے درمیان (کیا) پڑھا جائے؟	۷۵۲
باب: ظہر کی نماز میں قرأت کرنا	۶۷۴	باب: نماز کے دوران پھونک مارنا	۷۵۳
باب: عصر میں قرأت کرنا	۶۷۶	باب: نماز میں اقعاء کے طور پر بیٹھنا	۷۵۴
باب: مغرب کی نماز میں تلاوت کرنا	۶۷۷	باب: آدمی کا نماز کے دوران ہاتھوں کے سہارے پر بیٹھنا	۷۶۰
باب: عشاء کی نماز میں قرأت	۶۸۰	باب: تشہد کے لیے کس طرح بیٹھا جائے؟	۷۶۱
باب: صبح کی نماز میں تلاوت	۶۸۱	باب: تشہد کا بیان	۷۶۲
باب: سفر کے دوران صبح کی نماز میں' کیا تلاوت کیا جائے گا؟	۶۸۷	باب: جو شخص تشہد پڑھنا بھول جائے	۷۷۰
باب: قرأت کے بغیر نماز نہیں ہوتی	۶۸۹	باب: تشہد کے بعد کیا پڑھا جائے؟	۷۷۰
باب: جو شخص قرأت کرنا بھول جائے	۶۹۱	باب: جو آدمی طاق نماز ادا کرنا چاہتا ہو اور امام جفت رکعت والی نماز پڑھ رہا ہو	۷۷۳
باب: امام کے پیچھے تلاوت کرنا	۶۹۵	تو کیا وہ آدمی تشہد پڑھے گا؟	۷۷۳
باب: امام کو لقمہ دینا	۷۰۸	باب: اگر انسان کا تشہد رہ جائے (تو وہ کیا کرے گا؟)	۷۷۴
باب: رکوع اور سجدہ میں قرأت کرنا	۷۱۰	باب: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا	۷۷۶
باب: ایک رکعت میں مختلف سورتوں کی تلاوت کرنا	۷۱۳	باب: مؤمن مردوں اور مؤمن خواتین کے لیے دعائے مغفرت کرنا	۷۸۲
باب: رکوع اور سجدہ کیسے کیا جائے؟	۷۱۶	باب: سلام پھیرنا	۷۸۳
باب: رکوع میں سیدھا رہنا اور سر کو سیدھا رکھنا	۷۱۹	باب: امام کو (سلام کا) جواب دینا	۷۸۸
باب: رکوع اور سجدہ میں کیا پڑھا جائے؟	۷۲۰	باب: جب امام سلام پھیر دے تو اُس کے بعد آدمی کب کھڑا ہو کر فوت ہو جانے والی نماز کو ادا کرے گا؟	۷۹۰
باب: جب آدمی رکوع سے سر اُٹھائے گا' تو کیا پڑھے گا؟	۷۳۰	باب: جو نماز آدمی قضاء کر رہا ہے' اُس میں کیسے قرأت کرے گا؟	۷۹۱
باب: سجدہ کا بیان	۷۳۴	باب: جس شخص کی نماز طاق ہو اور امام کی نماز جفت ہو	۷۹۴
باب: جب آدمی سجدہ کے لیے جھکے' تو ہاتھ رکھنے کی جگہ	۷۴۰	باب: جس شخص کی مغرب کی ایک رکعت رہ جائے' یا وہ مغرب کی نماز کی	۷۹۵
اور دو رکعات کے درمیان ہاتھوں میں تطبیق کا حکم	۷۴۰	ایک رکعت کو (امام کے ساتھ) پائے	۷۹۵
باب: آدمی سجدے میں کیسے جائے گا' اور تکبیر کیسے کہے گا'	۷۴۱	باب: نماز کے بعد تسبیح اور دیگر کلمات پڑھنا	۷۹۶
اور دوسرے سجدے کے بعد کھڑا کیسے ہو گا؟	۷۴۱		
باب: آخری سجدہ' پہلی اور دوسری رکعت کے بعد کیسے کھڑا ہوا جائے گا؟	۷۴۱		
باب: ناک پر سجدہ کرنا	۷۴۳		

Marfat.com

عنوان	صفحہ

باب: آدمی کا نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے رہنا ۷۹۶
باب: آدمی نماز کی جگہ سے کیسے اُٹھے گا؟ ۸۰۴
باب: امام کا سلام پھیرنے کے بعد ٹھہرنا ۸۰۴
باب: دعا کرتے ہوئے دونوں ہاتھ بلند کرنا ۸۰۹
آدمی کا دعا کرنے کے بعد اپنا ہاتھ چہرے پر پھیر لینا ۸۱۴
آدمی کا (نماز کے دوران) اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھانا ۸۱۵
باب: نماز کے دوران ادھر اُدھر دیکھنا ۸۱۶
باب: نماز میں اشارہ کرنا ۸۱۹
باب: جب آدمی نماز کر رہا ہو اور اُسے یہ اندیشہ ہو کہ اُس کی سواری چلی جائے گی ۸۲۱
یا وہ کوئی ایسی چیز دیکھے‘ جس سے اُسے خوف محسوس ہو ۸۲۱
باب: نماز کے دوران کوئی حرکت کرنا ۸۲۳
باب: نماز کے دوران کوئی فضول حرکت کرنا ۸۲۶
باب: جماہی آنا ۸۲۷
باب: نماز کے دوران انگلیوں کو چٹخانا ۸۲۹
باب: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اُس نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہوں ۸۳۰
باب: انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا ۸۳۰
باب: نماز کے دوران آدمی کا اپنا ہاتھ اپنے پہلو پر رکھنا ۸۳۲
باب: آدمی کا ہاتھ کھلے چھوڑ کر‘ یا اُنہیں ملا کر نماز ادا کرنا ۸۳۴
باب: نماز کے دوران راحت حاصل کرنا ۸۳۴
باب: آدمی کا نماز ادا کرنا‘ جبکہ اُس نے دیوار سے سہارا لیا ہوا ہو ۸۳۵
باب: جب آدمی نماز میں داخل ہو اور امام اُس وقت رکوع میں ہو‘ تو وہ کتنی مرتبہ تکبیر کہے گا؟ ۸۳۶
باب: جو شخص امام کو ایسی حالت میں پاتا ہے‘ امام رکوع کی حالت میں ہو ۸۳۶
اور اُس شخص کے رکوع میں جانے سے پہلے امام اُٹھ جاتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) ۸۳۶
باب: اونگھ آجانا جس کے دوران نماز کا کچھ حصہ رہ جائے ۸۳۷
باب: جو شخص ایک رکعت یا ایک سجدہ پالے (اُس کا حکم کیا ہوگا؟) ۸۳۸
باب: جو شخص مسجد میں داخل ہو اور امام اُس وقت رکوع کی حالت میں ہو‘ ۸۴۰
تو اُس شخص کا صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع میں چلے جانا ۸۴۰
باب: جو شخص لوگوں کو بیٹھے ہوئے پاتا ہے ۸۴۳
باب: جو شخص امام کے ساتھ ایک سجدہ پائے ۸۴۵
باب: نماز کی طرف چل کے جانا ۸۴۶
باب: ایک آدمی یا دو آدمیوں کا مسجد میں داخل ہونا ۸۴۶
باب: جو شخص مسجد میں داخل ہو اور اہلِ مسجد نماز ادا کر چکے ہوں‘ تو کیا وہ وہاں نوافل ادا کر سکتا ہے؟ ۸۴۶
باب: نبی اکرم ﷺ کی نماز ۸۵۴
باب: امام کو سہو لاحق ہونا اور سجدۂ سہو کے لیے سلام پھیرنا ۸۵۷
باب: جو شخص ظہر یا عصر کی نماز میں پانچ رکعت ادا کر لے ۸۵۸
باب: نماز میں سہو لاحق ہونا ۸۶۰
باب: جس جگہ پر بیٹھنا ہو‘ وہاں کھڑے ہو جانے کا حکم ۸۶۶

Marfat.com

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب:

آپ کا نام ونسب ''عبدالرزاق بن ہمام بن نافع'' ہے، جبکہ آپ کی کنیت ''ابوبکر'' ہے۔

اسم منسوب:

آپ کا اسم منسوب ''حمیری'' قبیلہ حمیر کی طرف نسبتِ ولاء کے اعتبار سے ہے۔ دوسرا اسمِ منسوب ''یمانی'' یمن کی طرف منسوب ہے' جو آپ کا وطن مالوف ہے' جبکہ تیسرا اسمِ منسوب ''صنعانی'' یمن کے مشہور شہر صنعاء کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہے۔ اسم منسوب کے آخر میں ''ی'' سے پہلے آنے والا ''ن'' خلافِ قیاس ہے۔

پیدائش:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ 126 ہجری میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ہمام بن نافع کا شمار کم سن تابعین کے معاصرین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ کے شاگرد وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے غلام عکرمہ سے سماع کیا ہے۔

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ان کے دادا نافع حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے غلام تھے' جن سے ایک یمنی شخص نے انہیں خرید لیا تھا' اور اسی شخص کے قبیلے کے ساتھ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کو نسبتِ ولاء حاصل ہے۔

اساتذہ:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے بیس سال کی عمر میں علمِ حدیث کے حصول کا باقاعدہ آغاز کیا۔ انہوں نے جن حضرات سے استفادہ کیا ہے' ان میں سے قابلِ ذکر حضرات کے اسماء درج ذیل ہیں:

۱- معمر بن راشد ابوعروہ ازدی رحمۃ اللہ علیہ: امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً نو سال تک ان سے استفادہ کیا۔

۲- عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج رحمۃ اللہ علیہ: اس کتاب میں اکثر ان کا ذکر ابن جریج کے نام سے آئے گا۔

۳- سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ: جلیل القدر محدث ہیں' جن سے منقول روایات اس کتاب میں مذکور ہیں۔

۴- امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ: فقہاء و محدثین کے سرخیل ہیں۔

۵- امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ: بعض روایات کے مطابق امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روایات نقل کی ہیں۔

Marfat.com

تلامذہ:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے استفادہ کرنے والے حضرات کی صف میں بہت سے جلیل القدر ائمہ شامل ہیں' جن میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ' اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے اکابر محدثین بھی شامل ہیں۔ بعض روایات کے مطابق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بھی امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے استفادے کے لیے یمن جانا چاہتے تھے' لیکن انہیں یہ غلط اطلاع ملی کہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو چکا ہے' اس لئے وہ براہ راست ان سے استفادہ نہیں کر سکے۔

صحاح ستہ کے تقریباً سبھی مصنفین نے' بلکہ بعد میں آنے والے تمام مؤلفین جنہوں نے علم حدیث کے موضوع پر کتب مرتب کی ہیں' انہوں نے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے روایات اپنی کتابوں میں نقل کی ہیں۔

فقہی مسلک:

مصنف عبدالرزاق کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اسلاف کے فتاویٰ کو اختیار کرتے تھے' یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اپنی اس اہم تصنیف میں صحابہ کرامؓ اور تابعین عظام کے بہت سے فتاویٰ نقل کیے ہیں۔

اعتقادی مسلک:

بعض لوگوں نے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی طرف تشیع کی بھی نسبت کی ہے' لیکن اس بارے میں مختلف قسم کی روایات تاریخ کی کتابوں میں منقول ہیں۔

خراجِ تحسین:

اکابر محدثین نے امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا ہے:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے ایک معاصر محدث ہشام بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبدالرزاق ہم میں سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے حافظ الحدیث ہیں۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی تحریریں بھی حقیقی علم ہے۔

ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی روایات نقل کی ہیں' مسلمانوں کے ثقہ (راویوں) اور ائمہ نے (علم حدیث میں استفادے کے لیے) ان کی طرف سفر کیا' ان سے روایات نوٹ کیں۔ وہ ان کی روایات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' تاہم انہوں نے ان کی طرف تشیع کی نسبت کی ہے۔

انتقال:

امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ۱۵/شوال المکرم ۲۱۱ ہجری میں ہوا۔

Marfat.com

مصنف عبد الرزاق

امام عبد الرزاق کی وہ عظیم تصنیف ہے، جس نے انہیں زندۂ جاوید کر دیا۔

•••--------•••--------•••

اس وقت اس کتاب کے تین مطبوعہ نسخے مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

i- مصنف عبد الرزاق، مطبوعہ: المکتب الاسلامی، بیروت، اس کتاب کی تحقیق کی خدمت حبیب الرحمٰن اعظمی نے سرانجام دی ہے۔ یہ گیارہ جلدوں پر مشتمل ہے اور پہلی مرتبہ انہی کی کوششوں سے منصۂ شہود پر آئی۔

ii- مصنف عبد الرزاق، مطبوعہ: دار الکتب العلمیہ، بیروت، اس کتاب کی تحقیق کی خدمت احمد نصر الدین ازہری نے سرانجام دی ہے۔ یہ بارہ جلدوں پر مشتمل ہے، جن میں سے نو جلدیں مصنف عبد الرزاق کی ہیں، دسویں جلد معمر بن راشد کی کتاب ''الجامع'' کی ہے، جسے امام عبد الرزاق نے نقل کیا ہے، جبکہ گیارہویں اور بارہویں جلد فہرستوں پر مشتمل ہے۔

ان دونوں نسخوں کے مرتبین کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے مختلف قلمی نسخے سامنے رکھ کر کتاب کی تحقیق کی ہے اور حاشیہ میں نسخوں کے اختلاف کی وضاحت کر دی ہے۔

iii- تیسرا نسخہ دار التاصیل، قاہرہ، سے 2015ء میں شائع ہوا۔ اس نسخے کی تحقیق کی خدمت محققین کی ایک جماعت نے سرانجام دی ہے۔ یہ نسخہ تحقیقی اعتبار سے نسبتاً زیادہ قابلِ اعتماد محسوس ہوتا ہے۔

لیکن کیونکہ ہمارے سامنے کتاب کا اصل متن المکتب الاسلامی سے طبع شدہ نسخے کے مطابق ہے، اس لئے ہم نے اسی کی پیروی کی ہے۔

•••--------•••--------•••

یہ بات یاد رہے کہ مصنف عبد الرزاق کا مکمل نسخہ دنیا میں کہیں بھی موجود نہیں ہے، تمام محققین نے مختلف مقامات سے مختلف اجزاء اکٹھے کر کے موجودہ کتابی شکل میں انہیں پیش کیا ہے۔

امام عبد الرزاق سے اس نسخے کو نقل کرنے والے بزرگ کا نام ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم دبری ہے۔ جن کا ذکر کتاب کے متن میں بھی کہیں ہوا ہے، جو غالباً ان کے شاگرد نے شامل کیا ہے۔

مصنف عبد الرزاق کے بارے میں ایک اہم ترین بحث اس کے شائع شدہ ''جزء مفقود'' کی ہے، لیکن کیونکہ مصنف عبد الرزاق کے مطبوعہ روایتی نسخوں میں یہ جزء شامل نہیں ہے، اس لئے ہم نے بھی اپنے اس نسخے میں اسے شامل نہیں کیا، انشاء اللہ

Marfat.com

کتاب کے آخر میں تکملہ کے طور پر اسے شامل کر دیا جائے گا۔

•••-------•••-------•••

یہاں اس بات کی وضاحت قابل ذکر ہے کہ امام عبدالرزاق نے اپنی اس تصنیف میں نبی اکرمؐ کی احادیث اور صحابہ کے آثار کے ہمراہ تابعین کے اقوال کا ایک بڑا ذخیرہ بھی شامل کیا ہے۔ ان تابعین میں سب سے زیادہ اقوال حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے جلیل القدر شاگرد عطاء بن ابی رباح کے ہیں۔ ان کے علاوہ حسن بصری' ابن سیرین' ابن شہاب زہری' ابراہیم نخعی' حماد بن ابوسلیمان اور دیگر بہت سے اہلِ علم کے اقوال بھی نقل کیے گئے ہیں' جن میں سے بعض کا شمار تابعین کے طبقے میں ہوتا ہے' اور بعض تبع تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ توفیقِ ایزدی شاملِ حال رہی تو ہم کتاب کے آخر میں ان حضرات کا مختصر تعارف آپ کی خدمت میں پیش کریں گے تاکہ قاری کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے کہ متعلقہ شخصیت کون سے طبقے سے تعلق رکھتی ہے اور اس کا علمی مرتبہ و مقام کیا ہے؟

•••-------•••-------•••

یاد رہے! کہ مصنف عبدالرزاق میں مرفوع احادیث کے علاوہ صحابہ کرام کے آثار' تابعین کے اقوال' بلکہ بعض مقامات پر تبع تابعین کے فتاویٰ بھی نقل کیے گئے ہیں۔ دارالتاصیل قاہرہ سے شائع شدہ نسخے میں ان کی تعداد درج ذیل تحریر کی گئی ہے:

کتاب (یعنی مرکزی عنوان سے متعلق باب)	32
ابواب	2553
کل احادیث (مکررات سمیت)	21958
مرفوع احادیث	5407
غیر مرفوع احادیث	16550
راویان کی تعداد	1815
وہ روایات جن میں مصنف ابن ابی شیبہ سے موافقت پائی جاتی ہے	7102

•••-------•••-------•••

Marfat.com

حرف الهمزة وفيه ستة كتب

الكتاب الاول في الايمان والاسلام

من قسم الاقوال

وفيه ثلاثة أبواب (الباب الأول في تعريفهما حقيقة ومجازاً ومتعلقات أخر) وفيه سبعة فصول :

الفصل الاول في حقيقة الايمان

١ ـ الايمانُ : أن تؤمنَ بالله وملائكته وكتبه ورسله وتؤمن بالجنة والنار والميزان وتؤمن بالبعث بعد الموت وتؤمن بالقدر خيره وشره (هب (١) عن عمر) .

٢ ـ الايمانُ معرفة بالقلب وقولٌ باللسان وعمل بالأركان (طب عن علي) .

٣ ـ الايمان بالله : الاقرار باللسان وتصديق بالقلب وعمل بالاركان (الشيرازي في الالقاب عن عائشة) .

---

(١) ن ـ طب .

كِتَابُ الطَّهَارَةِ[1]

کتاب: طہارت کے بارے میں روایات

بَابُ غَسْلِ الذِّرَاعَيْنِ

باب: دونوں بازوؤں کو دھونا

1 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ غَمَسْتُ يَدَيَّ فِي كِظَامَةٍ غَمْسًا قَالَ: حَسْبُكَ، وَالرِّجْلُ كَذٰلِكَ وَلٰكِنْ اَنْقِهَا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے؟ اگر میں اپنے ہاتھ (پانی کے) برتن (یا مشکیزے) میں ڈبو دیتا ہوں (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: یہ تمہارے لیے کافی ہے اور پاؤں کا حکم بھی اسی طرح ہے' تاہم تم اُسے اچھی طرح صاف کر لینا۔

2 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ، فِيمَا يُغْسَلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا شَكَّ فِي ذٰلِكَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''تم اپنے چہروں اور بازوؤں کو' کہنیوں تک' دھوؤ''

تو کیا یہ اُن چیزوں کے بارے میں ہے جنہیں دھویا جائے گا' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے۔

3 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي زِيَادٌ اَنَّ فُلَيْحَ بْنَ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ الرُّفْغَيْنِ، فَقِيلَ لَهُ: مَا تُرِيدُ بِهٰذَا؟ قَالَ: اُرِيدُ اُحْسِنُ تَحْجِيلِي اَوْ قَالَ: تَحْلِيلِي

✱✱ فلیح بن سلیمان بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے بغلوں تک (دونوں بازوؤں کو) دھویا' اُن سے دریافت کیا گیا: آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اپنی چمک میں

[1] یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ مصنف عبدالرزاق کے مخطوطات کے ابتدائی صفحات دنیا میں کہیں بھی دستیاب نہیں ہوئے' اور مصنف عبدالرزاق کے مخطوطات پر تحقیق کرنے والے محققین کے نزدیک اس کا ابتدائی حصہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ یہاں کتاب الطہارت کا عنوان بھی مناسبت کی وجہ سے قائم کیا گیا ہے ورنہ اصل مخطوط میں کتاب الطہارت کے آغاز کے صفحات موجود ہی نہیں ہیں۔

Marfat.com

اضافہ کروں۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے زیورات میں اضافہ کروں۔

بَابُ الْمَسْحِ بِالرَّأْسِ

باب: سر پر مسح کرنا

4 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ اَبِىْ حَسَنٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ مَرَّةً وَّاحِدَةً بِكَفَّيْهِ يُقْبِلُ بِيَدَيْهِ، وَيُدْبِرُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهٖ مَرَّةً وَّاحِدَةً

✵ عمرو بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے سر مبارک پر دونوں ہتھیلیوں کے ذریعہ ایک ہی مرتبہ مسح کرتے تھے۔ آپ پہلے دونوں ہاتھ پیچھے کی طرف لے جاتے تھے' پھر آپ انہیں اپنے سر پر آگے کی طرف لے جاتے تھے اور ایک ہی مرتبہ ایسا کرتے تھے۔

5 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَاْسَهُ بِيَدَيْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ اِلَى الْمَكَانِ الَّذِىْ بَدَاَ مِنْهُ

✵ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اپنے سر مبارک پر مسح کیا' آپ دونوں ہاتھ پیچھے لے کر گئے' پھر انہیں آگے لے کر آئے' آپ نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا تھا' پھر آپ اُن دونوں ہاتھوں کو (پیچھے سے) واپس اُسی جگہ کی طرف لے آئے' جہاں سے آپ نے آغاز کیا تھا۔

6 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَضَعُ بَطْنَ كَفِّهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْمَاءِ، ثُمَّ لَا يَنْفُضُهَا، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهَا مَا بَيْنَ قَرْنِهٖ اِلَى الْجَبِيْنِ مَرَّةً وَّاحِدَةً لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا

✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کو پانی پر رکھتے تھے' پھر وہ اُسے جھاڑتے

---

5 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب مسح الراس كله، حديث:182، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:372، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب استحباب مسح الراس باليدين جميعا ليكون اوعب لسمح جميع الراس، حديث:156، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب اباحة الوضوء مرتين مرتين، حديث:506، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب العمل في الوضوء، حديث:31، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:105، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في مسح الراس، حديث:431، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في مسح الراس انه يبدا بمقدم الراس الى، حديث:32، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب حد الغسل، حديث:96، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، عدد مسح الراس وكيفيته، حديث:102، مسند احمد بن حنبل، مسند المدنيين، حديث عبد الله بن زيد بن عاصم المازني وكانت له صحبة، حديث:16135، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:44

Marfat.com

٨ ـ بحسب امرىء من الايمان أن يقول رضيت بالله رباً وبالاسلام ديناً وبمحمد ﷺ رسولاً (طس عن ابن عباس) .

٩ ـ ذاق طعم الايمان من رضي بالله رباً وبالاسلام ديناً وبمحمد رسولا (حم م ت عن العباس بن عبد المطلب) .

١٠ ـ ثلاث من فعلهن فقد طعِمَ طعم الايمان من عبدَ الله وحده وأنه لا إله إلا الله وأعطى زكاة ماله طيبة بها نفسه رافدة عليه كل عام ولا يعطي الهرمة ولا الردئية (١) ولا المريضة ولا الشرط الليئمة (٢) ولكن من أوسط أموالكم فان الله لم يسألكم خيره ولا (٣) يأمركم بشره وزكى نفسه (د عن عبد الله بن معاوية العامري (٤) .

١١ ـ ليس الايمان بالتمنى ولا بالتحلي ، ولكن : هو ما وقر في القلب وصدقه العمل (ابن النجار فرص عن أنس) .

١٢ ـ إنَّ لكل شيء حقيقةً وما بلغ عبد حقيقة الايمان حتى يعلم أن ما أصابه لم يكن ليخطئه وما أخطاه لم يكن ليصيبه (حم طب عن أبي الدرداء) الاكمال .

---

(١) ن الدرنة .
(٢) هي رذال المال وقيل صغاره وشراره ـ مجمع البحار .
(٣) ن ـ لم . (٤) ن ـ الناضري .

نہیں تھے' پھر وہ اُس کے ذریعہ اپنی پیشانی سے پیچھے تک ایک مرتبہ مسح کرتے تھے' وہ اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے۔

7 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْوَضُوْءِ، فَيَمْسَحُ بِهِمَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً الْيَافُوخَ قَطُّ

❋❋ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرتے تھے اور پھر اُن دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اپنی چندیا کا ایک ہی مرتبہ مسح کرتے تھے۔

8 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ رَاْسَهُ مَرَّةً

❋❋ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کرتے تھے۔

9 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنِ الْاَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ رَاْسَهُ مَسْحَةً وَّاحِدَةً

❋❋ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر کا ایک ہی مرتبہ مسح کیا۔

10 اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ اَبِي فَاخِتَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ: لَوْ كُنْتُ عَلٰى شَاطِئِ الْفُرَاتِ مَا مَسَحْتُ بِرَاْسِي اِلَّا وَاحِدَةً

❋❋ مجاہد بیان کرتے ہیں: اگر میں دریائے فرات کے کنارے پر بھی موجود ہوں' تو اپنے سر کا صرف ایک ہی مرتبہ مسح کروں گا۔

11 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ عَفْرَاءَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَوَضَّاَ وَمَسَحَ رَاْسَهُ مَرَّتَيْنِ. قَالَ: وَبَلَغَنِي اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: مَسَحَ ثَلَاثًا

❋❋ سیّدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کیا تھا۔

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ بھی مسح کیا ہے۔

12 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّاَ، ثُمَّ اَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَوَضَعَهُ عَلٰى رَاْسِهِ، فَرَاَيْتُهُ يَنْحَدِرُ عَلٰى نَوَاحِي رَاْسِهِ كُلِّهِ

❋❋ عمرو بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے وضو کیا' پھر اُنہوں نے اپنی ہتھیلی میں کچھ پانی لیا اور اُسے اپنے سر پر ڈال لیا' تو میں نے دیکھا کہ وہ پانی اُن کے پورے سر کے اطراف سے پھسلتا ہوا نیچے آ رہا ہے۔

13 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اَكْثَرُ مَا اَمْسَحُ بِرَاْسِي ثَلَاثَ مِرَارٍ لَا

11- المعجم الكبير للطبراني، باب الراء ، ربيع بنت معوذ بن عفراء انصارية، عبد الله بن محمد بن عقيل ، حديث:20527

Marfat.com

الله
رسول
محمد

جہانگیری

المصنّف

عبد الرّزاق

1

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

Marfat.com

جہانگیری

المصنف

عبد الرزاق

1

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

مکتبہ
اسلامی
جہانگیر

جہانگیری

المصنف

نمبر ۱

عبد الرزاق

الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام الله تعالیٰ معالیه وبارك ایامه ولیالیه

شبیر برادرز®
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

هو القادر

المصنف

عبد الرزاق

جميع حقوق الطبع محفوظ للناشر

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

تصنیف ———— الامام عبد الرزاق بن همام الصنعانی

مترجم ———— ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر

کمپوزنگ ———— ورڈز میکر

باہتمام ———— ملک شبیر حسین

سن اشاعت ———— دسمبر 2015ء

سرورق ———— اے ایف ایس ایڈورٹائزر لاہور 0322-7202212

طباعت ———— اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ———— روپے

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور

فون: 042-37246006

shabbirborther786@gmail.com

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

شبیر برادرز

اردو بازار لاہور

Marfat.com

اَزِيْدُ، وَلَا اَنْقُصُ بِكَفٍّ وَاحِدٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ اُوجِبَهُ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: میں اپنے سر کا زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ مسح کروں گا' اس سے زیادہ نہیں کروں گا اور میں ایک ہتھیلی سے کم نہیں کروں گا' البتہ میں اسے واجب قرار نہیں دیتا۔

14 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا مَسَحَ بَعْضَ رَاْسِهِ اَجْزَاَهُ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: اگر کوئی شخص سر کے کچھ حصہ کا مسح کرلے تو یہ اُس کے لیے کافی ہوگا۔

15 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ يَمْسَحُ ذُو الضَّفِيرَتَيْنِ بِرَاْسِهِ؟ قَالَ: فِيمَا عَلَى رَاْسِهِ مِنْهُمَا قَطُّ، وَلَا يَحْلِقُ رَاْسَهُ، وَلَا يَمْسَحُ بِاَطْرَافِ الشَّعْرِ، ثُمَّ وَضَعَ عَطَاءٌ يَدَهُ عَلَى رَاْسِهِ فَمَسَحَ الشَّعْرَ عَلَى مَنَابِتِهِ، وَاَمَرَّ كَفَّيْهِ عَلَى مَا عَلَى رَاْسِهِ مِنْهُ فَصَبَّ كَفَّيْهِ، وَلَمْ يُرْجِعْهُمَا مُصْعِدًا مُسْتَقْبِلَ الشَّعْرِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ وَلَمْ يُعِدِ الرَّاْسَ، وَسَاَلْتُهُ عَنْ صَاحِبِ الْجُمَّةِ؟ فَقَالَ: هٰذَا الْقَوْلُ فِيهِمَا جَمِيعًا، وَلَقَدْ رَاَيْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ - وَكَانَ ذَا جُمَّةٍ - فَكَانَ يَكُفُّ مَا عَلَى وَجْهِهِ مِنْهَا فَفَعَلَهُ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَرَاْسِهِ فَكَانَ يَمَسُّ تِلْكَ الَّتِي يَجْعَلُ بَيْنَ اُذُنَيْهِ، وَرَاْسِهِ، وَلَمْ يَكُنْ يَمَسُّ مِنْ جُمَّتِهِ اِلَّا مَا عَلَى رَاْسِهِ قَطُّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس شخص کی لٹیں ہوں' وہ اپنے سر پر کیسے مسح کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ صرف اُس حصہ پر مسح کرے گا جو اُس کے سر کے اوپر ہے' وہ اپنے سر کو منڈوائے گا نہیں' اور اپنے بالوں کے کناروں (یعنی جو گردن سے نیچے جارہے ہیں) اُن کا مسح نہیں کرے گا۔ پھر عطاء نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور اُنہوں نے بالوں کا آغاز جہاں سے ہو رہا ہے' اُس جگہ کا مسح کیا' پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے سر پر پھیرتے ہوئے لے گئے' پھر وہ اپنے ہاتھ واپس آگے کی طرف نہیں لے کے آئے۔ میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے دوبارہ سر کا مسح نہیں کیا۔ میں نے ان سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جس کے بال زیادہ ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: ان دونوں قسم کے لوگوں کے بارے میں یہی قول ہے۔

میں نے عبید بن عمیر کو دیکھا ہے' اُن کے بال بہت زیادہ تھے' تو جو بال اُن کے چہرے پر آرہے تھے' وہ اُنہیں روک کر پیچھے کر دیتے تھے اور پھر اپنے دونوں کانوں اور سر کے درمیان اسی طرح کیا کرتے تھے اور وہ اُس جگہ پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے' جو اُن کے دونوں کانوں اور سر کے درمیان ہے' تاہم وہ اپنے بالوں میں سے صرف اُس حصہ پر مسح کرتے تھے' جو اُن کے سر کے اوپر ہے۔

16 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا مَسَحَ الرَّجُلُ بِرَاْسِهِ، وَلَمْ يَمْسَحْ بِاُذُنَيْهِ اَجْزَاَهُ، وَاِنْ مَسَحَ بِاُذُنَيْهِ وَلَمْ يَمْسَحْ بِرَاْسِهِ لَمْ يُجْزِئْهُ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے سر کا مسح کرے اور دونوں کانوں پر مسح نہ کرے' تو یہ اُس کے لیے جائز ہو گا' اور اگر کوئی اپنے کانوں پر مسح کرلے لیکن سر پر مسح نہ کرے تو یہ اُس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔

Marfat.com

بَابُ هَلْ يَمْسَحُ الرَّجُلُ رَأْسَهُ بِفَضْلِ يَدَيْهِ

باب: کیا کوئی شخص اپنے ہاتھ میں بچے ہوئے پانی کے ذریعہ اپنے سر کا مسح کر سکتا ہے

17 - اقوالِ تابعین: عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: يَكْفِيكَ اَنْ تَمْسَحَ رَاْسَكَ بِمَا فِيْ يَدَيْكَ مِنَ الْوَضُوْءِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: تمہارے لیے یہ بات کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھ پر لگے ہوئے وضو کے پانی کے ذریعہ اپنے سر کا مسح کرلو۔

18 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَتَوَضَّاُ وَاَغْسِلُ وَجْهِيْ وَذِرَاعَيَّ فَيَكْفِيْنِيْ مَا فِيْ يَدَيَّ لِرَاْسِيْ، اَوْ اُحْدِثُ لِرَاْسِيْ مَاءً؟ قَالَ: لَا بَلْ اَحْدِثْ لِرَاْسِكَ مَاءً

٭٭ موسیٰ بن ابوعائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصعب بن سعد کو سنا' ایک شخص نے اُن سے سوال کیا' اُس نے کہا کہ میں نے وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھولیا' تو کیا میرے لیے سر کے لیے وہ چیز کفایت کر جائے گی؟ جو میرے ہاتھ پر موجود ہے' یا میں سر کے لیے نئے سرے سے پانی لوں گا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! تم اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لو گے۔

19 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عبد الرزاق قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحْدِثُ لِرَاْسِهِ مَاءً.

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لیتے تھے۔

20 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عبد الرزاق قال: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ' نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

21 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ عَجْلَانَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْسَحُ بِاُذُنَيْهِ مَعَ وَجْهِهِ مَرَّةً، وَيَمْسَحُ بِرَاْسِهِ يُدْخِلُ كَفَّيْهِ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اَقْبَلَ مِنْ رَاْسِهِ الْيَافُوخَ ثُمَّ الْقَفَا، ثُمَّ الصُّدْغَيْنِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِاُذُنَيْهِ مَسْحَةً وَّاحِدَةً كُلُّ ذٰلِكَ بِمَا فِيْ كَفِّهِ مِنْ تِلْكَ الْمَسْحَةِ الْوَاحِدَةِ

٭٭ ابن عجلان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے کے ہمراہ دونوں کانوں پر مسح کرلیا اور پھر آپ نے اپنے سر پر مسح کیا' آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں پانی میں داخل کیں' پھر آپ نے اُن کے ذریعہ اپنے سر کے آغاز والے حصہ کا مسح کیا اور پیچھے گُدی تک لے گئے' پھر آپ نے دونوں کنپٹیوں کا مسح کیا' پھر آپ نے اپنے دونوں کانوں پر ایک ہی مرتبہ مسح کیا اور یہ سب اُس پانی کے ذریعہ کیا' جو اُس ایک مسح میں آپ کی ہتھیلی میں لگا تھا۔

Marfat.com

22 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بِفَضْلِ وَجْهِكَ تَمْسَحُ رَاْسَكَ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اَغْمِسُ يَدَيَّ فِي الْمَاءِ وَاَمْسَحُ بِهِمَا، وَلَا اَنْفُضُهُمَا، وَلَا اَنْتَظِرُ اَنْ يَجِفَّ الَّذِي فِيهِمَا مِنَ الْمَاءِ، وَاِنِّي لَحَرِيصٌ عَلٰى بَلِّ الشَّعْرِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اپنے چہرے کے بچے ہوئے پانی کے ذریعہ کیا آپ اپنے سر پر مسح کر سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میں اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈبوؤں گا اور اُن دونوں کے ذریعہ مسح کروں گا، میں اُن دونوں کو جھاڑوں گا بھی نہیں اور اس بات کا بھی انتظار نہیں کروں گا کہ ان ہاتھوں پر جو پانی لگا ہوا ہے وہ خشک ہو جائے اور میں اس بات کا خواہشمند ہوں گا کہ بال تر ہو جائیں۔

بَابُ الْمَسْحِ بِالْاُذُنَيْنِ

باب: کانوں کا مسح

23 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں (یعنی اُن پر بھی مسح کیا جائے گا)۔

24 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ.

✵ نافع، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

25 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

26 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْسِلُ ظُهُورَ اُذُنَيْهِ وَبُطُونَهُمَا اِلَّا الصِّمَاخَ مَعَ الْوَجْهِ مَرَّةً - اَوْ مَرَّتَيْنِ - وَيُدْخِلُ بِاِصْبَعَيْهِ بَعْدَمَا يَمْسَحُ بِرَاْسِهِ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ

23 الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء ان الاذنين من الراس، حديث:37، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الاذنان من الراس، حديث:440، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:117، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب ما روي من قول النبي صلى الله عليه وسلم ...، حديث:278، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب مسح الاذنين بماء جديد، حديث:292، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث ابي امامة الباهلي الصدي بن عجلان بن عمرو ويقال ...، حديث:21747، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من اسمه علي، حديث:4181، المعجم الكبير للطبراني، باب الصاد، ما اسند ابو امامة، شهر بن حوشب، حديث:7391

Marfat.com

يُدْخِلُهُمَا فِي الصِّمَاخِ مَرَّةً، وَقَالَ: فَرَأَيْتُهُ وَهُوَ يَمُوتُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ يُرِيدُ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي صِمَاخِهِ فَلَا يَهْتَدِيَانِ، وَلَا يَنْتَهِي حَتَّى أَدْخَلْتُ أَنَا إِصْبَعِي فِي الْمَاءِ فَأَدْخَلْتُهُمَا فِي صِمَاخِهِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے دونوں کانوں کے باہر والے اور اندرونی حصے کا مسح کیا کرتے تھے' البتہ چہرے کے ساتھ' کان کے سوراخ کا مسح نہیں کرتے تھے۔ وہ یہ مسح ایک یا شاید دو مرتبہ کرتے تھے' وہ اپنے سر کا مسح کرنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھ پانی میں داخل کرتے تھے اور پھر وہ کانوں کے سوراخ میں ایک مرتبہ اُنہیں ڈالتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جب اُن کے انتقال کا وقت قریب تھا' میں نے اُنہیں وضو کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کیں اور پھر وہ اُن دونوں انگلیوں کو اپنے کان کے سوراخ میں داخل کرنا چاہتے تھے لیکن وہ اُنہیں داخل نہ کر پائے' تو میں نے اپنی انگلی پانی میں داخل کی اور پھر اُن دونوں کو کان کے سوراخ میں داخل کیا۔

27 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

✵✵ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

28 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كُنَّا نُوَضِّءُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ مَرِيضٌ فَيَأْمُرُنَا أَنْ نَمْسَحَ بِأُذُنَيْهِ عَلَى مَا كَانَ يَمْسَحُ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: فَنَسِينَا مَرَّةً أَنْ نَمْسَحَ بِأُذُنَيْهِ فَجَعَلَ يُدْنِي يَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ فَلَا يُطِيقُ أَنْ يَبْلُغَ أُذُنَيْهِ، وَلَا نَدْرِي مَا يُرِيدُ، حَتَّى انْتَبَهْنَا بَعْدُ فَمَسَحْنَاهُمَا فَسَكَنَ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو وضو کروایا کرتے تھے' وہ بیمار تھے' وہ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ ہم مسح کرتے ہوئے اُن کے دونوں کانوں کا بھی مسح کریں۔

نافع بیان کرتے ہیں: ہم ایک مرتبہ اُن کے کانوں پر مسح کرنا بھول گئے تو اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ کانوں کی طرف بڑھائے لیکن وہ کانوں تک پہنچا نہیں سکے۔ ہمیں یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ وہ کیا چاہتے ہیں' یہاں تک کہ بعد میں ہمیں سمجھ آئی' تو ہم نے اُن کے کانوں پر مسح کیا' پھر اُنہیں سکون آیا۔

29 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَمْسَحُ بِأُذُنَيْهِ مَعَ رَأْسِهِ إِذَا تَوَضَّأَ، يُدْخِلُ إِصْبَعَيْهِ فِي الْمَاءِ، فَمَسَحَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، ثُمَّ يَرُدُّ إِبْهَامَيْهِ خَلْفَ أُذُنَيْهِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے ہوئے اپنے سر کے ساتھ دونوں کانوں پر بھی مسح کرتے تھے' وہ اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کرتے تھے اور اُن کے ذریعہ اپنے کانوں کا مسح کرتے تھے' پھر وہ اپنے دونوں انگوٹھوں کو کان کے پیچھے کی طرف سے آگے لاتے تھے۔

30 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي

Marfat.com

الْوَضُوْءِ يَمْسَحُ بِهِمَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً عَلَى الْيَافُوخِ فَقَطْ، ثُمَّ يُدْخِلُ اِصْبَعَيْهِ فِي الْمَاءِ، ثُمَّ يُدْخِلُهُمَا فِيْ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ يَرُدُّ اِبْهَامَيْهِ خَلْفَ اُذُنَيْهِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرتے تھے اور اُن کے ذریعہ ایک ہی مرتبہ اپنی چندیا پر مسح کرتے تھے' پھر وہ اپنی دو انگلیاں پانی میں داخل کرتے تھے اور پھر اُن دونوں کو کان کے اندر ڈالتے تھے اور پھر وہ دونوں انگوٹھے کان کے پیچھے کی طرف سے آگے لاتے تھے۔

31 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ الْاُذُنَيْنِ، وَيَقُوْلُ: الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ

٭٭ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ دونوں کانوں کا مسح کرتے ہوئے یہ فرمایا کرتے تھے: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

32 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ كَانَ يَمْسَحُ ظُهُوْرَ الْاُذُنَيْنِ وَبُطُوْنَهُمَا

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں منقول ہے کہ وہ دونوں کانوں کے باہر والے اور اندرونی حصہ کا مسح کرتے تھے۔

33 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَتَبَّعْ بِاِصْبَعَيْكَ بُطُوْنَ الْاُذُنَيْنِ تَغْسِلُهُمَا بِفَضْلِ وَجْهِكَ مِنَ الْمَاءِ كُلَّمَا غَرَفْتَ عَلَى وَجْهِكَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ اَخَّرْتُ مَسْحَهُمَا حَتّٰى اَمْسَحَهُمَا مَعَ الرَّاْسِ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: تم اپنی انگلیوں کو دونوں کانوں کے اندرونی حصے میں ڈالو اور اپنے چہرے کے بچے ہوئے پانی کے ذریعہ اُنہیں صاف کرو' جب کبھی بھی تم اپنے چہرے پر پانی ڈالو۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا میں کانوں کے مسح کو اُس وقت تک کے لیے مؤخر کردوں اور پھر اپنے سر کے مسح کے ساتھ ان پر مسح کروں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تمہیں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

34 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عبد الرزاق عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ، اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَمَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَقَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ

٭٭ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے کانوں کے ظاہری اور باطنی حصہ کا مسح کیا اور پھر یہ فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

35 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ عَفْرَاءَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا

٭٭ سیدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصہ کا مسح

Marfat.com

کیا تھا۔

36 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا اسْتَقْبَلَ الْوَجْهَ مِنَ الْاُذُنَيْنِ فَهُوَ مِنَ الْوَجْهِ يَقُوْلُ: يَغْسِلُهُ وَظَاهِرَهُمَا مِنَ الرَّاْسِ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: کانوں کا جو حصہ سامنے کی طرف ہے وہ چہرے میں داخل ہوگا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اس کو دھویا جائے گا اور ان کا باہر والا حصہ سر میں داخل ہوگا (یعنی اُس پر مسح کیا جائے گا)۔

37 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْاُذُنَانِ لَيْسَتَا مِنَ الْوَجْهِ، وَلَيْسَتَا مِنَ الرَّاْسِ، وَلَوْ كَانَتَا مِنَ الرَّاْسِ لَكَانَ يَنْبَغِي اَنْ يُحْلَقَ عَلَيْهَا مِنَ الشَّعْرِ، وَلَوْ كَانَتَا مِنَ الْوَجْهِ لَكَانَ يَنْبَغِي اَنْ يُغْسَلَ ظُهُوْرُهُمَا وَبُطُوْنُهُمَا مَعَ الْوَجْهِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: دونوں کان چہرے کا حصہ نہیں ہیں اور نہ ہی سر کا حصہ ہیں (یعنی نہ تو انہیں دھونا لازم ہے اور نہ ہی ان پر مسح کرنا لازم ہے) اگر یہ دونوں سر کا حصہ ہوتے تو یہ بات مناسب ہوتی کہ ان کے اوپر جو بال ہیں اُنہیں منڈوا دیا جاتا اور اگر یہ دونوں چہرے کا حصہ ہوتے تو یہ بات مناسب ہوتی کہ چہرے کے ساتھ ان کے اندرونی اور بیرونی حصہ کو دھویا جاتا۔

38 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ اَيْنَ تَرَى الْاُذُنَيْنِ؟ قَالَ: مِنَ الرَّاْسِ قَالَ: وَاَمْسَحُهُمَا مَعَ الْوَجْهِ كُلَّمَا اَفْرَغْتُ عَلٰى وَجْهِي، قُلْتُ: اَحَقٌّ عَلَيَّ اَنْ اُخْرِجَ وَسَخَ الْاُذُنَيْنِ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے خیال میں دونوں کان کون سے حصے میں شامل ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: سر میں۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: میں چہرے کے ساتھ ان دونوں پر مسح کر لیتا ہوں جب بھی میں اپنے چہرے پر پانی ڈالتا ہوں۔ میں نے دریافت کیا: کیا مجھ پر یہ بات لازم ہے کہ میں کانوں کی میل بھی باہر نکالوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ مَسْحِ الْاَصْلَعِ

باب: آگے سے گنجے شخص کا مسح کرنا

39 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَيْفَ يَمْسَحُ الْاَصْلَعُ؟ قَالَ: يَمْسَحُ رَاْسَهُ كُلَّهُ مَا فِيْهِ شَعْرٌ، وَمَا هُوَ اَصْلَعُ مِنْهُ يُصِيْبُهُ الْمَاءُ مَا اَصَابَ، وَيُخْطِئُ مَا اَخْطَاَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اَنْ يُنَقِّيَهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آگے سے گنجا شخص مسح کیسے کرے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنے پورے سر کا مسح کرے گا اُس حصہ کا بھی جہاں بال ہیں اور وہ حصہ بھی جو گنجا ہے اور وہ اس پورے سر پر پانی پہنچائے گا اور جو حصہ رہ جائے گا وہ رہ جائے' اُس پر اسے اچھی طرح صاف کرنا لازم نہیں ہے۔

Marfat.com

بَابُ مَنْ نَسِيَ الْمَسْحَ عَلَى الرَّأْسِ

باب: جو شخص سر پر مسح کرنا بھول جائے

40 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَسِيَ اَنْ يَّمْسَحَ بِرَاْسِهٖ حَتّٰى صَلّٰى قَالَ: اِنْ شَاءَ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ

٭٭ ابن سیرین کے بارے میں یہ بات منقول ہے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو (وضو کرتے ہوئے) سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ نماز ادا کر لیتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ چاہے تو دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے۔

41 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ نَسِيتَ الْمَسْحَ بِالرَّاْسِ فَصَلَّيْتَ ثُمَّ ذَكَرْتَ فَامْسَحْ بِرَاْسِكَ، وَاَعِدِ الصَّلَاةَ قَالَ: وَبَلَغَنِيْ عَنْهُ وَلَا اَدْرِي اَنَّهٗ قَدْ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ: اِنْ كَانَ فِيْ لِحْيَتِكَ بَلَلٌ فَامْسَحْ مِنْهَا

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: اگر تم سر پر مسح کرنا بھول جاؤ اور نماز ادا کر لو پھر تمہیں یاد آئے تو اپنے سر پر مسح کرو اور دوبارہ نماز ادا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُن کے بارے میں مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے، مجھے یہ صحیح طرح یاد نہیں ہے کہ میں نے یہ بات اُن کی زبانی بذاتِ خود سنی تھی (یا کسی اور حوالے سے مجھ تک پہنچی ہے) وہ فرماتے ہیں: اگر تمہاری داڑھی تر ہو تو تم اُس کے ذریعہ مسح کر لو۔

42 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ فِي الَّذِي نَسِيَ مَسْحَ الرَّاْسِ فِي الْوُضُوْءِ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْ لِحْيَتِهٖ بَلَلٌ فَلْيَمْسَحْ بِرَاْسِهٖ فَقَطْ، وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ

٭٭ حسن بصری نے ایسے شخص کے بارے میں بیان کیا ہے کہ جو وضو کے دوران سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے وہ فرماتے ہیں: اگر اُس کی داڑھی پر تراہٹ موجود ہو تو وہ صرف اپنے سر پر مسح کر لے اور نماز دوبارہ ادا کر لے۔

43 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِذَا نَسِيَ الْمَسْحَ مَسَحَ، وَاَعَادَ الصَّلَاةَ، وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوْءَ، وَاِذَا نَسِيَ الْمَسْحَ فَاَصَابَ رَاْسَهٗ مَطَرٌ فَاِنَّهٗ يُجْزِيهِ، هُوَ طَهُوْرٌ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص مسح کرنا بھول جائے تو وہ مسح کر کے دوبارہ نماز ادا کرے گا وہ وضو از سرِ نو نہیں کرے گا اور اگر کوئی مسح کرنا بھول جائے اور پھر اُس کے سر پر بارش نازل ہو جائے تو یہ اُس کے لیے کفایت کر جائے گی کیونکہ وہ طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

44 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ نَسِيَ اَنْ يَّسْتَنْشِقَ، اَوْ يَمْسَحَ بِاُذُنَيْهِ، اَوْ يَتَمَضْمَضَ حَتّٰى دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، ثُمَّ ذَكَرَ فَاِنَّهٗ لَا يَنْصَرِفُ لِذٰلِكَ؟ قَالَ: فَاِنْ كَانَ نَسِيَ اَنْ يَّمْسَحَ بِرَاْسِهٖ

Marfat.com

فَذَكَرَ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّهُ يَنْصَرِفُ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ

✵✵ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ فرماتے ہیں: ایک ایسا شخص جو ناک میں پانی ڈالنا بھول جاتا ہے' یا دونوں کانوں پر مسح کرنا' یا کلی کرنا بھول جاتا ہے یہاں تک کہ نماز شروع کر دیتا ہے اور پھر اُسے یہ یاد آتا ہے (کہ وہ یہ عمل بھول گیا تھا) تو اب وہ نماز ختم نہیں کرے گا۔ قتادہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر وہ شخص اپنے سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے اور یہ بات اُسے اُس وقت یاد آتی ہے جب وہ نماز ادا کر رہا ہو تو وہ نماز ختم کر کے اپنے سر پر مسح کرے گا (اور پھر از سر نو نماز ادا کرے گا)۔

45 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْ نَسِيَ الْمَسْحَ بِالرَّاْسِ اَعَادَ الصَّلَاةَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے تو وہ دوبارہ نماز ادا کرے گا۔

46 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ نَسِيَ الْمَسْحَ بِرَاْسِهِ ثُمَّ قَامَ فَكَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ فَضَحِكَ قَالَ: يَنْصَرِفُ وَيَمْسَحُ بِرَاْسِهِ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ لِاَنَّهُ لَمْ تَكُنْ صَلَاتُهُ وَلَا وُضُوءٌ تَامٌّ

✵✵ ثوری ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو سر پر مسح کرنا بھول جاتا ہے' پھر کھڑا ہو کر نماز کے لیے تکبیر کہہ دیتا ہے اور پھر ہنس پڑتا ہے۔ تو ثوری فرماتے ہیں: وہ نماز ختم کرے گا' اپنے سر پر مسح کرے گا' وہ دوبارہ وضو نہیں کرے گا' کیونکہ اُس کی یہ نماز تھی ہی نہیں اور اُس کا وضو مکمل ہی نہیں ہوا۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ الْمَسْحَ وَفِي لِحْيَتِهِ بَلَلٌ

باب: جو شخص مسح کرنا بھول جائے اور اُس کی داڑھی تر ہو

47 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا نَسِيتَ الْمَسْحَ بِالرَّاْسِ فَوَجَدْتَ فِي لِحْيَتِكَ بَلَلًا فَامْسَحْ بِهَا رَاْسَكَ.

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تم مسح کرنا بھول جاؤ اور تمہیں اپنی داڑھی میں تریاہٹ محسوس ہو تو تم اُس کے ذریعہ ہی اپنے سر پر مسح کر لو۔

48 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ.

قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ غَيْرُهُ يَسْتَحِبُّ مِنْ مَاءٍ غَيْرِهِ قَالَ سُفْيَانُ: اُرَاهُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ

✵✵ ابن جریج نے عطاء کے حوالے سے، جبکہ ثوری نے مغیرہ کے حوالے سے، ابراہیم نخعی سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔
ثوری یہ فرماتے ہیں: اُن کے علاوہ ایک اور صاحب نے اس بات کو مستحب قرار دیا ہے کہ وہ دوسرے پانی کے ذریعہ مسح کرے۔
سفیان کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس سے مراد "مصعب بن سعد" ہیں۔

49 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عَائِشَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُصْعَبَ

Marfat.com

بُنَ سَعْدٍ وَّسَالَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: اَتَوَضَّأُ فَاَغْسِلُ وَجْهِي وَذِرَاعَيَّ فَيَكْفِينِي مَا فِي يَدَيَّ لِلرَّاْسِ اَمْ اُحْدِثُ لِرَاْسِي مَاءً؟ قَالَ: بَلْ اَحْدِثْ لِرَاْسِكَ مَاءً

❊❊ موسیٰ بن ابوعائشہ بیان کرتے ہیں: میں نے مصعب بن سعد کو سنا' ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا اور اُس نے کہا: میں وضو کرتے ہوئے' اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو دھولیتا ہوں' تو کیا میرے لیے سر پر مسح کرنے کے لیے وہ چیز کفایت کر جائے گی؟ جو میرے ہاتھ میں موجود ہے یا پھر مجھے اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لینا ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! بلکہ تم اپنے سر کے لیے نئے سرے سے پانی لو۔

بَابُ كَيْفَ تَمْسَحُ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا

باب: عورت اپنے سر پر مسح کیسے کرے گی؟

50 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، كَيْفَ تَمْسَحُ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا؟ قَالَ: تَسْلَخُ خِمَارَهَا، ثُمَّ تَمْسَحُ رَاْسَهَا

❊❊ عبدالکریم جزری بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا: عورت اپنے سر پر کیسے مسح کرے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنی اوڑھنی کو پیچھے کرے گی اور پھر اپنے سر پر مسح کرے گی۔

51 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَاَيْتُ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ تَوَضَّاَتْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاِذَا اَرَادَتْ اَنْ تَمْسَحَ رَاْسَهَا سَلَخَتِ الْخِمَارَ

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: میں نے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی اہلیہ) سیّدہ صفیہ بنت ابوعبید کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' میں اُن دنوں کمسن لڑکا تھا' جب اُس خاتون نے سر پر مسح کرنے کا ارادہ کیا' تو اُنہوں نے اپنی چادر کو پیچھے کرلیا۔

52 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَمْسَحُ عَلَى ثِيَابِهَا اَوَّلَ النَّهَارِ وَتُمِسُّ الْمَاءَ اَطْرَافَ شَعْرِ قُصَّتِهَا مِنْ نَحْوِ الْجَبِينِ

❊❊ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایسی عورت دن کے ابتدائی حصہ میں اپنے کپڑے پر مسح کرے گی اور پانی کو اپنی چوٹی کے بالوں کے کناروں پر لگالے گی' تقریباً اس حد تک جتنی پیشانی ہوتی ہے۔

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ

باب: دونوں پاؤں دھونا

53 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَالْحَسَنِ، قَالَا: فِي هَذِهِ الْآيَةِ (يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ)، قَالَا: تَمْسَحُ الرِّجْلَيْنِ

Marfat.com

✵✵ عکرمہ اور حسن بصری فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

''اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں پر مسح کرلو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک''۔

ان دونوں حضرات نے یہ کہا ہے کہ تم اپنے پاؤں پر مسح کرو۔

54 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ، اَوْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: افْتَرَضَ اللّٰهُ غَسْلَتَيْنِ وَمَسْحَتَيْنِ اَلَا تَرَى اَنَّهُ ذَكَرَ التَّيَمُّمَ فَجَعَلَ مَكَانَ الْغَسْلَتَيْنِ مَسْحَتَيْنِ وَتَرَكَ الْمَسْحَتَيْنِ. وَقَالَ رَجُلٌ لِمَطَرٍ الْوَرَّاقِ: مَنْ كَانَ يَقُوْلُ: الْمَسْحُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ؟ فَقَالَ: فُقَهَاءُ كَثِيْرٌ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (وضو میں) دو چیزوں کو دھونا اور دو پر مسح کرنا فرض قرار دیا ہے' کیا تم نے یہ بات نہیں دیکھی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے تیمم کا ذکر کیا' تو اُس جگہ پر تیمم کرنے کا ذکر کیا' جہاں غسل کیا جاتا تھا اور جن جگہوں پر مسح کیا جاتا ہے' اُنہیں چھوڑ دیا۔

ایک شخص نے مطر نامی راوی سے کہا: کون شخص اس بات کا قائل ہے کہ پاؤں پر مسح کیا جائے گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: بہت سے فقہاء۔

55 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْوُضُوْءُ مَسْحَتَانِ وَغَسْلَتَانِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وضو میں دو چیزوں پر مسح کیا جاتا ہے اور دو کو دھویا جاتا ہے۔

56 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: اَمَّا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ نَزَلَ بِالْمَسْحِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: حضرت جبرائیل علیہ السلام پاؤں پر مسح کرنے کا حکم لے کر نازل ہوئے تھے۔

57 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي السَّوْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبْدِ خَيْرٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ عَلِيًّا يَتَوَضَّاُ فَجَعَلَ يَغْسِلُ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ، وَقَالَ: لَوْلَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

57-مصنف عبد الرزاق الصنعانی، باب غسل الرجلین، حدیث:54 ، عبد الرزاق ، عن ابن عیینة ، عن ابی السوداء قال : سمعت ابن عبد خیر ، یحدث ، عن ابیه قال : رایت ، علیا یتوضا فجعل یغسل ظهر قدمیه ، وقال : " لولا انی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یغسل ظهر قدمیه لرایت باطن القدمین احق بالغسل من ظاهرهما "سنن الدارمی، کتاب الطهارة، باب المسح علی النعلین، حدیث:749، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرین بالجنة، مسند علی بن ابی طالب رضی الله عنه' حدیث:902، السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الطهارة، المسح علی الرجلین، حدیث:117، مسند الحمیدی، احادیث علی بن ابی طالب رضی الله عنه، حدیث:47، البحر الزخار مسند البزار، ومما روی عبد خیر ، حدیث:717

Marfat.com

يَغْسِلُ ظَهْرَ قَدَمَيْهِ لَرَأَيْتُ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ اَحَقَّ بِالْغَسْلِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا

٭٭ ابن عبد خیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' انہوں نے اپنے پاؤں کو دھویا اور پھر فرمایا: اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پاؤں کے اوپر والے حصے کو دھوتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا' تو میرے خیال میں پاؤں کے اوپر والے حصے کے مقابلہ میں' نیچے والا حصہ دھونے کا زیادہ حقدار تھا۔

58 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لِمَ لَا اَمْسَحُ بِالْقَدَمَيْنِ كَمَا اَمْسَحُ بِالرَّاْسِ وَقَدْ قَالَهُمَا جَمِيعًا قَالَ: لَا اَرَاهُ اِلَّا مَسْحَ الرَّاْسِ وَغَسْلَ الْقَدَمَيْنِ، اِنِّي سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ. قَالَ عَطَاءٌ: وَاِنَّ اُنَاسًا لَيَقُوْلُوْنَ هُوَ الْمَسْحُ وَاَمَّا اَنَا فَاَغْسِلُهُمَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس طرح میں اپنے سر پر مسح کرتا ہوں' اُس طرح دونوں پاؤں پر کیوں نہ کروں' جبکہ اللہ تعالیٰ نے تو ان دونوں کے بارے میں فرمایا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: میرا یہ خیال ہے کہ مسح سر پر ہوگا' پاؤں کو دھویا جائے گا۔ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

عطاء کہتے ہیں: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ پاؤں پر مسح کیا جائے گا' لیکن میرا یہ خیال ہے کہ انہیں دھویا جائے گا۔

59 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: رَجَعَ اِلَى غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ فِيْ قَوْلِهِ: (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدۃ: 6)

٭٭ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حکم پاؤں کو دھونے کی طرف رجوع کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں ہے:

''اور اپنے پاؤں پر ٹخنوں تک''۔

60 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، اَنَّ اَبَاهُ قَالَ: اِنَّ الْمَسْحَ عَلَى الرِّجْلَيْنِ رَجَعَ اِلَى الْغَسْلِ فِيْ قَوْلِهِ: (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدۃ: 6)

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ''اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک'' یہ حکم دھونے کے حکم کی طرف رجوع کرے گا۔

61 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ سُوَيْدٍ، اَنَّهُ ذَكَرَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَنِيْ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْنَاهُمُ ابْنُ عَمِّكَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ

٭٭ عثمان بن ابوسوید بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے سامنے پاؤں پر مسح کرنے کا ذکر کیا تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تین اصحاب کے حوالے سے یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' جن میں سب سے قریب ترین

Marfat.com

تمہارے چچازاد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ہیں' وہ روایت یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاؤں دھوتے تھے۔

62 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مَرَّ بِقَوْمٍ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِطْهَرَةِ فَقَالَ: اَحْسِنُوا الْوُضُوءَ يَرْحَمُكُمُ اللّٰهُ اَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

✵✵ محمد بن زیاد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ایک مرتبہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے' جو وضوخانہ میں وضو کر رہے تھے' تو انہوں نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! کیا تم نے وہ بات نہیں سنی ہوئی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے:

''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

63 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

62-صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب غسل الاعقاب، حديث:162، صحيح مسلم ، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، حديث:383، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان اثبات غسل الرجلين حتى تنقيا، حديث:529، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر العلة التي من اجلها امر بالتخليل بين الاصابع، حديث:1094، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب : ويل للاعقاب من النار، حديث:741، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان يامر باسباغ الوضوء، حديث:268، المنتقى لابن الجارود، كتاب الطهارة، صفة وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم وصفة ما امر ، حديث:75، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل وان مسحهما لا يجزى، حديث:302، مسند احمد بن حنبل ، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7638، مسند ابن الجعد، شعبة ، حديث:932، مسند اسحاق بن راهويه، ما يروى عن محمد بن زياد القرشي ، حديث:40

63-صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب غسل الاعقاب، حديث:162، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، حديث:382، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب التغليظ في ترك غسل العقبين في الوضوء ، حديث:163، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان اثبات غسل الرجلين حتى تنقيا، حديث:530، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر العلة التي من اجلها امر بالتخليل بين الاصابع، حديث:1094، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب غسل العراقيب، حديث:450، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء ويل للاعقاب من النار، حديث:41، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب الطهارة، ايجاب غسل الرجلين، حديث:111، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:132، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل وان مسحهما لا يجزى، حديث:303

Marfat.com

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

64 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّاُ فَقَالَ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ قَالَ: فَطَفِقْنَا نَغْسِلُهَا غَسْلًا وَنُدَلِّكُهَا دَلْكًا

✵✵ حضرت ابوذرغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے' آپ نے فرمایا: ''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔ راوی کہتے ہیں: تو ہم نے اپنے پاؤں کو اچھی طرح دھویا اور انہیں خوب ملا۔

65 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَتْ لَنَا: اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَدْ دَخَلَ عَلَیَّ فَسَاَلَنِیْ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: يَاْبَى النَّاسُ اِلَّا الْغَسْلَ وَنَجِدُ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى الْمَسْحَ يَعْنِی الْقَدَمَيْنِ

✵✵ سیّدہ ربیع رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں پاؤں تین' تین مرتبہ دھوئے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر اس خاتون نے ہمارے سامنے یہ بات بیان کی کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس آئے اور اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا' تو میں نے انہیں اس کے بارے میں بتایا' تو انہوں نے کہا: (پاؤں کو) لوگ صرف دھونے کے قائل ہیں' جبکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہمیں مسح کرنے کا حکم ملتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی پاؤں کے بارے میں۔

66 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا غَرَفْتَ بِيَدَيْكَ جَمِيعًا عَلٰى قَدَمَيْكَ فَاغْسِلِ الَّتِیْ تَغْسِلُ بِهَا بَطْنَ قَدَمَيْكَ قَبْلَ اَنْ تُدْخِلَهَا فِی الْمَاءِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جب تم اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اپنے پاؤں پر پانی بہاؤ' تو جس ہاتھ کے ذریعہ تم نے اپنے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو دھویا ہے' اُسے پانی میں داخل کرنے سے پہلے دھولو۔

67 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، كَانَ يَقُولُ: خَلِّلُوْا اَصَابِعَكُمْ بِمَاءٍ قَبْلَ اَنْ يُخَلِّلَهَا اللّٰهُ بِالنَّارِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: پانی کے ذریعہ اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو' اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ آگ کے ذریعہ اُن کا خلال کروائے۔

68 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ مِسْكِينٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَيَنْتَهِكَنَّ رَجُلٌ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فِی الْوُضُوْءِ - اَوْ لَيَنْتَهِكَنَّهُ النَّارُ -

---

65–مسند اسحاق بن راهويه، ما يروى عن الربيع بنت معوذ ابن عفراء عن رسول الله، حديث: 2030

Marfat.com

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یا تو لوگ وضو کے دوران اپنی انگلیوں کے درمیان (اہتمام سے صاف کریں گے) یا پھر آگ اُنہیں اپنی لپیٹ میں لے گی۔

69 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيدٍ قَالَ: تَوَضَّاَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَهُ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

✸✸ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں وضو کیا' تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو! کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے''۔

70 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا غَسَلَ قَدَمَيْهِ خَلَّلَ اَصَابِعَهُ

✸✸ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پاؤں دھوتے تھے تو اپنی انگلیوں کا مسح کیا کرتے تھے۔

71 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، قَالَا: خَلِّلُوا الْاَصَابِعَ لَا يَحْشُهُنَّ اللّٰهُ نَارًا

✸✸ طلحہ بن مصرف اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو' اللہ تعالیٰ اُن میں آگ نہ ڈال دے۔

72 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَانَ يُخَلِّلُ اَصَابِعَهُ اِذَا تَوَضَّاَ

✸✸ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وضو کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرتے تھے۔

73 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِیْ تَوَضُّئِهِ يُنَقِّی رِجْلَيْهِ، وَيُنَظِّفُ اَصَابِعَ يَدَيْهِ مَعَ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ، وَيُتْبِعُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُنَقِّيَهُ

69-صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما، حديث:379، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب العمل في الوضوء، حديث:34، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب غسل العراقيب، حديث:448، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:130، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الدليل على ان فرض الرجلين الغسل وان مسحهما لا يجزي، حديث:304، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان ايجاب اسباغ الوضوء، حديث:475، مسند الشافعي، من الجزء الثاني من اختلاف الحديث من الاصل العتيق، حديث:788، مسند الطيالسي، احاديث النساء ، علقمة بن قيس عن عائشة، الافراد عن عائشة، حديث:1643، مسند الحميدي، احاديث عائشة ام المؤمنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى

Marfat.com

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے ہوئے اپنے پاؤں اچھی طرح صاف کیا کرتے تھے اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کے ساتھ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں بھی صاف کیا کرتے تھے' وہ اہتمام کے ساتھ انہیں اچھی طرح صاف کرتے تھے۔

74 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُخَلِّلُ اَصَابِعَهُ اِذَا تَوَضَّاَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ وضو کرتے ہوئے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرتے تھے۔

75 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودٍ، اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ اَعْمَى يَتَوَضَّاُ، فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: بَطْنَ الْقَدَمِ وَلَا يَسْمَعُهُ الْاَعْمَى، وَجَعَلَ الْاَعْمَى يَغْسِلُ بَطْنَ الْقَدَمَيْنِ فَسُمِّيَ الْبَصِيرَ

✵✵ محمد بن محمود بیان کرتے ہیں: انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا شخص کو دیکھا کہ جو وضو کر رہا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: پاؤں کے نیچے بھی (دھوو)۔ اس نابینا نے یہ بات نہیں سنی' لیکن پھر اس نابینا شخص نے خود ہی پاؤں کے نیچے والے حصہ کو بھی دھولیا' تو اس کا نام بصیرت والا رکھ دیا۔

76 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ بِاَكْثَرِ وَضُوئِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَوَضَّاْتُ اَنَا الثَّوْرِيَّ فَرَاَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ يَغْسِلُهُمَا فَيُكْثِرُ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کے زیادہ پانی کے ذریعہ اپنے پاؤں دھویا کرتے تھے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے سفیان ثوری کو وضو کروایا تو میں نے انہیں ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا' انہوں نے پاؤں دھوتے ہوئے انہیں خوب (اہتمام کے ساتھ) دھویا۔

77 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَحْمُودٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلٰى رَجُلٍ مَحْجُوبِ الْبَصَرِ يَتَوَضَّاُ وَهُوَ مِنْهُ مُتَنَاءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَلِيلٌ قَلِيلٌ بَطْنُ الْقَدَمَيْنِ فَغَسَلَ بَطْنَ الْقَدَمِ فَسُمِّيَ الْبَصِيرُ

✵✵ محمد بن محمود بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا شخص کو دیکھا کہ وہ وضو کر رہا تھا اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ فاصلہ پر تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تھوڑا تھوڑا! پاؤں کے نیچے والا حصہ بھی۔ پھر اس نے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو دھویا تو اس کا نام بصیرت والا رکھ دیا گیا۔

78 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَوْلُهُ: (وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ) (المائدة: 6) تَرَى الْكَعْبَيْنِ فِيمَا يُغْسَلُ مِنَ الْقَدَمَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا شَكَّ فِيهِ

75-مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، من کان یقول اغسل قدمیك، حدیث: 199

Marfat.com

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک'' کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ پاؤں کے جس حصہ کو دھویا جاتا ہے' ٹخنے بھی اُس میں داخل ہوں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

79 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَشْيَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلِ الْاَصَابِعَ، وَاِذَا اسْتَنْثَرْتَ فَاَبْلِغْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا

✵ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عاصم اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے کچھ اشیاء کا ذکر کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھی طرح وضو کرو اور اپنی انگلیوں کا خلال کرو اور جب تم اپنی ناک میں پانی ڈالو تو اہتمام کرو' البتہ اگر تم روزہ کی حالت میں ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

80 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: ثنا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ كَثِيْرٍ اَبُوْ هَاشِمٍ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَوْ جَدِّهِ قَالَ: انْطَلَقْتُ اَنَا وَاَصْحَابٌ لِي حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَجِدْهُ قَالَ: فَاَطْعَمَتْنَا عَائِشَةُ تَمْرًا وَعَصَدَتْ لَنَا عَصِيْدَةً، اِذْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّعُ قَالَ: هَلْ اَطْعَمْتِيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ دَفَعَ الرَّاعِي الْغَنَمَ فِي الْمَرَاحِ عَلٰى يَدِهِ سَخْلَةٌ قَالَ: هَلْ وَلَّدَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَاذْبَحْ لَهُمْ شَاةً، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا. فَقَالَ: لَا تَحْسَبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسِبَنَّ اَنَّا ذَبَحْنَا الشَّاةَ مِنْ اَجْلِكُمْ، لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيْدُ اَنْ تَزِيْدَ عَلَيْهَا اِذَا وَلَّدَ الرَّاعِي لَنَا بَهْمَةً اَمَرْنَاهُ فَذَبَحَ شَاةً قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ: اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَسْبِغْ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ، وَاِذَا اسْتَنْثَرْتَ فَاَبْلِغْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِي امْرَاَةً فَذَكَرَ مِنْ طُوْلِ لِسَانِهَا وَبَذَائِهَا، فَقَالَ: طَلِّقْهَا قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنَّهَا ذَاتُ صُحْبَةٍ وَّوَلَدٍ قَالَ: اَمْسِكْهَا وَاْمُرْهَا فَاِنْ يَكُنْ فِيْهَا خَيْرٌ

79-سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب فی الاستنثار، حدیث:125، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، المبالغة فی الاستنشاق والاستنثار، حدیث:404، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، المبالغة فی الاستنشاق، حدیث:86، سنن الدارمی، کتاب الطهارة، باب فی تخلیل الاصابع، حدیث:739، المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب الطهارة، واما حدیث ابی سفیان المعمری، حدیث:472، صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، ذکر الامر بتخلیل الاصابع للمتوضء مع القصد فی اسباغ الوضوء، حدیث:1060، صحیح ابن خزیمة، کتاب الوضوء، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب الامر بالمبالغة فی الاستنشاق اذا کان المتوضء مفطرا غیر صائم، حدیث:151، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، فی تخلیل الاصابع فی الوضوء، حدیث:83، السنن الکبری للنسائی، کتاب الطهارة، الامر بتخلیل الاصابع، حدیث:114، مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما ینبغی للابس الخاتم فی وضوئه للصلاة من، حدیث:4676

Marfat.com

فَسَتَفْعَلُ وَلَا تَضْرِبُ ظَعِينَتَكَ ضَرْبَكَ اَمَتَكَ

✵✵ حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عاصم اپنے والد کے حوالے سے یا شاید اپنے دادا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہماری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہیں ہوسکی' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں کھانے کے لیے کچھ کھجوریں دیں اور کوئی مشروب بھی دیا' اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف جھک کے چلتے ہوئے تشریف لے آئے' آپ نے دریافت کیا: کیا تم نے ان لوگوں کو کھانے کے لیے کچھ دیا ہے؟ ہم نے عرض کی: جی ہاں! ابھی ہم وہاں موجود تھے کہ اسی دوران بکریوں کا چرواہا بکریوں کے باڑے میں واپس آیا' اُس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا کسی بکری نے بچے کو جنم دیا ہے؟ اُس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ان مہمانوں کے لیے بکری ذبح کرو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ ہرگز گمان نہ کرنا۔ (راوی بیان کرتے ہیں: یہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ میں سین پر زیر نہیں پڑھی)۔ یہ گمان نہ کرنا کہ ہم نے تمہاری وجہ سے بکری ذبح کی ہے' ہمارے پاس ایک سو بکریاں ہیں اور ہم یہ نہیں چاہتے کہ وہ اس سے زیادہ ہوں' اسی لیے جب یہ چرواہا تا ہے کہ کسی بکری نے بچے کو جنم دیا ہے تو ہم اُسے ہدایت کرتے ہیں تو وہ کوئی اور بکری ذبح کر لیتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو' اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور جب ناک میں پانی ڈالو تو خوب اہتمام سے ڈالو' البتہ اگر تم روزہ کی حالت میں ہو (تو حکم مختلف ہے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری ایک بیوی ہے' اُس کے بعد راوی نے اُس بیوی کی بدزبانی اور بداخلاقی کا ذکر کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے طلاق دے دو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اُس کے ساتھ بڑا پرانا ساتھ ہے اور اولاد بھی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تم اُسے اپنے ساتھ رکھو اور اُسے ہدایت دیتے رہو' اگر اُس میں بھلائی موجود ہوگی تو وہ اس پر عمل کرے گی' لیکن تم اپنی بیوی کو اس طرح نہ مارنا' جس طرح کنیز کو مارتے ہو۔

81 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ غَمَسْتَ يَدَكَ فِي كِظَامَةٍ فَانْقِهَا وَحَسْبُكَ، وَلَا تَبْدَأْ بِيُسْرَى رِجْلَيْكَ قَبْلَ يُمْنَاهُمَا

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم اپنا ہاتھ برتن (یا مشکیزے) میں ڈبو لیتے ہو تو تم اُسے صاف کرلو' یہ تمہارے لیے کافی ہے اور تم دائیں پاؤں سے پہلے بائیں پاؤں کو نہ دھونا۔

82 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ اَدْخَلَ قَدَمَيْهِ فِي نَهْرٍ وَّلَمْ يَمَسَّهُمَا بِيَدِهِ قَالَ: يُجْزِيهِ

✵✵ امام شعبی سے ایسے شخص کے بارے میں روایت منقول ہے کہ جو اپنا پاؤں نہر میں داخل کر لیتا ہے اور اپنا ہاتھ اُس پاؤں پر نہیں پھیرتا۔ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اُس کے لیے جائز ہے۔

Marfat.com

بَابُ مَنْ يَطَأُ نَتَنًا يَابِسًا اَوْ رَطْبًا

باب: جو شخص، خشک یا تر، گندگی کو پاؤں تلے روند دیتا ہے

83 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ تَوَضَّاَ اِنْسَانٌ فَوَطِءَ عَلٰى خِرَاءٍ عَلَيْهِ وُضُوءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِيَغْسِلْ عَنْهُ الْخِرَاءَ فَلْيُنَقِّهِ قَالَ: وَاَقُوْلُ اَنَا: فَخُذْ بِهٰذَا، وَاِنْ وَطِءَ رَوْثًا دَلَكَ رِجْلَيْهِ بِالْاَرْضِ - اَوْ قَالَ: بِالتُّرَابِ -.

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو وضو کرتا ہے اور پھر کسی لید کے اوپر پاؤں دے دیتا ہے، کیا اُس پر از سر نو وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ وہ اُس لید کو اپنے جسم سے دھولے گا اور اُسے اچھی طرح صاف کرلے گا۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ تم اسے لو اگر اُس نے کسی لید کے اوپر پاؤں دیا تھا تو اُس پاؤں کو زمین پر مل لے۔ (راوی کو شک ہے، شاید یہ الفاظ ہیں:) مٹی پر مل لے۔

84 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، مِثْلَ قَوْلِ: الشَّعْبِيِّ

٭٭ ابراہیم نخعی کے حوالے سے بھی وہی روایت منقول ہے جو امام شعبی کا قول ہے۔

85 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِنْ وَطِءَ رَجُلٌ فِيْ رَجِيْعِ اِنْسَانٍ اِلَى الْكَعْبَيْنِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ اِلَّا اَنْ يَّغْسِلَ رِجْلَيْهِ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی انسان کے پاخانہ میں ٹخنوں تک بھی پاؤں ڈال دے تو بھی اُس پر صرف پاؤں دھونا لازم ہوگا۔

86 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِيْ رَجُلٍ يُصِيْبُ جَسَدَهُ الْبَوْلُ اَوِ الدَّمُ وَهُوَ مُتَوَضِّئٌ قَالَ: يَغْسِلُ اَثَرَ الْبَوْلِ وَالدَّمِ وَلَا يَتَوَضَّاُ

٭٭ قتادہ ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو وضو کر رہا ہو اور اس دوران اُس کے جسم پر پیشاب یا خون لگ جائے، تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ اُس پیشاب یا خون کے نشان کو دھودے گا، از سر نو وضو نہیں کرے گا۔

87 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَعَنْ رِجَالٍ قَالُوْا: اِذَا وَطِئْتَ نَتَنًا رَطْبًا فَاغْسِلْهُ وَاِنْ كَانَ يَابِسًا فَلَا بَاْسَ

٭٭ عطاء، طاؤس اور دیگر کئی حضرات یہ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی تر گندگی کو پاؤں تلے دیدو تو اُسے دھولو اور اگر وہ خشک ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

88 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَطِئْتُ خِرَاءً يَابِسًا اَغْسِلُ

Marfat.com

بَطْنَ قَدَمِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَكَفِّي وَوَجْهِي اَصَابَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ خِرَاءً يَابِسًا؟ قَالَ: لَا، لَعَمْرِي اِنَّ الرِّيحَ اِذَا صَعِدْنَا مَعَ الْجِنَازَةِ لَتَسْفِي الْخِرَاءَ الْيَابِسَ عَلٰى وُجُوهِنَا، فَمَا نَتَوَضَّأُ وَلَا نَغْسِلُ وُجُوهَنَا وَلَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں خشک لید پر پاؤں دے دیتا ہے تو کیا میں اپنے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو دھوؤں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر میرے بازو یا چہرے پر خشک لید لگ جاتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم کسی جنازہ کے ساتھ اوپر کی طرف جا رہے ہوتے ہیں اور ہوا خشک لید کو اُڑا کر ہمارے چہروں پر ڈال دیتی ہے تو ہم نہ تو ازسرنو وضو کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے چہروں کو دھوتے ہیں ہم اس میں سے کچھ بھی نہیں کرتے۔

89 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: كُنَّا نَدْخُلُ عَلٰى اَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ فَنَتَوَضَّأُ فَيَقُولُ: اَمَا تَوَضَّئُونَ فِي رِحَالِكُمْ؟ فَنَقُولُ: بَلٰى وَلٰكِنَّا نَطَاُ فِي الْقَشْبِ قَالَ: فَلَا وُضُوءَ عَلَيْكُمْ، اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ مِنْ ذَاكُمْ، اِنَّ الرِّيحَ تُطَيِّرُهُ عَلَيْهِ فِي رُءُوسِكُمْ وَلِحَاكُمْ

٭٭ عاصم بن سلیمان بیان کرتے ہیں: ہم ابوالعالیہ ریاحی کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے وضو کرنا شروع کیا تو انہوں نے فرمایا: کیا تم لوگ اپنی رہائشی جگہ سے وضو کر کے نہیں آئے؟ ہم نے کہا: جی ہاں (کر کے آئے تھے) لیکن ہم نے راستے میں گندگی پر پاؤں دے دیا تھا تو انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں تم پر وضو لازم نہیں ہوگا' کیا میں تمہیں اس سے زیادہ شدید صورتِ حال کے بارے میں نہ بتاؤں! بعض اوقات ہوا اسے اُڑا کر تمہارے سروں اور داڑھیوں میں ڈال دیتی ہے (پھر تو کچھ نہیں ہوتا)۔

90 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا وَطِءَ الرَّجُلُ خِرَاءً يَابِسًا فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ، وَاِنْ مَسَّ كَلْبًا فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ

٭٭ حماد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص خشک لید پر پاؤں دیدے تو اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا اور اگر کوئی کسی کتے کو چھولے تو اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

91 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَذٰلِكَ يَمَسُّ ثَوْبِي اَرُشُّهُ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اگر وہ میرے کپڑوں پر لگ جاتا ہے تو کیا میں اُس پر پانی چھڑکوں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

92 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجْنَا يَوْمًا مَعَ ابْنِ الْمُسَيِّبِ اِلَى مَسْجِدٍ وَّكَانَتِ الْاَرْضُ مُطِرَتْ فَفِيهَا رَدْغٌ، فَلَمَّا اَتَيْنَا بَابَ الْمَسْجِدِ غَسَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رِجْلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: اَمَا كُنْتَ تَوَضَّاْتَ فِي رَحْلِكَ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنَّا مَرَرْنَا فِي هٰذَا الرَّزْغِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكُمْ وُضُوءٌ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں سعید بن مسیب کے ساتھ مسجد گیا' زمین پر بارش کے اثرات موجود تھے اُس میں کیچڑ بھی موجود تھا' جب ہم مسجد کے دروازہ پر آئے تو حاضرین میں سے ایک صاحب نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے تو سعید بن

Marfat.com

مسیّب نے اُس سے کہا: کیا تم نے اپنی رہائشی جگہ پر وضو نہیں کر لیا تھا؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! لیکن ہم اس کیچڑ سے گزرے (اس لیے میں نے پاؤں دھوئے ہیں)۔ تو سعید نے فرمایا: تم لوگوں پر وضو کرنا لازم نہیں ہے۔

93 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ رَاَى الْحَسَنَ يَمْشِي فِي الطِّينِ قَالَ: وَالطِّينُ لَا يَبْلُغُ ظَهْرَ الْقَدَمَيْنِ وَلٰكِنَّهُ يَمْلَاُ بُطُونَهُمَا، فَلَمَّا بَلَغَ بَابَ الْمَسْجِدِ مَسَحَ بَاطِنَ قَدَمَيْهِ بِالْاَرْضِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَلَمْ يَغْسِلْهُمَا

✲✲ معمر بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن بصری کو کیچڑ میں چلتے ہوئے دیکھا' وہ یہ فرماتے ہیں: وہ کیچڑ اُن کے پاؤں کے اوپری حصہ تک بھی نہیں پہنچ رہا تھا' لیکن پاؤں کے نیچے والا حصہ مکمل طور پر لتھڑا ہوا تھا' جب وہ مسجد کے دروازہ پر پہنچے تو اُنہوں نے پاؤں کے نیچے والے حصہ کو زمین کے ذریعہ پونچھ لیا اور مسجد میں داخل ہوئے' اُنہوں نے اپنے پاؤں ازسرِنو نہیں دھوئے۔

94 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ جَسَدَهُ الْبَوْلُ وَالدَّمُ وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ قَالَ: يَغْسِلُ اَثَرَ الدَّمِ وَالْبَوْلِ وَلَا يَتَوَضَّاُ

✲✲ معمر نے قتادہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ جس شخص کے جسم پر وضو کرنے کے دوران پیشاب یا خون لگ جائے تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ خون یا پیشاب کے نشان کو دھولے گا اور ازسرِنو وضو نہیں کرے گا۔

95 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بِمِنًى يَتَوَضَّاُ، ثُمَّ يَخْرُجُ وَهُوَ حَافٍ فَيَطَاُ مَا يَطَاُ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّاُ

✲✲ بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو منیٰ میں وضو کرتے ہوئے دیکھا' پھر وہ باہر تشریف لائے تو اُن کے پاؤں میں جوتا نہیں تھا' اُن کے پاؤں کے نیچے جو بھی آیا وہ آگیا' پھر وہ مسجد میں داخل ہوئے اور اُنہوں نے نماز ادا کر لی اور ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

96 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: كَانَ عَلْقَمَةُ، وَالْاَسْوَدُ، يَخُوضَانِ الْمَاءَ وَالطِّينَ فِي الْمَطَرِ، ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّيَانِ

✲✲ عبدالرحمٰن بن اسود بیان کرتے ہیں: علقمہ اور اسود بارش کے موسم میں کیچڑ کے اندر سے گزرتے ہوئے آتے تھے اور مسجد میں چلے جاتے تھے اور نماز ادا کر لیتے تھے۔

97 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: رَاَيْتُ يَحْيَى بْنَ وَثَّابٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَيَّاشٍ، وَغَيْرَهُمَا مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ، يَخُوضَانِ الْمَاءَ قَدْ خَالَطَهُ السِّرْقِينُ وَالْبَوْلُ، فَاِذَا انْتَهَوْا اِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى اَنْ يُنَفِّضُوا اَقْدَامَهُمْ، ثُمَّ يَدْخُلُونَ فِي الصَّلَاةِ

✲✲ اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن وثاب' عبداللہ بن عیاش اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے دیگر کئی شاگردوں کو

Marfat.com

دیکھا ہے کہ وہ پانی میں چلتے ہوئے آتے تھے' جس پانی میں جانوروں کی لید اور پیشاب ملا ہوا ہوتا تھا' جب وہ مسجد کے دروازے تک پہنچتے تھے تو وہ صرف یہ کرتے تھے کہ وہ اپنے پاؤں جھاڑ لیتے تھے اور پھر آ کر نماز میں شریک ہو جاتے تھے۔

98 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ اَبِىْ بَزَّةَ قَالَ: سَالَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ طِينِ الْمَطَرِ فَقَالَ: تَسْاَلُنِىْ عَنْ طَهُورَيْنِ جَمِيعًا، قَالَ اللّٰهُ: (وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً مُبَارَكًا) (ق: 9)، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُعِلَتْ لِىَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا

✵✵ قاسم بن ابوبزہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے بارش کے کیچڑ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے جو دونوں پاکیزگی عطا کرنے والی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی نازل کیا ہے''۔

جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے لیے تمام روئے زمین کو جائے نماز اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے''۔

99 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: اَلْوُضُوْءُ مِنَ الْحَدَثِ وَلَيْسَ مِنَ الْمَوْطِءِ

✵✵ علقمہ بن قیس فرماتے ہیں: وضو ٹوٹنے پر وضو کیا جائے گا' کسی چیز کو پاؤں کے نیچے دینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

100 آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ اَبِىْ حَصِينٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَلْوُضُوْءُ مِمَّا خَرَجَ وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ، وَلَا يُتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِءٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وضو اُس چیز پر لازم ہوتا ہے جو (انسان کے جسم سے) باہر نکلتی ہے' اُس چیز کی وجہ سے لازم نہیں ہوتا جو (انسان کے جسم سے) اندر جاتی ہے اور کوئی چیز پاؤں کے نیچے دینے سے از سرِ نو وضو نہیں کیا جائے گا۔

101 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا لَا نَتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِىءٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ پاؤں کے نیچے کسی چیز کے آنے کی وجہ سے از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

102 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِىْ عِمْرَانَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: كُنَّا لَا نَتَوَضَّاُ مِنْ مَوْطِىءٍ، وَلَا نَكْشِفُ سِتْرًا، وَلَا نَكُفُّ شَعْرًا . قَالَ: قَوْلُهُ وَلَا نَكْشِفُ سِتْرًا: يَدَهُ اِذَا كَانَ عَلَيْهَا الثَّوْبُ فِى الصَّلَاةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم پاؤں کے نیچے آنے والی کسی چیز کی وجہ سے از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے اور جس حصہ پر کپڑا آ جائے اُسے ہٹاتے نہیں تھے اور (نماز کے دوران) بال نہیں سمیٹتے تھے۔

Marfat.com

راوی یہ کہتے ہیں: جس چیز پر کپڑا آ جائے اُسے ہٹاتے نہیں تھے' اس سے مراد یہ ہے کہ اگر نماز کے دوران ہاتھ پر کپڑا آ جاتا تو اُسے ہٹاتے نہیں تھے۔

103 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَكْشِفَ سِتْرًا، اَوْ نَكُفَّ شَعْرًا، اَوْ نُحْدِثَ وُضُوْئًا . قَالَ: قُلْتُ لِيَحْيَى: قَوْلُهُ اَوْ نُحْدِثَ وُضُوْئًا: قَالَ: اِذَا وَطِءَ نَتِنًا وَكَانَ مُتَوَضِّئًا . قَالَ: وَقَوْلُهُ: نَكْشِفُ سِتْرًا يَقُوْلُ: لَا يَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ يَدِهِ اِذَا سَجَدَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ابوعبیدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز سے منع کیا ہے کہ ہم (نماز کے دوران) کپڑا کسی جگہ پر آنے پر اُسے ہٹائیں' یا بالوں کو سمیٹیں' یا ازسرِنو وضو کریں۔

بشر بن رافع کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: ہم ازسرِنو وضو کریں سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُس صورت میں ہے کہ جب کسی نے وضو کی حالت میں کسی گندی جگہ پر پاؤں دے لیا ہو۔

راوی یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اُن کا یہ کہنا کہ ہم کسی چیز سے کپڑا ہٹاتے نہیں تھے' اس سے مراد یہ ہے کہ جب سجدہ میں جاتے ہوئے ہاتھ پر کپڑا آ جاتا تھا تو وہ اُسے ہٹاتے نہیں تھے۔

104 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ يَطَاُ فِي نَعْلَيْهِ الْاَذَى قَالَ: التُّرَابُ لَهُمَا طَهُورٌ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو گندگی پر پاؤں دے دیتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مٹی اُن دونوں (پاؤں) کے لیے طہارت کے حصول کا باعث ہوگی۔

105 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

104-مسند ابی یعلی الموصلی، مسند عائشة، حدیث:4742، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، باب من اسمه ابراهیم، حدیث:2816، الضعفاء الکبیر للعقیلی، باب العین' عبد الله بن زیاد بن سلیمان بن سمعان المدینی، حدیث:925

105- سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب فی الاذی یصیب الذیل، حدیث:330، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب الارض یطهر بعضها بعضا، حدیث:530، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، من مسند القبائل، حدیث امراة من بنی عبد الاشهل، حدیث:26851، السنن الکبرٰی للبیهقی، کتاب الصلاة' جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغیره، باب ما جاء فی طین المطر فی الطریق، حدیث:3968، الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم، امراة من بنی عبد الاشهل، حدیث:3002، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، فی الرجل یطا الموضع القذر یطا بعده ما هو انظف، حدیث:610مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، فی الرجل یطا الموضع القذر یطا بعده ما هو انظف، حدیث:610، المعجم الکبیر للطبرانی، باب الفاء ، ام قیس بنت محصن الاسدیة اخت عکاشة، نساء غیر مسمیات ممن لهن صحبة، حدیث:21348، معرفة الصحابة لابی نعیم الاصبهانی، ذکر جماعة من النساء غیر مسمیات لهن صحبة من النبی ، امراة من الانصار، حدیث:7430

Marfat.com

عَنِ امْرَاَةٍ، مِنْ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا طَرِيقًا مُنْتِنَةً فِي الْمَطَرِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَيْسَ دُونَهَا طَرِيقٌ طَيِّبَةٌ؟ قُلْتُ: بَلٰى قَالَ: فَذٰلِكَ بِذٰلِكَ

105- سالم بن عبداللہ نے بنو عبداشہل سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کا یہ بیان نقل کیا ہے' وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! بارش کے موسم میں ہمارا راستہ بدبودار ہو جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اُس کے بعد پاکیزہ راستہ نہیں آتا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو یہ اُس کے بدلہ میں ہو جائے گا۔

106 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ، عَنِ الْمَرْاَةِ تَجُرُّ ذَيْلَهَا اِذَا خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَتُصِيبُ الْمَكَانَ الَّذِي لَيْسَ بِطَاهِرٍ قَالَتْ: فَاِنَّهَا تَمُرُّ عَلَى الْمَكَانِ الطَّاهِرِ فَيُطَهِّرُهُ

✵ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جس کا پلّو زمین پر گھسٹ رہا ہوتا ہے' اُس وقت جب وہ مسجد جا رہی ہو' پھر وہ کپڑا کسی ایسی جگہ لگ جاتا ہے جو پاک نہیں ہوتی۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ عورت پاک جگہ سے بھی تو گزرتی ہے تو وہ اُس کپڑے کو پاک کر دے گی۔

107 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى هٰذَا الْمِنْبَرِ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ يَقُولُ: صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ، وَلَا تَاْتُوا بِالْخَبَثِ تَنْقُلُونَهُ بِاَقْدَامِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ كُلُّ جِرَارِ الْمَسْجِدِ يَسَعُ لِطُهُورِكُمْ

✵ ابورجاء عطاردی نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے جمعہ کے دن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا' اُس دن بارش ہو رہی تھی' اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ اپنی رہائشی جگہ پر ہی نماز ادا کر لو اور تم گندگی لے کر نہ آؤ کہ اپنے پاؤں کے ذریعے اُسے مسجد تک منتقل کر دو' کیونکہ مسجد کے مٹکوں میں جتنا پانی ہوتا ہے وہ تم سب کی طہارت کے حصول کے لیے کفایت نہیں کرے گا۔

108 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُحْمَلُ مَعِي مَاءٌ فِي يَوْمٍ مَطِيرٍ حَتّٰى آتِيَ بَابَ الْمَسْجِدِ فَاَغْسِلُهُمَا عِنْدَهُ

✵ عطاء فرماتے ہیں: بارش والے دن' میں اپنے ساتھ پانی اُٹھا کر لاتا تھا' جب میں مسجد کے دروازہ پر پہنچتا تھا تو دروازے کے قریب دونوں پاؤں دھو لیتا تھا۔

109 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي رَجُلٍ تَوَضَّاَ ثُمَّ اغْتَمَسَتْ رِجْلُهُ فِي نَتْنٍ وَلَمْ يَجِدْ مَاءً قَالَ: تَيَمَّمْ هُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ لَمْ يُتِمَّ وُضُوءَهُ؟ قَالَ: فَاِنْ اَصَابَ شَيْئًا مِنْ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ وَالتَّيَمُّمِ شَيْءٌ مَسَحَهُ بِالتُّرَابِ وَكَانَ بِمَنْزِلَةِ الْمَاءِ

✵ امام عبدالرزاق نے سفیان ثوری کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ اگر کوئی شخص وضو کرے اور پھر اُس کا پاؤں کسی

Marfat.com

گندی جگہ پر آجائے اور پھر اُسے پانی نہ ملے تو ثوری یہ فرماتے ہیں کہ اُس کی مثال ایسے شخص کی مانند ہوگی جس نے اپنا وضو مکمل نہیں کیا تھا' اس لیے وہ تیمم کرے گا۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر اُس کے وضو یا تیمم کے مقامات میں سے کسی جگہ پر کوئی چیز لگ جاتی ہے تو وہ مٹی کے ذریعہ اُسے پونچھ لے گا' کیونکہ مٹی اُس کے لیے پانی کی حیثیت رکھتی ہوگی۔

110 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَالَ اِنْسَانٌ عَطَاءً قَالَ: سَاَلْتُ: مَسِسْتُ نَعْلِي فِي الصَّلَاةِ فَوَقَعَتْ يَدِىْ عَلٰى قَشْبٍ أُعِيدُ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا' اُس نے یہ کہا: نماز کے دوران میں اپنے جوتے کو چھو لیتا ہوں اور میرا ہاتھ گندگی پر پڑ جاتا ہے' تو کیا میں اپنی نماز دُہراؤں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

111 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلٍ صَلّٰى وَفِي خُفَّيْهِ نَتَنٌ؟ قَالَ: يُعِيدُ

✵✵ امام عامر شعبی ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں: جو نماز ادا کر رہا ہو اور اُس نے ایسے موزے پہنے ہوئے ہوں' جن پر گندگی لگی ہوئی ہو' تو شعبی فرماتے ہیں: وہ شخص نماز کو دُہرائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتْرُكُ بَعْضَ اَعْضَائِهِ

باب: جو شخص (وضو کے دوران) اپنے کسی عضو کو ترک کر دے

112 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَخْطَاْتُ اِحْدٰى قَدَمَيَّ - اَوْ نَسِيتُهَا حَتّٰى ذَكَرْتُ بَعْدُ -، وَلَمْ اُحْدِثْ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ: اغْسِلِ الَّذِى اَخْطَاْتَ وَلَا تَاْتَنِفْ وُضُوْءًا مُسْتَقْبَلًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں غلطی سے اپنا ایک پاؤں نہیں دھو پاتا' یا میں اُسے بھول جاتا ہوں اور بعد میں یاد آتا ہے اور اس دوران مجھے کوئی حدث بھی لاحق نہیں ہوا (تو ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے)؟ تو عطاء نے جواب دیا: تم اُسے پاؤں کو دھو لو جو رہ گیا تھا اور تم شروع سے' نئے سرے سے وضو نہ کرو۔

113 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: نَسِيتُ شَيْئًا قَلِيلًا مِنْ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْجَسَدِ قَالَ: فَاَمِسَّهُ الْمَاءَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے جسم کے وضو کے اعضاء میں سے تھوڑے سے حصہ کو بھول جاتا ہوں (تو میں کیا کروں)؟ عطاء نے جواب دیا: تم اُس جگہ پر پانی لگا لو۔

114 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ اَعْضَائِهِ فِي الْوُضُوْءِ فَلَا يُعِدِ الْوُضُوْءَ جَفَّ الْوُضُوْءُ اَوْ لَمْ يَجِفَّ، وَلْيَغْسِلِ الَّذِى تَرَكَ، وَيُعِيدُ الصَّلَاةَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جو شخص وضو کے اعضاء میں سے کسی حصہ کو بھول جائے' تو وہ دوبارہ وضو نہ کرے' خواہ اس کا وضو خشک ہو چکا ہو' یا خشک نہ ہوا ہو' وہ صرف اُس حصہ کو دھو لے جو اُس نے پہلے چھوڑ دیا تھا اور نماز کو دُہرا لے۔

Marfat.com

115 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ سَبْرَۃَ، عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ: مَنْ تَرَکَ مِنْ مَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ شَیْئًا فَلْیُعِدْ فَلْیَغْسِلِ الَّذِیْ تَرَکَ، ثُمَّ لِیُعِدِ الصَّلَاۃَ وَاِنْ کَانَ مِثْلَ الشَّعْرِ

❋❋ سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: جو شخص وضو کے اعضاء میں سے کسی جگہ کو چھوڑ دے تو اُسے واپس جا کر اُس جگہ کو دھونا چاہیے' جو اُس نے چھوڑ دی تھی اور پھر نماز کو دہرانا چاہیے' خواہ وہ بال جتنی جگہ ہو۔

116 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَیْمِ بْنِ بَشِیْرٍ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیَّ یَقُوْلُ: مَا اَصَابَ الْمَاءُ مِنْ مَوَاضِعِ الطُّهُوْرِ فَقَدْ طَهُرَ ذٰلِكَ الْمَكَانُ

❋❋ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وضو کے مقام میں جس جگہ پانی لگ جائے' وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔

117 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ: مَنْ نَسِیَ شَیْئًا مِنْ اَعْضَاءِ وُضُوْئِهٖ فَاِنْ لَمْ یَجِفَّ وُضُوْءُهٗ فَلْیَغْسِلِ الَّذِیْ تَرَکَ، وَاِنْ کَانَ قَدْ جَفَّ اَعَادَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاۃَ فِی الْوَقْتِ

❋❋ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص وضو کے اعضاء میں سے کسی چیز کو بھول جائے' تو اگر تو اُس کا وضو خشک نہیں ہوا' تو وہ اُس جگہ کو دھو لے' جو چھوڑ دی تھی' اور اگر خشک ہو گیا ہے' تو اُسی وقت کے دوران دوبارہ وضو کر کے نماز ادا کرلے۔

118 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَۃَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاٰی رَجُلًا یُصَلِّیْ، وَقَدْ تَرَکَ مِنْ رِجْلَیْهِ مَوْضِعَ ظُفْرَۃٍ، فَاَمَرَهٗ اَنْ یُعِیْدَ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاۃَ

❋❋ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو نماز کو ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُس نے اپنے پاؤں پر ایک ناخن جتنی جگہ کو چھوڑ دیا تھا (وہاں تک پانی نہیں پہنچایا تھا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے ہدایت کی کہ وہ دوبارہ وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کرے۔

بَابُ کَمِ الْوُضُوْءُ مِنْ غَسْلَۃٍ

باب: وضو میں کتنی مرتبہ دھونا ہوتا ہے؟

119 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلِ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ:

119 -الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء انه يبدا بمؤخر الراس، حديث:33، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:110، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، مسند النساء، حديث الربيع بنت معوذ ابن عفراء ، حديث:26442، مسند الحميدي، حديث الربيع بنت معوذ ابن عفراء رضي الله عنها، حديث:337، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب وجوب غسل القدمين والعقبين، حديث:277، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب حكم الاذنين في وضوء الصلاة، حديث:98، مسند الحميدي، حديث الربيع بنت معوذ ابن عفراء رضي الله عنها، حديث:337، المعجم الكبير للطبراني، باب الراء ، ربيع بنت معوذ بن عفراء انصارية، عبد الله بن محمد بن عقيل ، حديث:20526

Marfat.com

دَخَلْتُ عَلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ عَفْرَاءَ، فَقَالَتْ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَتْ: فَمَنْ اُمُّكَ؟ قُلْتُ: رَيْطَةُ بِنْتُ عَلِيٍّ - اَوْ فُلَانَةُ بِنْتُ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ - قَالَتْ: مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ اُخْتِي قُلْتُ: جِئْتُكَ اَسَالُكَ عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُنَا وَيَزُورُنَا، وَكَانَ يَتَوَضَّاُ فِي هٰذَا الْإِنَاءِ - اَوْ فِي مِثْلِ هٰذَا الْإِنَاءِ - وَهُوَ نَحْوٌ مِنْ مُدٍّ قَالَتْ: فَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ، وَيُمَضْمِضُ، وَيَسْتَنْثِرُ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ مَرَّتَيْنِ، وَمَسَحَ بِاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا . ثُمَّ قَالَتْ: اَمَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ دَخَلَ عَلَيَّ فَسَاَلَنِي، عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَاَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: يَاْبَى النَّاسُ اِلَّا الْغَسْلَ، وَنَجِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْمَسْحَ عَلَى الْقَدَمَيْنِ

* * عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُنہوں نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے جواب دیا: میں عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابوطالب ہوں' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہاری والدہ کون ہیں؟ میں نے جواب دیا: ریطہ بنت علی۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ کہا:) فلانہ بنت علی بن ابی طالب۔ تو سیّدہ ربیع بنت عفراء رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھانجے! تمہیں خوش آمدید ہے! میں نے کہا: میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے بارے میں دریافت کروں! تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ صلہ رحمی کرتے تھے' آپ ہم سے ملنے کے لیے آیا کرتے تھے' تو آپ اس برتن سے (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس برتن جتنے برتن سے وضو کیا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) اُس میں تقریباً ایک مد پانی آتا تھا۔ سیّدہ ربیع نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر آپ کلی کرتے تھے' پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھوتے تھے' پھر دونوں بازو تین تین مرتبہ دھوتے تھے' پھر اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کرتے تھے' پھر اپنے دونوں کانوں کے باہر والے اور اندرونی حصہ پر مسح کرتے تھے اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوتے تھے۔

پھر اُس خاتون نے بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے تھے اور اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تھا' تو میں نے اُنہیں اس بارے میں بتایا تھا' حضرت عبداللہ بن عباس نے یہ کہا تھا: لوگ صرف غسل کو مانتے ہیں' حالانکہ ہمیں اللہ کی کتاب میں پاؤں پر مسح کرنے کا حکم ملتا ہے۔

120 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: انا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي حَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَلِيٍّ

120 -صحيح البخاري، كتاب الاشربة، باب الشرب قائما، حديث:5301، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم على طهر من، حديث:16، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر وصف الاستنشاق للمتوضىء اذا اراد الوضوء ، حديث:1085، سنن الدارمي، كتاب الطهارة' باب في المضمضة، حديث:736، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، عدد غسل اليدين، حديث:95، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في الوضوء كم هو مرة، حديث:53، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، صفة الوضوء، حديث:100، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:112، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:256

Marfat.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ تَوَضَّا ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ، ثُمَّ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا

** حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے تین تین مرتبہ (اپنے اعضاء کو دھویا) اور پھر اپنے سر پر مسح کیا' پھر اُنہوں نے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا اور پھر یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کے طریقہ کو دیکھے' تو وہ اس طریقہ کو دیکھ لے۔

121 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيْلُ بْنُ يُوْنُسَ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِىْ حَيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا فِي الرَّحْبَةِ بَالَ، ثُمَّ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ اسْتَتَمَّ قَائِمًا، ثُمَّ اَخَذَ فَشَرِبَ فَضْلَ وُضُوْئِهِ، ثُمَّ قَالَ: اِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ كَالَّذِىْ رَاَيْتُمُوْنِىْ فَعَلْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ

** ابوحیہ بن قیس' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں میدان میں اُن کے ساتھ موجود تھا' اُنہوں نے پیشاب کیا' پھر اُنہوں نے وضو کیا تو دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر تین مرتبہ کُلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر پر مسح کیا اور پھر دونوں پاؤں تین مرتبہ دھو لیے' پھر وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا۔ پھر یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے' جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے' تو میں نے یہ پسند کیا کہ میں یہ طریقہ تمہیں دکھا دوں۔

122 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْكَرِيْمِ، عَنِ الْخَارِفِيِّ، اَنَّ عَلِيًّا بِالْكُوْفَةِ، قَالَ لِخَادِمِهِ: يَا قُنْبُرُ ابْغِنِىْ وَضُوْئًا؟ فَجَاءَهُ بِهِ، قَالَ الْمُغِيْرَةُ: عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ فِىْ عُسٍّ، فَبَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي الْوَضُوْءِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةَ مَاءٍ بِاِحْدٰى يَدَيْهِ عَلٰى رَاْسِهِ فَمَسَحَ بِهَا قَالَ: فِى الصَّيْفِ كَاَنَّهُ غَرَفَهَا لِلصَّيْفِ قَالَ: ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى كَذٰلِكَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وُضُوْءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰكَذَا فَلْيَتَوَضَّاْ قَالَ: وَيَرَوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ فَضْلَ وَضُوْئِهِ قَائِمًا، كَمَا صَنَعَ عَلِيٌّ، ثُمَّ صَلَّى الْمَكْتُوْبَةَ قَالَ: ثُمَّ لَمْ يَبْرَحْ مِنْ مَقْعَدِهِ حَتّٰى دَعَا قُنْبُرًا بِوَضُوْءِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً وَّاحِدَةً فَمَضْمَضَ مِنْهَا وَاسْتَنْثَرَ، وَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسِهِ وَرِجْلَيْهِ مِنْ تِلْكَ الْغَرْفَةِ مَسْحَةً وَّاحِدَةً لِكُلِّ عُضْوٍ قَسَمَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، وَمَسَحَ بِوَجْهِهِ، وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسِهِ وَاحِدَةً، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا وُضُوْءُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ يَقُوْلُ: اِنْ اَحَبَّ اَنْ يَّتَوَضَّاَ وَاِنْ شَاءَ فَلَا

Marfat.com

عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وُضُوءَيْنِ، مَرَّةً، وَثَلَاثًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو طرح سے وضو کرتے تھے' کبھی ایک مرتبہ اور کبھی تین مرتبہ (وضو کے اعضاء کو دھوتے تھے)۔

130 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ ثَلَاثِ غَرَفَاتٍ فِي الْوُضُوءِ، فَقَالَ: مَنْ كَانَ يُحْسِنُ اَنْ يَتَوَضَّأَ كَفَتْهُ غَرْفَةٌ وَّاحِدَةٌ

✵✵ قاسم بن محمد کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے وضو کے دوران تین مرتبہ چلّو میں پانی لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح سے وضو کرسکتا ہو' تو اُس کے لیے چلّو میں ایک مرتبہ بھی پانی لینا کافی ہے۔

131 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ ایک' ایک مرتبہ وضو کرتے تھے۔

132 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: تُجْزِءُ مَرَّةً اِذَا اَسْبَغَ الْوُضُوءَ

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ بھی جائز ہوگا' جبکہ آدمی نے اچھی طرح وضو کیا ہو۔

133 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَوْ تَوَضَّأَ رَجُلٌ مَرَّةً وَّاحِدَةً فَاَبْلَغَ فِي تِلْكَ الْمَرَّةِ اَجْزَاَ عَنْهُ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص ایک ہی مرتبہ وضو کرلے اور وہ اُس ایک مرتبہ میں تمام اعضاء کو مکمل (دھولے) تو یہ اُس کی طرف سے جائز ہوگا۔

134 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُجْزِءُ مَرَّةً وَّيُجْزِءُ مَرَّتَيْنِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بھی جائز ہوتا ہے اور دو مرتبہ بھی جائز ہوتا ہے۔

135 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اَنْبَاَنِي مَنْ رَاَى، عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَتَوَضَّأُ مَرَّتَيْنِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دو مرتبہ وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی وضو کے اعضاء کو دو مرتبہ دھوتے ہوئے دیکھا ہے)۔

136 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، اَنَّهُ رَاَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَتَوَضَّأُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

Marfat.com

122- خارفی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کوفہ میں موجود تھے تو اُنہوں نے اپنے خادم سے فرمایا: اے قنبر! میرے لیے وضو کا پانی لے کر آؤ! تو وہ پانی لے آیا۔ مغیرہ نامی راوی نے یہاں عبدالکریم کے حوالے سے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: برتن میں لے آیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرنے سے پہلے اُنہیں تین مرتبہ دھویا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ کُلّی کی' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر اُنہوں نے ایک ہاتھ کے چلّو میں پانی لیا اور اُس کے ذریعہ اپنے سر پر مسح کیا۔ راوی کہتے ہیں: یہ گرمیوں کے موسم کی بات ہے' گویا کہ اُنہوں نے پانی گرمی کی وجہ سے لیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: پھر اُنہوں نے اپنے دائیں پاؤں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر وہ کھڑے ہو گئے اور اُنہوں نے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا۔ پھر یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کو دیکھنا چاہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اس طرح وضو کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر اسی طرح پیا تھا' جس طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کر کے دکھایا تھا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرض نماز ادا کی' پھر وہ نماز ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے نہیں' بلکہ اُنہوں نے قنبر سے نماز کے لیے وضو کا پانی منگوایا' پھر اُنہوں نے ایک چلّو میں پانی لے کر اُس کے ذریعہ کلّی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھرا پنے چہرے' دونوں بازوؤں' اپنے سر اور اپنے پاؤں کا اُس چلّو کے ذریعہ ایک ہی مرتبہ مسح کیا۔ آپ نے ہر ایک عضو کے لیے اُسے حصہ میں تقسیم کر دیا' آپ نے کلّی بھی کی' ناک میں پانی بھی ڈالا' چہرے پر مسح بھی کیا' دونوں بازوؤں پر بھی مسح کیا اور سر پر بھی ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: یہ اُس شخص کے وضو کا طریقہ ہے' جو بے وضو نہ ہوا ہو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: جو شخص چاہے وہ اس طرح وضو کر لے اور جو چاہے وہ نہ کرے۔

123 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ اُصَدِّقُ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، اَخْبَرَهُ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: دَعَا عَلِيٌّ بِوَضُوءٍ فَقُرِّبَ لَهُ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ اَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي وَضُوئِهِ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ، ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ لِي: نَاوِلْنِي، فَنَاوَلْتُهُ الْاِنَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلُ وَضُوئِهِ فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِي عَجِبْتُ قَالَ: لَا تَعْجَبْ، فَاِنِّي رَاَيْتُ اَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَاَيْتَنِي اَصْنَعُ يَقُولُ: بِوَضُوئِهِ هَذَا وَبِشَرَابِهِ فَضْلَ وَضُوئِهِ قَائِمًا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے مجھے یہ روایت بیان کی ہے' جس کو میں سچا قرار دیتا ہے کہ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے اُن کے والد (امام حسین رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کیا ہے: ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا' وہ اُن کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اُنہوں نے دونوں ہاتھ وضو کے پانی میں داخل کرنے سے پہلے

Marfat.com

اُن دونوں کوتین مرتبہ دھویا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ کُلّی کی' پھر تین مرتبہ پانی ناک میں ڈالا' پھر اپنے چہرے کوتین مرتبہ دھویا' پھر دائیں بازو کوکہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کواسی طرح دھویا' پھر اُنہوں نے اپنے سر پرایک مرتبہ مسح کیا' پھر اُنہوں نے دائیں پاؤں کو ٹخنے تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کواسی طرح دھویا' پھر وہ کھڑے ہوگئے اور اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: مجھے پانی پکڑاؤ! میں نے اُنہیں برتن پکڑایا جس میں اُن کے وضوکا بچا ہوا پانی موجود تھا' تو اُنہوں نے وضو کے بچے ہوئے پانی کوکھڑے ہوکر پی لیا۔ میں اس بات پر حیران ہوا' جب اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں حیران ہورہا ہوں تو اُنہوں نے فرمایا: تم حیران نہ ہو' کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کواسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا:

''وضو کے بچے ہوئے پانی کواس طرح استعمال کرنا چاہیے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کوکھڑے ہوکر پینا چاہیے''۔

124 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ بَلَغَهُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، اَنَّهُ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ اَفْرَغَ عَلَى وَجْهِهِ ثَلَاثًا، وَعَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: وَلَمْ اَسْتَيْقِنْهَا، عَنْ عُثْمَانَ لَمْ اَزِدْ عَلَيْهِ، وَلَمْ اَنْقُصْ

٭٭ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے تین مرتبہ کُلّی کی' تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا' تین مرتبہ اپنے چہرے کودھویا' تین مرتبہ دونوں بازوؤں کو دھویا' پھر تین مرتبہ دونوں پاؤں دھوئے اور پھر یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح وضوکیا کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں منقول ہونے کے حوالے سے مجھے یقین نہیں ہے' تاہم میں نے ان الفاظ میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کی۔

(یہاں یہ احتمال بھی ہوسکتا ہے کہ راوی یہ کہتے ہیں: مجھے یہ بات یقینی طور پر یاد نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اسی طرح منقول ہے' تاہم میں نے اس میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کی۔)

125 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّا فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ، وَاسْتَنْشَقَ، وَاسْتَنْثَرَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا - قَالَ: وَحَسِبْتُهُ قَالَ -: وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ، وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَخَلَّلَ اَصَابِعَهُ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ حِينَ غَسَلَ وَجْهَهُ قَبْلَ اَنْ يَغْسِلَ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ كَالَّذِي رَاَيْتُمُونِي فَعَلْتُ

٭٭ شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کوتین مرتبہ دھویا۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں

125 - صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب تخليل اللحية في الوضوء عند غسل الوجه، حديث: 153، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ' جماع ابواب الوضوء وسننه، باب غسل انامل القدمين في الوضوء ، حديث: 168

Marfat.com

نے یہ بات بیان کی کہ دونوں کلائیاں تین تین مرتبہ دھوئیں' پھر اُنہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر دونوں کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصہ کا مسح کیا پھر دونوں پاؤں تین تین مرتبہ دھوئے' پھر اُنہوں نے اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا' جب اُنہوں نے اپنا چہرہ دھویا تھا تو اپنی داڑھی کے درمیان بھی خلال کیا تھا' یہ دونوں پاؤں دھونے سے پہلے کی بات ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم لوگوں نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

126 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ كُلَّ عُضْوٍ مِنْهُ غَسْلَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے وضو کے ہر ایک عضو کو ایک مرتبہ دھویا اور پھر یہ بات ذکر کی کہ نبی اکرم ﷺ بھی ایسا کر لیا کرتے تھے۔

127 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک' ایک مرتبہ بھی وضو کیا ہے۔

128 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ قَالَ: اَلا اُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ صَبَّ عَلَى الْيُسْرَى صَبَّةً صَبَّةً

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کیا میں تم کو نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ پھر اُنہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کے چلّو میں پانی لیا اور پھر اُسے اپنے بائیں ہاتھ پر ذرا سا انڈیل دیا۔

129 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ

126 -مسند احمد بن حنبل ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:3010

127 -الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الوضوء مرة مرة، حديث:42، سنن الدارمی، كتاب الطهارة، باب الوضوء مرة مرة، حديث:733، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر اباحة جمع المرء بين المضمضة والاستنشاق فی وضوئه، حديث:1082، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب اباحة الوضوء مرة مرة، حديث:171، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:484، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الوضوء للصلاة مرة مرة وثلاثا ثلاثا، حديث:81، السنن الكبرىٰ للبيهقی، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الجمع بين المضمضة والاستنشاق، حديث:216، مسند احمد بن حنبل ، مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:2017، مسند الطيالسی، احاديث النساء ، وما اسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، والمطلب، حديث:2873، المعجم الاوسط للطبرانی، باب العين، باب الهاء، من اسمه : الهيثم، حديث:9606

Marfat.com

✱✱ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے دو دو مرتبہ وضو کیا۔

137 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ أُوَضِّئُ ابْنَ عُمَرَ مِرَارًا مَرَّتَيْنِ، وَمِرَارًا ثَلَاثًا

✱✱ مجاہد فرماتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کئی مرتبہ دو مرتبہ وضو کرواتا تھا اور کئی مرتبہ تین مرتبہ کرواتا تھا۔

138 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ

✱✱ عمرو بن یحییٰ مازنی بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا' جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' کیا آپ یہ کر سکتے ہیں کہ مجھے یہ دکھائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا' پھر اُنہوں نے اپنے ہاتھ پر پانی انڈیل کر دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ دھویا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ کُلّی کی اور ناک میں ڈالا' پھر اُنہوں نے تین مرتبہ چہرے کو دھویا' پھر دونوں بازو کہنیوں تک دو مرتبہ دھوئے' پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا' وہ پہلے دونوں ہاتھ پیچھے لے کر گئے اور پھر آگے لے کر آئے' اُنہوں نے سر کے آگے والے حصہ سے آغاز کیا اور پھر دونوں ہاتھ پیچھے گُدی تک لے گئے اور پھر واپس اُس جگہ تک لے آئے جہاں سے آغاز کیا تھا'

138 -موطا مالك، كتاب الطهارة، باب العمل في الوضوء، حديث:31، سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:105، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في مسح الراس، حديث:431، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب حد الغسل، حديث:96، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب الطهارة، عدد مسح الراس وكيفيته، حديث:102، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، ذكر وصف مسح الراس اذا اراد المرء الوضوء ، حديث:1090، مستخرج ابى عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب اباحة الوضوء مرتين مرتين، حديث:506، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الوضوء وسننه، باب اباحة غسل بعض اعضاء الوضوء شفعا ، حديث:173، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:121، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:230، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب الاختيار في استيعاب الراس بالمسح، حديث:253، مسند احمد بن حنبل، مسند المدنيين، حديث عبد الله بن زيد بن عاصم المازني وكانت له صحبة، حديث:16135، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:44

Marfat.com

پھر اُنہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھولیے۔

بَابُ مَا يُكَفِّرُ الْوُضُوْءُ وَالصَّلَاةُ

باب: وضو اور نماز کون سی چیزوں کا کفارہ بنتے ہیں؟

139 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ اَبَانَ قَالَ: رَاَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّاَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا كَذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ نَحْوَ وُضُوْئِيْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

✽✽ حمران بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے وضو کرتے ہوئے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہا کر اُن دونوں کو دھویا' پھر کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دایاں بازو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر بایاں اسی طرح دھویا' پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو تین مرتبہ اسی طرح دھویا' پھر اُنہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے پھر دو رکعت ادا کرے جن کے دوران وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو جائے تو اُس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

140 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُنْدَعِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ، اَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّاَ فَاَهْرَاقَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّاَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُحَدِّثْ فِيْهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ

139 -صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب سواك الرطب واليابس للصائم، حديث:1845، سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، باب صفة وضوء النبى صلى الله عليه وسلم، حديث:97، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، المضمضة والاستنشاق، حديث:83، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب الطهارة، صفة الوضوء، حديث:101، السنن الكبرىٰ للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب التكرار فى غسل اليدين، حديث:238، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند عثمان بن عفان رضى الله عنه، حديث:417، مستخرج ابى عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان وضوء النبى صلى الله عليه وسلم وان اتم الوضوء واسبغه، حديث:504

Marfat.com

مِنْ ذَنْبِهٖ

✵✵ حمران جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کرتے ہوئے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا' پھر تین مرتبہ ناک صاف کیا' پھر تین مرتبہ کلی کی' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر اپنے سر پر مسح کیا' پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا پھر بائیں کو اسی طرح دھویا' پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس وضو کی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص میرے اس وضو کی مانند وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر دو رکعت ادا کرے جن میں وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو جائے تو اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

141 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ قَالَ: جَلَسَ عُثْمَانُ بِالْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَاُحَدِّثَنَّكُمْ بِحَدِيْثٍ لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ، اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا تَوَضَّاَ رَجُلٌ فَاَحْسَنَ وُضُوءَهٗ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَيْنَهٗ، وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا. قَالَ: اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْهُ

✵✵ حمران جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھلی جگہ پر تشریف فرما ہوئے' اُنہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا' پھر وضو کیا' پھر فرمایا: اللہ کی قسم! اب میں تمہارے سامنے حدیث بیان کرنے لگا ہوں' اگر اللہ کی کتاب میں موجود ایک آیت نہ ہوتی تو میں یہ حدیث تمہیں نہ بیان کرتا' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے تو اُس شخص کے اُس وضو اور اُس کے بعد والی نماز کے درمیان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں جب تک وہ اُس نماز کو ادا نہیں کرتا''۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ بات بھی بیان کی کہ یہ بات میں نے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے۔

142 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ

142 -سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب ما یقول الرجل اذا توضا، حدیث:147، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرین بالجنة، اول مسند عمر بن الخطاب رضی الله عنه، حدیث:121، سنن الدارمی، کتاب الطهارة، باب القول بعد الوضوء، حدیث:750، السنن الکبرٰی للبیهقی، کتاب الصلاة، جماع ابواب ما یجوز من العمل فی الصلاة، جماع ابواب الخشوع فی الصلاة والاقبال علیها، حدیث:3279، المستدرك علی الصحیحین للحاكم، كتاب التفسیر، تفسیر سورة النور، حدیث:3443، صحیح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ذكر ایجاب دخول الجنة لمن شهد لله بالوحدانیة ولنبیه، حدیث:1055، مستخرج ابی عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، الترغیب فی الوضوء وثواب اسباغه، حدیث:463، صحیح ابن خزیمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب فضول التطهیر والاستحباب من غیر ایجاب، باب فضل التهلیل والشهادة للنبی صلی الله علیه وسلم بالرسالة والعبودیة، حدیث:221

Marfat.com

عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرَةٍ، وَنَحْنُ نَتَنَاوَبُ رِعْيَةَ الْإِبِلِ، فَجِئْتُ ذَاتَ يَوْمٍ وَّالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَقَدْ سَبَقَنِي بَعْضُ قَوْلِهِ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَصَلَّى صَلَاةً، يَعْلَمُ مَا يَقُولُ فِيهَا حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ كَانَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ. فَقَالَ: قُلْتُ: بَخٍ بَخٍ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: قَدْ قَالَ آنِفًا أَجْوَدَ مِنْ هٰذَا قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى صَلَاةً يَعْلَمُ مَا يَقُولُ فِيهَا حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ

✵ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے ہم اونٹوں کو تیزی سے دوڑا رہے تھے ایک دن ہم آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے آپ کی بات میں سے کچھ گفتگو پہلے گزر چکی تھی میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گیا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر نماز ادا کرے ایسی نماز ادا کرے جس میں وہ یہ جان رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ وہ اس نماز سے فارغ ہو جائے تو اُس کی وہی حالت ہو جاتی ہے جیسی اُس دن تھی جب اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا (یعنی وہ گناہوں سے مکمل طور پر پاک ہو جاتا ہے)''۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے اس پر کہا: واہ جی واہ! اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر پہلے جو بات ارشاد فرمائی ہے وہ اس سے بھی زیادہ اچھی ہے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر کھڑا ہو کر ایسی نماز ادا کرے جس میں اُسے پتا چل رہا ہو کہ وہ کیا پڑھ رہا ہے یہاں تک کہ وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو جائے پھر وہ یہ کلمات پڑھے:

''میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہیں''۔

تو اُس شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ وہ اُن میں سے جس میں سے چاہے اندر داخل ہو جائے۔

143 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ قَالَ: نُحَرِّقُ عَلَى أَنْفُسِنَا فَإِذَا صَلَّيْنَا الْمَكْتُوبَةَ كَفَّرَتِ الصَّلَاةُ مَا قَبْلَهَا، ثُمَّ نُحَرِّقُ عَلَى أَنْفُسِنَا فَإِذَا صَلَّيْنَا كَفَّرَتِ الصَّلَاةُ مَا قَبْلَهَا

✵ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم اپنے آپ کو جلانے کے قابل کر دیتے ہیں لیکن جب ہم فرض نماز ادا کر لیتے ہیں تو نماز اُس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے پھر ہم اپنے آپ کو جلانے والے (کام کرتے ہیں) پھر جب

Marfat.com

ہم نماز ادا کرتے ہیں تو نماز اُس سے پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔

144 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ: اِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وُضِعَتْ خَطَايَاهُ عَلٰى رَاْسِهٖ، فَلَا يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهٖ حَتّٰى تَتَفَرَّقَ مِنْهُ كَمَا تَفَرَّقُ عُذُوقُ النَّخْلَةِ، تَسَاقَطُ يَمِينًا وَشِمَالًا

✵✵ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مؤمن بندہ جب نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے گناہ اُس کے سر پر رکھ دیئے جاتے ہیں اور جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوتا ہے تو اُس سے پہلے اُس کے گناہ یوں گر جاتے ہیں جس طرح پکی ہوئی کھجوریں گرتی ہیں' وہ گناہ دائیں طرف اور بائیں طرف گر جاتے ہیں۔

145 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: مَا يُنَادِي مُنَادٍ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ بِالصَّلَاةِ حَتّٰى يُنَادِيَ مُنَادٍ مِنْ اَهْلِ السَّمَاءِ: قُومُوا يَا بَنِي آدَمَ فَاَطْفِئُوا نِيرَانَكُمْ قَالَ: فَيَقُومُ الْمُؤَذِّنُ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُومُ النَّاسُ اِلَى الصَّلَاةِ

✵✵ حسن فرماتے ہیں: جب بھی اہلِ زمین میں سے کوئی منادی نماز کا اعلان کرتا ہے تو اہلِ آسمان میں سے ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے: اے اولادِ آدم! اُٹھ جاؤ اور اپنی آگ کو بجھا دو! حسن فرماتے ہیں: پھر مؤذن کھڑا ہو کر اذان دیتا ہے اور پھر لوگ اُٹھ کر نماز کی طرف چلے جاتے ہیں۔

146 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ اَبِي كَثِيرٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: خَرَجَتْ فِي عُنُقِ آدَمَ شَافَةٌ - يَعْنِي بَثْرَةً - فَصَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلٰى صَدْرِهٖ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلَى الْحَقْوِ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلَى الْكَفِّ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَانْحَدَرَتْ اِلَى الْاِبْهَامِ، ثُمَّ صَلّٰى صَلَاةً فَذَهَبَتْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کی گردن میں پھنسی نکلی' اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ پھسل کر اُن کے سینے تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ پھسل کر اُن کے پہلو تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ اُن کی ہتھیلی تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ اُن کے انگوٹھے تک آ گئی' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی تو وہ رخصت ہو گیا۔

147 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: الصَّلَوَاتُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ

✵✵ ابووائل بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نمازیں درمیان میں ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں جبکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔

148 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، اَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ سَلْمَانَ يَنْظُرُ اجْتِهَادَهُ قَالَ: فَقَامَ فَصَلّٰى مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَكَاَنَّهُ لَمْ يَرَ الَّذِي كَانَ يَظُنُّ فَذَكَرَ

Marfat.com

ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَلْمَانُ: حَافِظُوا عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَإِنَّهُنَّ كَفَّارَاتٌ لِهٰذِهِ الْجِرَاحَاتِ مَا لَمْ تُصِبِ الْمَقْتَلَةَ، فَإِذَا أَمْسَى النَّاسُ كَانُوا عَلٰى ثَلَاثِ مَنَازِلَ فَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَمِنْهُمْ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَرَجُلٌ اغْتَنَمَ ظُلْمَةَ اللَّيْلِ، وَغَفْلَةَ النَّاسِ، فَقَامَ يُصَلِّي حَتّٰى أَصْبَحَ فَذٰلِكَ لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ اغْتَنَمَ غَفْلَةَ النَّاسِ، وَظُلْمَةَ اللَّيْلِ، فَرَكِبَ رَأْسَهُ فِي الْمَعَاصِي فَذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا لَهُ، وَرَجُلٌ صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ نَامَ فَذٰلِكَ لَا لَهُ وَلَا عَلَيْهِ، فَإِيَّاكَ وَالْحَقْحَقَةَ وَعَلَيْكَ بِالْقَصْدِ وَالدَّوَامِ

✸✸ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُنہوں نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ہاں رات بسر کی' تا کہ اُن کی رات کی عبادت کا جائزہ لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے رات کے آخری حصے میں نماز ادا کی' یہ اندازہ ہورہا تھا کہ اُنہیں طارق بن شہاب کی سوچ کا اندازہ نہیں ہوا تھا' پھر طارق نے اپنا موقف اُن کے سامنے پیش کیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''ان پانچ نمازوں کی حفاظت کرو (یعنی انہیں باقاعدگی سے ادا کرتے رہو) یہ ان زخموں کے لیے کفارہ بن جائیں گی جب تک تم قتل کے مرتکب نہیں ہوتے' جب لوگ شام کرتے ہیں تو اُن کی تین حیثیتیں ہوتی ہیں' اُن میں سے کچھ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہیں کچھ حاصل بھی ہو چکا ہوتا ہے اور اُن کے ذمہ کوئی گناہ لازم نہیں ہوتا' اُن میں سے کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے ذمہ گناہ لازم ہوتا ہے لیکن اُنہیں کوئی نیکی حاصل نہیں ہوئی ہوتی اور کچھ ایسے لوگ ہوتے ہیں جنہیں نہ تو کوئی نیکی حاصل ہوئی ہوتی ہے اور نہ ہی اُن کے ذمہ کوئی گناہ لازم ہوا ہوتا ہے۔ ایک شخص رات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتا ہے' لوگ اُس وقت غافل ہوتے ہیں' وہ شخص اُٹھ کر نماز ادا کرتا ہے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے' تو یہ ایک ایسا شخص ہے جسے ثواب حاصل ہوا لیکن اُسے کوئی گناہ نہیں ہوا' ایک ایسا شخص ہے جو لوگوں کی غفلت کو غنیمت سمجھتا ہے' رات کی تاریکی کو غنیمت سمجھتا ہے اور اپنے سر پر گناہ سوار کر لیتا ہے' ایسے شخص پر گناہ لازم ہوتا ہے اُسے کوئی نیکی حاصل نہیں ہوتی اور ایک شخص عشاء کی نماز ادا کر کے سو جاتا ہے تو ایسے شخص کو نہ تو کوئی اضافی ثواب حاصل ہوتا ہے اور نہ اُس پر کوئی گناہ لازم ہوتا ہے' تو تم طاقت سے زیادہ وزن لادنے (یعنی شدت پسندی اختیار کرنے) سے بچنے کی کوشش کرو اور تم پر میانہ روی اور باقاعدگی لازم ہے''۔

149 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْأَمَةِ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ نُورٌ، وَإِذَا قَامَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ عُلِّقَتْ خَطَايَاهُ فَوْقَهُ، فَلَا يَسْجُدُ سَجْدَةً إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً

✸✸ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آدمی کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا نور ہے' جب آدمی نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اُس کے گناہ اُس کے اوپر رکھ دیئے جاتے ہیں' جب بھی وہ سجدے میں جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس سے اُس کے گناہوں کو دور کر دیتا ہے۔

Marfat.com

150 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمُصَلِّي ثَلَاثُ خِصَالٍ تَتَنَاثَرُ الرَّحْمَةُ عَلَيْهِ مِنْ قَدَمِهِ اِلَى عَنَانِ السَّمَاءِ، وَتَحُفُّ بِهِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ قَرْنِهِ اِلَى اَعْنَانِ السَّمَاءِ، وَيُنَادِيْ مُنَادٍ لَوْ عَلِمَ الْمُنَاجِي مَنْ يُنَاجِي مَا انْفَتَلَ

✵✵ حسن بصری' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''نمازی کو تین خصوصیات حاصل ہوتی ہیں' ایک یہ کہ اُس کے پاؤں سے لے کے آسمان کے کنارے تک رحمت اُس پر نازل ہوتی رہتی ہے' دوسرا یہ کہ آسمان کے کنارے تک فرشتے اپنے پروں کے ذریعہ اُسے ڈھانپ لیتے ہیں اور ایک منادی یہ اعلان کرتا ہے کہ اگر مناجات کرنے والے شخص کو یہ پتا چل جائے کہ وہ کس کی بارگاہ میں مناجات کر رہا ہے؟ تو وہ اسے کبھی ختم نہ کرے''۔

بَابُ مَا يُذْهِبُ الْوُضُوْءُ مِنَ الْخَطَايَا

باب: وضو کتنے گناہوں کو ختم کر دیتا ہے؟

151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اِذَا مَضْمَضَ كَانَ مَا يَخْرُجُ مِنْ فِيْهِ خَطَايَا، وَاِذَا اسْتَنْثَرَ كَانَ مَا يَخْرُجُ مِنْ اَنْفِهِ خَطَايَا، وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَانَ مَا يَخْرُجُ مِنْهُ خَطَايَا، وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ كَانَ مَا يَهْبِطُ مِنْهَا خَطَايَا، وَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهِ كَانَ مَا يَهْبِطُ عَنْهُ مِنَ الْاَقْذَارِ خَطَايَا، وَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ كَانَ مَا يَهْبِطُ عَنْهُمَا خَطَايَا حَتّٰى يَرْجِعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اِلَّا مِنْ كَبِيرَةٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: جب آدمی کلی کرتا ہے تو اُس کے منہ میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اُس کے ناک میں سے گناہ نکل جاتا ہے' جب وہ چہرے کو دھوتا ہے تو اُس میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ سر کا مسح کرتا ہے تو اُس کے سر سے گناہ نیچے گر جاتے ہیں' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اُس کے پاؤں سے گناہ گر جاتے ہیں' یہاں تک کہ جب وہ واپس آتا ہے تو وہ ایسے ہوتا ہے جیسے اُس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا' البتہ کبیرہ گناہ کا معاملہ مختلف ہے۔

152 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّامِيِّ، اَنَّ مَوْلَاةً لَهُ يُقَالُ لَهَا اُمُّ هَاشِمٍ اَجْلَسَتْهُ فِي السِّتْرِ بِدَوَاةٍ وَقَلَمٍ، وَاَرْسَلَتْ اِلَى اَبِي اُمَامَةَ فَسَاَلَتْهُ عَنْ حَدِيثٍ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْوُضُوْءِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَامَ اِلَى الْوُضُوْءِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ، فَاِذَا مَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ، فَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتْ مِنْ اَنْفِهِ، فَكَذٰلِكَ حَتّٰى يَغْسِلَ الْقَدَمَيْنِ فَاِنْ خَرَجَ اِلَى صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ كَانَ كَحَجَّةٍ مَبْرُورَةٍ، وَاِنْ خَرَجَ اِلَى صَلَاةِ تَطَوُّعٍ كَانَتْ كَعُمْرَةٍ مَبْرُورَةٍ

---

152 - المعجم الكبير للطبراني، باب الصاد، ما اسند ابو امامة، المثنى بن الصباح ، حديث: 7860

Marfat.com

٭٭ قاسم شامی بیان کرتے ہیں: اُن لوگوں کی ایک کنیز تھی جس کا نام اُم ہاشم تھا' ایک مرتبہ اُس کنیز نے پردے میں بیٹھ کر دوات اور قلم منگوایا اور پھر حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو پیغام دے کر بلوایا اور اُن سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے وضو کے بارے میں نقل کی ہے' تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص وضو کرتا ہے تو جب وہ دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اُس کے ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ کلی کرتا ہے تو اُس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب ناک صاف کرتا ہے تو اُس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ وہ دونوں پاؤں دھوتا ہے (تو اُن میں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں) پھر جب وہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے نکلتا ہے' تو یہ مقبول حج کی مانند ہوتا ہے اور اگر وہ نفل نماز ادا کرنے کے لیے نکلتا ہے' تو یہ مقبول عمرہ کی مانند ہوتا ہے''۔

153 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ، وَرَجُلٌ، عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَیُّ اللَّيْلِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ قَالَ: ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ اِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ اِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ، ثُمَّ الصَّلَاةُ مَقْبُولَةٌ اِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ لَا صَلَاةَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ صَلَاةُ اللَّيْلِ؟ قَالَ: مَثْنٰى مَثْنٰى قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ صَلَاةُ النَّهَارِ؟ قَالَ: اَرْبَعًا اَرْبَعًا قَالَ: وَمَنْ صَلّٰى عَلَیَّ صَلَاةً كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ قِيرَاطًا، وَالْقِيرَاطُ مِثْلُ اُحُدٍ، وَاَنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ كَفَّيْهِ، ثُمَّ اِذَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ خَيَاشِيمِهٖ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ وَجْهِهٖ وَسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ اِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ رَاْسِهٖ، ثُمَّ اِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتْ ذُنُوبُهٗ مِنْ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ

153- عاصم بن ضمرہ' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! رات کا کون سا حصہ (عبادت کے لیے) زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخری نصف حصہ۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فجر کی نماز (کا وقت شروع ہونے تک) نماز قبول ہوتی رہتی ہے' پھر سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی' پھر عصر کی نماز تک نماز قبول ہوتی رہتی ہے' پھر سورج غروب ہونے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی (یعنی نفل نماز ادا نہیں کی جائے گی)۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! رات کی نماز کس طرح ادا کی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو دو کر کے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: دن کی نماز کیسے ادا کی جائے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چار کر کے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا:

''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا' اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ایک قیراط (اجر و ثواب) نوٹ کر لے گا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہوگا اور جب بندہ وضو کرتا ہے اور دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اُس کے دونوں ہاتھوں میں سے گناہ نکل جاتے

Marfat.com

ہیں' پھر جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو اُس کے نتھنوں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اُس کے چہرے اور سماعت اور بصارت میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس کے بازوؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر پر مسح کرتا ہے تو اُس کے سر میں سے نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اُس کے پاؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو چکا ہوتا ہے جیسے اُس دن تھا جس دن اُس کی والدہ نے اُسے جنم دیا تھا''۔

154 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ: كَانَ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابٍ لَهُ، اِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: مَنْ يُحَدِّثُنَا حَدِيْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَمْرٌو: اَنَا قَالَ: هِیَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: هِیَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ رَمٰى سَهْمًا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ عَدْلُ رَقَبَةٍ قَالَ: هِیَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَتَيْنِ، اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوَيْنِ مِنْهُمَا عُضْوَيْنِ مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ: هِیَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ

قَالَ: وَحَدِيْثًا لَوْ اَنِّیْ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْهُ اِلَّا مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا لَمْ اُحَدِّثْكُمُوْهُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ اِلَّا تَسَاقَطَتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ، فَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ تَسَاقَطَتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِهٖ، فَاِذَا مَسَحَ بِرَاْسِهٖ تَسَاقَطَتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ، فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ تَسَاقَطَتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ بَاطِنِهِمَا، فَاِنْ اَتٰى مَسْجِدًا فَصَلّٰى فِیْ جَمَاعَةٍ فِيْهِ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، فَاِنْ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتَا كَفَّارَةً قَالَ: هِیَ، لِلّٰهِ اَبُوْكَ وَاحْذَرْ حَدِّثْ وَلَا تُخْطِءْ

✱✱ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ تشریف فرما تھے' اسی دوران ایک صاحب نے اُن سے کہا: کون ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان کرے گا! تو حضرت عمرو نے کہا: میں کروں گا! تو اُس شخص نے کہا: ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! لیکن احتیاط سے کیجئے گا! (لفظوں کی کمی بیشی نہ ہو) تو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو جائے (یا اُس کے بال سفید ہو جائیں) تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کے لیے نور ہو گی''۔

اُس شخص نے کہا: ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! احتیاط کیجئے گا! پھر حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی

Marfat.com

اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص اللہ کی راہ میں ایک تیر پھینکتا ہے تو یہ اُس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کی مانند ہوتا ہے''۔

اُس شخص نے کہا: بالکل ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! احتیاط کیجئے گا۔ پھر حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص ایک شخص کو آزاد کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُس (آزاد ہونے والے) کے ہر ایک عضو کے عوض میں اُس (آزاد کرنے والے) کے ہر ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے''۔

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو شخص دو جانوں کو آزاد کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اُن کے ہر دو اعضاء کے عوض میں اُس شخص کے ہر دو اعضاء کو جہنم سے آزاد کر دیتا ہے''۔

اُس شخص نے کہا: بالکل ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! احتیاط کیجئے گا اور مزید سنایئے! تو حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: ایک حدیث ہے جو میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایک مرتبہ نہیں' دو مرتبہ نہیں' تین مرتبہ نہیں' چار مرتبہ نہیں' پانچ مرتبہ سنی ہوئی ہے' اگر یہ (اتنی مرتبہ) نہ سنی ہوئی ہوتی' تو میں تمہیں نہ بیان کرتا۔ (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:)

''جو مسلمان بندہ وضو کرتے ہوئے اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اُس کے چہرے کے گناہ اُس کی داڑھی کے اطراف سے نیچے گر جاتے ہیں' جب وہ دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس کے بازوؤں کے گناہ اُس کے ناخنوں کے درمیان میں سے بھی گر جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اُس کے سر کے گناہ اُس کے بالوں کے کناروں سے نیچے گر جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اُس کے پاؤں کے گناہ اُن کے نیچے والے حصے سے نیچے گر جاتے ہیں' پھر جب وہ مسجد میں آ کر اُس میں باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اُس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ واجب ہو جاتا ہے' اور اگر وہ کھڑے ہو کر دو رکعت نفل ادا کرلے تو یہ اُس کے لیے کفارہ بن جاتے ہیں''۔

اُس شخص نے کہا: بالکل ٹھیک ہے! اللہ آپ کا بھلا کرے! (اور بیان کیجئے) اور احتیاط کیجئے گا' حدیث بیان کریں لیکن اُس میں کوئی غلطی نہ کریں۔

155 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي

155-موطا مالك، كتاب الطهارة، باب جامع الوضوء، حديث:60، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، حديث:752، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في فضل الطهور، حديث:2، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب فرض الرجلين في وضوء الصلاة، حديث:123، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب سنة الوضوء وفرضه، باب فضيلة الوضوء ، حديث:359، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7834، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب فضل الوضوء، ذكر حط الخطايا بالوضوء وخروج المتوضء نقيا من ذنوبه بعد فراغه، حديث:1045'مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان ثواب المضمضة والاستنشاق وصفتهما، حديث:515

Marfat.com

هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا مَضْمَضَ الْعَبْدُ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِهَا مَعَ الْمَاءِ اِذَا خَرَجَ مِنْ فِيْهِ، وَاِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ كُلُّ خَطِيئَةٍ فِيْ وَجْهِهٖ مَعَ الْمَاءِ الَّذِى يَقْطُرُ مِنْ وَجْهِهٖ، وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَّدَيْهِ مَعَ الْمَاءِ الَّذِى يَقْطُرُ مِنْ يَّدَيْهِ، وَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حِيْنَ يَغْسِلُهُمَا، فَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَى الْمَسْجِدِ مُحِىَ عَنْهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ خَطِيئَةٌ، وَزِيْدَ بِهَا حَسَنَةً حَتّٰى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی بندہ کلی کرتا ہے تو اُس کے منہ میں سے پانی کے ساتھ اُس کا ہر وہ گناہ نکل جاتا ہے جو اُس نے کلام کیا تھا' جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اُس کے چہرے سے ٹپکنے والے پانی کے قطروں کے ساتھ اُس کے چہرے پر موجود ہر گناہ نکل جاتا ہے' جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے تو اُس کے بازوؤں سے ٹپکنے والے پانی کے ہر ایک قطرے کے ساتھ اُس کے بازوؤں کے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو جب وہ اُن دونوں کو دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے گھر سے نکل کر مسجد کی طرف جاتا ہے تو اُس کے ہر ایک قدم کے عوض میں اُس کے ایک گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے اور ایک قدم کے عوض میں اُس کی ایک نیکی میں اضافہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے''۔

156 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ عَبَادٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: مَا اَدْرِى كَمْ حَدَّثَنِىْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ عَلٰى وَجْهِهٖ، ثُمَّ يَغْسِلُ ذِرَاعَيْهِ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ عَلٰى مِرْفَقَيْهِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ حَتّٰى يَسِيْلَ الْمَاءُ مِنْ قِبَلِ عَقِبَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّى فَيُحْسِنُ صَلَاتَهٗ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا سَلَفَ

✵✵ ثعلبہ بن عباد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ حدیث کتنی مرتبہ مجھے بیان کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:)

''جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے' یہاں تک کہ اپنے چہرے پر پانی بہالیتا ہے' دونوں بازوؤں کو دھو لیتا ہے یہاں تک کہ اپنی کہنیوں پر بھی پانی بہالیتا ہے' پھر دونوں پاؤں دھوتا ہے یہاں تک کہ اپنی ایڑیوں پر بھی پانی بہالیتا ہے' پھر وہ نماز ادا کرتا ہے اور اچھی طرح سے نماز ادا کرتا ہے تو اُس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے''۔

بَابُ هَلْ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ اَمْ لَا؟

باب: کیا آدمی ہر نماز کے لیے از سر نو وضو کرے گا یا نہیں؟

157 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ

Marfat.com

وَالْمَغْرِبَ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ

✽✽ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کرتے تھے' یہاں تک کہ فتح مکہ کے موقع پر آپ نے ایک ہی وضو کے ساتھ ظہر' عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کیں۔

158 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَنَعْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ؟ قَالَ: اِنِّيْ عَمْدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ

✽✽ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے چند نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کیں' آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! آج آپ نے ایک ایسا طرز عمل اختیار کیا ہے جو آپ نے اس سے پہلے اختیار نہیں کیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

159 - آثار صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ اَبِيْ غَلَّابٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فِيْ جَيْشٍ عَلٰى سَاحِلِ دِجْلَةَ، اِذْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَنَادَى مُنَادِيْهِ لِلظُّهْرِ، فَقَامَ النَّاسُ اِلَى الْوُضُوْءِ، فَتَوَضَّئُوْا فَصَلَّى بِهِمْ، ثُمَّ جَلَسُوْا حِلَقًا، فَلَمَّا حَضَرَتِ الْعَصْرُ نَادَى مُنَادِي الْعَصْرِ، فَهَبَّ النَّاسُ لِلْوُضُوْءِ اَيْضًا، فَاَمَرَ مُنَادِيَهُ فَنَادَى، اَلَا لَا وُضُوْءَ اِلَّا عَلٰى مَنْ اَحْدَثَ، قَدْ اَوْشَكَ الْعِلْمُ اَنْ يَّذْهَبَ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ حَتّٰى يَضْرِبَ الرَّجُلُ اُمَّهُ بِالسَّيْفِ مِنَ الْجَهْلِ

✽✽ حطان بن عبداللہ رقاشی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم دجلہ کے کنارے ایک لشکر میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ موجود تھے' اسی دوران نماز کا وقت ہوگیا تو مؤذن نے ظہر کی نماز کے لیے اذان دی' لوگ وضو کرنے کے لیے اُٹھے' اُن

158 -صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد، حديث:441، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء انه يصلي الصلوات بوضوء واحد، حديث:58، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الرجل يصل الصلوات بوضوء واحد، حديث:149، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء لكل صلاة والصلوات كلها بوضوء واحد، حديث:507، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب اذا قمتم الى الصلاة، حديث:696، صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ذكر الوقت الذي صلى النبي صلى الله عليه وسلم فيه الصلوات، حديث:1728، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، الدليل على ايجاب الوضوء لكل صلاة وانها لا تقبل الا من، حديث:497، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، باب ذكر الدليل على ان الله عز وجل انما اوجب الوضوء، حديث:12، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان يصلي الصلاة بوضوء واحد، حديث:296، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، الوضوء لكل صلاة، حديث:133، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، الوضوء لكل صلاة، حديث:131، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الوضوء هل يجب لكل صلاة ام لا ؟، حديث:149، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث بريدة الاسلمي، حديث:22446، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة' جماع ابواب الحدث، باب اداء صلوات بوضوء واحد، حديث:716

Marfat.com

لوگوں نے وضو کیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو نماز پڑھائی' پھر وہ لوگ حلقہ بنا کر بیٹھ گئے' جب عصر کی نماز کا وقت ہوا تو عصر کے لیے مؤذن نے اذان دی' لوگ پھر وضو کے لیے اُٹھنے لگے' تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مؤذن کو ہدایت کی کہ اعلان کرو: خبردار! وضو صرف اُس شخص پر لازم ہوگا جو پہلے بے وضو ہو چکا ہو' عنقریب علم رخصت ہو جائے گا اور جہالت ظاہر ہو جائے گی' یہاں تک کہ کوئی شخص جہالت کی وجہ سے اپنی ماں کو تلوار کے ذریعے قتل کر دے گا۔

160 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَا اُبَالِي اَنْ اُصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلُّهُنَّ بِوُضُوءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ اُدَافِعْ غَائِطًا اَوْ بَوْلًا.

✻✻ امام شعبی بیان کرتے ہیں: میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا' خواہ میں پانچوں نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کر لوں' جبکہ میں نے پاخانہ یا پیشاب نہ کیا ہو (یا کسی اور وجہ سے بے وضو نہ ہوا ہوؤں)۔

161 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

✻✻ قتادہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

162 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: كَانَ اَحَدُنَا يَكْفِيهِ الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ

✻✻ عمرو بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم میں سے کسی بھی ایک شخص کے لیے اُس وقت تک وضو کافی ہوگا جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتا۔

163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنِّي لَاُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ بِوُضُوءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ اُحْدِثْ، اَوْ اَقُوْلُ مُنْكَرًا

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں ایک ہی وضو کے ساتھ ظہر' عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کر لیتا ہوں' جبکہ میں بے وضو نہ ہوا ہوؤں یا میں نے کوئی منکر بات نہ کہی ہو۔

164 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُجُوْزُ وُضُوءُ اَحَدٍ اَكْثَرَ مِنْ صَلَاةِ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، اَحْدَثَ اَوْ لَمْ يُحْدِثْ، وَيَمْسَحُ اَوْ لَمْ يَمْسَحْ. قَالَ: وَسَمِعْتُ وَهْبًا يَقُوْلُ: اِنِّي لَاُصَلِّي الظُّهْرَ بِوُضُوءِ الْعِشَاءِ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کسی بھی شخص کا وضو ایک دن اور ایک رات کی نمازوں سے زیادہ وقت کے لیے جائز نہیں ہے' خواہ وہ اس دوران بے وضو ہوا ہو' یا بے وضو نہ ہوا ہو' خواہ اُس نے مسح کیا ہو یا مسح نہ کیا ہو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے وہب کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں عشاء کے وضو کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کرتا ہوں۔

165 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْوُضُوءُ لِكُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَاِنَّهُ يَقُوْلُ: (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ) (المائدة: 6) قَالَ: حَسْبُكَ الْوُضُوءُ الْاَوَّلُ، لَوْ تَوَضَّاْتُ لِلصُّبْحِ لَصَلَّيْتُ

Marfat.com

الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِهِ مَا لَمْ اُحْدِثْ قُلْتُ: فَيُسْتَحَبُّ اَنْ اَتَوَضَّاَ لِكُلِّ صَلَاةٍ؟ قَالَ: لَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کیا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو''۔ تو عطاء نے جواب دیا: تمہارے لیے پہلے والا وضو کافی ہے اگر میں صبح کی نماز کے لیے وضو کروں تو میں اُس کے ذریعہ تمام نمازیں ادا کرسکتا ہوں جب تک میں بے وضو نہیں ہوتا۔ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے کہا: تو کیا یہ بات مستحب قرار دی جائے گی کہ میں ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کروں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

166 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: كَانَ الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ يَتَوَضَّاُ بِقَدَحٍ قَدْرَ رِيِّ الرَّجُلِ، ثُمَّ يُصَلِّي بِذٰلِكَ الْوُضُوْءِ الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا مَا لَمْ يُحْدِثْ

٭٭ عمارہ بن عمیر بیان کرتے ہیں: اسود بن یزید ایک پیالے کے ذریعہ وضو کرتے تھے جس میں اتنا پانی آتا تھا جو آدمی کو سیراب کردے پھر وہ اُس وضو کے ذریعہ تمام نمازیں ادا کرلیتے تھے جب تک وہ بے وضو نہیں ہوتے تھے۔

167 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ اَبِیْ ذِئْبٍ، عَنْ شُعْبَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ بَحْرٌ فِیْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ خَرَجَ فَتَوَضَّاَ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰكَذَا يَصْنَعُ الشَّيْطَانُ، اِذَا جَاءَ فَاٰذِنُوْنِیْ فَلَمَّا جَاءَ اَخْبَرُوْهُ فَقَالَ: مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى مَا تَصْنَعُ؟ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ) (المائدة: 6) فَتَلَا الْاٰيَةَ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَ هٰكَذَا اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاَنْتَ طَاهِرٌ مَا لَمْ تُحْدِثْ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام شعبہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو عبید بن عمیر کے بارے میں کچھ پتا ہے وہ جب اذان سنتا ہے تو پہلے جا کر وضو کرتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ تو شیطان اس طرح کرتا ہے جب وہ آئے گا تو تم لوگ مجھے بتانا۔ جب وہ آیا تو لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو اس بارے میں بتایا تو حضرت عبداللہ بن عباس نے دریافت کیا: تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اُس نے عرض کی: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم لوگ نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو دھولو'' اُس کے بعد اس نے پوری آیت تلاوت کی۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسا نہیں ہے جب تم وضو کرلو تو تم پاک رہو گے جب تک تم بے وضو نہیں ہوتے۔

168 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ: اَخْبَرَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوْقٍ الْهَمْدَانِیُّ، اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

٭٭ فضیل بن مرزوق ہمدانی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے ازسرنو وضو کرتے تھے۔

169 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، اَنَّ عُمَرَ كَانَ يُمَضْمِضُ، وَيَسْتَنْثِرُ لِكُلِّ

Marfat.com

صَلاةٍ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہر نماز کے لیے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے تھے۔

170 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے از سرِ نو وضو کرتے تھے۔

بَابُ الْوُضُوءِ فِي النُّحَاسِ

باب: پیتل کے برتن میں وضو کرنا

171 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فِي النُّحَاسِ قَالَ: جَاءَتْهُ النُّضَارُ وَالرِّكَاءُ وَطَسْتُ نُحَاسٍ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ پیتل کے برتن میں (موجود پانی کے ذریعہ) وضو کیا جائے۔

وہ بیان کرتے ہیں: اُن کے پاس نضار، رکاء اور پیتل کا طشت آتا تھا۔

172 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ فِي الصُّفْرِ.

قَالَ سُفْيَانُ: وَلَا نَأْخُذُ بِهِ. قُلْتُ: مَا النُّضَارُ؟ قَالَ: عُودُ الطَّرْفَاءِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ پیتل کے برتن میں وضو نہیں کرتے تھے۔

سفیان کہتے ہیں: ہم اس کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: نضار سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جنگل کی لکڑی (کا بنا ہوا برتن)۔

173 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ فِي طَسْتٍ مِنْ نُحَاسٍ قَالَ: وَكَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَشْرَبَ فِي قَدَحٍ مِنْ صُفْرٍ

✱✱ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے پاؤں پیتل کے بنے ہوئے طشت میں دھو لیتے تھے۔

عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پیتل کے بنے ہوئے برتن میں پینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

174 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: ذَكَرْتُ لَهُ كَرَاهِيَةَ ابْنِ عُمَرَ فِي النُّحَاسِ قَالَ: الْوُضُوءُ فِي النُّحَاسِ مَا يُكْرَهُ مِنَ النُّحَاسِ شَيْءٌ، إِلَّا لِرِيحِهِ قَطُّ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء کے سامنے میں نے اس بات کا ذکر کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پیتل کا برتن

Marfat.com

استعمال کرنے کو ناپسند کرتے تھے تو عطاء نے جواب دیا: پیتل کے برتن میں وضو کرنا اس وجہ سے نہیں ہے کہ پیتل کے اندر کوئی کراہت پائی جاتی ہے بلکہ یہ صرف اُس کی بُو کی وجہ سے ہے۔

175 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي آنِيَةِ النُّحَاسِ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے کہ وہ پیتل کے بنے ہوئے برتن میں وضو کر لیتے تھے۔

176 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَتَوَضَّأَ فِي النُّحَاسِ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ پیتل کے برتن میں وضو کریں۔

177 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ فِي سَطْلٍ مِنْ نُحَاسٍ لِبَعْضِ اَزْوَاجِهِ

** حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ محترمہ کے تانبے کے بنے ہوئے میں اپنا سر دھو لیتے تھے۔

178 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، عَنِ الْوُضُوْءِ فِي النُّحَاسِ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْسِلُ رَاْسَهُ فِي سَطْلٍ مِنْ نُحَاسٍ لِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ. فَقَالَ رَجُلٌ حِيْنَئِذٍ عِنْدَنَا مِنْ آلِ جَحْشٍ: نَعَمْ ذٰلِكَ الْمِخْضَبُ عِنْدَنَا

** معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے تانبے کے برتن میں وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ زینب بنت جحش کے تانبے کے بنے ہوئے ٹب میں اپنا سر دھو لیتے تھے۔
اُس وقت جنابِ جحش کے خاندان کا ایک فرد بھی ہمارے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس نے کہا: جی ہاں! وہ برتن ہمارے پاس موجود ہے۔

179 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

179 -صحیح البخاری، کتاب الوضوء ، باب الغسل والوضوء فی المخضب والقدح والخشب والحجارة، حدیث:194، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها، حدیث:24649، صحیح ابن خزیمة، کتاب الوضوء ، جماع ابواب الاوانی اللواتی یتوضأ فیهن او یغتسل، باب اباحة الوضوء والغسل فی اوانی النحاس، حدیث :124، صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، ذکر اغتسال المصطفی صلی الله علیه وسلم من الماء الذی لم، حدیث:6703، المستدرك علی الصحیحین للحاکم، کتاب الطهارة، واما حدیث هشیم، حدیث:460، السنن الکبری للنسائی، کتاب وفاة النبی صلی الله علیه وسلم' ذکر ما کان یعالج به النبی صلی الله علیه وسلم فی، حدیث:6859، السنن الکبری للبیهقی، کتاب الطهارة، جماع ابواب الاوانی، باب التطهر فی سائر الاوانی من الحجارة والزجاج والصفر والنحاس والشبه، حدیث:116، المعجم الاوسط للطبرانی، باب العین، باب المیم من اسمه : محمد، حدیث:5632

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: صُبُّوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ فَاَعْهَدُ اِلَى النَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاَجْلَسْنَاهُ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ مِنْ نُحَاسٍ وَّسَكَبْنَا عَلَيْهِ الْمَاءَ مِنْهُنَّ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ اِلَيْنَا اَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری کے دوران انتقال ہوا' آپ نے اُس بیماری کے دوران ارشاد فرمایا:

''تم لوگ مجھ پر سات ایسے مشکیزوں کے ذریعہ پانی بہاؤ جن کا منہ پہلے نہ کھولا گیا ہو' تا کہ میں لوگوں کو ہدایات جاری کروں''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے تانبے کے بنے ہوئے بڑے ٹب میں بٹھایا اور آپ پر اُن مشکیزوں کے ذریعہ پانی بہایا' یہاں تک کہ آپ نے ہمیں اشارہ کر کے فرمایا کہ تم لوگوں نے یہ کام کر لیا ہے۔ پھر آپ باہر تشریف لے گئے۔

180 - آثارِ صحابہ: عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، اَنَّهُ قَالَ: نُهِيتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ فِي النُّحَاسِ، وَاَنْ آتِيَ اَهْلِي فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ، وَاِذَا انْتَبَهْتُ مِنْ سِنَتِي لِلصَّلَاةِ اَنْ اَسْتَاكَ. قَالَ: قِيلَ لِي: اَرَى اَنَّ قَوْلَهُ: آتِي اَهْلِي فِي غُرَّةِ الْهِلَالِ يُحَذِّرُ النَّاسَ ذٰلِكَ فِي الْهِلَالِ، وَفِي النِّصْفِ مِنْ اَجْلِ الشَّيْطَانِ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی گئی ہے' وہ یہ فرماتے ہیں:

''مجھے اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ میں تانبے کے برتن میں وضو کروں' یا میں چاند کی روشن تاریخوں میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کروں اور یہ کہ میں نماز سے پہلے اپنے دانتوں پر مسواک کروں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بھی بتائی گئی ہے کہ میرا یہ خیال ہے کہ اُن کا یہ کہنا کہ میں چاند کی روشن تاریخوں میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کروں' اس سے مراد ہے کہ لوگوں کو پہلی کے چاند کے آس پاس ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور نصف چاند (یعنی جب چاند مکمل ہوتا ہے) اُس وقت منع کیا گیا ہے اور یہ شیطان کی وجہ سے ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جِلْدِ مَا لَمْ يُدْبَغْ

باب: ایسے چمڑے کے بارے میں' جس کی دباغت نہ ہوئی ہو' جو کچھ منقول ہے

181 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: تَبَرَّزَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي اَجْيَادَ، ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَوْهَبَ وَضُوءًا فَلَمْ يَهَبُوا لَهُ قَالَتْ اُمُّ مَهْزُولٍ: وَهِيَ مِنَ الْبَغَايَا التِّسْعِ اللَّوَاتِي كُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، هٰذَا مَاءٌ وَلٰكِنَّهُ فِي عُلْبَةٍ، وَالْعُلْبَةُ الَّتِي لَمْ تُدْبَغْ، فَقَالَ عُمَرُ لِخَالِدِ بْنِ طُحَيْلٍ: هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُورًا

Marfat.com

- ** عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مہم کے دوران قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' جب وہ واپس آئے تو اُنہوں نے وضو کے لیے پانی مانگا' لوگوں نے اُنہیں پانی نہیں پیش کیا' اسی دوران اُم مہزول نامی ایک خاتون نے کہا' یہ ایک ایسی خاتون تھی جو زمانۂ جاہلیت کی نو سرکش عورتوں میں سے ایک تھی' اُس خاتون نے کہا: اے امیر المؤمنین! یہ پانی ہے' لیکن یہ علبہ میں ہے' علبہ اُس چمڑے کو کہا جاتا ہے جس کی دباغت نہ ہوئی ہو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خالد بن طحیل سے دریافت کیا: کیا یہ وہی عورت ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لے آؤ! کیونکہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔

182 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: اَشْرَبُ وَاَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءٍ يَكُوْنُ فِيْ ظَرْفٍ وَّلَمْ يُدْبَغْ قَالَ: اَذَكِيٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَيْسَ بِمَيْتَةٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں بعض اوقات ایسا پانی پی لیتا ہوں' یا ایسے پانی سے وضو کر لیتا ہوں جو کسی ایسے برتن (یعنی مشکیزے) میں ہوتا ہے جس کے چمڑے کی دباغت نہیں کی گئی ہوتی۔ عطاء نے دریافت کیا: کیا اُس جانور کو باقاعدہ ذبح کیا گیا ہوتا ہے؟ اُس نے جواب دیا: جی ہاں! وہ مردار نہیں ہوتا' تو عطاء نے کہا: پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

183 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ عِيْسَى بْنِ اَبِيْ عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: دِبَاغُ الْجُلُوْدِ ذَكَاتُهَا

** عامر شعبی فرماتے ہیں: چمڑے کی دباغت اُس (جانور کو) ذبح کرنا ہے۔

بَابُ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

باب: مردار کی کھال کی جب دباغت کر لی جائے (تو اُس کا حکم)

184 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ

184 - صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب الصدقة على موالي ازواج النبي صلى الله عليه وسلم، حديث:1432، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب طهارة جلود الميتة بالدباغ، حديث 568، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب جلود الميتة، ذكر اباحة الانتفاع بجلود الميتة بنفع مطلق، حديث:1296، موطا مالك، كتاب الصيد، باب ما جاء في جلود الميتة، حديث:1062، سنن الدارمي، من كتاب الاضاحي، باب الاستمتاع بجلود الميتة، حديث:1969، السنن الصغرى، كتاب الفرع والعتيرة، جلود الميتة، حديث:4184، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب اللباس والزينة، في الفراء من جلود الميتة اذا دبغت، حديث:24257، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، تطهير جلود الميتة، حديث:419، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الفرع والعتيرة، جلود الميتة، حديث:4430، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب دباغ الميتة، هل يطهرها ام لا ؟، حديث:1717، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:1357، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب الدباغ، حديث:80، مسند احمد بن حنبل، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَاةٍ لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُونَةَ فَقَالَ: اَفَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا؟ قَالُوْا: فَكَيْفَ، وَهِيَ مَيْتَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: اِنَّمَا حُرِّمَ لَحْمُهَا

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز کی مردار بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیوں نہیں کرتے؟ لوگوں نے عرض کی: یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یارسول اللہ! یہ تو مردار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے گوشت کو حرام قرار دیا گیا ہے۔

185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَكَانَ الزُّهْرِيُّ، يُنْكِرُ الدِّبَاغَ وَيَقُوْلُ: يُسْتَمْتَعُ بِهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

** معمر بیان کرتے ہیں: زہری دباغت کا انکار کرتے تھے وہ یہ کہتے ہیں: ایسے جانور کی کھال سے کسی بھی حالت میں نفع حاصل کیا جاسکتا ہے۔

186 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا دُبِغَ جِلْدُ الْمَيْتَةِ فَحَسْبُهُ فَلْيَنْتَفِعْ بِهِ

** عطاء فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"جب مردار کی کھال کی دباغت کر لی جائے تو یہ کافی ہوتی ہے اور اُس کی کھال سے نفع حاصل کیا جاسکتا ہے"۔

187 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: كَانَتْ شَاةٌ دَاجِنَةٌ لِاِحْدَى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَفَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِاِهَابِهَا؟

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کی ایک پالتو بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیوں نہیں کرتے؟

188 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَخْبَرَتْنِي مَيْمُوْنَةُ، اَنَّ شَاةً مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلَا دَبَغْتُمْ اِهَابَهَا

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی کہ ایک بکری مرگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگوں نے اس کی کھال کی دباغت کیوں نہیں کی؟

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) مسند عبد الله بن العباس بن عبد المطلب، حديث:2302، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:15، مسند عبد بن حميد، مسند ابن عباس رضى الله عنه، حديث:652، مسند ابى يعلى الموصلي، اول مسند ابن عباس، حديث:2362، المعجم الكبير للطبراني، باب الياء ، ما اسندت ميمونة زوج النبي صلى الله عليه وسلم، ما روى ابن عباس ، حديث:19855

Marfat.com

189 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ غَيْرُ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْهَبَ وَضُوْئًا، فَقِيْلَ لَهُ: مَا نَجِدُ لَكَ اِلَّا فِیْ مَسْكِ مَيْتَةٍ قَالَ: اَدَبَغْتُمُوْهُ؟ قَالُوْا: نَعَمْ قَالَ: هَلُمَّ فَاِنَّ ذٰلِكَ طَهُوْرٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء کی بجائے ایک اور صاحب نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کے لیے پانی طلب کیا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: ہمیں آپ کے لیے صرف ایک ایسے مشکیزے میں پانی مل رہا ہے جو ایک مردار کی کھال کا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے اُس کی دباغت کر لی تھی؟ اُن لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر لے آؤ! یہ پاک ہے۔

190 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اِنَّا نَغْزُو اَهْلَ الْمَشْرِقِ فَنُؤْتٰى بِالْاُهُبِ بِالْاَسْقِيَةِ قَالَ: مَا اَدْرِیْ مَا اَقُوْلُ لَكَ اِلَّا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ

** عبدالرحمٰن بن وعلہ' حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن کی خدمت میں عرض کی: ہم اہلِ مشرق کے ساتھ جہاد کرتے ہیں' ہمارے سامنے کھالیں اور مشکیزے لائے جاتے ہیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہیں کیا جواب دوں! البتہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جس بھی چمڑے کی دباغت کر لی جائے' وہ پاک ہو جاتا ہے''۔

191 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ

** سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ جب مردار کی کھال کی دباغت کر لی جائے' تو اُس سے نفع حاصل کیا جائے۔

192 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى، عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَيْتَةٍ فَقَالَ: طُهُوْرُهَا دِبَاغُهَا

** ابووائل' حضرت عمر ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن سے مردار کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اُس کی دباغت اُسے پاک کر دیتی ہے۔

193 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْقٰى فَاُتِیَ بِسِقَاءٍ قِيْلَ: اِنَّهُ مَيْتٌ، وَذَكَرُوا الدِّبَاغَ قَالَ: فَشَرِبَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ

** حسن بصری فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے پانی مانگا تو آپ کے پاس ایک مشکیزہ لایا گیا' آپ کو بتایا گیا کہ یہ مردار کا ہے' پھر لوگوں نے دباغت کا ذکر کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اُس میں سے پانی پی لیا۔

Marfat.com

194 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَأَلْتُهُ، عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْإِبِلُ وَالْبَقَرُ وَالْغَنَمُ فَتَمُوتُ فَتُدْبَغُ جُلُودُهَا قَالَ: يَبِيعُهَا اَوْ يَلْبَسُهَا.

✸✸ ابراہیم نخعی کے بارے میں حماد نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے اونٹ' گائے اور بکریاں ہوں' پھر اُن میں سے کوئی جانور مر جائے اور اُس کی کھال کی دباغت کرلی جائے۔ تو ابراہیم نخعی نے فرمایا: وہ اُس چمڑے کو فروخت بھی کرسکتا ہے اور اُسے پہن بھی سکتا ہے۔

195 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ

✸✸ قتادہ کے حوالے سے وہی بات منقول ہے جو ابراہیم نخعی کے قول کے مطابق ہے۔

196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَبِيعُ الرَّجُلُ جُلُودَ الضَّانِ الْمَيْتَةِ تُدْبَغُ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ تَاْكُلَ ثَمَنَهَا، وَاِنْ تُدْبَغُ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص مردار بکری کے چمڑے کو فروخت کرسکتا ہے جس چمڑے کی دباغت نہ ہوئی ہو؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ وہ شخص اُس کی قیمت کو کھائے' اگرچہ اُس کی دباغت بھی ہو چکی ہو۔

197 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُولُ فِي جُلُودِ الْمَيْتَةِ: طُهُورُهَا دِبَاغُهَا قَالَ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: يُنْتَفَعُ بِهَا وَلَا تُبَاعُ

✸✸ حسن بصری مردار کی کھال کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ اُس کی دباغت اُسے پاک کر دیتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری یہ بھی فرماتے ہیں کہ اُس کی کھال کے ذریعہ نفع حاصل کیا جاسکتا ہے' لیکن اُسے فروخت نہیں کیا جائے گا۔

198 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: ذَكَاةُ الْجُلُودِ دِبَاغُهَا فَالْبَسْ

✸✸ امام عامر شعبی فرماتے ہیں: (جانور کو) ذبح کر دینا' کھال کی دباغت شمار ہوگا' تم اُسے پہن سکتے ہو۔

199 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ، كَلَّمَ عَائِشَةَ فِي اَنْ يَتَّخِذَ لَهَا لِحَافًا مِنَ الْفِرَاءِ، فَقَالَتْ: اِنَّهُ مَيْتَةٌ وَلَسْتُ بِلَابِسَةٍ شَيْئًا مِنَ الْمَيْتَةِ قَالَ: فَنَحْنُ نَصْنَعُ لَكَ لِحَافًا نَدْبَغُ وَكَرِهْتُ اَنْ تَلْبَسَ مِنَ الْمَيْتَةِ

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: قاسم بن محمد نے یہ بات ذکر کی ہے کہ محمد بن اشعث نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں بات چیت کی کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے فر کا بنا ہوا لحاف بنوائیں' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ مردار ہے' میں کوئی مردار چیز نہیں پہنوں گی۔ محمد بن اشعث نے عرض کی: ہم آپ کے لیے لحاف بنائیں گے جس کی ہم دباغت کر چکے ہوں گے۔ لیکن سیدہ

Marfat.com

عائشہ رضی اللہ عنہا نے کسی مردار کو پہننا ناپسند کیا۔

200 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَسْاَلُ عَنْ اَوْلَادِ الضَّاْنِ، تُسْتَلُّ مِنْ اَجْوَافِ اُمَّهَاتِهَا فَتَخْرُجُ مَيْتَةً فَتُجْعَلُ مُسُوكُهَا فِرَاءً قَالَ: اَتُدْبَغُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَحَسْبُهُ، الْبَسُوهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سنا' اُن سے بکریوں کے اُن بچوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو اپنی ماؤں کے پیٹ میں سے مردہ نکلتے ہیں اور اُن کی کھال کے ذریعہ فر بنائی جاتی ہے' تو عطاء نے دریافت کیا: کیا اُن کی دباغت ہو جاتی ہے؟ سائل نے جواب دیا: جی ہاں! تو عطاء نے کہا: یہ کافی ہے' تم لوگ اُسے پہن سکتے ہو۔

201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: مَا نَسْتَمْتِعُ مِنَ الْمَيْتَةِ اِلَّا بِجُلُودِهَا، اِذَا دُبِغَتْ فَاِنَّ دِبَاغَهَا طُهُورُهُ وَذَكَاتُهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات کہی ہے کہ ہم مردار میں سے صرف اُس کی کھال سے نفع حاصل کر سکتے ہیں جبکہ اُس کی دباغت ہو چکی ہو' کیونکہ اُس کی دباغت ہی اُس کی طہارت اور پاکیزگی کا باعث ہوتی ہے۔

202 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ: قُرِءَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاَنَا غُلَامٌ شَابٌّ اَلَّا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِشَيْءٍ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمارے سامنے جہینہ کی سرزمین پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب پڑھ کر سنایا گیا تھا' میں اُن دنوں نوجوان لڑکا تھا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:)

''تم مردار کی کسی بھی چیز کو استعمال نہ کرو' خواہ چمڑا ہو یا پٹھا ہو''۔

203 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوِ اضْطُرِرْتُ فِي سَفَرٍ اِلَى مَاءٍ

202- الجامع للترمذي، الذبائح، ابواب اللباس، باب ما جاء في جلود الميتة اذا دبغت، حديث:1696، سنن ابي داؤد، كتاب اللباس، باب من روى ان لا ينتفع باهاب الميتة، حديث:3616، سنن ابن ماجه، كتاب اللباس، باب من قال : لا ينتفع من الميتة باهاب ولا عصب، حديث:3611، صحيح ابن حبان ، تاب الطهارة، باب جلود الميتة، حديث:1293، السنن الصغرى، كتاب الفرع والعتيرة، ما يدبغ به جلود الميتة، حديث:4198، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب اللباس والزينة، من كان لا ينتفع من الميتة باهاب ولا عصب، حديث:24759، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الفرع والعتيرة، النهي عن ان ينتفع من الميتة بشيء، حديث:4444، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث: 2726، مسند احمد بن حنبل، اول مسند الكوفيين، حديث عبد الله بن عكيم، حديث:18425، مسند الطيالسي، عبد الله بن عكيم، حديث:1375، مسند عبد بن حميد، عبد الله بن عكيم، حديث:489، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:103، المعجم الصغير للطبراني، من اسمه عبد الله، حديث:619

Marfat.com

فِیْ ظَرْفِ مَیْتَۃٍ لَمْ یُدْبَغْ، اَوِ اِلٰی مَاءٍ فِیْهِ فَارَۃٌ مَیْتَۃٌ لَیْسَ مَعِی مَاءٌ غَیْرُہٗ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَیْكَ اَنْ تُطَهِّرَ بِهٖ اَمِ التُّرَابُ؟ قَالَ: بَلْ هُوَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ التُّرَابِ قُلْتُ: فَنَدَعُهٗ فِی الْقَرَارِ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: فَتَوَضَّاْتُ بِهٖ فِی الْقَرَارِ وَلَا اَدْرِیْ، ثُمَّ صَلَّیْتُ الْمَكْتُوْبَۃَ، ثُمَّ عَلِمْتُ قَبْلَ اَنْ تَفُوْتَنِیْ تِلْكَ الصَّلَاۃُ قَالَ: فَعُدْ فَتَوَضَّاْ ثُمَّ عُدْ لِصَلَاتِكَ قَالَ: قُلْتُ: فَعَلِمْتُ بَعْدَ مَا فَاتَتْنِیْ قَالَ: فَلَا تُعِدْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے اگر مجھے سفر کے دوران کسی ایسے پانی کو استعمال کرنا پڑ جائے جو کسی ایسے مردار سے بنے ہوئے برتن (یعنی مشکیزہ) میں ہو جس کی دباغت نہ کی گئی ہو' یا پھر کوئی ایسا پانی استعمال کرنا پڑ جائے جس میں مردہ چوہا موجود ہو اور میرے پاس اُس کے علاوہ کوئی اور پانی نہ ہو' تو آپ کے نزدیک اُس پانی کے ذریعہ طہارت حاصل کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا' یا مٹی کے ذریعہ (تیمم کر لینا زیادہ پسندیدہ ہوگا)۔ عطاء نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ میرے نزدیک مٹی کے ذریعہ (تیمم کر لینا) زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: تو کیا ہم اُسے برتن میں چھوڑ دیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اگر میں برتن میں سے اُس سے وضو کر لیتا ہوں اور مجھے اُس کی حقیقت کا پتا نہیں ہوتا' پھر میں فرض نماز ادا کر لیتا ہوں اور پھر اُس نماز کا وقت ختم ہونے سے پہلے مجھے پانی کی حقیقت کا علم ہو جاتا ہے' تو عطاء نے فرمایا: تم دوبارہ وضو کر کے اپنی نماز کو دُہراؤ گے۔ میں نے دریافت کیا: اگر مجھے نماز کا وقت گزر جانے کے بعد اُس کی حقیقت کا علم ہوتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: پھر تم اُسے نہیں دُہراؤ گے۔

بَابُ صُوْفِ الْمَیْتَۃِ

باب: مردار کی اُون

204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَمْرٍو قَالَ: لَیْسَ بِصُوْفِ الْمَیْتَۃِ ذَكَاۃٌ، اغْسِلْهُ فَانْتَفِعْ بِهٖ.

قَالَ الثَّوْرِیُّ: اَلَمْ تَرَ اَنَّا نَنْزِعُهٗ وَهِیَ حَیَّۃٌ؟

✵✵ عمرو فرماتے ہیں: مردار کی اُون میں ذبح کا اثر نہیں ہوتا (یعنی وہ پاک نہیں ہوتی) تم اُسے دھو کر اُسے استعمال کر سکتے ہو۔

ثوری فرماتے ہیں: کیا آپ نے غور نہیں کیا کہ جب جانور زندہ ہو تو ہم یہ اُون پھر بھی اُتار سکتے ہیں۔

205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ: الصُّوْفُ وَالْمِرْعِزُّ وَالْجَزُّ وَالثَّلُّ لَا بَاْسَ بِهٖ، وَبِرِیْشِ الْمَیْتَۃِ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: اون' (جانور کی کھال پر موجود) روئیں (یعنی ہلکے بال)' بھیڑ کی اون' بال ملی ہوئی اون' اُن میں کوئی حرج نہیں ہے اور مردار کے پروں میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

Marfat.com

206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: لَا بَأسَ بِصُوفِ الْمَيْتَةِ وَلٰكِنَّهٗ يُغْسَلُ وَلَا بَأسَ بِرِيشِ الْمَيْتَةِ

✽✽ حماد بیان کرتے ہیں: مردار کی اُون میں کوئی حرج نہیں ہے تاہم اسے دھولیا جائے گا' اسی طرح مردار کے پروں میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

207 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً عَنْ صُوفِ الْمَيْتَةِ فَكَرِهَهٗ، وَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَسْمَعْ اَنَّهٗ يُرَخِّصُ اِلَّا فِيْ اِهَابِهَا اِذَا دُبِغَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے مردار کی اُون کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اُسے ناپسندیدہ قرار دیا اور یہ بات بیان کی کہ میں نے اس بارے میں صرف یہی روایت سنی ہے کہ رخصت صرف چمڑے میں دی گئی ہے جبکہ اُس کی دباغت کرلی گئی ہو۔

بَابُ شَحْمِ الْمَيْتَةِ

باب: مردار کی چربی

208 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ: ذَكَرُوْا اَنَّهٗ يُسْتَنْقَبُ بِشُحُومِ الْمَيْتَةِ، وَيُدَّهَنُ بِهَا السُّفُنُ، وَلَا يُمَسُّ قَالَ: يُؤْخَذُ بِعُوْدٍ قُلْتُ: اَيُدَّهَنُ بِهَا غَيْرُ السُّفُنِ اَدِيمٌ اَوْ شَيْءٌ يُمَسُّ؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْ قُلْتُ: وَاَيْنَ يُدَّهَنُ مِنَ السُّفُنِ؟ قَالَ: ظُهُورُهَا وَلَا يُدَّهَنُ بُطُونُهَا قُلْتُ: وَلَا بُدَّ اَنْ يَمَسَّ وَدَكَهَا بِيَدِهٖ فِي الْمِصْبَاحِ؟ قَالَ: فَلْيَغْسِلْ يَدَهٗ اِذَا مَسَّهٗ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ صحابہ کرام نے یہ بات ذکر کی ہے کہ وہ لوگ مردار کی چربی حاصل کرتے تھے اور اُس کے ذریعہ کشتیوں کو تیل لگاتے تھے' وہ اسے خود نہیں چھوتے تھے۔ عطاء نے یہ بتایا کہ لکڑی کے ذریعے وہ چربی لی جاتی تھی۔ میں نے دریافت کیا: کیا اسے کشتیوں کے علاوہ بھی' کسی چمڑے وغیرہ پر تیل کے طور پر لگایا جاتا تھا' یا کسی ایسی چیز پر جسے چھوا جاتا ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم! میں نے دریافت کیا: کشتیوں پر یہ تیل کہاں لگایا جاتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس کے اوپری حصہ پر' اُس کے نیچے والے حصہ پر تیل نہیں لگایا جاتا تھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ بات تو ضروری ہوگی کہ چراغ میں اس کی چربی رکھتے وقت اُسے چھولیا جائے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر کوئی شخص اسے چھولیتا ہے' تو اُسے اپنے ہاتھ کو دھولینا چاہیے۔

بَابُ عِظَامِ الْفِيلِ

باب: ہاتھی کی ہڈی

209 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: عِظَامُ الْفِيلِ، فَاِنَّهٗ زَعَمُوا الْاَنْصَابَ

Marfat.com

عِظَامَهَا وَهِيَ مَيْتَةٌ قَالَ: فَلَا يُسْتَمْتَعُ بِهَا قُلْتُ: وَعِظَامُ الْمَاشِيَةِ الْمَيْتَةِ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: اَيُجْعَلُ فِي عِظَامِ الْمَيْتَةِ شَيْءٌ يُحْوَ فِيهِ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ہاتھی کی ہڈی کے بارے میں دریافت کیا کہ لوگ یہ کہتے ہیں :انصاب سے مراد اس کی ہڈیاں ہیں' جبکہ یہ مردار ہو' اُنہوں نے جواب دیا: پھر اس سے نفع حاصل نہیں کیا جائے گا' میں نے دریافت کیا: مردہ جانور کی ہڈیوں کا بھی یہی حکم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا مردہ جانوروں کی ہڈیوں میں کوئی ایسی چیز رکھی جاسکتی ہے جو اُس میں سرخی مائل سیاہ ہو جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

210 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الدَّابَّةُ الَّتِي تَكُونُ مِنْهَا مُشْطُ الْعَاجِ يُؤْخَذُ مَيْتَةً فَيُجْعَلُ مِنْهَا مَسَكٌ فَإِنَّهُ لَا يُذْبَحُ قَالَ: لَا، ثُمَّ اَذْكَرْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْبَحْرِ مِمَّا يُلْقِيهَا قَالَ: فَهِيَ مِمَّا يُلْقِي الْبَحْرُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ ایسا جانور جس کے ذریعہ ہاتھی دانت کی کنگھی بنائی جاتی ہو اور پھر کسی مردار کو لے کر اُس کے ذریعہ مشک بنالی جائے اور اُس جانور کو ذبح نہ کیا گیا ہو (تو اس کا کیا حکم ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: اسے استعمال نہیں کیا جائے گا۔ اُس کے بعد میں نے اُن کے سامنے پھر اس مسئلہ کا ذکر کیا' میں نے کہا: یہ تو سمندری جانور ہوتا ہے جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُن جانوروں میں سے ہے جسے سمندر باہر پھینک دیتا ہے

211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: كَانَ لَا يُرَى بِالتِّجَارَةِ بِالْعَاجِ بَأْسًا

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: ہاتھی دانت کی تجارت میں کوئی حرج نہیں سمجھا جاتا۔

212 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ عِظَامَ الْفِيلِ قَالَ: قَالَ لِي مَعْمَرٌ: وَرَاَى قَلَمًا مِنْ عَظْمِ الْفِيلِ فِي اَلْوَاحٍ لِي، فَقَالَ: اَلْقِهِ ثُمَّ رَآهُ مَعْمَرٌ بَعْدُ مَعِي قَلَمًا فِي الْاَلْوَاحِ فِي طَرَفِهِ حَلْقَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ قَالَ: اطْرَحْ

✵✵ طاؤس کے بارے میں منقول ہے کہ وہ ہاتھی کی ہڈی کو ناپسندیدہ قرار دیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: معمر نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ اُنہوں نے الواح میں ہاتھی دانت سے بنا ہوا قلم دیکھا تو بولے: اسے رکھ دے! اُس کے بعد معمر نے میرے پاس میری تختیوں میں ایک قلم رکھا ہوا دیکھا جس کے ایک کنارے پر چاندی کا حلقہ بنا ہوا تھا تو اُنہوں نے کہا: اسے اُتار دو۔

213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ: رَاَيْتُ تَحْتَ وِسَادَةِ طَاوُسٍ عَلَى فِرَاشِهِ سِكِّينًا نِصَابُهُ مِنْ حَضْنٍ قَالَ: وَقَدْ رَآهُ حِينَ رَفَعْتُ الْوِسَادَةَ

✵✵ ابن ابوشیبہ بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے بچھونے پر اُن کے تکیہ کے نیچے ایک چھری دیکھی جس کا دستہ ہاتھی

Marfat.com

دانت کا بنا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ چیز اُس وقت دیکھی تھی جب میں نے تکیہ اُٹھایا تھا۔

214 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: وَكَانَ لِاَبِىْ مُشْطٌ وَمُدٌّ مِنْ عِظَامِ الْفِيلِ - يَعْنِى الْحَضَنَ -

٭٭ ہشام بن عروہ فرماتے ہیں: میرے والد کی ایک کنگھی اور ایک چھری ہاتھی دانت کی بنی ہوئی تھی۔

بَابُ جُلُودِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی کھال کا حکم

215 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ، عَنْ اَبِىْ مُلَيْحِ بْنِ اُسَامَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَفْتَرِشَ جُلُوْدَ السِّبَاعِ

٭٭ ابوملیح بن اسامہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی درندوں کی کھال پر بیٹھے۔

216 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ شَيْخٍ الْهُنَائِىِّ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَالَ لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُفْتَرَشَ جُلُوْدُ السِّبَاعِ

٭٭ ابوشیخ ہنائی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کچھ صحابہ کرام کو یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع کیا ہے۔

217 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِىْ شَيْخٍ الْهُنَائِىِّ، اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ: لِنَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهٰى عَنْ سُرُوْجِ النُّمُوْرِ اَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا؟ قَالُوْا: نَعَمْ

٭٭ ابوشیخ ہنائی بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے کچھ اصحاب کو بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے چیتے کی کھال کو زین کے طور پر استعمال کرنے یعنی اُس پر سوار ہونے سے منع کیا ہے۔ تو اُن اصحاب نے جواب دیا: جی ہاں!

218 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ كَثِيْرٍ الْبَصْرِىُّ، عَنْ رَجُلٍ اَحْسَبُهُ خَالِدًا، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ: اُتِىَ عَلِىٌّ بِدَابَّةٍ، فَاِذَا عَلَيْهَا سَرْجٌ عَلَيْهِ خَزٌّ، فَقَالَ: نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَزِّ، عَنْ رُكُوْبٍ عَلَيْهَا، وَعَنْ جُلُوْسٍ عَلَيْهَا، وَعَنْ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ، عَنْ رُكُوْبٍ عَلَيْهَا، وَعَنْ جُلُوْسٍ عَلَيْهَا، وَعَنِ الْغَنَائِمِ اَنْ تُبَاعَ حَتّٰى تُخَمَّسَ، وَعَنْ حَبَالٰى سَبَايَا الْعَدُوِّ اَنْ يُوْطَاْنَ، وَعَنِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ، وَعَنْ اَكْلِ ذِى نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَاَكْلِ ذِى مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ، وَعَنْ ثَمَنِ الْخَمْرِ، وَعَنْ ثَمَنِ الْمَيْتَةِ، وَعَنْ عَسَبِ الْفَحْلِ، وَعَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ.

٭٭ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک جانور لایا گیا' اُس پر ''خز'' (ریشم اور اون سے بنے

215 -مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الرد علی ابی حنیفة، مسالة فی جلود السباع، حدیث: 35741، البحر الزخار مسند البزار، حدیث ابی الملیح، حدیث: 2040

Marfat.com

ہوئے کپڑے) کی بنی ہوئی زین موجود تھی تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے ''خز'' سے اور اُس پر سواری کرنے سے اور اُس پر بیٹھنے پر اور چیتے کی کھال پر بیٹھنے سے اور اُس پر سواری کرنے سے اور اُس پر بیٹھنے سے اور مالِ غنیمت کے خمس کی ادائیگی سے پہلے اُسے فروخت کرنے سے اور دشمن کے قیدیوں میں سے حاملہ عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے اور پالتو گدھوں سے اور ہر نوکیلے دانتوں والے درندے اور نوکیلے پنجوں والے پرندے اور شراب کی قیمت اور مردار جانور کی قیمت اور نر جانور کو جفتی کے لیے دینے کے معاوضہ اور کتے کی قیمت (استعمال کرنے) سے منع کیا ہے۔

219 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ مِثْلَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

220 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي زُهْرَةَ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُرْكَبَ عَلَى جِلْدِ النَّمِرِ

❋❋ ابن جریج نے اپنی سند کے ساتھ ایک مرفوع حدیث کے طور پر یہ روایت نقل کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ چیتے کی کھال پر سوار ہوا جائے (یعنی اُسے زین کے طور پر استعمال کیا جائے)۔

221 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُودِ السِّبَاعِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا

❋❋ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال پر سوار ہونے (یا بیٹھنے) سے منع کیا ہے۔

222 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ

❋❋ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

223 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُفْتَرَشَ جُلُودُ السِّبَاعِ أَوْ تُلْبَسَ

❋❋ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُنہوں نے درندوں کی کھال کو بچھونے کے طور پر استعمال کرنے یا اُسے پہننے سے منع کیا ہے۔

224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: كَانَتْ لَهُ سَنْجَوِيَّةٌ مِنْ ثَعَالِبَ فَكَانَ يَلْبَسُهَا، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ وَضَعَهَا. السَّنْجَوِيَّةُ الثَّوْبُ يُصْبَغُ لَوْنَ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ عَلَى فَرْوٍ مِنْ ثَعَالِبَ

❋❋ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کی ایک سنجویہ تھی جو لومڑی کی

Marfat.com

کھال سے بنی ہوئی تھی' وہ اسے پہنا کرتے تھے' جب وہ نماز ادا کرنے لگتے تھے تو اسے اُتار دیتے تھے۔

سنجویہ اُس کپڑے کو کہتے ہیں جس پر آسمانی رنگ کیا گیا ہو اور پھر اُسے لومڑی کی کھال پر لگا دیا گیا ہو۔

225 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَلَى اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ، قَلَنْسُوَةً فِيْهَا ثَعَالِبُ

٭٭ یزید بن ابوزیاد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی کو ایسی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا ہے جس میں بال تھے۔

226 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: عَرَضَ رَجُلٌ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَلَنْسُوَةً مِنْ ثَعَالِبَ فَاَمَرَ بِهَا فَفُتِقَتْ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بالوں سے بنی ہوئی ٹوپی پیش کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کے بارے میں حکم دیا' تو اُس سے (بالوں کو) الگ کر دیا گیا۔

227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: رَاَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَجُلٍ قَلَنْسُوَةً فِيْهَا مِنْ جُلُوْدِ الْهِرِّ فَاَخَذَهَا فَخَرَقَهَا، وَقَالَ: مَا اَحْسَبُهُ اِلَّا مَيْتَةً

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو ایسی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا جس میں بلی کی کھال لگی ہوئی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے لے کر پھاڑ دیا اور فرمایا: میں اسے مردار سمجھتا ہوں۔

228 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: سَاَلْتُ عَبِيْدَةَ، عَنْ جُلُوْدِ الْهِرِّ فَكَرِهَهُ، وَاِنْ دُبِغَ

٭٭ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے بلی کی کھال کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اسے ناپسند کیا' اگرچہ اس کی دباغت کر لی گئی ہو۔

229 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِجُلُوْدِ السِّبَاعِ تُبَاعُ وَيُرْكَبُ عَلَيْهَا وَتُبْسَطُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: درندوں کی کھال کو فروخت کرنے یا اُس پر سوار ہونے یا اُسے بچھونے کے طور پر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، رَاَى الشَّعْبِيَّ جَالِسًا عَلَى جِلْدِ اَسَدٍ

٭٭ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے امام شعبی کو شیر کی کھال پر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔

231 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ جُلُوْدِ النُّمُوْرِ، فَرَخَّصَ فِيْهَا، وَقَالَ: قَدْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ

Marfat.com

✻✻ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے چیتے کی کھال کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اس کے بارے میں رخصت دی اور یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مردار کی کھال استعمال کرنے کے بارے میں رخصت عطا کی ہے۔

232 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِجُلُوْدِ السِّبَاعِ اِذَا دُبِغَتْ، وَيَقُوْلُ: قَدْ رَخَّصَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَسَمِعْتُ اَنَا اِبْرَاهِيْمَ وَغَيْرَهُ، يَذْكُرُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

✻✻ ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ جب درندوں کی کھال کی دباغت ہو جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہوتا۔ اُنہوں نے یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے مردار کی کھال استعمال کرنے کی اجازت دی ہے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم اور دیگر حضرات کو یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔

233 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَبِى الْوَلِيْدِ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرْكَبُ بِسَرْجٍ عَلَيْهِ جِلْدُ نَمِرٍ قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَرْكَبُ عَلَيْهِ

✻✻ ابن عون بیان کرتے ہیں: ابن سیرین ایسی زین پر سوار ہو جاتے تھے جس پر چیتے کی کھال لگی ہوئی ہوتی تھی۔

وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز بھی اُس پر سوار ہو جاتے تھے۔

234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، اَنَّ اَبَاهُ، لَمْ يَكُنْ لَهُ سَرْجٌ اِلَّا وَعَلَيْهِ جِلْدُ نَمِرٍ

✻✻ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد کی ہر ایک زین پر چیتے کی کھال لگی ہوئی ہوتی تھی۔

235 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ اَيْضًا قَالَ: اَخْبَرَنِىْ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ سِرَاجٍ، سَاَلَ الْحَسَنَ عَنْهَا، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا رُكِبَ بِهَا فِىْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

✻✻ سراج بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حسن بصری سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اس پر سوار ہوا جاتا تھا (یعنی اسے زین پر استعمال کیا جاتا تھا)۔

بَابُ الْوُضُوْءِ عَنِ الْمَطَاهِرِ

باب: طہارت خانہ سے آنے کے بعد وضو کرنا

236 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْوُضُوْءِ الَّذِىْ بِبَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ جَعَلَهُ، وَقَدْ عَلِمَ اَنَّهُ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ الرِّجَالُ، وَالنِّسَاءُ الْاَسْوَدُ

Marfat.com

وَالْاَحْمَرُ وَكَانَ لَا يَرَى بِهِ بَأْسًا، وَلَوْ كَانَ بِهِ بَأْسٌ لَنَهٰى عَنْهُ قَالَ: اَكُنْتَ مُتَوَضِّئًا مِنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے اُس وضوخانہ کے بارے میں دریافت کیا جو مسجد کے دروازہ کے قریب تھا‘ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے‘ یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں موجود تھا اور وہ یہ بات جانتے تھے کہ اس سے مرد اور خواتین‘ سیاہ فام اور سفید فام سب لوگ وضو کریں گے‘ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے‘ اگر اس میں کوئی حرج ہوتا تو وہ اس سے منع کر دیتے۔ ابن جریج نے دریافت کیا: کیا آپ نے اس سے وضو کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

237 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنِّي رَاَيْتُ اِنْسَانًا مُنْكَشِفًا مَكْشُوفًا عَلَى الْحَوْضِ يَغْرِفُ بِيَدِهِ عَلٰى فَرْجِهِ قَالَ: فَتَوَضَّأْ فَلَيْسَ عَلَيْكَ، اِنَّ الدِّينَ سَمْحٌ قَدْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْمَحُوا يُسْمَحْ لَكُمْ، وَقَدْ كَانَ مَنْ مَضٰى لَا يُفَتِّشُونَ عَنْ هٰذَا، وَلَا يَلْحَفُونَ فِيهِ - يَعْنِي يَفْحَصُونَ عَنْهُ -

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ جس نے ایک حوض کے کنارے اپنا تہبند کھولا ہوا تھا اور وہ اپنے ہاتھ کے ذریعہ چلّو میں پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر ڈال رہا تھا۔ تو عطاء نے کہا: تم وضو کر لو تم پر اور کوئی چیز لازم نہیں ہوگی کیونکہ دین کے احکام میں نرمی ہے‘ نبی اکرم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ نرمی کرو تمہارے لیے نرمی کی جائے گی۔ پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں وہ اس بارے میں اتنی تحقیق نہیں کیا کرتے تھے اور نہ ہی اس بارے میں اتنی تفتیش کیا کرتے تھے (کہ اس صورت میں کیا حکم ہوگا اور اُس صورت میں کیا حکم ہوگا؟)۔

238 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، جَرٌّ مُخَمَّرٌ جَدِيدٌ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ تَتَوَضَّاَ مِنْهُ، اَوْ مِمَّا يَتَوَضَّاُ النَّاسُ مِنْهُ اَحَبُّ؟ قَالَ: اَحَبُّ الْاَدْيَانِ اِلَى اللّٰهِ الْحَنِيفِيَّةُ، قِيلَ: وَمَا الْحَنِيفِيَّةُ؟ قَالَ: السَّمْحَةُ قَالَ: الْاِسْلَامُ الْوَاسِعُ

٭٭ محمد بن واسع بیان کرتے ہیں: ایک صاحب نے عرض کی: یارسول اللہ! ایک ایسا مٹکا جو ڈھانپا ہوا ہو اور نیا ہو‘ آپ کے نزدیک اُس سے وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا‘ یا اُس چیز سے وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا جس کے ذریعہ لوگ وضو کرتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ دین وہ ہے جو ٹھیک ہو۔ عرض کی گئی: ٹھیک دین سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نرمی والا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اسلام گنجائش والا ہے۔

239 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوبَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: مَطَاهِرُكُمْ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ جَرِّ عَجُوزٍ مُخَمَّرٍ

238 – صحيح البخاري، تعليقا، كتاب الايمان، باب: الدين يسر وقول النبي صلى الله عليه وسلم: " احب الدين الى الله الحنيفية السمحة "، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، باب الميم من اسمه: محمد، حديث: 7490

Marfat.com

✵✵ امام شعبی بیان کرتے ہیں: تمہارے طہارت کے عام برتن میرے نزدیک اُس مٹکے سے زیادہ پسندیدہ ہیں جو پرانا ہو اور ڈھانپا ہوا ہو۔

240 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَاَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَتَوَضَّاُ مِنْ مِطْهَرَةٍ

✵✵ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو لوٹے کے ذریعہ وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

241 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّئُونَ مِنَ الْمِهْرَاسِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ہاون (جس میں کوئی چیز کوٹی جاتی ہے) سے وضو کر لیتے تھے۔

242 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُزَاحِمِ بْنِ زُفَرَ قَالَ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: اَكُوزٌ عَجُوزٌ مُخَمَّرٌ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ يُتَوَضَّاَ مِنْهُ، اَوْ مِنْ هٰذِهِ الْمَطَاهِرِ الَّتِي يُدْخِلُ فِيهَا الْجَزَّارُ يَدَهُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ مِنْ هٰذِهِ الْمَطَاهِرِ الَّتِي يُدْخِلُ فِيهَا الْجَزَّارُ يَدَهُ.

✵✵ مزاحم بن زفر بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے دریافت کیا: ایک ایسا کوزہ جو پرانا ہو اور ڈھانپا ہوا ہو اُس کے ذریعہ وضو کرنا آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوگا' یا اُن لوٹوں کے ذریعہ وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا جس میں کوئی قصائی بھی اپنا ہاتھ ڈال لیتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! اُن لوٹوں کے ذریعہ وضو کرنا زیادہ پسندیدہ ہوگا جس میں کوئی قصائی بھی اپنا ہاتھ ڈال لیتا ہے۔

243 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الْحَنِيفِيَّةَ السَّمْحَةَ

✵✵ محمد بن واسع نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے اس کی مانند نقل کیا ہے' تاہم اُنہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ دینِ حنیف سے مراد نرمی والا دین ہے۔

بَابُ وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيعًا

باب: مردوں اور خواتین کا ایک ساتھ وضو کرنا

244 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ مَعًا اِنَّمَا هُنَّ شَقَائِقُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاُمَّهَاتُكُمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد اور خواتین ایک ساتھ وضو کریں کیونکہ وہ تمہاری

Marfat.com

بیویاں ہیں' بہنیں ہیں' بیٹیاں ہیں' مائیں ہیں۔

245 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ مَعًا

* * حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم (مرد حضرات) اور خواتین ایک ساتھ وضو کر لیتے تھے۔

246 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ بْنِ يُوْنُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَامَةَ الْحَبِيْبِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَتَى حِيَاضًا عَلَيْهَا الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ جَمِيْعًا فَضَرَبَهُمْ بِالدِّرَّةِ، ثُمَّ قَالَ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ: اجْعَلْ لِلرِّجَالِ حِيَاضًا، وَلِلنِّسَاءِ حِيَاضًا ثُمَّ لَقِيَ عَلِيًّا فَقَالَ: مَا تَرَى؟ فَقَالَ: اَرَى اِنَّمَا اَنْتَ رَاعٍ، فَاِنْ كُنْتَ تَضْرِبُهُمْ عَلَى غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْتَ وَاَهْلَكْتَ

* * ابوسلامہ حبیبی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک ایسے حوض کے پاس تشریف لائے جس سے مرد اور خواتین اکٹھے وضو کر رہے تھے تو اُنہوں نے اُنہیں دُرّے کے ذریعہ مارا اور اُس حوض کے مالک سے کہا: تم مردوں کے لیے الگ حوض بناؤ اور خواتین کے لیے الگ حوض بناؤ۔ پھر اُن کی ملاقات حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو اُنہوں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نگران ہیں' اگر آپ اس کی بجائے کسی اور وجہ سے ان کی پٹائی کرتے تو آپ ہلاکت کا شکار ہو جاتے اور ہلاکت کا شکار کر دیتے۔

بَابُ الْمَاءِ تَرِدُهُ الْكِلَابُ وَالسِّبَاعُ

باب: ایسے پانی کا حکم جس پر کتے اور درندے آ کر (اُس میں سے پیتے ہوں)

247 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَرَدَ مَاءً فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّ الْكِلَابَ وَالسِّبَاعَ تَلَغُ فِيْهِ قَالَ: قَدْ ذَهَبَتْ بِمَا وَلَغَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا

* * عکرمہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (کھلے علاقہ میں موجود) کسی پانی (کے چشمے یا تالاب) تک پہنچے تو اُنہیں بتایا گیا کہ یہاں سے کتے اور درندے بھی پانی پیتے ہیں' تو اُنہوں نے جواب دیا: اُنہوں نے اپنے پیٹ میں جو کچھ ڈالا ہے وہ اُسے لے کر چلے گئے ہیں۔

248 - آثارِ صحابہ: فَقِيْلَ: اِنَّ الْكَلْبَ وَلَغَ فِيْ حَوْضِ مَجَنَّةَ فَقَالَ: هَلْ وَلَغَ اِلَّا بِلِسَانِهِ؟ فَشَرِبَ مِنْهُ وَاسْتَقَى. قَالَ: وَمَجَنَّةُ: اسْمُ حَوْضٍ

* * (یہاں اصل متن میں کچھ الفاظ نہیں ہیں) تو عرض کی گئی کہ کتے نے "مجنہ" نام کے حوض میں منہ ڈال دیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس نے اس میں صرف اپنی زبان ہی ڈالی تھی اور اُس کے ذریعہ اس میں سے پی لیا تھا اور سیر ہو گیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجنہ اُس حوض کا نام تھا۔

249 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ،

Marfat.com

وَرَدَ حَوضَ مَجَنَّةَ، فَقِيلَ لَهُ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، اِنَّمَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ آنِفًا قَالَ: اِنَّمَا وَلَغَ بِلِسَانِهِ فَاشْرَبُوا مِنْهُ وَتَوَضَّئُوا

✱✱ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مجنہ نام کے حوض پر تشریف لائے تو اُن سے کہا گیا: اے امیر المومنین! ابھی کچھ دیر پہلے ایک کتا یہاں سے پانی پی کر گیا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس نے اپنی زبان اس میں ڈالی تھی تو تم اس حوض میں سے پانی پی بھی لو اور اس سے وضو بھی کرلو۔

250 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، اَنَّهُ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، فَوَقَفُوا عَلَى حَوْضٍ، فَقَالَ عَمْرٌو: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ اَتَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا.

✱✱ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' اُن کے ساتھ کچھ دیگر سوار بھی تھے' اُن میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' وہ لوگ ایک حوض کے پاس آ کر ٹھہرے تو حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے اس حوض کے مالک! کیا تمہارے حوض پر درندے تو نہیں آتے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض کے مالک! تم ہمیں اس بارے میں نہ بتاؤ! کیونکہ کبھی ہم درندوں کے بعد آ جاتے ہیں اور کبھی وہ ہمارے بعد آ جاتے ہیں۔

251 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

252 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ بِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ

✱✱ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعے وضو کیا ہے۔

253 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ عَلَى حَوْضٍ فَخَرَجَ اَهْلُ الْمَاءِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اِنَّ الْكِلَابَ وَالسِّبَاعَ تَلَغُ فِي هٰذَا الْحَوْضِ، فَقَالَ لَهَا: مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَطَهُورٌ - شَكَّ الَّذِي اَخْبَرَنِي اَنَّهُ حَوْضُ الْاَبْوَاءِ -

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک حوض کے پاس تشریف لائے' آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے' اُس پانی کے آس پاس رہنے والے لوگ (یا اُس کا مالک) آیا اور اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! اس حوض میں کتے اور درندے بھی منہ ڈالتے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اُنہوں نے جو کچھ اپنے پیٹ میں ڈالنا تھا وہ ڈال لیا' جو باقی بچ گیا ہے وہ ہمارے لیے پینے اور طہارت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

Marfat.com

جس راوی نے مجھے یہ بات بتائی ہے' اُس نے اس بارے میں شک کا اظہار کیا ہے کہ شاید وہ حوض ''ابواء'' کے مقام پر موجود تھا۔

بَابُ الْمَاءِ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ وَمَا جَاءَ فِيْ ذٰلِكَ

باب: پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے' اس بارے میں جو کچھ منقول ہے

254 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ الْتَمَسَ لِعُمَرَ وَضُوْئًا فَلَمْ يَجِدْهُ اِلَّا عِنْدَ نَصْرَانِيَّةٍ، فَاسْتَوْهَبَهَا وَجَاءَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ فَاَعْجَبَهُ حُسْنُهُ، فَقَالَ عُمَرُ: مِنْ اَيْنَ هٰذَا؟ فَقَالَ لَهُ: مِنْ عِنْدِ هٰذِهِ النَّصْرَانِيَّةِ، فَتَوَضَّاَ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَقَالَ لَهَا: اَسْلِمِي فَكَشَفَتْ عَنْ رَاْسِهَا فَاِذَا هُوَ كَاَنَّهُ ثَغَامَةٌ بَيْضَاءُ، فَقَالَتْ: اَبَعْدَ هٰذِهِ السِّنِّ؟

✵✵ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کا پانی تلاش کیا تو اُنہیں وہ پانی صرف ایک عیسائی عورت کے پاس سے ملا' اُنہوں نے اُس عورت سے وہ پانی بلا معاوضہ حاصل کیا اور اُسے لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے' وہ پانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بڑا اچھا لگا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یہ کہاں سے آیا ہے؟ تو اسلم نے اُنہیں بتایا کہ یہ ایک عیسائی عورت سے لے کر آیا ہوں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس پانی سے وضو کیا اور پھر اُس عورت کے پاس تشریف لے گئے اور اُسے فرمایا: تم اسلام قبول کرلو! اُس عورت نے اپنے سر سے چادر ہٹائی تو اُس کے سارے بال ثغامہ نامی پھول کی طرح سفید ہو چکے تھے۔ اُس نے کہا: اتنی عمر ہو جانے کے بعد (میں اپنا دین تبدیل کرلوں)۔

255 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ - اَوْ شَرِبَ - مِنْ غَدِيْرٍ كَانَ يُلْقٰى فِيْهِ لُحُوْمُ الْكِلَابِ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَالْجِيَفُ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر نامی کنویں سے وضو کیا' یا شاید پانی پیا' اُس کنویں میں کتوں کا گوشت ڈال دیا جاتا تھا۔ (راوی کہتے ہیں:) میرے علم کے مطابق اُنہوں نے یہ الفاظ استعمال کیے تھے کہ مردہ جانوروں کا گوشت ڈالا جاتا تھا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

256 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ الْمَاءَ يُطَهِّرُ، وَلَا يُطَهَّرُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پانی پاک کرتا ہے' اسے پاک نہیں کیا جاتا۔

257 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ، وَالْمَاءُ طَهُوْرٌ

Marfat.com

✱✱ عکرمہ فرماتے ہیں: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے' پانی طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجِسًا وَلَا بَاْسًا

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
''جب پانی دو قُلّے ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اور اُس میں کوئی حرج نہیں ہوتا''۔

259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: زَعَمُوْا اَنَّهَا قِلَالُ هَجَرَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: الْقُلَّتَيْنِ قَدْرُ الْفَرَقِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: لوگوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ ''ھجر'' نامی جگہ کے مٹکوں جتنا ہو۔
ابوبکر بیان کرتے ہیں: دو قلّوں میں ایک فرق (نامی برتن جتنا) پانی آتا ہے۔

260 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، مَرَّ بِغَدِيْرٍ فِيْهِ جِيْفَةٌ فَاَمَرَ بِهَا فَنُحِّيَتْ، ثُمَّ تَوَضَّاَ مِنْهُ

✱✱ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ ایک کنویں کے پاس سے گزرے' جس میں مردار پڑا ہوا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حکم کے تحت اُسے ایک طرف ہٹا دیا گیا اور پھر اُنہوں نے اس سے وضو کر لیا۔

261 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَلْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ ذَنُوْبًا، اَوْ ذَنُوْبَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ، قُلْتُ لَهُ: مَا الذَّنُوْبُ؟ قَالَ: دَلْوٌ

✱✱ عمر بن سلم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ جب پانی ایک ڈول یا دو ڈول جتنا ہو تو کوئی چیز اُسے ناپاک نہیں کرتی۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: ذنوب سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ڈول۔

258-الجامع للترمذی، ابواب الطھارة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب منه آخر، حدیث:65، سنن ابی داؤد، کتاب الطھارة، باب ما ینجس الماء، حدیث:58، السنن الصغری، کتاب الطھارة، ذکر الفطرة، باب التوقیت فی الماء ، حدیث:52، سنن الدارمی، کتاب الطھارة، باب قدر الماء الذی لا ینجس، حدیث:766، المستدرك علی الصحیحین للحاکم، کتاب الطھارة، حدیث:418، صحیح ابن خزیمة، کتاب الوضوء ، جماع ابواب ذکر الماء الذی لا ینجس، باب ذکر الخبر المفسر للفظة المجملة التی ذکرتھا ، حدیث:91، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطھارات، الماء اذا کان قلتمن او اکثر، حدیث:1509، السنن الکبرٰی للنسائی، کتاب الطھارة، التوقیت فی الماء، حدیث:50، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب سؤر الکلب، حدیث:55، مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه، حدیث:2211، سنن الدارقطنی، کتاب الطھارة، باب حکم الماء اذا لاقته النجاسة، حدیث:2، مسند الشافعی، باب ما خرج من کتاب الوضوء ' حدیث:2، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنھما، حدیث:4815

Marfat.com

262 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، اَنَّهُ قَالَ: اِذَا اخْتَلَطَ الْمَاءُ وَالدَّمُ فَالْمَاءُ طَهُوْرٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بتایا گیا ہے کہ اُنہوں نے یہ فرمایا ہے:

''جب پانی اور خون ایک دوسرے میں مل جائیں تو اُس پانی کے ذریعہ طہارت حاصل کی جاسکتی ہے''۔

263 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا قَطَرَ فِى الْمَاءِ شَىْءٌ مِنْ دَمٍ فَاَهْرِقْ مِنْهُ كُوزًا اَوْ كُوزَيْنِ، فَاِنْ كَانَ الْمَاءُ قَلِيْلًا قَدْرَ مَا يُتَوَضَّاُ مِنْهُ فَاَهْرِقْهُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب پانی کے اندر خون کا ایک قطرہ گر جائے تو تم اُس میں سے ایک یا دو کوزے بہا دو اگر پانی اتنا تھوڑا ہو جس کے ذریعہ وضو کیا جاسکتا ہو (اس سے زیادہ نہ ہو) تو تم اُس پورے پانی کو بہادو۔

264 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ اِلَّا مَا غَيَّرَ رِيْحَهُ، اَوْ طَعْمَهُ، اَوْ مَا غَلَبَ عَلٰى رِيْحِهِ وَطَعْمِهِ

٭٭ عامر بن سعد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''پانی کو صرف وہی چیز ناپاک کرتی ہے جو اُس کے بُو یا اُس کے ذائقہ کو تبدیل کر دے''۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس کے بُو یا اُس کے ذائقہ پر غالب آجائے۔

265 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَىْءٌ اَبَدًا، يُطَهِّرُ وَلَا يُطَهِّرُهُ شَىْءٌ، اِنَّهُ قَالَ: (وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوْرًا) (الفرقان: 48)

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: پانی کو کبھی کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے پانی طہارت دیتا ہے کوئی بھی چیز اُسے پاک نہیں کرتی ہے۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

''اور ہم نے آسمان سے پانی نازل کیا ہے جو طہارت کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

266 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَىْءٌ

٭٭ ابوبکر بن عبیداللہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب پانی دو قُلّے ہو جائے تو کوئی بھی اُسے ناپاک نہیں کرتی ہے''۔

267 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِىِّ، عَنْ لَيْثٍ، لَمْ يُنَجِّسْهُ شَىْءٌ

٭٭ لیث بیان کرتے ہیں: اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

Marfat.com

268 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا كَانَ الْمَاءُ كُرًّا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ، الْكُرُّ اَرْبَعُونَ ذَهَبًا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب پانی ایک ''کر'' ہو تو اُسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی اور ایک ''کر'' چالیس ''ذہب'' (اہل یمن کا ماپنے کا مخصوص برتن) جتنا ہوتا ہے۔

بَابُ الْبِئْرِ تَقَعُ فِيهِ الدَّابَّةُ

باب: جس کنویں میں کوئی جانور گر جائے

269 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ دَجَاجَةٍ وَّقَعَتْ فِي بِئْرٍ فَمَاتَتْ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُتَوَضَّاَ مِنْهَا، وَيُشْرَبَ، اِلَّا اَنْ تَنْتُنَ حَتّٰى يُوجَدَ رِيحُ نَتْنِهَا فِي الْمَاءِ فَتُنْزَحَ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسی مرغی کے بارے میں دریافت کیا جو کنویں میں گر کر مر جاتی ہے تو اُنہوں نے فرمایا: اُس پانی کے ذریعہ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اُس پانی کو پیا بھی جا سکتا ہے البتہ اگر وہ پھول جاتی ہے اور اُس کی بدبو پانی کے اندر محسوس ہوتی ہے تو پھر اُسے نکال دیا جائے گا۔

270 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ فَارَةٍ وَّقَعَتْ فِي الْبِئْرِ فَقَالَ: اِنْ اُخْرِجَتْ مَكَانَهَا فَلَا بَاْسَ وَاِنْ مَاتَتْ فِيهَا نُزِحَتْ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا جو کنویں میں گر جاتا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: اگر اُس جگہ سے اُسے نکال دیا جاتا ہے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر وہ اُس پانی کے اندر مر جاتا ہے تو پھر اُس کنویں کا پانی نکالا جائے گا۔

271 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اِذَا مَاتَتِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ اُخِذَ مِنْهَا، وَاِنْ تَفَسَّخَتْ فِيهَا نُزِحَتْ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی جانور کنویں کے اندر مر جائے تو اُسے باہر نکالا جائے گا اور اگر وہ اُس کے اندر پھول جائے تو پھر کنویں کے پانی کو باہر نکالا جائے گا۔

272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: اِذَا مَاتَتِ الدَّابَّةُ فِي الْبِئْرِ اُخِذَ مِنْهَا اَرْبَعُونَ دَلْوًا

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی جانور کنویں کے اندر مر جائے تو اُس کنویں میں سے چالیس ڈول نکالے جائیں گے۔

273 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: اِذَا

Marfat.com

سَقَطَتِ الْفَارَةُ فِي الْبِئْرِ فَتَقَطَّعَتْ نُزِعَ مِنْهَا سَبْعَةُ اَدْلَاءٍ، فَإِنْ كَانَتِ الْفَارَةُ كَهَيْئَتِهَا لَمْ تُقَطَّعْ نُزِعَ مِنْهَا دَلْوٌ وَدَلْوَانِ، فَإِنْ كَانَتْ مُنْتِنَةً اَعْظَمَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُنْزَعْ مِنَ الْبِئْرِ مَا يُذْهِبُ الرِّيحَ

** امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کوئی چوہا کنویں کے اندر گر جائے اور اُس کا جسم اُس میں پھیل جائے تو اُس کنویں سے سات ڈول نکالے جائیں گے اور اگر چوہا اپنی اصل حالت میں رہے' اُس کا جسم نہ ٹوٹے تو کنویں میں سے ایک یا دو ڈول نکالے جائیں گے' لیکن اگر اُس کی بُو زیادہ ہو چکی ہو تو کنویں سے اتنا پانی نکالا جائے گا جس کی وجہ سے اُس کی بُو ختم ہو جائے''۔

274 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِذَا سَقَطَ الْكَلْبُ فِي الْبِئْرِ فَاُخْرِجَ مِنْهَا حِيْنَ سَقَطَ نُزِعَ مِنْهَا عِشْرُوْنَ دَلْوًا، فَإِنْ اُخْرِجَ حِيْنَ مَاتَ نُزِعَ مِنْهَا سِتُّوْنَ اَوْ سَبْعُوْنَ دَلْوًا، فَإِنْ تَفَسَّخَ فِيْهَا نُزِحَ مَاؤُهَا، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِيعُوا نُزِحَ مِنْهَا مِائَةُ دَلْوٍ وَّعِشْرُوْنَ وَمِائَةٌ

** عطاء فرماتے ہیں: جب کوئی کتا کسی کنویں میں گر جائے تو جیسے ہی وہ گرا' اگر اُسے اُس وقت نکال دیا گیا تو کنویں میں سے بیس ڈول نکالے جائیں گے' اگر کتے کو اُس وقت نکالا گیا جب وہ کنویں میں مر چکا تھا تو کنویں میں سے ساٹھ یا ستر ڈول نکالے جائیں گے اور اگر وہ کنویں کے اندر پھول گیا تو اُس کنویں کا پانی نکالا جائے گا اور اگر لوگ اس کی استطاعت نہیں رکھتے تو اُس کنویں میں سے ایک سو سے لے کر ایک سو بیس تک ڈول نکالے جائیں گے۔

275 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَقَطَ رَجُلٌ فِيْ زَمْزَمَ فَمَاتَ فِيْهَا، فَاَمَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنْ تُسَدَّ عُيُوْنُهَا وَتُنْزَحَ قِيْلَ لَهُ: اِنَّ فِيْهَا عَيْنًا قَدْ غَلَبَتْنَا قَالَ: اِنَّهَا مِنَ الْجَنَّةِ فَاَعْطَاهُمْ مُطْرَفًا مِنْ خَزٍّ فَحَشَوْهُ فِيْهَا، ثُمَّ نُزِحَ مَاؤُهَا حَتّٰى لَمْ يَبْقَ فِيْهَا نَتْنٌ

** معمر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص زمزم کے کنویں میں گر کے مر گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حکم دیا کہ اُس کے چشموں کو بند کر کے اُس کا پانی نکالا جائے' اُن سے کہا گیا: اس کے اندر ایک چشمہ ایسا ہے جو ہم سے بند نہیں ہو رہا' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ جنت سے آ رہا ہے۔ پھر اُنہوں نے اُن لوگوں کو اون ملے ہوئے ریشم سے بنا ہوا کپڑا دیا جس کے ذریعہ اُنہوں نے اُس حصہ کا منہ بند کیا اور پھر اُنہوں نے اُس کنویں میں سے پانی نکالا' یہاں تک کہ اُس میں بُو باقی نہیں رہی۔

276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ فِيْ فَارَةٍ وَّقَعَتْ فِيْ بِئْرٍ فَعُجِنَ مِنْ مَائِهَا قَالَ: يُطْعَمُ الدَّجَاجَ

** مجاہد اور عطاء نے ایسے چوہے کے بارے میں یہ حکم بیان کیا ہے جو کسی کنویں میں گر جاتا ہے اور پھر اُس کنویں کے پانی کے ذریعہ آٹا گوندھ لیا جاتا ہے تو یہ حضرات فرماتے ہیں: وہ آٹا مرغیوں کو کھلا دیا جائے۔

Marfat.com

بَابُ سُؤْرِ الْفَارَةِ

باب: چوہے کے جوٹھے کا حکم

277 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْبَصْرَةِ، اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُبَيْدٍ، قَالَ لِلْحَسَنِ: اَضَعُ وَضُوئِي فَتَاتِي الْفَارَةُ وَتَشْرَبُ مِنْهُ، قَالَ الْحَسَنُ: اَهْرِقْهُ فَاِنَّ الْفَاسِقَةَ لَا تَشْرَبُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا بَالَتْ فِيهِ، ذَكَرَهُ تَوْبَةُ، عَنْ شَدِيدِ بْنِ اَبِي الْحَكَمِ

✵✵ عمرو بن عبید نے حسن بصری سے کہا: میں اپنے وضو کے لیے پانی رکھتا ہے پھر کوئی چوہا آتا ہے اور اُس میں سے پانی پی لیتا ہے۔ تو حسن بصری نے فرمایا: تم اُس پانی کو بہا دو! کیونکہ فاسق جانور جب بھی کسی جگہ سے پانی پیتا ہے تو اُس میں پیشاب بھی کرتا ہے۔

یہی روایت توبہ نامی راوی نے شدید بن ابوحکم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ الْفَارَةِ تَمُوتُ فِي الْوَدَكِ

باب: جو چوہا چربی کے اندر مر جائے

278 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ قَالَ: اِذَا كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوهُ وَمَا حَوْلَهَا، وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوهُ.

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا جو گھی کے اندر گر جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو وہ گھی جما ہوا ہو تو اُس چوہے کو اور اُس کے آس پاس کے گھی کو نکال دو اور اگر وہ مائع حالت میں ہو تو تم اُس گھی کے قریب نہ جاؤ۔

279 - حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ كَانَ مَعْمَرٌ اَيْضًا يَذْكُرُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، وَكَذٰلِكَ اَخْبَرَنَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ.

278-سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، باب فی الفارة تقع فی السمن، حدیث:3363، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی هريرة رضي الله عنه، حدیث:7018، صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب النجاسة وتطهيرها، ذكر خبر اوهم بعض من لم يطلب العلم من مظانه ان، حدیث:1409، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الاطعمة، ما قالوا فی الفارة تقع فی السمن، حدیث:23879، مشکل الآثار للطحاوی، باب بیان مشکل ما روی عن رسول الله صلی الله علیه، حدیث:4663، مسند ابی یعلی الموصلی، مسند ابی هريرة، حدیث:5706، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، باب من اسمه ابراهيم، حدیث:2497

Marfat.com

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

280 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَحْوَ هٰذَا. قَالَ اَبُو هَارُوْنَ: قُلْنَا لِاَبِیْ سَعِيدٍ: يُنْتَفَعُ بِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' ابو ہارون بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت ابوسعید خدری سے دریافت کیا: کیا اس سے نفع حاصل کیا جائے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

281 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ اَبِیْ هَارُوْنَ، عَنْ اَبِیْ سَعِيدٍ قَالَ: انْتَفِعُوا بِهٖ وَلَا تَاْكُلُوْا

٭٭ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اس کے ذریعہ نفع حاصل کرو لیکن اُسے کھاؤ نہیں۔

282 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِیْ نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ قَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا اُخِذَ مَا حَوْلَهَا قَدْرَ الْكَفِّ وَاُكِلَ بَقِيَّتُهٗ

٭٭ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو گھی میں گر جاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ (گھی) جما ہوا ہو' تو اُس (چوہے) کے اردگرد کے گھی کو نکال لو' جتنا ایک ہتھیلی جتنا ہو اور باقی کو کھالو۔

283 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِیْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ قَالَ: اِنْ كَانَ جَامِدًا اُخِذَ مَا حَوْلَهَا قَدْرَ الْكَفِّ، وَاِذَا وَقَعَتْ فِي الزَّيْتِ اسْتُصْبِحَ

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو گھی میں گر جاتا ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ (گھی) جما ہوا ہو' تو ایک ہتھیلی جتنا اُس کے آس پاس سے نکال لو اور اگر وہ زیتون کے تیل میں گر جائے' تو پھر اُسے چراغوں میں استعمال کرو۔

284 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْفَارَةُ تَقَعُ فِي الْوَدَكِ الْجَامِدِ، اَوْ غَيْرِ الْجَامِدِ قَالَ: بَلَغَنَا اِنْ كَانَ جَامِدًا اُخِذَ مَا حَوْلَهَا فَاُلْقِيَ وَاُكِلَ مَا بَقِيَ قُلْتُ: فَغَيْرُ الْجَامِدِ؟ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِي فِيهِ شَيْءٌ، وَلٰكِنْ اَرَى اَنْ يُسْتَثْقَبَ بِهٖ وَلَا يُؤْكَلُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک چوہا جمی ہوئی چربی میں یا غیر جمی ہوئی چربی میں گر جاتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اگر وہ جمی ہوئی ہو تو اُس چوہے کے آس پاس کی چربی کو نکال لیا جائے گا اور باقی کو استعمال کر لیا جائے گا۔ میں نے کہا: اگر وہ جمی ہوئی نہ ہو تو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے' لیکن میری اس بارے میں یہ رائے ہے کہ اُس کو (کشتی وغیرہ پر) لگانے کے لیے

Marfat.com

استعمال کرلیا جائے گا' اُسے کھایا نہیں جائے گا۔

285 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: إِذَا مَاتَتِ الْفَأْرَةُ فِي الْوَدَكِ الْجَامِدِ قَالَ: بَلَغَنَا إِنْ كَانَ جَامِدًا أُخِذَ مَا حَوْلَهُ فَأُلْقِيَ وَأُكِلَ مَا بَقِيَ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: جب کوئی چوہا جمی ہوئی چربی میں گر جائے تو اس کے بارے میں ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ اگر وہ چربی جمی ہوئی ہو تو اُس چوہے کے آس پاس کی چربی کو نکال لیا جائے گا اور باقی کو کھالیا جائے گا۔

286 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَيُّ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي زَيْتٍ عِشْرُونَ قَرْطَلًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اسْتَسْرِجُوا بِهِ وَادَّهِنُوا بِهِ الْأُدُمَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو بھی چوہا کسی ایسے زیتون کے تیل میں گر جائے جو بیس رطل جتنا ہو تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم اُس کے ذریعہ چراغ روشن کرلو اور اُسے چمڑوں پر لگالو۔

287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: مَاتَتْ فَأْرَةٌ فِي دُهْنِ إِنْسَانٍ يَدَّهِنُ بِهِ قَالَ: مَا أُحِبُّهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو بن دینار سے دریافت کیا: کوئی چوہا کسی ایسے تیل میں گر کر مر جاتا ہے جسے انسان تیل کے طور پر جسم پر لگاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میں اسے پسند نہیں کروں گا (کہ اسے جسم پر لگایا جائے)۔

288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنْ فَأْرَةٍ مَاتَتْ فِي عَسَلٍ قَالَ: الْعَسَلُ كَهَيْئَةِ الْجَامِدِ يُغْرَفُ مَا حَوْلَهَا وَيُؤْكَلُ مَا بَقِيَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے چوہے کے بارے میں دریافت کیا جو شہد میں گر کر مر جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: شہد اپنی جمی ہوئی حالت میں رہتا ہے' اس لیے چوہے کے آس پاس کے حصہ کو نکال لیا جائے گا اور باقی شہد کو کھالیا جائے گا۔

289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قُلْتُ لَهُ: الْفَأْرَةُ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ الذَّائِبِ أَوِ الدُّهْنِ فَيُوجَدُ قَدْ تَسَلَّخَتْ أَوْ يُوجَدُ قَدْ مَاتَتْ وَهِيَ شَدِيدَةٌ لَمْ تُسْلَخْ قَالَ: سَوَاءٌ مَاتَتْ فِيهِ الدُّهْنُ يُنَشُّ وَيُدَّهَنُ بِهِ إِنْ لَمْ تُقَذِّرْ، قُلْتُ: فَالسَّمْنُ يُنَشُّ فَيُسَخَّنُ ثُمَّ يُؤْكَلُ قَالَ: لَيْسَ مَا يُؤْكَلُ كَهَيْئَةِ شَيْءٍ فِي الرَّأْسِ يُدَّهَنُ بِهِ

٭٭ ابن جریج نے عطاء کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے: میں نے اُن سے دریافت کیا کہ ایک چوہا کسی پگھلے ہوئے گھی یا تیل کے اندر مر جاتا ہے اور اُسے ایسی حالت میں پایا جاتا ہے کہ وہ پھول چکا ہے' یا اُسے ایسی حالت میں پایا جاتا ہے کہ وہ مر چکا ہے اور خراب ہو چکا ہے اگرچہ وہ پھولا نہیں ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: دونوں صورتیں برابر ہیں' جب وہ اُس میں مر گیا تو اُس تیل کو نکال لیا جائے گا اور اُسے لگانے کے لیے استعمال کیا جائے گا بشرطیکہ وہ گندا نہ ہوا ہو۔ میں نے کہا: کیا اُس گھی کو نکال کر اُسے

Marfat.com

دھوپ میں رکھ کر پھر کھایا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ایسی چیز کو نہیں کھایا جا سکتا جو اس طرح کی صورتِ حال میں ہو اس کے ذریعہ سر پر تیل لگایا جا سکتا ہے۔

بَابُ الْفَارَةِ تَمُوتُ فِي الْجَرِّ

باب: جب کوئی چوہا کسی مٹکے میں گر کے مرجائے

290 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَارَةٌ وَقَعَتْ فِي جَرٍّ فَمَاتَتْ فِيهِ، فَقَالَ: لَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَإِنْ تَوَضَّأْتَ وَلَمْ تَعْلَمْ، ثُمَّ صَلَّيْتَ وَلَمْ تَعْلَمْ فَعُدْ مَا كُنْتَ فِي وَقْتٍ قَالَ: فَإِنْ فَاتَكَ الْوَقْتُ فَعُدْ أَيْضًا، قُلْتُ: فَثَوْبِي مَسَّهُ مِنْ مَاءِ تِلْكَ الْجَرَّةِ شَيْءٌ أَغْسِلُهُ أَوْ أَرُشُّهُ؟ قَالَ: لَا

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک چوہا کسی مٹکے میں گر کے اُس میں مرجاتا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: اُس مٹکے کے ذریعہ وضو نہیں کیا جائے گا اگر تم نے لاعلمی میں اُس کے ذریعہ وضو کر کے نماز ادا کر لی جبکہ تمہیں اُس کا علم نہیں تھا تو اگر نماز کا وقت باقی ہے تو تم اُس نماز کو دُہراؤ گے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا کہ اگر اُس نماز کا وقت گزر چکا ہو تو پھر بھی تم اُسے دُہراؤ گے۔ میں نے کہا: اگر اُس مٹکے کا کچھ پانی میرے کپڑے پر لگ جاتا ہے تو کیا میں اُس کپڑے کو دھوؤں گا' یا اُس پر پانی چھڑکوں گا؟ تو اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: إِذَا اضْطُرِرْتَ إِلَى مَاءٍ وَقَعَ فِيهِ فَارَةٌ فَتَوَضَّأْ وَتَيَمَّمْ تَجْمَعُهُمَا

✽ ✽ ثوری بیان کرتے ہیں: جب تم کسی ایسے پانی کو استعمال کرنے پر مجبور ہو جاؤ جس میں چوہا گر گیا تھا اور تم اُس سے وضو بھی کر لو اور تیمم بھی کر لو تم ان دونوں کو جمع کر لو۔

بَابُ الْوَزَغِ تَمُوتُ فِي الْوَدَكِ

باب: جب گرگٹ (یا چھپکلی) کسی چربی میں گر کے مرجائے

292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْوَزَغُ يَمُوتُ فِي الْوَدَكِ السَّمْنِ وَالدُّهْنِ، وَأَشْبَاهِ هٰذَا بِمَنْزِلَةِ الْفَارَةِ هُوَ فِي ذٰلِكَ قَالَ: وَأُحِبُّ

✽ ✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر چھپکلی چربی میں' گھی میں یا تیل میں گر کر مرجائے یا اس طرح کے دیگر جانور جو چوہے کی طرح کے ہوتے ہیں تو اُن کا اس بارے میں کیا حکم ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے (کہ اُس کو استعمال نہ کیا جائے)۔

293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ وَزَغًا وَقَعَ فِي سَمْنٍ لِآلِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَلَتُّوا بِهِ سَوِيقًا، ثُمَّ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ: بِيعُوهُ مِمَّنْ يَسْتَحِلُّهُ، ثُمَّ أَعْلِمُوهُ

Marfat.com

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے گھی کے اندر چھپکلی گر گئی تو اُنہوں نے اُس میں ستو پکا لیے، پھر اُنہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو اس بارے میں بتایا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ اُس شخص کو فروخت کر دو جو اس کو حلال سمجھتا ہو اور اُسے اس بارے میں بتا بھی دینا۔

294 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، اَنَّ وَزَغًا مَاتَ لَهُمْ، فَلَتُّوا بِهِ سَوِيقًا فَشَرِبَ مِنْهُ، ثُمَّ اُخْبِرَ بِالَّذِي كَانَ مِنْ اَمْرِهِ، فَقَالَ: هَلْ عَلِمْتُمْ؟ قَالُوا: لَا فَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ، وَقَالَ: بِيعُوا السَّمْنَ وَالسَّوِيقَ مِنْ غَيْرِ اَهْلِ دِينِكُمْ، وَبَيِّنُوا لَهُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ اَمْرِهِ قَالَ بَعْضُ اَهْلِهِ: اَلَا نَسْتَسْرِجُ بِهِ؟ قَالَ: بَلٰى اِنْ شِئْتُمْ

✵✵ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک چھپکلی مر گئی، اُن لوگوں نے اُس میں ستو گھول کر اُن ستوؤں کو پی لیا، پھر اس طرح کی صورتِ حال کے بارے میں اُنہیں بتایا گیا تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ بات جانتے تھے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! تو اُنہوں نے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تالی ماری اور بولے: تم کسی دوسرے دین کے ماننے والوں کو یہ گھی فروخت کر دو اور اُن کے سامنے یہ بات بیان کر دو کہ اس کے ساتھ کیا صورتِ حال پیش آئی ہے۔ اُن کے گھر والوں میں سے کسی نے دریافت کیا: کیا ہم اسے چراغوں میں استعمال نہ کر لیں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ٹھیک ہے۔

بَابُ الْجُعَلِ وَاَشْبَاهِهِ

باب: کیڑا اور اس کی مانند (دیگر جانوروں کا حکم)

295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْجُعَلُ يَمُوتُ فِي الْعَسَلِ، اَوِ السَّمْنِ، اَوِ الْوَدَكِ، اَوِ الْمَاءِ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ فُوفَةٌ لَيْسَ لَهُ لَحْمٌ وَلَا دَمٌ، اِنْ وَقَعَ فِي جَامِدٍ اَوْ غَيْرِ جَامِدٍ فَمَاتَ فَلَا يُلْقَى مِنْهُ شَيْءٌ، وَلَا تُهْرِقْهُ وَكُلْهُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْجُعَلُ؟ قَالَ: الدَّابَّةُ السُّودُ الَّذِي يَجْعَلُ الْخُرْءَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسا کیڑا جو شہد یا گھی یا چربی یا پانی میں گر کے مر جاتا ہے، تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسا جاندار ہے جس میں گوشت یا خون نہیں ہوتا، اگر یہ جمی ہوئے یا غیر جمی ہوئے کسی بھی چیز میں گر جائے اور مر جائے تو اُس چیز کو پھینکا نہیں جائے گا اور اُسے بہایا بھی نہیں جائے گا، تم اُسے کھا لو۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: جعل (نامی یہ جانور) کیا چیز ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ سیاہ رنگ کا ایک جانور ہے جو بیٹ کرتا ہے۔

296 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ فِي الْجُعَلِ وَالزُّنْبُورِ وَاَشْبَاهِهِ اِذَا سَقَطَ فِي الْمَاءِ، اَوْ وَقَعَ فِي الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ قَالَ: يُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ وَيُتَوَضَّاُ مِنْهُ، وَمَا يَكُونُ فِي الْمَاءِ مِمَّا لَيْسَ فِيهِ عَظْمٌ فَلَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر نے جعل (کیڑا)، زنبور (بھڑ) اور اس جیسے دیگر جانوروں کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جب یہ پانی میں گر جائے یا کھانے یا پینے کی کسی چیز میں گر جائے تو اُنہوں نے یہ فرمایا ہے: اُس چیز کو کھا لیا جائے گا، پی لیا جائے گا اور اُس پانی

Marfat.com

سے وضو کرلیا جائے گا اور پانی میں جو بھی ایسا جانور گرے جس کے اندر ہڈی موجود نہ ہو تو اُس پانی کو استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

297 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْبُوذٍ، عَنْ اُمِّهِ، اَنَّهَا كَانَتْ تُسَافِرُ مَعَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكُنَّا نَأْتِي الْغَدِيرَ فِيهِ الْجُعْلَانُ اَمْوَاتًا فَنَاْخُذُ مِنْهُ الْمَاءَ - يَعْنِي فَيَشْرَبُوْنَهُ -

❋❋ منبوذ اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُس خاتون نے نبی اکرم ﷺ کی زوجہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ ایک مرتبہ سفر کیا تو ہم ایک ایسے کنویں کے پاس آئے جس میں بہت سے مرے ہوئے پتنگے تھے ہم نے اُس کا پانی حاصل کرلیا۔ راوی کہتے ہیں: یعنی اُن لوگوں نے اُسے پی لیا۔

298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الذُّبَابِ يَقَعُ فِي الْمَاءِ فَيَمُوْتُ فِيْهِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

❋❋ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے ایسی مکھی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی پانی میں گر کر مرجاتی ہے تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

299 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ

299 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب البول في الماء الدائم ، حديث:236، صحيح مسلم ، كتاب الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد، حديث:450، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الآداب المحتاج اليها في اتيان الغائط والبول الى الفراغ، باب النهي عن البول في الماء الراكد الذي لا يجري' حديث:65، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان حظر اغتسال الجنب في الماء الدائم، حديث:604، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب المياه، ذكر الزجر عن البول في الماء الذي دون القلتين ثم الوضوء ، حديث:1267، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الوضوء من الماء الراكد، حديث:764، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب البول في الماء الراكد، حديث:63، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب النهي عن البول في الماء الراكد، حديث:341، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب كراهية البول في الماء الراكد، حديث:66، السنن الصغرى، كتاب الطهارة، ذكر الفطرة، باب الماء الدائم، حديث:57، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من كان يكره ان يبول في الماء الراكد، حديث:1485، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، الماء الدائم، حديث:55، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب الماء يقع فيه النجاسة، حديث:11، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب ما يفسد الماء، باب الدليل على انه ياخذ لكل عضو ماء جديدا ولا يتطهر، حديث:1064، مسند احمد بن حنبل ، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7357، مسند الشافعي، ومن كتاب اختلاف الحديث وترك المعاد منها، حديث:745، مسند الحميدي، احاديث ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:938، مسند ابي يعلى الموصلي، مسند ابي هريرة، حديث:5939

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے ایسے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے جو پانی بہتا نہ ہو اور پھر اُس نے اُسی سے وضو کرنا ہو''۔

300 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ اُس نے پھر اُسی سے وضو بھی کرنا ہو''۔

301 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الْمُنْقَعِ

٭٭ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ آدمی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرے۔

302 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ اَبِي عُثْمَانَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يُغْتَسَلُ فِيهِ

٭٭ موسیٰ بن ابوعثمان اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے' وہ پانی جو بہتا نہ ہو اور پھر اُسی پانی میں غسل کرلیا جائے۔

بَابُ الْمَاءِ يَمَسُّهُ الْجُنُبُ اَوْ يَدْخُلُهُ

باب: ایسے پانی کا حکم جس کو کوئی جنبی شخص چھو لیتا ہے' یا اُس میں داخل ہوتا ہے

303 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْمَاءِ النَّاقِعِ، اَغْتَسِلُ فِيهِ وَقَدْ دَخَلَهُ الْجُنُبُ قَالَ: لَا وَلٰكِنِ اغْتَرِفْ مِنْهُ غَرْفًا

٭٭ سلیمان بن موسیٰ ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ٹھہرے ہوئے پانی کے بارے میں دریافت کیا: کیا میں اُس میں غسل کرلوں' جبکہ اس سے پہلے کوئی جنبی شخص اُس میں داخل ہو چکا ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تم اُس میں سے چلّو کے ذریعے پانی حاصل کرو۔

304 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْ اَصَابَتْكَ جَنَابَةٌ وَمَرَرْتَ بِغَدِيرٍ فَاغْتَرِفْ مِنْهُ اغْتِرَافًا فَاصْبُبْهُ عَلَيْكَ، وَاِنْ سَالَ فِيهِ فَلَا تُبَالِ وَلَا تَدْخُلْ فِيهِ اِنِ اسْتَطَعْتَ

Marfat.com

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب تمہیں جنابت لاحق ہو جائے اور تمہارا گزر کسی کنویں کے پاس سے ہو تو تم اُس میں سے چُلو کے ذریعہ پانی حاصل کرو اور اُسے اپنے جسم پر بہا لو' اگرچہ وہ پانی بہہ کر اُس میں چلا جائے' تم اس بات کی پرواہ نہ کرو' لیکن اگر تم سے ہو سکے تو خود اُس پانی میں داخل نہ ہو۔

305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي الرَّجُلِ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ فَيَمُرُّ بِالْبِئْرِ وَلَيْسَ مَعَهُ دَلْوٌ قَالَ: إِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يُدْخِلَ يَدَهُ فِيهَا فَلْيُدْخِلْ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ مَنْ يَقُولُ: يَبُلُّ طَرَفَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ يَعْصِرُهُ عَلَى يَدَيْهِ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَلَوْ تَيَمَّمَ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ

٭٭ امام شعبی فرماتے ہیں کہ جس شخص کو جنابت لاحق ہو جائے اور وہ کسی کنویں کے پاس سے گزرے' اُس شخص کے پاس کوئی ڈول نہ ہو تو امام شعبی فرماتے ہیں: اگر اُس کے پاس اور کوئی صورت نہیں ہے' صرف یہ ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اُس میں داخل کرے تو پھر اُسے اپنے ہاتھ کو داخل کر لینا چاہیے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے اُنہیں یہ بھی بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ وہ اپنے کپڑے کے کنارے کو تر کرے گا اور پھر اُسے اپنے دونوں ہاتھوں پر نچوڑ کر اپنے ہاتھوں کو دھولے گا۔

معمر بیان کرتے ہیں: اگر وہ شخص پہلے تیمم کر کے پھر اپنا ہاتھ (اُس پانی میں) داخل کرے تو یہ چیز میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

306 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي رَجُلٍ نَسِيَ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ الَّذِي يَغْتَسِلُ فِيهِ وَهُوَ جُنُبٌ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُمَا قَالَ: بِئْسَ مَا صَنَعَ وَيَغْتَسِلُ بِهِ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جو شخص بھول کر اپنا ہاتھ اُس پانی میں داخل کر لیتا ہے جس میں اُس نے غسل کرنا تھا اور وہ شخص اُس وقت جنابت کی حالت میں ہو اور اُس نے (ہاتھ پانی میں داخل کرنے سے پہلے) اُنہیں دھویا نہیں تھا تو قتادہ فرماتے ہیں: ایسے شخص نے جو کیا وہ ایک بُری حرکت ہے لیکن وہ اُس پانی کے ذریعہ غسل کر لے گا۔

307 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: يُلْقِي، وَلَا يَتَوَضَّأُ، وَلَا يَغْتَسِلُ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: وہ اُس پانی کو انڈیل دے گا' وہ نہ تو اُس سے وضو کر سکتا ہے اور نہ ہی غسل کر سکتا ہے۔

308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْجُنُبِ، يَنْسَى فَيُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ الَّذِي فِيهِ غُسْلُهُ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهُمَا قَالَ: إِذَا نَسِيَ فَلَا بَأْسَ فَلْيَغْسِلْ يَدَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے جنبی شخص کے بارے میں دریافت کیا جو بھول کر اپنا ہاتھ دھونے سے پہلے اُس برتن میں داخل کر لیتا ہے جس میں اُس کے غسل کا پانی موجود ہے' تو عطاء نے فرمایا: اگر تو اُس نے بھول کر ایسا کیا ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اُسے اپنے ہاتھ دھو لینے چاہیے۔

Marfat.com

309 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ وَلَا عَلَى الْاَرْضِ جَنَابَةٌ، وَلَا عَلَى الرَّجُلِ يَمَسُّهُ الْجُنُبُ جَنَابَةٌ، وَلَيْسَ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ يَقُوْلُ: اِذَا سَبَقَتْهُ يَدَاهُ فَاَدْخَلَهُمَا فِي الْمَاءِ، وَهُوَ جُنُبٌ قَبْلَ اَنْ يَّغْسِلَهُمَا فَلَا بَاْسَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کپڑے کو جنابت لاحق نہیں ہوتی' زمین کو جنابت لاحق نہیں ہوتی اور اگر کوئی جنبی کسی دوسرے شخص کو چھو لے تو اُس دوسرے شخص کو جنابت لاحق نہیں ہوتی اور پانی کو جنابت لاحق نہیں ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں اپنے ہاتھ دھونے سے پہلے اُنہیں بھول کر پانی میں داخل کر دیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

310 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْخِلُوْنَ اَيْدِيَهُمُ الْمَاءَ، وَهُمْ جُنُبٌ وَالنِّسَاءُ وَهُنَّ حُيَّضٌ وَلَا يُفْسِدُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب جنابت کی حالت میں اپنے ہاتھ پانی میں داخل کر لیتے تھے' اسی طرح خواتین حیض کی حالت میں اپنے ہاتھ پانی میں داخل کر لیتی تھیں اور یہ چیز اُن کے لیے کسی خرابی کا باعث نہیں بنتی تھی۔

311 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ رَجُلٍ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَنْتَضِحُ فِي الْاِنَاءِ مِنْ جِلْدِهٖ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو غسل جنابت کرتا ہے اور پھر اپنے جسم کا کچھ حصہ کا پانی اُس برتن میں چھڑک دیتا ہے (یعنی کچھ چھینٹے اُس میں پڑ جاتے ہیں) تو زہری نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ مَا يَنْتَضِحُ فِي الْاِنَاءِ مِنَ الْوُضُوْءِ وَالْغُسْلِ

باب: وضو یا غسل کے کچھ چھینٹے اگر برتن میں پڑ جائیں

312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا يَنْتَضِحُ مِنَ الْاِنَاءِ فِي الطَّسْتِ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جو چھینٹے برتن میں یعنی طشت میں پڑ جاتے ہیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی۔

313 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَضَعُ قَدَحِيَ الَّذِي فِيْهِ وَضُوْئِي فِي لِلطَّسْتِ الَّتِي اَتَوَضَّاُ فِيْهِ وَلَعَلَّهُ اَنْ تَكُوْنَ كَبِيْرَةً قَالَ: لَا قُلْتُ: فَاِنِّي اَعْلَمُ اَنِّي يَنْتَضِحُ عَلَيَّ مِنَ الطَّسْتِ، وَلَيْسَ

Marfat.com

فِيهِ الْقَدَحُ وَيُنْتَضَحُ فِي وَضُوئِي مِنَ الطَّسْتِ وَلَيْسَ فِيهَا الْقَدَحُ قَالَ: لَا يَضُرُّكَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ هُوَ عُذْرٌ لَكَ اَنْ يَكُوْنَ ذٰلِكَ وَقَدْ عَزَلْتَ فَدَخَلَ مِنَ الطَّسْتِ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میں اپنا پیالہ طشت میں رکھتا ہوں' وہ پیالہ جس میں میرے وضو کا پانی موجود ہے اور وہ طشت جس میں' میں نے وضو کرنا ہے' تو بعض اوقات وہ بھرا ہوتا ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: مجھے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اُس طشت سے کچھ چھینٹے میرے اوپر پڑ جائیں گے اور پیالے میں وہ نہیں ہے اور کچھ چھینٹے طشت میں میرے وضو کے پانی میں پڑ جائیں گے جس میں پیالہ (پانی نکالنے کا ڈبہ) نہیں ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: یہ کوئی بھی چیز تمہیں نقصان نہیں دے گی کیونکہ اس حوالے سے تم معذور ہو اور تم اُسے الگ کر کے پھر طشت کے اندر ڈالو۔

314 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَيْنَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَجْعَلُ اِنَاءَهُ الَّذِي يَتَوَضَّاُ فِيهِ؟ قَالَ: اِلٰى جَنْبِهِ

✵ ✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس برتن سے وضو کرتے تھے' وہ اُسے کہاں رکھتے تھے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اپنے پہلو میں۔

315 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ يَغْتَسِلُ اَوْ يَتَوَضَّاُ مِنَ الْمَاءِ وَيَنْتَضِحُ فِيهِ قَالَ: فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

✵ ✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کسی پانی کے ذریعہ وضو یا غسل کرتا ہے اور اُس کے چھینٹے اُس میں پڑ جاتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَالْحَسَنَ، يُسْاَلَانِ عَنِ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَنْتَضِحُ مِنْ غُسْلِهِ فِي الْمَاءِ الَّذِي يَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

✵ ✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو غسلِ جنابت کرتا ہے اور پھر اُس کے غسل کے پانی کے کچھ چھینٹے اُس پانی میں گر جاتے ہیں جس سے وہ غسل کر رہا ہے' تو اُنہوں نے یہی فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

317 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: كَانَ مَيْمُوْنُ بْنُ مِهْرَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اِنَاءٍ فَيَرْفَعُهُ، لِئَلَّا يَنْتَضِحَ مِنْ غُسْلِهِ

✵ ✵ جعفر بن برقان بیان کرتے ہیں: میمون بن مہران کسی برتن کے ذریعہ غسل کرتے تھے تو اُسے بلند کر کے رکھتے تھے تاکہ اُن کے غسل کے چھینٹے اُس میں نہ پڑیں۔

Marfat.com

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ

باب: سمندر کے پانی کے ذریعہ وضو کرنا

318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: مَاءَانِ لَا يُنَقِّيَانِ مِنَ الْجَنَابَةِ مَاءُ الْبَحْرِ، وَمَاءُ الْحَمَّامِ

قَالَ مَعْمَرٌ: سَاَلْتُ يَحْيَى عَنْهُ بَعْدَ حِيْنٍ فَقَالَ: قَدْ بَلَغَنِيْ مَا هُوَ اَوْثَقُ مِنْ ذٰلِكَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: مَاءُ الْبَحْرِ طَهُوْرٌ، وَحِلٌّ مَيْتَتُهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: دو طرح کے پانی ایسے ہیں جو جنابت سے آدمی کو پاک نہیں کرتے ہیں: سمندر کا پانی اور حمام کا پانی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے کچھ عرصہ بعد یحییٰ سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: مجھ تک جو روایت پہنچی ہے وہ اس سے زیادہ قابلِ اعتماد ہے (وہ روایت یہ ہے:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس کا پانی طہارت دینے والا ہے اور اُس کا مردار حلال ہے۔

319 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَحْرُ طَهُوْرٌ مَاؤُهُ وَحَلَالٌ مَيْتَتُهُ

✽✽ سلیمان بن موسیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''سمندر کا پانی طہارت دینے والا ہے اور اُس کا مردار حلال ہے''۔

320 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽✽ ایک اور سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس کی مانند روایت منقول ہے۔

321 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ،

321-موطا مالك، كتاب الطهارة، باب الطهور للوضوء، حديث:40، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الوضوء من ماء البحر، حديث:763، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بماء البحر، حديث:76، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء بماء البحر، حديث:383، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، ومنهم ابو الاسود حميد بن الاسود البصري الثقة المامون، حديث:444، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب المياه، ذكر الخبر المدحض قول من نفى جواز الوضوء بماء البحر، حديث:1259، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب ذكر الماء الذي لا ينجس، باب الرخصة في الغسل والوضوء من ماء البحر، حديث:112، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في ماء البحر انه طهور، حديث:67، السنن الصغرى، كتاب الطهارة ذكر الفطرة، باب ماء البحر، حديث:59، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، من رخص في الوضوء بماء البحر، حديث:1363، السنن الكبرى للنسائي، كتاب الطهارة، ذكر ماء البحر والوضوء منه، حديث:57، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

اَنَّ نَاسًا مِنْ بَنِي مُدْلِجٍ سَالُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِنَّا نَرْكَبُ اَرْمَاثًا لَنَا، وَيَحْمِلُ اَحَدُنَا مُوَيْهًا لِشَفَتِهٖ، فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِمَاءِ الْبَحْرِ وَجَدْنَا فِي اَنْفُسِنَا، وَاِنْ تَوَضَّاْنَا مِنْهُ عَطِشْنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ

✻✻ مغیرہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: بنو مدلج سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ہم لوگ اپنی کشتیوں پر سفر کرتے ہیں ہم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے جاتا ہے اگر ہم سمندر کے پانی کے ذریعہ وضو کرتے ہیں تو ہمیں اس حوالے سے اُلجھن ہوتی ہے اور اگر ہم اپنے پاس موجود پانی کے ذریعہ وضو کرنا شروع کر دیں تو ہم پیاسے رہ جائیں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس (سمندر) کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اُس کا مردار حلال ہے۔

322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ يَزِيْدَ الْمَدَنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ، مِنَ الصَّيَّادِيْنَ الَّذِيْنَ يَكُوْنُوْنَ فِي الْجَارِ، وَكَانَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يُرْزَقُوْنَ مِنَ الْجَارِ، فَوَجَدَ حَبًّا مَنْثُوْرًا فَجَعَلَ عُمَرُ يَلْتَقِطُهُ حَتّٰى جَمَعَ مِنْهُ مُدًّا، اَوْ قَرِيْبًا مِنْ مُدٍّ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا اَرَاكَ تَصْنَعُ مِثْلَ هٰذَا، وَهٰذَا قُوْتُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ حَتَّى اللَّيْلِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهٗ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، لَوْ رَكِبْتَ لِتَنْظُرَ كَيْفَ نَصْطَادُ؟ قَالَ: فَرَكِبَ مَعَهُمْ فَجَعَلُوْا يَصْطَادُوْنَ، فَقَالَ عُمَرُ: تَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ كَسْبًا اَطْيَبَ - اَوْ قَالَ: اَحَلَّ -، ثُمَّ قَالَ: فَصَنَعْنَا لَهٗ طَعَامًا، فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ سَقَيْنَاكَ طَعَامًا، وَاِنْ شِئْتَ مَاءً فَاِنَّ اللَّبَنَ اَيْسَرُ عِنْدَنَا مِنَ الْمَاءِ اِنَّا نَسْتَعْذِبُ مِنْ مَكَانِ كَذَا قَالَ: فَطَعِمَ، ثُمَّ دَعَا بِالَّذِيْ اَرَادَ، ثُمَّ قُلْنَا: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اِنَّا نَخْرُجُ اِلٰى هَاهُنَا فَنَتَزَوَّدُ مِنَ الْمَاءِ لِشَفَتِنَا، ثُمَّ نَتَوَضَّاُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاَيُّ مَاءٍ اَطْهَرُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟

322- ابو یزید مدنی بیان کرتے ہیں: مجھے صیادین سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے یہ بات بتائی' یہ وہ لوگ ہیں جو جار میں ہوتے تھے اور اہلِ مدینہ کو جار سے رزق حاصل ہوتا تھا' ایک مرتبہ کچھ اناج بکھرا ہوا تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُسے چننا شروع کیا یہاں تک کہ اُنہوں نے ایک مُد یا اُس کے قریب جتنا اناج حاصل کر لیا' پھر اُنہوں نے فرمایا: تمہارے بارے میں مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ تم اس طرح کی حرکت کرو' یہ تو ایک مسلمان کی پورے دن کی خوراک ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ سوار ہو کر چلیں تا کہ خود اس بات کا جائزہ لیں کہ ہم کس طرح شکار کرتے ہیں (تو آپ کو زیادہ بہتر پتا چل جائے گا)۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُن کے ساتھ سوار ہو کر گئے' اُن لوگوں نے شکار شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے آج کے دن جیسا پاکیزہ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حلال رزق پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ پھر راوی نے یہ بات بیان کی کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا تو میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اگر آپ مناسب سمجھیں تو

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه، حديث: 3396، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب في ماء البحر، حديث: 52، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء، حديث: 1، المعجم الكبير للطبراني، باب الجيم، باب من اسمه جابر، ومن غرائب حديث جابر بن عبد الله رضي الله عنه، حديث: 1740، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث: 8554

Marfat.com

ہم آپ کو پینے کے لیے کچھ پیش کرتے ہیں' اگر آپ کو پانی کی طلب ہو رہی ہو تو ہمارے نزدیک پانی کے مقابلہ میں دودھ پیش کرنا زیادہ آسان ہے کیونکہ ہم فلاں جگہ سے میٹھا پانی لے کے آتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا کھایا اور اُن لوگوں کے لیے وہ دعا کی جس کے وہ طلبگار تھے۔ پھر ہم نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم اس جگہ سے نکل کر اپنے ساتھ زادِ راہ کے لیے کچھ پانی رکھیں گے جو ہمارے لیے کافی ہوگا' اگر ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کرلیں (تو یہ ہمارے لیے ٹھیک ہوگا؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! سمندر کے پانی سے زیادہ پاک اور کون سا پانی ہوسکتا ہے؟

323 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: اَيُّ مَاءٍ اَطْهَرُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟

✵✵ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: سمندر کے پانی سے زیادہ پاک پانی اور کون سا ہوگا؟

324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هُمَا بَحْرَانِ (هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ) (الفرقان: 53)

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ دونوں سمندر ہیں (جن کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے:)

''یہ انتہائی میٹھا ہے اور وہ انتہائی کھارا ہے''۔

325 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى عَطَاءً وَّاَنَا اَسْمَعُ، فَقَالَ: اَطَهُورٌ مَاءُ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے سوال کیا' میں اُس وقت اُن کی گفتگو سن رہا تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: کیا سمندر کے پانی کے ذریعے طہارت حاصل ہوسکتی ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ مَاءً غَيْرَ مَاءِ الْبَحْرِ وَالْاِيضَا وَرَاَيْتُ بِئْرًا اَدَعُ الْبِئْرَ وَالْاِيضَا؟ قَالَ: اِنْ تَطَهَّرْتَ مِنْهُمَا فَهُمَا طَهُورٌ قُلْتُ لَهُ: مَا الْاِيضَا؟ قَالَ: الْمِطْهَرَةُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر مجھے سمندر کے پانی کے علاوہ کوئی پانی مل جاتا ہے اور ''ایضا'' بھی مل جاتا ہے اور پھر مجھے کوئی کنواں بھی نظر آ جاتا ہے' تو کیا میں اُس کنویں اور ''ایضا'' کو ترک کردوں (اور سمندر کے پانی سے وضو کرلوں؟) تو اُنہوں نے جواب دیا: اگر تم اُن دونوں کے ذریعہ طہارت حاصل کرتے ہو تو یہ دونوں طہارت کے حصول کا ذریعہ ہیں۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج سے دریافت کیا: ''ایضا'' سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا:

Marfat.com

طہارت کا برتن (یعنی لوٹا)۔

327 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ: سَأَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ اَغْتَسِلُ بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَالْمَاءُ الْعَذْبُ اَحَبُّ اِلَيَّ

✵✵ زبیر بن عدی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا: کیا میں اُس سے غسل کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تاہم میٹھا پانی میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

328 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: مَرَرْتُ بِالْبَحْرِ وَاَنَا جُنُبٌ فَاغْتَسَلْتُ مِنْهُ قَالَ: حَسْبُكَ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا: ایک مرتبہ میرا گزر سمندر کے پاس سے ہوا' میں اُس وقت جنابت کی حالت میں تھا' تو میں نے اُس سمندر (کے پانی کے ذریعہ) غسل کر لیا' تو طاؤس نے جواب دیا: تمہارے لیے یہ کافی ہے۔

بَابُ الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ

باب: جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے

329 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: طُهُورُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ اَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اُسے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آدمی اُسے سات مرتبہ دھوئے''۔

330 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ

330- صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب الماء الذي يغسل به شعر الانسان، حديث:169، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب، حديث:444، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب ذكر الماء الذي لا ينجس، باب الامر باهراق الماء الذي ولغ فيه الكلب ، حديث:97، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، صفة تطهير الاناء اذا ولغ فيه الكلب، حديث:409، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الاسآر، ذكر الامر بغسل الاناء من ولوغ الكلب بعدد معلوم، حديث:1310، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب في ولوغ الكلب، حديث:770، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بسؤر الكلب، حديث:66، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب غسل الاناء من ولوغ الكلب، حديث:360، السنن الصغرى، كتاب الطهارة، ذكر الفطرة، سؤر الكلب، حديث:64، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، في الكلب يلغ في الاناء، حديث:1808، السنن الكبرى للنسائي، كتاب (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے' تو تم اُسے سات مرتبہ دھوؤ جس میں پہلی مرتبہ اُسے مٹی سے دھوؤ''۔

331 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فِی الْكَلْبِ يَلَغُ فِی الْاِنَاءِ قَالَ: لَا تَجْعَلْ فِيْهِ شَيْئًا حَتّٰى تَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

✸✸ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' جو کتے کے برتن میں منہ ڈالنے کے بارے میں ہے۔
طاؤس فرماتے ہیں: تم اُس میں اُس وقت تک کوئی چیز نہ ڈالو جب تک اُسے پہلے سات مرتبہ دھو نہیں لیتے۔

333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: كَمْ يُغْسَلُ الْاِنَاءُ الَّذِی يَلَغُ فِيْهِ الْكَلْبُ؟ قَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ سَمِعْتُ سَبْعًا وَخَمْسًا وَثَلَاثَ مَرَّاتٍ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو' اُسے کتنی مرتبہ دھویا جائے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں سات مرتبہ کی روایت بھی سنی ہے' پانچ مرتبہ کی بھی سنی ہے اور تین مرتبہ کی بھی سنی ہے تو اس میں سے کسی کے مطابق بھی (دھولیا جائے گا)۔

334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ: يُغْسَلُ الْاِنَاءُ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

✸✸ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے' تو اُسے سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

335 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ زِيَادٌ، اَنَّ ثَابِتَ بْنَ عِيَاضٍ، مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ، سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) الطهارة، سؤر الكلب واراقة ما فی الاناء الذی يلغ فيه، حديث:64، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب سؤر الكلب، حديث:50، سنن الدارقطنی، كتاب الطهارة، باب ولوغ الكلب فی الاناء، حديث:154، مسند احمد بن حنبل ، مسند ابی هريرة رضی الله عنه، حديث:7185، مسند الشافعی، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:4، مسند الطيالسی، احاديث النساء ، ما اسند ابو هريرة، وابو صالح، حديث:2528، مسند الحميدی، احاديث ابی هريرة رضی الله عنه، حديث:937، مسند ابی يعلی الموصلی، شهر بن حوشب ، حديث:6536، المعجم الاوسط للطبرانی، باب العين، من اسمه عثمان، حديث:3808، المعجم الصغير للطبرانی ، باب من اسمه ابراهيم، حديث:257، المعجم الكبير للطبرانی، من اسمه عبد الله، وما اسند عبد الله بن عباس رضی الله عنهما، عكرمة عن ابن عباس، حديث:11358

Marfat.com

قَالَ زِيَادٌ: وَاَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ اُسَامَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ آدمی اُسے سات مرتبہ دھوئے''۔

زیاد نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

336 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: يُغْسَلُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِي الْهِرِّ شَيْئًا

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے ایسے کتے کے بارے میں دریافت کیا جو برتن میں منہ ڈال دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس برتن کو تین مرتبہ دھویا جائے گا۔ اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ میں نے اس بارے میں بلی کے حوالے سے کوئی روایت نہیں سنی ہے۔

337 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَلَغَ الْكَلْبُ فِي جَفْنَةِ قَوْمٍ فِيهَا لَبَنٌ فَاَدْرَكُوهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَغَرَفُوا حَوْلَ مَا وَلَغَ فِيهِ قَالَ: لَا تَشْرَبُوهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر کتا کسی ایسے برتن میں منہ ڈال دیتا ہے جس میں دودھ موجود ہو اور پھر اس موقع پر وہ لوگ اُس تک پہنچ جاتے ہیں اور اُس چیز کو نکال دیتے ہیں جس میں اُس نے منہ ڈالا تھا تو عطاء نے فرمایا: تم اُسے نہ پیو۔

338 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْكَلْبِ.

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کتے کے جوٹھے کو ناپسند کرتے تھے۔

339 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، بِمِثْلِهِ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْهِرِّ

باب: بلی کے جوٹھے کا حکم

340 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ السِّنَّوْرِ

✽✽ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ وہ بلی کے جوٹھے کو ناپسند کرتے تھے۔

Marfat.com

341 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

342 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْهِرُّ؟ قَالَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ، اَوْ شَرٌّ مِنْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بلی کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ کتے کے حکم میں ہے بلکہ اُس سے زیادہ بُری ہے۔

343 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے بلی کے بارے میں نقل کرتے ہیں جو کسی برتن میں منہ ڈال دیتی ہے اُن کے والد فرماتے ہیں: یہ کتے کی مانند ہے اور اُس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

344 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: اغْسِلْهُ مَرَّةً وَاَهْرِقْهُ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بلی کے بارے میں فرماتے ہیں: جو بلی کسی برتن میں منہ ڈال دے وہ یہ فرماتے ہیں: تم اُسے ایک مرتبہ دھولو اور اُس میں موجود چیز کو بہا دو۔

345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْاِنَاءِ قَالَ: يُغْسَلُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ: مَرَّةً اَوْ ثَلَاثًا

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے بلی کے بارے میں دریافت کیا جو کسی برتن میں منہ ڈال دیتی ہے تو انہوں نے فرمایا: اُس برتن کو ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے گا۔

حسن بصری فرماتے ہیں: اُس برتن کو ایک یا تین مرتبہ دھویا جائے گا۔

346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، اَنَّهُ رَاَى اَبَا قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيَّ يُصْغِي الْاِنَاءَ لِلْهِرِّ فَتَشْرَبُ مِنْهُ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِهَا.

٭٭ عکرمہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنا برتن بلی کی طرف کر دیا، اُس بلی نے اُس میں سے پانی پی لیا اور پھر اُس کے بچائے ہوئے پانی سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے وضو کر لیا۔

347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ کے حوالے سے منقول ہے۔

348 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ السِّخْتِيَانِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، مَوْلَى

Marfat.com

ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَرَّبَ اَبُو قَتَادَةَ اِنَاءً اِلَى الْهِرِّ فَوَلَغَ فِيهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ مِنْ فَضْلِهِ، وَقَالَ: اِنَّهَا مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ.

✻✻ ایوب سختیانی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام عکرمہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن بلی کے قریب کر دیا' اُس بلی نے اُس میں منہ ڈالا اور پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اُس کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرلیا' اور یہ بات بیان کی کہ یہ گھر کے ساز وسامان کا حصہ ہے۔

349 - آثارِ صحابہ: معمر، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عکرمہ کے حوالے سے منقول ہے۔

350 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي صَالِحٌ، مَوْلَى التَّوْاَمَةِ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: لَا بَاْسَ بِالْوُضُوءِ مِنْ فَضْلِ الْهِرَّةِ اِنَّمَا هُوَ مِنْ عِيَالِي.

✻✻ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلی کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' کیونکہ یہ میرے گھر والوں میں شامل ہے۔

351 - آثارِ صحابہ: عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنِ امْرَاَةٍ، عَنْ اُمِّهَا، وَكَانَتْ عِنْدَ اَبِي قَتَادَةَ مِثْلَ حَدِيثِ مَالِكٍ

✻✻ ایک اور سند کے ساتھ یہ روایت منقول ہے جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

352 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ امْرَاَةٍ، عَنْ اُمِّهَا، وَكَانَتْ تَحْتَ اَبِي قَتَادَةَ - اَنَّ اُمَّهَا اَخْبَرَتْهَا، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ زَارَهُمْ فَسَكَبُوا لَهُ وَضُوءًا فَدَنَتْ مِنْهُ هِرَّةٌ فَاَصْغَى اِلَيْهَا الْاِنَاءَ الَّذِي فِيهِ، وَضُوءُهُ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، ثُمَّ تَوَضَّاَ بِفَضْلِهَا فَعَجِبُوا مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ اَبُو قَتَادَةَ: اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ

352- اسحاق بن عبداللہ نے ایک خاتون کے حوالے سے' اُس کی والدہ کے حوالے سے روایت نقل کی ہے' جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' وہ خاتون بیان کرتی ہیں کہ اُن کی والدہ نے اُنہیں بتایا کہ ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اُن لوگوں کو ملنے کے لیے آئے' اُن لوگوں نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے لیے وضو کا پانی رکھا' اسی دوران ایک بلی اُن کے قریب آ گئی تو اُنہوں نے وہ برتن اُس کی طرف کر دیا' جس میں پانی موجود تھا' اُس بلی نے اُس میں سے پی لیا' پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اُس بلی کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرلیا۔ وہ لوگ اس بات پر حیران ہوئے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''یہ (بلی) نجس نہیں ہوتی ہے بلکہ یہ تمہارے ہاں آنے جانے والے (جانوروں) میں شامل ہے''۔

353 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ، اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا

Marfat.com

فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْئًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ، فَاَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتّٰى تَشْرَبَ قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِي اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ: اَتَعْجَبِيْنَ يَا بِنْتَ اَخِي؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ وَالطَّوَّافَاتِ

✵✵ سیّدہ کبشہ بنت کعب بن مالک' جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کی اہلیہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اُن کے ہاں تشریف لائے' اُس خاتون نے اُن کے لیے وضو کا پانی رکھا' اسی دوران ایک بلی آ گئی اور اُس میں سے پینے لگی تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اُس کی طرف کر دیا' یہاں تک کہ اُس بلی نے وہ پانی پی لیا۔ سیّدہ کبشہ بیان کرتی ہیں کہ جب حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا کہ میں اُن کی طرف تعجب سے دیکھ رہی ہوں تو اُنہوں نے فرمایا: اے میری بھتیجی! کیا تم حیران ہو رہی ہو؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''یہ نجس نہیں ہے' یہ تمہارے گھر میں آنے والے جانوروں میں سے ایک ہے''۔

354 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ: وَلَغَ هِرٌّ فِي لَبَنٍ لِآلِ اَبِي قَيْسٍ فَاَرَادَ اَهْلُهُ اَنْ يُهْرِقُوا اللَّبَنَ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَشْرَبُوْهُ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک بلی نے ابوقیس کے گھرانے کے افراد کے دودھ میں منہ ڈال دیا' تو اُن کے گھر والوں نے دودھ کو بہانے کا ارادہ کیا تو حضرت ابوقیس نے اُن لوگوں کو ایسا کرنے سے منع کر دیا اور اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اُس دودھ کو پی لیں۔

355 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مَوْلًى لِلْاَنْصَارِ، اَنَّ جَدَّتَهُ

353-موطا مالك، كتاب الطهارة، باب الطهور للوضوء، حديث:41، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب الهرة اذا ولغت في الاناء، حديث:769، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة، حديث:68، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء بسؤر الهرة، حديث:364، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في سؤر الهرة، حديث:88، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:518، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الاسآر، ذكر الخبر الدال على ان اسآر السباع كلها طاهرة، حديث:1315 صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب ذكر الماء الذي لا ينجس، باب الرخصة في الوضوء بسؤر الهرة، حديث:105، السنن الصغرى، سؤر الهرة، حديث:67، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات' من رخص في الوضوء بسؤر الهر، حديث:324، السنن الكبرىٰ للنسائي، كتاب الطهارة، سؤر الهر، حديث:62، شرح معاني الآثار للطحاوي، باب سؤر الهر، حديث:35، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روي عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:2223، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب سؤر الهرة، حديث:187، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث ابي قتادة الانصاري، حديث:22005، مسند الشافعي، باب ما خرج من كتاب الوضوء، حديث:9، مسند الحميدي، احاديث ابي قتادة الانصاري رضي الله عنه، حديث:419

Marfat.com

اَخبَرَتْهُ، اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِجَشِيشٍ اَوْ رُزٍّ اِلَى عَائِشَةَ تُهْدِيهِ فَجَاءَتْ بِهِ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَوَضَعَتْهُ فَدَنَتْ مِنْهُ هِرَّةٌ فَاَكَلَتْ مِنْهُ، وَعِنْدَ عَائِشَةَ نِسَاءٌ فَلَمَّا انْصَرَفَتْ دَعَتْ بِهِ فَلَمَّا رَاَتِ النِّسْوَةَ يَتَوَقَّيْنَ الْمَكَانَ الَّذِي اَكَلَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ، وَضَعَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَدَهَا فِي الْمَكَانِ الَّذِي اَكَلَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ وَقَالَتْ: اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ

✵✵ ہشام بن عروہ انصار کے ایک غلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ اُس کی دادی نے اُسے یہ بات بتائی کہ اُس کی مالکن نے اُس خاتون کو جشیش یا شاید رز (مخصوص قسم کے کھانے) کے ہمراہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا اُس خاتون نے وہ چیز تحفہ کے طور پر انہیں بھجوائی تھی، وہ عورت اُس تحفہ کو لے کر آئی تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نماز ادا کر رہی تھیں اُس عورت نے وہ چیز اُن کے پاس رکھ دی ایک بلی اُس چیز کے قریب آئی اور اُس میں سے کھا گئی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ خواتین موجود تھیں جب سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نماز ختم کی تو وہ چیز منگوائی (جو اُن کے لیے تحفہ کے طور پر آئی تھی) جب اُنہوں نے خواتین کو دیکھا کہ وہ اُس جگہ سے بچنے کی کوشش کر رہی ہیں جہاں سے بلی نے کھایا ہے تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ اُسی جگہ پر رکھ دیا جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور فرمایا: یہ نجس نہیں ہے!

356 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَتَوَضَّاُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ قَدْ اَصَابَ مِنْهُ الْهِرُّ قَبْلَ ذٰلِكَ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: بعض اوقات میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے برتن سے وضو کر لیتے تھے جس میں سے پہلے بلی (پانی پی چکی) ہوتی تھی۔

357 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ الْفَزَارِيِّ، عَنْ عَمَّةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عُمَيْلَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَنِ السِّنَّوْرِ يَلَغُ فِي شَرَابِي، فَقَالَ: الْهِرُّ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَلَا تُهْرِقِي شَرَابَكِ وَلَا طَهُورَكِ فَاِنَّهُ لَا يُنَجِّسُ شَيْئًا

✵✵ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک خاتون نے اُن سے بلی کے بارے میں دریافت کیا کہ اُس نے میرے مشروب میں منہ ڈال دیا ہے تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا بلی نے؟ اُس خاتون نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے مشروب یا طہارت کے پانی کو نہ بہاؤ! کیونکہ یہ (جانور) کسی چیز کو ناپاک نہیں کرتا ہے۔

358 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَاَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْهِرُّ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بلی گھر کے ساز و سامان کا حصہ ہے۔

359 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ وُلُوغِ الْهِرِّ فِي الْاِنَاءِ اَيُغْسَلُ؟ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

Marfat.com

✸✸ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بلی کے برتن میں منہ ڈالنے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اُس برتن کو دھویا جائے گا؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ (بلی) گھر کے ساز و سامان کا حصہ ہے۔

360 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: السِّنَّوْرُ مِنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ

✸✸ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: بلی گھر کے ساز و سامان کا حصہ ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الدَّوَابِّ

باب: جانوروں کے جوٹھے کا حکم

361 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ: تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَاحْتَبَسَ، عَنْ اَصْحَابِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالُوْا: مَا حَبَسَكَ؟ قَالَ: دُوَيْبَةٌ شَرِبَتِ الْهِرَّةُ قَالَ صَدَقَةُ: لَا اَدْرِي اَمِنْ وَضُوْئِهِ اَمْ مِنْ فَضْلِ وَضُوْئِهِ لَا اَدْرِي وَقَالَ رَجُلٌ - حِينَئِذٍ عِنْدَنَا مِمَّنْ سَمِعَ الْعِلْمَ -: بَلْ مِنْ وَضُوْئِهِ

✸✸ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرلیا لیکن کچھ دیر تک اپنے اصحاب کے پاس تشریف نہیں لائے' پھر آپ تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کی: آپ کیوں رُک گئے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بلی کی وجہ سے جو پانی پی رہی تھی۔

صدقہ بن یسار نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ وہ پانی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا تھا یا آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی تھا۔ اس پر ایک صاحب نے یہ بات بیان کی کہ ہمارے ہاں ایک صاحب علم نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی تھا (جس میں سے بلی نے پانی پیا تھا)۔

362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحِمَارُ يَشْرَبُ فِي جَفْنَتِي؟ قَالَ: نَعَمْ، وَتَوَضَّاَ بِفَضْلِهِ، ثُمَّ تَلَا (وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا) (النحل: 8) قُلْتُ: فَاِنَّهُ يُنْهَى، عَنْ اَكْلِهِ؟ قَالَ: لَيْسَ اَكْلُهُ مِثْلَ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِفَضْلِهِ فَاسْقِهِ بِجَفْنَتِكَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کوئی گدھا میرے ٹب میں سے پی لیتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم اُس کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرلو۔ پھر اُنہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

"گھوڑے' خچر اور اونٹ (پیدا کیے ہیں) تاکہ تم ان پر سواری کرو"۔

میں نے دریافت کیا: کیا انہیں کھانے سے منع کیا گیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ان کے کھانے کا حکم اُس طرح کا نہیں ہے کہ جو اُن کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کا ہے' تم اس کو اپنے ٹب میں پانی پلا سکتے ہو۔

363 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّاُ بِفَضْلِ الْحِمَارِ

Marfat.com

٭٭ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں کہ وہ گدھے کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کر لیتے تھے۔

364 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ رَاَى مُجَاهِدًا يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِ الْحِمَارِ

٭٭ معمر نے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' جس نے مجاہد کو گدھے کے (پینے سے) بچے ہوئے پانی سے وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

365 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ فَضْلِ الْحِمَارِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ.

وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ مِنْ فَضْلِ الْحِمَارِ بِالْوَضُوْءِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے گدھے کے (پینے سے) بچنے والے پانی سے وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بیان کی ہے جس نے حسن بصری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ گدھے کے پینے سے بچنے والے پانی کے ذریعے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

366 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ، عَنْ سُؤْرِ الْحِمَارِ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِفَضْلِ الدَّوَابِّ كُلِّهَا. قَالَ: وَسَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ، عَنْ سُؤْرِ الْحِمَارِ فَكَرِهَهُ

٭٭ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے گدھے کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: تمام جانوروں کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے گدھے کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

367 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِسُؤْرِ الْحِمَارِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: گدھے کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

368 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالْوُضُوْءِ بِفَضْلِ الْحِمَارِ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: گدھے کے (پینے سے) بچنے والے پانی کے ذریعہ وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

369 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، كَرِهَ سُؤْرَ الْحِمَارِ وَالْبَغْلِ وَالْكَلْبِ وَلَا يَرَى بِسُؤْرِ الْفَرَسِ الشَّاةِ بَاْسًا.

٭٭ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ گدھے' خچر' کتے کے جوٹھے کو مکروہ قرار دیتے تھے' البتہ وہ گھوڑے یا بکری کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

Marfat.com

370 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابراہیم نخعی کے بارے میں منقول ہے۔

371 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَتَوَضَّاَ بِفَضْلِ الْحِمَارِ قَالَ: وَهَلْ هُوَ لَا الْحِمَارُ؟

✵✵ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس چیز کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ گدھے کے پینے سے بچنے والے پانی کے ذریعہ وضو کیا جائے' وہ یہ فرماتے تھے: وہ صرف گدھا ہی ہے۔

372 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَا لَا تَاْكُلُ لَحْمَهُ لَا تَتَوَضَّاْ بِفَضْلِهٖ، قَالَ قَتَادَةُ: وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَخْتَلِفُ فِيمَا اُكِلَ لَحْمُهُ مِنَ الدَّوَابِّ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِفَضْلِهٖ وَيُشْرَبُ مِنْهُ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جس جانور کا گوشت تم نہیں کھاتے ہو اُس کے جوٹھے پانی کے ذریعہ وضو نہ کرو۔

قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے کسی بھی شخص کو اس بارے میں اختلاف کرتے ہوئے نہیں سنا کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے اُن کے جوٹھے پانی کے ذریعہ وضو کیا جاسکتا ہے اور اُس پانی کو پیا بھی کیا جاسکتا ہے۔

373 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْحِمَارِ وَالْكَلْبِ وَالْهِرِّ اَنْ يُتَوَضَّاَ بِفَضْلِهِمْ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ گدھے' کتے اور بلی کے جوٹھے کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ اُن کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کیا جائے۔

374 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بَابُ سُؤْرِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کے جوٹھے کا حکم

375 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْوُضُوْءِ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ، فَكِلَاهُمَا نَهَانِيْ عَنْهُ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری اور سعید بن مسیّب سے عورت کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو ان دونوں حضرات نے مجھے اس سے منع کر دیا۔

376 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يَتَنَازَعَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ الْوُضُوْءَ وَيَقُوْلُ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ

Marfat.com

بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ

✲✲ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ مرد اور عورت ایک ساتھ وضو کریں۔ وہ یہ فرماتے تھے: نبی اکرم ﷺ نے اس چیز سے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

377 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُعْفِيِّ، عَنْ ذِي قَرَابَةٍ، لِجُوَيْرِيَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ: لَا تَتَوَضَّأْ بِفَضْلِ وَضُوْئِي

✲✲ جابر بن یزید جعفی نے سیدہ جویریہ ؓ جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ ہیں' اُن کے ایک رشتہ دار کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ سیدہ جویریہ ؓ فرماتی ہیں: تم میرے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو نہ کرو۔

378 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ سِنِيْنَ اَنَّهُ قَالَ: نَهٰى اَنْ يَّتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ

✲✲ حمید بن عبد الرحمٰن حمیری نے ایک صحابی کے حوالے سے' جنہیں تین سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہنے کا شرف حاصل ہوا' یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرے۔

379 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، اَوْ غَيْرَهٗ يُحَدِّثُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّهٗ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا بِفَضْلِ شَرَابِ الْمَرْاَةِ وَلَا بِفَضْلِ وَضُوْئِهَا وَيَقُوْلُ: هِيَ اَنْظَفُ ثِيَابًا وَاَطْيَبُ رِيْحًا

✲✲ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ عورت کے پینے سے بچنے والے یا اُس کے وضو سے بچنے والے پانی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ وہ یہ فرماتے تھے: عورت کے کپڑے زیادہ صاف ہوتے ہیں اور اُس کی خوشبو زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔

380 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهٗ

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عباس ؓ سے منقول ہے۔

381 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: الْمَرْاَةُ تَغْتَسِلُ غَيْرُ الْجُنُبِ، اَيَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِفَضْلِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا اور کہا: ایک عورت جو جنبی نہیں ہے' وہ غسل کرتی ہے تو کیا اُس کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ مرد غسل کر سکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

382 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ حَائِضًا كَانَتْ اَوْ غَيْرَ حَائِضٍ اِذَا لَمْ يَكُنْ فِيْ يَدَيْهَا بَاْسٌ

Marfat.com

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے بچائے ہوئے پانی میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو یا حیض کی حالت میں نہ ہو جبکہ اُس کے ہاتھوں میں کوئی گندگی نہ لگی ہوئی ہو۔

383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ مَا لَمْ تَكُنْ حَائِضًا أَوْ جُنُبًا

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرلے جبکہ وہ عورت حیض یا جنابت کی حالت میں نہ ہو۔

384 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: لَقِيتُ الْمَرْأَةَ عَلَى الْمَاءِ تَغْتَسِلُ بِهِ أَوْ تَتَوَضَّأُ، يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِفَضْلِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَانَتْ مُسْلِمَةً قَالَ عَطَاءٌ: يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ غَيْرَ جُنُبَيْنِ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: میری ملاقات ایک عورت سے پانی کے پاس ہوتی ہے جس پانی کے ذریعہ اُس عورت نے غسل کیا تھا یا وضو کیا تھا' تو کیا مرد اُس کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ عورت مسلمان ہو۔

عطاء کہتے ہیں: مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرسکتا ہے جبکہ وہ دونوں (مرد اور عورت) جنابت کی حالت میں نہ ہوں۔

385 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَرْجِسَ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فَإِذَا خَلَتْ بِهِ فَلَا تَقْرَبْهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد اور عورت ایک ہی برتن سے غسل کرلیں' لیکن جب عورت پہلے غسل کرچکی ہو تو پھر تم اُس پانی کے قریب نہ جاؤ۔

386 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْوُضُوءِ مِنْ فَضْلِ شَرَابِ الْمَرْأَةِ، وَفَضْلِ وَضُوئِهَا مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا، أَوْ حَائِضًا فَإِذَا خَلَتْ بِهِ فَلَا تَقْرَبْهُ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے پینے سے بچنے والے پانی یا اُس کے وضو سے بچنے والے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے' جبکہ وہ عورت جنابت کی حالت میں نہ ہو' یا حیض کی حالت میں نہ ہو' اور جب وہ پانی صرف اُس عورت نے استعمال کیا ہو تو تم اُس کے قریب نہ جاؤ۔

387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ إِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: الْمَرْأَةُ تَغْتَسِلُ غَيْرَ جُنُبٍ أَيَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِإِنَاءٍ مَعَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا' اُس نے کہا: ایک عورت غسل کرتی ہے' لیکن وہ

Marfat.com

عورت جنابت کی حالت میں نہیں ہے' کیا مرد اُس عورت کے ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کر سکتا ہے؟ عطاء نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ سُؤْرِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے جوٹھے کا حکم

388 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَشْرَبُ فِي الْإِنَاءِ وَاَنَا حَائِضٌ فَيَاْخُذُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ، وَكُنْتُ آخُذُ الْعَرْقَ فَاَنْتَهِشُ مِنْهُ فَيَاْخُذُهُ مِنِّي، ثُمَّ يَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَنْتَهِشُ مِنْهُ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں کسی برتن میں سے پانی پیتی تھی' میں اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ برتن لیتے تھے اور اپنا منہ اُسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے منہ رکھا ہوا تھا اور پھر وہ پانی پی لیتے تھے۔ اسی طرح میں کوئی ہڈی لے کر اُسے نوچ کر کھاتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہ مجھ سے لے لیتے تھے اور پھر اپنا منہ مبارک اُس جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور پھر آپ اُسے نوچ کر کھاتے تھے۔

389 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ سُؤْرِ الْحَائِضِ، وَالْجُنُبِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے حیض والی عورت یا جنابت والی عورت کے جوٹھے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

390 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَاْسَ بِسُؤْرِ الْحَائِضِ، وَالْجُنُبِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا وُضُوْءًا، اَوْ شَرَابًا

٭٭ امام شعبی بیان کرتے ہیں: حیض والی عورت اور جنبی شخص کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اُنہوں نے اُس پانی کے ذریعہ وضو کرنے یا اُسے پینے میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

391 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِسُؤْرِ الْحَائِضِ اَنْ

388- صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها وترجیله وطهارة سؤرها والاتكاء في، حدیث:479، صحیح ابن خزیمة، کتاب الوضوء ، جماع ابواب ذکر الماء الذی لا ینجس، باب الدلیل علی ان سؤر الحائض لیس بنجس ، حدیث:111، مستخرج ابی عوانة، مبتدا کتاب الحیض والاستحاضة، بیان اباحة شرب سؤر الحائض ، حدیث:692، صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب الاسآر، ذکر الخبر المدحض قول من زعم ان سؤر المراة الحائض نجس، حدیث:1309، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب الانتفاع بفضل الحائض ، حدیث:280، السنن الکبرٰی للنسائی، کتاب الطهارة، سؤر الحائض ، حدیث:60، مسند احمد بن حنبل ، الملحق المستدرک من مسند الانصار، حدیث السیدة عائشة رضی الله عنها ، حدیث:23824

Marfat.com

يَشْرَبَهُ، وَاَنْ يَتَوَضَّاَ مِنْهُ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: حیض والی عورت کے جوٹھے میں کوئی حرج نہیں ہے' اُسے پیا بھی جا سکتا ہے اور اُس سے وضو بھی کیا جا سکتا تھا۔

392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ كَانَ يَكْرَهُ سُؤْرَ الْجُنُبِ وَوُضُوءَهُ وَشَرَابَهُ، وَكَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يَتَوَضَّاَ بِفَضْلِ الْحَائِضِ، وَيَكْرَهُ فَضْلَ شَرَابِهَا .

✱✱ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ جنبی شخص کے جوٹھے کو مکروہ قرار دیتے تھے' خواہ اُس پانی سے وضو کیا جائے یا اُسے پیا جائے' البتہ وہ حیض والی عورت کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' البتہ وہ اُس کے مشروب کے بچائے ہوئے پانی کو مکروہ سمجھتے تھے۔

393 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

394 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ فَضْلَ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ حیض والی عورت اور جنبی شخص کے بچائے ہوئے پانی کو مکروہ سمجھتے تھے۔

395 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِفَضْلِ الْمَرْاَةِ حَائِضًا كَانَتْ، اَوْ غَيْرَ حَائِضٍ

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عورت کے بچائے ہوئے پانی میں کوئی حرج نہیں ہے' خواہ وہ حیض کی حالت میں ہو یا حیض کی حالت میں نہ ہو۔

396 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحَمَّتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّاَ مِنْ فَضْلِهَا فَقَالَتْ: اِنِّي اغْتَسَلْتُ مِنْهُ فَقَالَ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ.

✱✱ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے ایک خاتون نے غسلِ جنابت کیا' پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپ اُس خاتون کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرنے لگے تو اُس خاتون نے عرض کی: میں نے اس پانی سے ابھی غسل کیا ہے! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی ہے۔

397 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

Marfat.com

398 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ تُنَاوِلُ الرَّجُلَ وَضُوْئًا، فَتُدْخِلُ يَدَهَا فِيْهِ قَالَ: اِنَّ حَيْضَتَهَا لَيْسَتْ فِيْ يَدِهَا

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے حیض والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ وہ مرد کو وضو کا پانی پکڑا سکتی ہے اور وہ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کرسکتی ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس عورت کا حیض اُس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

399 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يَتَوَضَّاُ الْجُنُبُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْجُنُبِ، وَالرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ يَتَوَضَّاُ اَحَدُهُمَا بِفَضْلِ الْاٰخَرِ جُنُبَيْنِ؟ قَالَ: اَمَّا لِصَلَاةٍ فَلَا، وَلٰكِنَّ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ وَالنَّوْمَ قَالَ: لَا يُنْتَفَعُ بِفَضْلِ وَضُوْءِ الْجُنُبِ لِلصَّلَاةِ قُلْتُ: وَالْحَائِضُ بِمَنْزِلَتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص دوسرے جنبی شخص کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرسکتا ہے؟ کیا مرد اور عورت ان دونوں میں سے کوئی ایک' دوسرے کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ وضو کرسکتا ہے' جبکہ وہ دونوں جنابت کی حالت میں ہوں؟ تو عطاء نے جواب دیا: جہاں تک نماز کے لیے وضو کا تعلق ہے تو وہ تو نہیں ہوگا' البتہ جہاں تک کھانے پینے یا سونے کے لیے وضو کا تعلق ہے تو وہ ہو جائے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جنبی شخص کے وضو سے بچنے والے پانی کے ذریعہ نماز کے لیے نفع حاصل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: حیض والی عورت کا حکم بھی اس کی مانند ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

400 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَغْتَسِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ وَنِسَاؤُنَا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم لوگ اور ہماری بیویاں ایک ہی برتن سے غسل کرلیا کرتے تھے۔

---

400 - صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب وضوء الرجل مع امراته، حديث:189، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب ذكر الماء الذى لا ينجس، باب ذكر الدليل على ان لا توقيت فى قدر الماء الذى، حديث:121، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المراة، ذكر الاباحة للرجال والنساء ان يتوضؤوا من اناء واحد، حديث:1281، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:527، موطا مالك، كتاب الطهارة' باب الطهور للوضوء، حديث:43، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المراة، حديث:72، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الرجل والمراة يتوضآن من اناء واحد، حديث:378، السنن الصغرى، كتاب المياه، باب الرخصة فى فضل المراة، حديث:342، السنن الكبرى للنسائى، كتاب الطهارة، وضوء الرجال والنساء جميعا، حديث: 70، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب استعمال الرجل فضل وضوء المراة، حديث:116، مسند احمد بن حنبل، مسند عبد الله بن عمر رضى الله عنه۔

ترمذی، كتاب الوضوء ، حديث:11

Marfat.com

401 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا بَأْسَ أَنْ تَمْتَشِطَ الْمَرْأَةُ الطَّاهِرُ بِفَضْلِ الْجُنُبِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَيُخْتَضَبَ بِفَضْلِهَا يَأْكُلُ اَحَدُهُمَا وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ الْآخَرِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ پاک عورت' جنابت والے شخص کے غسلِ جنابت سے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ کنگھی کرلے یا اُس کے بچائے ہوئے پانی کو خضاب میں شامل کرلے' اُن دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے بچائے ہوئے کھانے کو کھا' یا پانی کو پی بھی سکتا ہے۔

402 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَعَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ تَمْتَشِطَ الْمَرْأَةُ الطَّاهِرُ بِفَضْلِ الْحَائِضِ.

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ پاک عورت' حیض والی عورت کے بچائے ہوئے پانی کے ذریعہ کنگھی کرلے یا سر دھولے۔

403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَسِّ الْإِبِطِ

باب: بغلوں کو چھونا

404 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً، عَنْ مَسِّ الْإِبِطِ، فَقَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ اَمَسَّهُ مُنْذُ سَمِعْتُ فِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مَا سَمِعْتُ وَلَا اَتَوَضَّأُ مِنْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے بغل کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے اُس وقت سے اسے چھونا پسند نہیں ہے جب سے میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات سنی ہے' لیکن میں یہ نہیں سمجھتا کہ اس کو چھونے کے بعد وضو کرنا لازم ہوتا ہے۔

405 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ مَسَّ اِبِطَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ قَالَ: وَلَمْ اَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ اِلَّا مِنْهُ قَالَ: وَاِنَّا نُحَدِّثُ النَّاسَ بِالْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَمَا يُصَدِّقُونَا فَكَيْفَ اِذَا حَدَّثْنَا بِمَسِّ الْإِبِطِ؟

✵✵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بغل کو چھو لیتا ہے' وہ وضو کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت صرف اُنہی سے سنی ہے۔

اُنہوں نے یہ بھی بتایا کہ ہم تو لوگوں کو یہی بیان کرتے رہے ہیں کہ شرمگاہ کو چھونے سے وضو لازم ہوتا ہے' تو اُنہوں نے ہماری یہ بات بھی نہیں مانی' تو اگر ہم بغل کو چھونے سے وضو لازم ہونے کی حدیث اُنہیں بیان کریں گے تو پھر کیا ہوگا۔

Marfat.com

406 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ الذَّكَرَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے' تاہم اُس میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

407 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُمِرُّ يَدَهُ عَلَى إِبِطِهِ إِذَا تَوَضَّأَ، ثُمَّ لَا يُعِيدُ وُضُوئًا

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وضو کرتے ہوئے اپنا ہاتھ بغل تک لے جاتے تھے' لیکن پھر وہ ازسرنو وضو نہیں کرتے تھے۔

408 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى الْبَكَّاءُ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ فَرَأَيْتُهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ، ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى إِبِطِهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

٭٭ یحییٰ بکاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے ایک تہبند باندھا ہوا ہے اور ایک چادر اوڑھی ہوئی ہے' پھر میں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے اپنا ہاتھ اپنی ناک پر رکھا اور دوسرا ہاتھ بغل پر رکھا' وہ اُس وقت نماز کی حالت میں تھے۔

409 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِي نَتْفِ الْإِبِطِ وُضُوءٌ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: بغل کے بال اُکھیڑنے پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا

410 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ أَنَّ بُسْرَةَ بِنْتَ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرِّثٍ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا تَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَتَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهَا، ثُمَّ تُدْخِلُ يَدَهَا فِي دِرْعِهَا فَتَمَسُّ فَرْجَهَا أَيَجِبُ عَلَيْهَا الْوُضُوءُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتُعِدِ الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ. قَالَ: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو جَالِسٌ فَلَمْ يُفْزِعْ ذَلِكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بَعْدُ

٭٭ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایک عورت نماز کے لیے وضو کرتی ہے' جب وہ وضو کر کے فارغ ہوتی ہے تو وہ اپنا ہاتھ اپنی قمیص میں داخل کرتی ہے اور اُس کا ہاتھ اُس کی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے' تو کیا اُس عورت پر دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب وہ اپنی شرمگاہ کو چھو لے تو اُسے نماز اور وضو کو دُہرانا ہوگا۔

Marfat.com

راوی بیان کرتے ہیں: وہاں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے' اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس حوالے سے کوئی اعتراض نہیں کیا۔

411 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: تَذَاكَرَ هُوَ وَمَرْوَانُ الْوُضُوءَ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ، فَقَالَ مَرْوَانُ: حَدَّثَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ، اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ فَكَانَّ عُرْوَةُ لَمْ يَقْنَعْ بِحَدِيْثِهٖ فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ اِلَيْهَا شُرْطِيًّا فَرَجَعَ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُ بِالْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْفَرْجِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهٗ

✵✵ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ اُن کی اور مروان کی اس بارے میں بحث ہوگئی کہ کیا شرمگاہ کو چھونے سے وضو لازم ہوتا ہے۔ مروان نے یہ بتایا کہ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث بیان کی ہے کہ اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنے کا حکم دیتے تھے۔

عروہ نے اس حدیث پر قناعت نہیں کی تو مروان نے سیّدہ بسرہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ایک سپاہی کو بھیجا' وہ سپاہی واپس آیا اور اُس نے ان حضرات کو بتایا کہ اُس نے اس خاتون کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ اُس خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شرمگاہ چھونے پر وضو کرنے کا حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: ہشام بن عروہ نے اپنے والد کے حوالے سے اس کی مانند روایت مجھے بیان کی ہے۔

412 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا مَسَّ اَحَدُكُمْ ذَكَرَهٗ فَلْيَتَوَضَّاْ

✵✵ سیّدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

---

411 -الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب الوضوء من مس الذكر، حدیث:80، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الوضوء من مس الذكر، حدیث:476، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، حدیث:156، سنن الدارمی، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر، حدیث:759، موطأ مالك، كتاب الطهارة، باب الوضوء من مس الفرج، حدیث:88، المستدرك علی الصحیحین للحاكم، كتاب الطهارة' ومنهم ربیعة بن عثمان التیمی، حدیث:430، صحیح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ذكر خبر فیه كالدلیل علی ان الملامسة للرجل من امراته لا، حدیث:18 1، صحیح ابن خزیمة، كتاب الوضوء، جماع ابواب الاحداث الموجبة للوضوء، باب استحباب الوضوء من مس الذكر، حدیث:33، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، الوضوء من مس الذكر، حدیث:163، مصنف ابن ابی شیبة، كتاب الطهارات، من كان یری من مس الذكر وضوء ا، حدیث:1707

Marfat.com

''جب کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے تو اُسے وضو کرنا چاہیے''۔

413 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ عَادَ لَهَا فَقِيلَ لَهُ: اِنَّكَ قَدْ كُنْتَ صَلَّيْتَ فَقَالَ: اَجَلْ، وَلٰكِنِّى مَسَسْتُ ذَكَرِى فَنَسِيتُ اَنْ اَتَوَضَّاَ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی' پھر آپ نے اُس نماز کو دُہرایا تو آپ کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ تو یہ نماز ادا کر چکے تھے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! میں نے اپنی شرمگاہ کو چھو لیا تھا اور (پھر دوبارہ) وضو کرنا بھول گیا تھا۔

414 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهُ، اَنَّ بَعْضَ بَنِى سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ قَالَ: كُنْتُ اَمْسِكُ عَلٰى سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ مَرَّةً الْمُصْحَفَ وَهُوَ يَسْتَذْكِرُ اِلٰى اَنْ حَكَّنِىْ ذَكَرِى فَحَكَكْتُهُ، فَلَمَّا رَآنِىْ اُدْخِلُ يَدِىْ هُنَالِكَ قَالَ: اَمَسَسْتَهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: قُمْ فَتَوَضَّاْ

✽✽ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے نے اُنہیں یہ بات بتائی کہ ایک دن میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے لیے قرآنِ مجید پکڑا ہوا تھا' وہ میرے ساتھ دور کر رہے تھے' اس دوران مجھے اپنی شرمگاہ پر خارش محسوس ہوئی جب اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنا ہاتھ اُس طرف بڑھایا ہے تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے اُسے چھوا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو اُنہوں نے کہا: تم اُٹھو اور وضو کرو!

415 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ اَبِىْ حُرَّةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ قَالَ: كُنْتُ اَعْرِضُ عَلٰى اَبِىْ اَمْسِكُ الْمُصْحَفَ، وَهُوَ يَقْرَاُهُ فَحَكَّنِىْ ذَكَرِى فَاَدْخَلْتُ يَدِىْ فَحَكَكْتُهُ، فَاِذَا اَنَا قَدْ مَسَسْتُ ذَكَرِى فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ: قُمْ فَتَوَضَّاْ، فَفَعَلْتُ

✽✽ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: میں اپنے والد کے سامنے قرآنِ پاک پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا' وہ اُس کی تلاوت کر رہے تھے' اسی دوران میں نے اپنی شرمگاہ پر خارش محسوس کی تو میں اپنا ہاتھ اس طرف لے گیا اور وہاں خارش کی' میں نے اپنی شرمگاہ کو چھو لیا تھا' جب میں نے اس بات کا تذکرہ اُن کے سامنے کیا تو اُنہوں نے کہا: تم اُٹھو اور وضو کرو! تو میں نے ایسا ہی کیا۔

416 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ مُلَيْكَةَ، يُحَدِّثُ عَمَّنْ لَا اَتَّهِمُ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّى بِالنَّاسِ حِيْنَ بَدَاَ فِى الصَّلَاةِ، فَزَلَّتْ يَدُهُ عَلٰى ذَكَرِهِ فَاَشَارَ اِلَى النَّاسِ اَنِ امْكُثُوا، وَذَهَبَ فَتَوَضَّاَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى فَقَالَ لَهُ اَبِىْ: لَعَلَّهُ وَجَدَ مَذْيًا؟ قَالَ: لَا اَدْرِى

✽✽ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ وہ کھڑے ہوئے لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' جیسے ہی اُنہوں نے نماز شروع کی تو اُن کا ہاتھ پھسل کر شرمگاہ کی طرف چلا گیا' تو اُنہوں نے لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم لوگ ٹھہرے رہو' پھر وہ گئے' وضو کیا اور پھر آ کر لوگوں کو نماز پڑھائی۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) میرے والد نے اُن سے (راوی سے) دریافت

Marfat.com

کیا: شاید اُنہیں مذی محسوس ہوئی تھی؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

417 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلَّى بِهِمُ الْعَصْرَ، ثُمَّ سَارَ اَمْيَالًا قَالَ: حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ: سِتَّةً قَالَ: ثُمَّ نَزَلَ فَتَوَضَّاَ وَاَعَادَ الصَّلَاةَ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: اَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ صَلَّيْتَ؟ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ قَدْ مَسِسْتُ ذَكَرِي فَصَلَّيْتُ وَلَمْ اَتَوَضَّاْ، فَلِذٰلِكَ اَعَدْتُ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائی' پھر وہ کچھ میل تک سفر کرتے رہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ روایت میں یہ الفاظ ہیں: چھ میل تک سفر کرتے رہے' پھر وہ اُترے اُنہوں نے وضو کیا اور نماز کو دُہرایا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ یہ نماز ادا کر نہیں چکے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! لیکن میں نے اپنی شرمگاہ کو چھولیا تھا اور بعد میں از سر نو وضو کیے بغیر نماز پڑھ لی تھی تو اس لیے میں نے اُسے دُہرایا ہے۔

418 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلَّى بِهِمْ بِطَرِيقِ مَكَّةَ الْعَصْرَ، ثُمَّ رَكِبْنَا فَسِرْنَا مَا قُدِّرَ اَنْ نَسِيرَ، ثُمَّ اَنَاخَ ابْنُ عُمَرَ فَتَوَضَّاَ وَصَلَّى الْعَصْرَ وَحْدَهُ، قَالَ سَالِمٌ: فَقُلْتُ لَهُ: اِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ لَنَا صَلَاةَ الْعَصْرِ اَفَنَسِيتَ؟ قَالَ: اِنِّي لَمْ اَنْسَ وَلٰكِنِّي قَدْ مَسِسْتُ ذَكَرِي قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ، فَلَمَّا ذَكَرْتُ ذٰلِكَ تَوَضَّاْتُ فَعُدْتُ لِصَلَاتِي. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، اَنَّ سَالِمًا حَدَّثَهُ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ شِهَابٍ هٰذَا، غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ اَيَّ صَلَاةٍ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن لوگوں کو مکہ کے راستے میں عصر کی نماز پڑھائی' پھر ہم سوار ہوئے اور سفر کرنے لگے' جتنا ہمارا نصیب تھا اُتنی دیر ہم چلتے رہے' پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے اونٹ کو بٹھایا' اُنہوں نے وضو کیا اور اکیلے عصر کی نماز ادا کی۔ سالم بیان کرتے ہیں: میں نے اُن سے کہا کہ آپ نے تو ہمیں عصر کی نماز پڑھا دی ہوئی ہے' کیا آپ بھول گئے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا: میں بھولا نہیں ہوں لیکن میں نے نماز پڑھنے سے پہلے اپنی شرمگاہ کو چھوا تھا' جب مجھے یہ بات یاد آئی تو میں نے وضو کر کے اپنی نماز کو دُہرا لیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے' تاہم اُس میں یہ ذکر نہیں ہے کہ وہ نماز کون سی ہے۔

419 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ اَبِي يَغْتَسِلُ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ فَيَقُولُ: اَمَا يُجْزِئُكَ الْغُسْلُ، فَيَقُولُ: بَلٰى، وَلٰكِنْ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِي شَيْءٌ فَاَمَسُّهُ فَاَتَوَضَّاُ لِذٰلِكَ

✵✵ سالم بیان کرتے ہیں: میرے والد پہلے غسل کرتے تھے' پھر وضو کرتے تھے' پھر یہ کہتے تھے: کیا تمہارے لیے غسل کافی نہیں ہے! پھر وہ کہتے تھے: جی ہاں! لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید میری شرمگاہ سے کوئی چیز نکلی تھی اور میں نے اُسے چھو لیا تھا' میں اس وجہ سے وضو کرتا ہوں۔

420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسِسْتَ ذَكَرَكَ وَاَنْتَ تَغْتَسِلُ قَالَ: اِذًا اَعُودُ بِوُضُوءٍ

Marfat.com

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر غسل کرنے کے دوران آپ اپنی شرمگاہ کو چھولیں؟ انہوں نے فرمایا: اس صورت میں میں دوبارہ وضو کروں گا۔

421 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اُسے از سرِ نو وضو کرنا چاہیے۔

422 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَإِنَّمَا أَثَرَ ذٰلِكَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ لَهُ قَيْسٌ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ لَوْ مَسِسْتَ ذَكَرَكَ، وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ اَكُنْتَ مُنْصَرِفًا وَقَاطِعًا صَلَاتَكَ لِتَتَوَضَّأَ؟ قَالَ: نَعَمْ وَاللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَقَاطِعًا صَلَاتِي وَمُتَوَضِّئًا

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھولے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

یہی بات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ قیس نے ان سے کہا: اے ابومحمد! اگر آپ اپنی شرمگاہ کو چھو لیں اور اس دوران آپ فرض نماز ادا کر رہے ہوں تو کیا آپ وضو کرنے کے لیے اپنی نماز کو ختم کر دیں گے اور اُسے منقطع کر دیں گے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں اپنی نماز کو منقطع کر دوں گا اور وضو کروں گا۔

423 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَسِسْتُ الذَّكَرَ مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ قَالَ: فَلَا وُضُوءَ إِلَّا مِنْ مُبَاشَرَةٍ، ثُمَّ بِالْمَسِيسِ قُلْتُ: بِالْفَخِذِ اَوِ السَّاقِ قَالَ: فَلَا وُضُوءَ إِلَّا بِالْيَدِ قُلْتُ: فَمَا يُفَرِّقُ بَيْنَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ مِنَ الرِّجْلِ وَكَيْفَ لَا يَمَسُّ الرِّجْلَ، لَيْسَتِ الْيَدُ كَهَيْئَةِ الرِّجْلِ فِي ذٰلِكَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے کپڑے سے باہر اپنی شرمگاہ کو چھولیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: وضو صرف اُس صورت میں لازم ہوتا ہے جب مباشرت ہو یا (کسی رکاوٹ کے بغیر) چھوتا ہو۔ میں نے دریافت کیا: زانو یا پنڈلی کا کیا حکم ہے؟ انہوں نے فرمایا: وضو صرف اُس وقت لازم ہوتا ہے جب ہاتھ کے ذریعہ چھوا جائے۔ میں نے دریافت کیا: ان کے درمیان فرق کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ (یعنی شرمگاہ) ٹانگ کا حصہ ہے اور ٹانگ تو اس سے مس ہوگی لیکن اس بارے میں ہاتھ کا حکم ٹانگ کی مانند نہیں ہے۔

424 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ إِنْ مَسِسْتُ ذَكَرِي وَلَمْ اَمَسَّ سَبِيلَ الْبَوْلِ قَالَ: إِذَا مَسِسْتَ ظَهْرَهُ اَوْ اَيَّهُ كَانَ فَتَوَضَّأْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنی شرمگاہ کو چھولوں لیکن میں نے پیشاب کی جگہ کو نہ چھوا ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: اگر تم نے اُس کے اوپر والے حصے کو چھولیا ہو یا کسی بھی حصے کو چھوا ہو تو بھی تم وضو کرو۔

425 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ اَبِي عَبْدِ

Marfat.com

الرَّحْمَنِ، عَنْ اَبِی اُمَامَةَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَسَسْتُ ذَكَرِی وَاَنَا اُصَلِّی قَالَ: لَا بَاْسَ اِنَّمَا هُوَ جُذْیَةٌ مِنْكَ

✵✵ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُس نے عرض کی: میں نے نماز پڑھنے کے دوران اپنی شرمگاہ کو چھولیا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' یہ تمہارے وجود کا حصہ ہے۔

426 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ قَیْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَتَوَضَّاُ فَیَهْوِی بِیَدِهِ فَیَمَسُّ ذَكَرَهُ اَیَتَوَضَّاُ؟ ثُمَّ اَهْوَی بِیَدَیَّ فَاَمَسَّ ذَكَرِی؟ قَالَ: هُوَ مِنْكَ

✵✵ حضرت قیس بن طلق رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو وضو کرتا ہے اور ہاتھ بڑھا کر اپنی شرمگاہ کو چھولیتا ہے تو کیا اُسے ازسرنو وضو کرنا چاہیے' میں نے اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنی شرمگاہ کو چھولیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہارے وجود کا حصہ ہے۔

427 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اجْتَمَعَ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ، مَنْ یَقُولُ: مَا اُبَالِی مَسَسْتُهُ اَمْ اُذُنِی، اَوْ فَخِذِی، اَوْ رُكْبَتِی

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب اکٹھے ہوئے تو اُن میں سے ایک صاحب نے یہ کہا کہ میں اس بات کی کوئی پروا نہیں کرتا کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا اپنے کان کو چھولیا ہے' یا زانو کو چھولیا ہے' یا گھٹنے کو چھولیا ہے۔

428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِیِّ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: مَا اُبَالِی اِیَّاهُ مَسَسْتُ اَوْ اُذُنِی اِذَا لَمْ اَعْتَمِدْ لِذٰلِكَ

426-الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم، باب ترك الوضوء من مس الذكر، حدیث:81، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب الرخصة فی ذلك، حدیث:480، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب الرخصة فی ذلك، حدیث: 157، السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب ترك الوضوء من ذلك، حدیث:165، مصنف ابن ابی شیبة، كتاب الطهارات، من كان لا یری فیه وضوء ا، حدیث:1726، السنن الكبری للنسائی، ذكر ما ینقض الوضوء وما لا ینقضه، الرخصة فی ترك الوضوء من مس الذكر، حدیث:157، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب مس الفرج هل یجب فیه الوضوء ام لا ؟، حدیث:290،سنن الدارقطنی، كتاب الطهارة، باب ما روی فی لمس القبل والدبر والذكر والحكم فی ذلك، حدیث:473، مسند احمد بن حنبل، مسند المدنیین، حدیث طلق بن علی، حدیث:15992، مسند ابن الجعد، حدیث ایوب بن عتبة الیمامی، حدیث:2779، المعجم الاوسط للطبرانی، باب الالف، من اسمه احمد، حدیث:1262، المعجم الكبیر للطبرانی، باب الصاد، باب الطاء، ما روی قیس بن طلق ، حدیث:8112

Marfat.com

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا اپنے کان کو چھوا ہے' جبکہ میں نے قصد کے ساتھ ایسا نہ کیا ہو۔

429 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْمَخَارِقِ بْنِ اَحْمَرَ الْكُلَاعِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، وَعَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، وَسَاَلَهُ رَجُلٌ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: مَا اُبَالِي مَسِسْتُهُ، اَوْ مَسِسْتُ اَنْفِي. وَبِهِ يَاْخُذُ سُفْيَانُ

✵✵ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن سے نماز کے دوران شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اسے چھولیا ہے یا اپنی ناک کو چھو لیا ہے۔

سفیان اس کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

430 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَاِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَرْقَمَ بْنِ شُرَحْبِيلٍ قَالَ: حَكَكْتُ جَسَدِيْ وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَاَفْضَيْتُ اِلٰى ذَكَرِيْ، فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ: فَضَحِكَ، وَقَالَ: اقْطَعْهُ اَيْنَ تَعْزِلُهُ اِنَّمَا هُوَ بُضْعَةٌ مِنْكَ

✵✵ ارقم بن شرحبیل بیان کرتے ہیں: میں نے ایک نماز کے دوران اپنے جسم پر خارش کی' میں نے اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ کی طرف بڑھایا (اور اُسے بھی چھولیا) بعد میں' میں نے اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کیا تو وہ ہنس پڑے اور اُنہوں نے فرمایا: تم اُسے کہاں الگ کرو گے' وہ تمہارے وجود کا حصہ ہے۔

431 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا اُبَالِي اِيَّاهُ مَسِسْتُ اَوْ اَرْنَبَتِي

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اسے چھوا ہے یا اپنے ناک کو چھوا ہے۔

432 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسِسْتُ بِالذِّرَاعِ الذَّكَرَ؛ اَيَتَوَضَّاُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں کلائی کے ذریعہ شرمگاہ کو چھولیتا ہوں تو کیا وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

433 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ: مَا اُبَالِي اِيَّاهُ مَسِسْتُ، اَوْ فَخِذِي

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ میں اس بات کی پروانہیں کرتا

Marfat.com

کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا اپنے زانو کو چھولیا ہے۔

434 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ، عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ اَيَتَوَضَّاُ مِنْهُ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ مِنْكَ شَیْءٌ نَجِسٌ فَاقْطَعْهُ

✵✵ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کو چھونے کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس سے وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تمہیں یہ اپنے جسم میں ناپاک محسوس ہوتا ہے تو تم اُسے کاٹ دو۔

435 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ، عَنْ كَثِيْرٍ، مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ لِابْنِ عُمَرَ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ مَا تُقُوْلُ فِی الذَّكَرِ حَقًّا لَقَطَعْتُهُ، ثُمَّ اِذَا لَوْ اَعْلَمُهُ نَجِسًا لَقَطَعْتُهُ، وَمَا اُبَالِیْ اِيَّاهُ مَسَسْتُ، اَوْ مَسَسْتُ اَنْفِیْ

✵✵ محمد بن یوسف نے کثیر کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اگر میں یہ سمجھتا کہ شرمگاہ کے بارے میں آپ جو بات کہہ رہے ہیں وہ درست ہے تو میں اسے کاٹ دیتا اور اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ یہ نجس ہے تو میں اسے کاٹ دیتا' میں اس بات کی کوئی پروانہیں کرتا کہ میں نے اسے (یعنی اپنی شرمگاہ) کو چھولیا ہے یا میں نے اپنی ناک کو چھولیا ہے۔

436 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ، اَنَّ عَلِيًّا، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، وَاَبَا هُرَيْرَةَ لَا يَرَوْنَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوْءًا، وَقَالُوْا: لَا بَاْسَ بِهِ

✵✵ قیس بن سکن بیان کرتے ہیں: حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت حذیفہ بن یمان اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم شرمگاہ کو چھونے کے بعد وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے' وہ یہ کہتے تھے: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

437 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ

✵✵ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے اُس پر وضو لازم نہیں ہوتا۔

438 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ لَا يَرَيَانِ مِنْهُ وُضُوْءًا

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ اس سے (یعنی شرمگاہ کو چھونے سے) وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔

439 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: دَعَانِیْ وَابْنَ جُرَيْجٍ بَعْضُ اُمَرَائِهِمْ فَسَاَلَنَا عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: يَتَوَضَّاُ، فَقُلْتُ: لَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا اخْتَلَفْنَا قُلْتُ لِابْنِ جُرَيْجٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَضَعَ يَدَهُ عَلٰی مَنِیٍّ، فَقَالَ: يَغْسِلُ يَدَهُ، قُلْتُ: فَاَيُّهُمَا اَنْجَسُ الْمَنِیُّ اَوِ الذَّكَرُ؟ قَالَ: لَا، بَلِ

Marfat.com

الْمَنِيُّ قَالَ: فَقُلْتُ: وَكَيْفَ هٰذَا؟ قَالَ: مَا اَلْقَاهَا عَلٰى لِسَانِكَ اِلَّا شَيْطَانٌ

٭٭ ثوری بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجھے اور ابن جریج کو کسی حکمران نے بلایا' اُس نے ہم سے شرمگاہ کو چھونے کا مسئلہ دریافت کیا' تو ابن جریج نے کہا: ایسا شخص وضو کرے گا' میں نے کہا: ایسے شخص پر وضو لازم نہیں ہوگا۔ جب ہمارے درمیان اختلاف ہوا تو میں نے ابن جریج سے کہا: تمہاری اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی منی پر رکھ دیتا ہے تو اُس پر کیا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے ہاتھ کو دھولے گا۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون سی چیز زیادہ نجس ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ منی زیادہ نجس ہے۔ میں نے کہا: پھر اس کا حکم کیا ہوگا؟ اس پر اُنہوں نے کہا: یہ بات تمہاری زبان پر شیطان نے جاری کی ہے۔

440 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ لَا يَرَيَانِ مِنْهُ وُضُوْئًا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ اس سے وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔

441 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ يَقُوْلُ: مَنْ مَسَّ الذَّكَرَ فَلْيَتَوَضَّاْ

٭٭ ابان بن عثمان فرماتے ہیں: جو شخص شرمگاہ کو چھولے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

بَابُ مَسِّ الرُّفْغَيْنِ وَالْاُنْثَيَيْنِ

باب: جو شخص رفغ اور خصیوں کو چھولے (اُس کا حکم)

442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ مَسَّ مَغَابِنَهُ فَلْيَتَوَضَّاْ. قَالَ عَمْرٌو: وَمَا اُرَاهُ اِلَّا الرُّفْغَيْنِ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنے مغابن کو چھولے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

عمرو فرماتے ہیں: میرے خیال میں اس سے مراد رفغ (اس سے مراد بغل ہے' یا عورت کے اندام نہانی کے اطراف کا حصہ) ہے۔

443 - حدیثِ نبوی: اَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ، اَوْ اُنْثَيَيْهِ، اَوْ رُفْغَيْهِ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ

٭٭ اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اپنی شرمگاہ کو یا اپنے خصیوں کو یا اپنی

443 - سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب ما روى في لمس القبل والدبر والذكر والحكم في ذلك، حديث: 468، المعجم الكبير للطبراني، باب الباء، بسرة بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزى بن، حديث: 20367، المعجم الكبير للطبراني، باب الباء، بسرة بنت صفوان بن نوفل بن اسد بن عبد العزى بن، حديث: 20368، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب في مس الانثيين، حديث: 607

Marfat.com

رفغ کو چھوئے اُسے ازسرِنو وضو کرنا چاہیے۔

444 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسَسْتُ مَا حَوْلَ الذَّكَرِ وَالْاُنْثَيَيْنِ؟ قَالَ: فَلَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْهُ نَفْسِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں اُس جگہ کو چھو لیتا ہوں جو شرمگاہ اور خصیوں کے اردگرد ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وضو صرف اُس وقت لازم ہوگا جب تم شرمگاہ کو چھوؤ گے۔

445 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اِذَا مَسَّ الرَّجُلُ اُنْثَيَيْهِ، اَوْ رُفْغَيْهِ تَوَضَّاَ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے خصیوں یا رفغ کو چھو لے تو وہ وضو کرے۔

بَابُ مَسِّ الْمِقْعَدَةِ

باب: پاخانہ کی جگہ کو چھونے کا حکم

446 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَسَّ الرَّجُلُ مِقْعَدَتَهُ سَبِيْلَ الْخَلَاءِ وَلَمْ يَضَعْ يَدَهُ هُنَاكَ اَفَيَتَوَضَّاُ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا كُنْتَ مُتَوَضِّئًا مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ تَوَضَّاْتَ مِنْ مَسِّهَا قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَسَّ مَا حَوْلَ سَبِيْلِ الْخَلَاءِ وَلَمْ يُوْغِلْ يَدَهُ هُنَالِكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے پاخانہ کے مقام کو چھو لیتا ہے وہ اپنا ہاتھ وہاں نہیں رکھتا تو کیا اُسے وضو کرنا پڑے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جب شرمگاہ کو چھونے پر تمہیں وضو کرنا پڑتا ہے تو اسے چھونے پر بھی تم وضو کرو گے۔ میں نے کہا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر وہ شخص پاخانہ کی جگہ کی آس پاس کی جگہ کو چھو لیتا ہے اور اپنا ہاتھ وہاں تک نہیں لے جاتا۔

447 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَقُوْلُ لِقَتَادَةَ: رَجُلٌ بِهِ الْحَاصِرَةُ فَتَخْرُجُ مِقْعَدَتُهُ مِنْ شِدَّةِ الزَّحِيرِ فَيُدْخِلُهَا بِيَدِهِ، هَلْ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ يَغْسِلُ يَدَهُ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو قتادہ سے یہ کہتے ہوئے سنا: ایک شخص کو قبض (یا پیچش) کی بیماری لاحق ہے تو اس کی شدت کی وجہ سے اُس کا مقعد باہر نکل آتا ہے وہ اپنا ہاتھ اُس میں داخل کرتا ہے تو کیا اُس پر وضو لازم ہوگا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن وہ شخص اپنے ہاتھ کو دھولے گا۔

بَابُ مَنْ مَسَّ ذَكَرَ غَيْرِهِ

باب: جو شخص دوسرے کی شرمگاہ کو چھولے

448 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ مَسَسْتُ ذَكَرَ غُلَامٍ صَغِيْرٍ؟

Marfat.com

قَالَ: تَوَضَّأْ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے کہ اگر میں کسی نابالغ لڑکے کی شرمگاہ کو چھولیتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: تم وضو کرو گے۔

449 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَسِسْتُ قُنْبَ حِمَارٍ اَوْ ثِيلَ جَمَلٍ قَالَ: اَمَّا قُنْبُ الْحِمَارِ فَكُنْتَ مُتَوَضِّئًا، وَاَمَّا مِنْ ثِيلِ الْجَمَلِ فَلَا قُلْتُ: فَمَاذَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا؟ قُلْتُ: مِنْ اَجْلِ الْحِمَارِ وَهُوَ اَنْجَسُ قَالَ: وَاَقُوْلُ: اَنَا اَنْظُرُ كُلَّ شَيْءٍ نَجِسٍ كَهَيْئَةِ الْحِمَارِ لَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ مَسَّ مِنْهُ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ، وَكُلُّ شَيْءٍ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ كَهَيْئَةِ الْبَعِيْرِ مَسَّ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَا وُضُوْءَ مِنْهُ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: میں اگر گدھے کی شرمگاہ کو یا اونٹ کی شرمگاہ کو چھولیتا ہوں (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک گدھے کی شرمگاہ کا تعلق ہے تو اس صورت میں تم پر وضو کرنا لازم ہوگا' لیکن جہاں تک اونٹ کی شرمگاہ کا تعلق ہے تو اس صورت میں لازم نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان فرق کیوں ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: گدھے کی وجہ سے' کیونکہ وہ زیادہ نجس ہے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں یہ کہتا ہوں کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر وہ چیز جو گدھے کی طرح نجس ہو' جس کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو' اگر اُس کے جسم میں سے اُس کی شرمگاہ کو چھولیا جائے تو ایسے شخص پر وضو کرنا لازم ہوگا اور ہر ایسی چیز جو اونٹ کی مانند ہو' جس کا گوشت کھایا جاتا ہو' اگر اُس کی شرمگاہ کو چھولیا جائے تو پھر آدمی پر اس عمل کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ مَسِّ الْحِمَارِ وَالْكَلْبِ وَالْجَلَّةِ

باب: گدھے' یا کتے' یا گندگی کھانے والے جانور کو چھونے کا حکم

450 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْكَلْبُ مَسَّ ثَوْبِيْ اَرُشُّهُ؟ قَالَ: لَا

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک کتا میرے کپڑے کو چھولیتا ہے تو کیا میں اُس پر پانی چھڑکوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

451 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ فَقُلْتُ: مَرَّ كَلْبٌ فَاَصَابَ طَيْلَسَانِيْ قَالَ: اِنْ كَانَ لَزِقَ بِهٖ شَيْءٌ فَاغْسِلْهُ، وَاِلَّا فَلَا بَاْسَ

✸✸ مغیرہ' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے سوال کیا: ایک کتا پاس سے گزرا تو اُس نے میری چادر کو چھولیا' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو اُس کے ساتھ کوئی چیز لگ گئی ہے تو تم اُسے دھولو ورنہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِنْ مَسَّ رَجُلٌ كَلْبًا اَوْ حِمَارًا رَطْبًا يَتَوَضَّاُ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا، وَذٰلِكَ اَنْتَنُ مِنَ الْاِبِطِ

Marfat.com

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: اگر کوئی شخص کسی کتے کو چھولیتا ہے یا تر گدھے کو چھولیتا ہے تو کیا وہ اس وجہ سے وضو کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بغلوں سے زیادہ بدبودار ہے۔

453 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ فِي رَجُلٍ تَوَضَّأَ فَمَسَّ كَلْبًا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ

✵✵ معمر نے حماد کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ ایک شخص وضو کرتا ہے اور پھر کتے کو چھولیتا ہے تو حماد فرماتے ہیں: اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا۔

454 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً، فَقَالَ: مَسَسْتُ نَعْلِي فِي الصَّلَاةِ، وَقَعَتْ يَدَيَّ عَلٰى قَشْبٍ فِيهَا، اُعِيدُ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا' اُس نے کہا: میں نے نماز کے دوران اپنے جوتے کو چھولیا تو میرا ہاتھ اُس پر لگی ہوئی گندگی پر لگ گیا تو کیا میں اپنی نماز کو دُہراؤں گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ مَسِّ الدَّمِ وَالْجُنُبِ

باب: خون یا جنبی شخص کو چھونے کا حکم

455 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ رَجُلٍ يَتَوَضَّأُ فَيُصَافِحُ الْجُنُبَ، وَالْحَائِضَ، وَالْيَهُودِيَّ، وَالنَّصْرَانِيَّ قَالَ: لَا يُعِيدُ الْوُضُوْءَ

✵✵ حماد' ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو وضو کرتا ہے اور پھر کسی جنبی شخص یا حیض والی عورت یا یہودی یا عیسائی کے ساتھ مصافحہ کر لیتا ہے' تو ابراہیم نے فرمایا: وہ وضو کو نہیں دُہرائے گا۔

456 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ حُذَيْفَةَ

456 -صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب الدليل على ان المسلم لا ينجس، حديث:583، مستخرج ابى عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب فى اباحة ترك الوضوء للمتغوط اذا اراد ان يطعم، حديث:601، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب المياه، ذكر الخبر المدحض ، حديث:1274، سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، باب فى الجنب يصافح، حديث:202، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب مصافحة الجنب، حديث:532، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب مماسة الجنب ومجالسته، حديث: 267، مصنف ابن ابى شيبة، كتاب الطهارات، فى مجالسة الجنب، حديث:1805، السنن الكبرٰى للنسائى، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، مجالسة الجنب ومماسته، حديث:256، السنن الكبرٰى للبيهقى، كتاب الطهارة، جماع ابواب الغسل من الجنابة، باب ليست الحيضة فى اليد والمؤمن لا ينجس' حديث: 860، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حديث حذيفة بن اليمان عن النبى صلى الله عليه وسلم، حديث:22678، البحر الزخار مسند البزار، عبيدة بن معتب' حديث:2509،

Marfat.com

فَاهْوٰى بِيَدِهٖ اِلٰى حُذَيْفَةَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اِنِّي جُنُبٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی' آپ نے اپنا دستِ مبارک حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف بڑھایا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں ہوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن نجس نہیں ہوتا۔

457 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ يَمَسُّهُ الرَّجُلُ جَنَابَةٌ.

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایسے شخص پر جنابت لازم نہیں ہوتی جسے کسی دوسرے شخص نے چھولیا ہو (یا یہ مطلب ہوگا کہ ایسے شخص پر وضو لازم نہیں ہوتا جسے کسی دوسرے شخص نے جنابت کی حالت میں چھولیا ہو)۔

458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ امام شعبی سے منقول ہے۔

بَابُ مَسِّ اللَّحْمِ النَّيِّءِ وَالدَّمِ

باب: کچے گوشت یا خون کو چھونے کا حکم

459 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ قَالَ: صَلَّى ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَّعَلٰى بَطْنِهٖ فَرْثٌ وَدَمٌ مِنْ جُزُرٍ نَحَرَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✵✵ یحییٰ بن جزار بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی' اُس وقت اُن کے پیٹ پر اونٹ کی لید اور خون لگا ہوا تھا' جس اونٹ کو اُنہوں نے قربان کیا تھا' لیکن اس کے باوجود اُنہوں نے از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

460 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: نَحَرَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ جَزُوْرًا فَتَلَطَّخَ بِدَمِهَا وَفَرْثِهَا، ثُمَّ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ قربان کیا تو اُن کا جسم اُس اونٹ کے خون اور لید میں لت پت ہوگیا' پھر نماز کھڑی ہوئی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز بھی ادا کر لی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

بَابُ مَسِّ الصَّلِيْبِ

باب: صلیب کو چھونا

461 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، اَوْ غَيْرِهٖ، اَنَّ

Marfat.com

عَلِيًّا، اسْتَتَابَ الْمُسْتَوْرِدَ الْعِجْلِيَّ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ وَقَالَ: إِنِّي اَسْتَعِينُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ: وَاَنَا اَسْتَعِينُ الْمَسِيحَ عَلَيْكَ قَالَ: فَاَهْوَى عَلِيٌّ بِيَدِهٖ اِلٰى عُنُقِهٖ فَاِذَا هُوَ بِصَلِيبٍ فَقَطَعَهَا، فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَدَّمَ رَجُلًا وَذَهَبَ، ثُمَّ اَخْبَرَ النَّاسَ اَنَّهُ لَمْ يُحْدِثْ ذٰلِكَ بِحَدَثٍ اَحْدَثَهُ لٰكِنَّهُ مَسَّ هٰذِهِ الْاَنْجَاسَ فَاَحَبَّ اَنْ يُحْدِثَ مِنْهَا وُضُوْئًا

✵✵ ابوعمرو شیبانی یا شاید کوئی اور صاحب یہ بات بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مستورد عجلی سے توبہ کروائی' وہ نماز کے لیے جانا چاہ رہے تھے' اُنہوں نے یہ فرمایا: میں تمہارے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہوں! تو مستورد نے کہا: میں تمہارے خلاف حضرت مسیح سے مدد طلب کرتا ہوں! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ اُس کی گردن کی طرف بڑھایا' اُس کی گردن میں صلیب (کالاکٹ) موجود تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُسے کاٹ دیا' پھر جب اُنہوں نے نماز شروع کی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو آگے کیا اور خود تشریف لے گئے' پھر اُنہوں نے لوگوں کو بتایا کہ مجھے کوئی حدث لاحق نہیں ہوا تھا' بلکہ میں نے اس نجس چیز (یعنی صلیب) کو چھولیا تھا' تو مجھے یہ اچھا لگا کہ میں اس کی وجہ سے از سر نو وضو کرلوں۔

بَابُ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْاَظْفَارِ

باب: مونچھیں چھوٹی کرنا اور ناخن تراشنا

462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الْاَظْفَارِ، اَمِنْهُ وُضُوْءٌ؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ لِيَمَسَّ بِالْمَاءِ حَيْثُ قَلَّمَ وَقَصَّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مونچھیں چھوٹی کرنا' ناخن تراشنا' کیا اس کے بعد وضو کرنا لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تاہم جب آدمی ناخن تراشے یا مونچھیں چھوٹی کرے تو اُسے پانی استعمال کرلینا چاہیے۔

463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا اَخَذَ الرَّجُلُ مِنْ اَظْفَارِهٖ اَوْ مِنْ شَعْرِهٖ شَيْئًا اَمَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ

✵✵ حماد نے ابراہیم نخعی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے ناخن تراشے یا بال تراشے تو اپنے اوپر پانی بہالے۔

464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: يَمْسَحُ عَلَيْهِ الْمَاءَ

✵✵ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایسا شخص اپنے اوپر پانی سے مسح کرلے گا۔

465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: قَدِ انْتَقَضَ وُضُوْءُهٗ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: اُس کا وضو ٹوٹ جائے گا۔

466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الَّذِي يَاْخُذُ مِنْ اَظْفَارِهٖ وَشَعْرِهٖ، لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

Marfat.com

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: جوشخص اپنے ناخن یابال تراشے اُس پرکوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: ایسے شخص پرکوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: هُوَ طَهُوْرٌ

✸✸ امام شعبی فرماتے ہیں: ایسا شخص طہارت کی حالت میں ہوگا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْكَلَامِ

باب: (غیر شرعی) کلام کرنے کی وجہ سے وضو کرنا

469 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَاَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ الْكَلِمَةِ الْخَبِيثَةِ، اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَتَوَضَّاَ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں کوئی بُری بات کہنے کے بعد وضو کروں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں پاکیزہ کھانا کھانے کے بعد وضو کروں۔

470 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ ذَكْوَانَ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: يَتَوَضَّاُ اَحَدُكُمْ مِنَ الطَّعَامِ الطَّيِّبِ، وَلَا يَتَوَضَّاُ مِنَ الْكَلِمَةِ الْعَوْرَاءِ يَقُوْلُهَا

✸✸ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: تم میں سے کوئی ایک شخص پاکیزہ کھانا کھانے کے بعد وضو کر لیتا ہے' لیکن کسی بُری بات کو کہنے کے بعد وضو نہیں کرتا۔

471 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِنِّي اُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ اِلَّا اَنْ اُحْدِثَ، اَوْ اَقُوْلَ مُنْكَرًا

✸✸ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: میں ایک ہی وضو کے ساتھ ظہر' عصر اور مغرب کی نماز ادا کر لیتا ہوں' البتہ اگر میں بے وضو ہو جاؤں یا کوئی منکر بات کہہ دوں (تو ازسرِنو وضو کرتا ہوں)۔

472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ عُبَيْدَةَ مِثْلَهُ

✸✸ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیدہ سے منقول ہے۔

473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، هَلْ تَعْلَمُ فِيْ شَيْءٍ مِنْ كَلَامٍ وُضُوْءً؟ قَالَ: لَا

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: کیا آپ کو کسی ایسے کلام کا علم ہو' جس کے بعد وضو کرنا پڑے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں!

Marfat.com

474 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: الْوُضُوْءُ مِنَ الْحَدَثِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وضو حدث کی صورت میں لازم ہوتا ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: سونے کی وجہ سے وضو لازم ہونا

475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا مَلَكَ النَّوْمُ فَتَوَضَّاْ قَاعِدًا اَوْ مُضْطَجِعًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں کہ جب نیند آجائے تو تم وضو کرو' خواہ بیٹھ کر آئی ہو' یا لیٹ کر آئی ہو۔

476 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا نَامَ قَاعِدًا، اَوْ قَائِمًا فَالْوُضُوْءُ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بیٹھ کر سوئے' یا کھڑے ہو کر سوئے تو اُس پر وضو لازم ہوگا۔

477 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اسْتَثْقَلَ الرَّجُلُ نَوْمًا قَائِمًا، اَوْ قَاعِدًا، اَوْ مُضْطَجِعًا تَوَضَّاَ. قَالَ: وَلَقَدْ كَانَ الْحَسَنُ يَتَوَضَّاُ فِی اللَّيْلَةِ مَرَّاتٍ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص قیام کی حالت میں' یا بیٹھے ہوئے' یا لیٹے ہوئے نیند سے بوجھل ہو جائے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حسن بصری خود رات کو کئی مرتبہ وضو کرتے تھے۔

478 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَاَلْتُ الْحَسَنَ، عَنِ الرَّجُلِ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ قَالَ: اِذَا خَالَطَهُ النَّوْمُ فَلْيَتَوَضَّاْ. قَالَ: وَرَاَيْنَا الْحَسَنَ فِی الْمَقْصُوْرَةِ يَخْفِقُ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّیْ وَلَا يَتَوَضَّاُ

✵✵ تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حسن بصری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سجدے کی حالت میں سو جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جب اُسے نیند آجائے تو اُسے وضو کرنا چاہیے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حسن بصری کو دیکھا کہ عبادت گاہ میں اُن کا سر نیچے ڈھلک گیا تھا' پھر وہ اُٹھے اور اُنہوں نے نماز ادا کرنا شروع کر دی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

479 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَجَبَ الْوُضُوْءُ عَلٰی كُلِّ نَائِمٍ، اِلَّا مَنْ اَخْفَقَ خَفْقَةً بِرَاْسِهٖ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہر سونے والے شخص پر وضو کرنا لازم ہوتا ہے' ماسوائے اُس شخص کے جس کا صرف سر ڈھلکا ہو۔

Marfat.com

480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: إِذَا نَامَ وَهُوَ جَالِسٌ نَوْمًا مُثْقَلًا أَعَادَ الْوُضُوءَ، فَأَمَّا إِذَا كَانَ تَغْفِيفًا فَلَا بَأْسَ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: جب کوئی شخص بیٹھ کر سو جائے اور اُس کی نیند گہری ہو تو اُسے دوبارہ وضو کرنا ہوگا' البتہ اگر ہلکی ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

481 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَغَيْرِهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَنِ اسْتَحَقَّ النَّوْمَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ

٭٭ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص سو جائے اُس پر وضو لازم ہوگا۔

482 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَلْيَتَوَضَّأْ

٭٭ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص لیٹ کر سو جائے اُسے وضو کرنا چاہیے۔

483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوقَظُونَ لِلصَّلَاةِ، وَإِنِّي لَأَسْمَعُ لِبَعْضِهِمْ غَطِيطًا - يَعْنِي وَهُوَ جَالِسٌ - فَمَا يَتَوَضَّئُونَ. قَالَ مَعْمَرٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ الزُّهْرِيَّ، فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ: أَوْ خَطِيطًا، قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَا، قَدْ أَصَابَ غَطِيطًا

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو دیکھا ہے کہ اُنہیں نماز کے لیے بیدار کیا جاتا تھا اور بعض اوقات اُن میں سے کسی کے خراٹے بھی سنائی دیتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ وہ بیٹھے ہوئے ہی سو جاتے تھے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:) پھر وہ حضرات ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت زہری کو سنائی تو اُن کے پاس موجود ایک شخص نے یہ کہا کہ حدیث میں لفظ ''خطیط'' استعمال ہوا ہے' تو زہری نے کہا: جی نہیں! اس نے صحیح لفظ استعمال کیا ہے' لفظ ''غطیط'' (یعنی خراٹے لینا) ہے۔

484 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ فَلَا يَتَوَضَّأُ، وَإِذَا نَامَ مُضْطَجِعًا أَعَادَ الْوُضُوءَ.

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اگر وہ بیٹھے ہوئے سو جاتے تھے تو ازسرِنو وضو نہیں کرتے تھے' لیکن جب لیٹ کر سوتے تھے تو وضو دہرا لیتے تھے۔

485 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

486 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَهُوَ جَالِسٌ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَاسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: أَبَا ثَابِتٍ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: أَسَلَّمْتَ؟ قَالَ:

Marfat.com

قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: اِذَا سَلَّمْتَ فَاَسْمِعْ، وَاِذَا رَدُّوا عَلَيْكَ فَلْيُسْمِعُوكَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى، وَكَانَ مُحْتَبِيًا قَدْ نَامَ

✱ ثابت بن عبید بیان کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا' وہ اُس وقت بیٹھے ہوئے نماز کا انتظار کر رہے تھے' میں نے اُنہیں سلام کیا تو وہ بیدار ہو گئے' اُنہوں نے کہا: تم ابوثابت ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے سلام کیا تھا؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: جب تم سلام کرو تو اتنی آواز میں کرو کہ اگلے تک آواز چلی جائے اور جب دوسرا کوئی تمہیں سلام کا جواب دے تو اتنی آواز میں دے کہ تم تک آواز آ جائے۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے نماز ادا کی' وہ اُس وقت احتباء کے طور پر بیٹھے ہوئے سو گئے تھے۔

487 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، اَنَّ طَاوُسًا، قَدِمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَابْنُ الضَّحَّاكِ يَخْطُبُ النَّاسَ قَالَ: فَلَمَّا صَلَّيْنَا وَخَرَجْنَا قَالَ: مَا قَالَ حِينَ رَقَدْتُ؟

✱ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جمعہ کے دن طاؤس تشریف لائے' ضحاک کے صاحبزادے اُس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ہم نماز پڑھ کر باہر نکلے تو طاؤس نے دریافت کیا: جب میں سو گیا تھا اُس وقت اُنہوں نے کیا کہا تھا؟

488 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ رَاكِعٌ اَوْ سَاجِدٌ قَالَ: لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ حَتَّى يَضَعَ جَنْبَهُ

✱ منصور فرماتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو رکوع یا سجدہ کی حالت میں سو جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اُس پر وضو لازم نہیں ہوگا جب تک وہ اپنا پہلو (زمین پر رکھ کر نہیں سوتا) ہے۔

489 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ، اَنَّ عَلِيًّا، وَابْنَ مَسْعُودٍ، وَالشَّعْبِيَّ قَالُوا: فِي الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ جَالِسٌ لَيْسَ عَلَيْهِ وُضُوءٌ

✱ عبدالکریم بن ابوامیہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اور امام شعبی یہ فرماتے ہیں: جو شخص بیٹھے ہوئے سو جائے اُس پر وضو لازم نہیں ہوتا۔

490 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَاَلْتُ عُبَيْدَةَ، عَنِ الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ سَاجِدٌ اَيَتَوَضَّاُ؟ قَالَ: هُوَ اَعْلَمُ بِنَفْسِهِ

✱ محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو سجدہ کی حالت میں سو جاتا ہے' کیا وہ ازسرِنو وضو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ شخص اپنے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہوگا۔

491 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَاَلْتُ عَبِيدَةَ اَيَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ اِذَا نَامَ؟ قَالَ: هُوَ اَعْلَمُ بِنَفْسِهِ

✱ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے عبیدہ سے دریافت کیا: جب کوئی شخص سو جائے تو کیا وہ ازسرِنو وضو کرے گا؟

Marfat.com

اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے بارے میں زیادہ بہتر جانتا ہے۔

بَابُ النَّوْمِ فِي الصَّلَاةِ وَالْمَجْنُوْنِ إِذَا عَقِلَ

باب: نماز کے دوران سونے پر یا جب پاگل شخص کو عقل آ جائے (اُس وقت وضو کرنا)

492 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَقَدْتُ فِي الْمَكْتُوبَةِ هُنَيَّةً، ثُمَّ فَزِعْتُ فَلَمْ اَعْلَمْ اَنِّي تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ، اَعُوْدُ اَمْ عَلَيَّ شَيْءٌ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں فرض نماز کے دوران تھوڑی دیر کے لیے سو گیا تھا' پھر میں بیدار ہوا تو مجھے اندازہ نہیں ہو سکا کہ میں نے اس دوران کوئی کلام کیا تھا' کیا میں اُس نماز کو دُہراؤں یا میرے ذمہ کوئی چیز لازم ہوگی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

493 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: إِذَا اَفَاقَ الْمَجْنُوْنُ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب پاگل شخص ٹھیک ہو جائے تو وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

494 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا اَفَاقَ الْمَجْنُوْنُ اغْتَسَلَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جب پاگل شخص ٹھیک ہو جائے تو وہ غسل کرے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النُّوْرَةِ

باب: نورہ (بال صفا پاؤڈر استعمال کرنے کے بعد) وضو کرنا

495 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَطْلَى بِنُوْرَةٍ هَلْ عَلَيْهِ وُضُوْءٌ؟ قَالَ: اَوَ لَيْسَ مُغْتَسِلًا؟ قَالَ: وَلَا بُدَّ لَهُ اَنْ يَمَسَّ ذَكَرَهُ - هُوَ الْقَائِلُ - قَالَ: قُلْتُ: فَطَلَى سَاقَيْهِ مِنْ وَجَعٍ بِهِمَا وَهُوَ مُتَوَضِّءٌ اَيُعِيْدُ الْوُضُوْءَ؟ قَالَ: لَيْسَتِ النُّوْرَةُ بِحَدَثٍ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نورہ (بال صفا پاؤڈر) استعمال کیا تو اُس پر وضو لازم ہوگا؟ تو عطاء نے کہا: کیا اُس نے غسل نہیں کرنا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اُس شخص نے ضرور اپنی شرمگاہ کو چھوا ہوگا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا کہ اگر وہ اپنی پنڈلیوں پر ہونے والی کسی تکلیف کی وجہ سے اُن پر یہ پاؤڈر لگا لیتا ہے اور وہ اُس وقت باوضو حالت میں تھا تو کیا وہ وضو کو دُہرائے گا؟ تو عطاء نے فرمایا: نورہ (بال صفا پاؤڈر) کوئی حدث نہیں ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ وَاللَّمْسِ وَالْمُبَاشَرَةِ

باب: بوسہ لینے' یا چھونے' یا مباشرت کرنے کی وجہ سے وضو لازم ہونا

496 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ قَبَّلَ

Marfat.com

امْرَاَتَهُ وَهُوَ عَلٰى وُضُوْءٍ اَعَادَ الْوُضُوْءَ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کا باوضو حالت میں بوسہ لے وہ اپنے وضو کو دہرائے گا۔

497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُبْلَةِ قَالَ: مِنْهَا الْوُضُوْءُ وَهِيَ مِنَ اللَّمْسِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بوسہ لینے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس پر وضو لازم ہوگا اور یہ چھونے کی قسم ہے۔

498 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَخْرُجُ اِلَى الصَّلَاةِ، وَقَدْ تَوَضَّاَ فَيَلْقَى بَعْضَ وَلَدِهٖ فَيُقَبِّلُهُ، ثُمَّ يَدْعُو بِمَاءٍ فَيَمَصْمِصُ، وَلَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ. قَالَ مَعْمَرٌ: الْمَصْمَصَةُ دُوْنَ الْمَضْمَضَةِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے وہ وضو کر چکے تھے اُنہوں نے اپنے کسی بچے کو اُٹھایا اور اُس کا بوسہ لے لیا پھر اُنہوں نے پانی منگوایا اور اُس سے کلی کی اور اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا۔

معمر کہتے ہیں: لفظ "مصمصہ" لفظ "مضمضہ" سے (کم کلی کرنے) کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

499 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ: يَتَوَضَّاُ الرَّجُلُ مِنَ الْمُبَاشَرَةِ، وَمِنَ اللَّمْسِ بِيَدِهٖ، وَمِنَ الْقُبْلَةِ اِذَا قَبَّلَ امْرَاَتَهُ، وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ: (اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ) (النساء: 43) قَالَ: هُوَ الْغَمْزُ

٭٭ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی مباشرت کی وجہ سے اور ہاتھ کے ذریعہ چھونے کی وجہ سے اور اپنی بیوی کا بوسہ لینے کی وجہ سے وضو کرے گا۔

وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حکم اس آیت میں ہے: "یا تم عورتوں کو چھولو"۔

وہ یہ فرماتے ہیں: اس سے مراد ٹٹولنا (یعنی ہاتھ سے چھونا) ہے۔

500 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ: قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: الْقُبْلَةُ مِنَ اللَّمْسِ وَمِنْهَا الْوُضُوْءُ

٭٭ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بوسہ لینا چھونے کی قسم ہے اور اس سے وضو لازم ہوتا ہے۔

501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحِلٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا قَبَّلَ الرَّجُلُ بِشَهْوَةٍ، اَوْ لَمَسَ بِشَهْوَةٍ فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب کوئی شخص شہوت کے ساتھ (اپنی بیوی کا) بوسہ لے یا شہوت کے ساتھ اُسے چھو لے تو

Marfat.com

اُس پر وضو لازم ہوگا۔

502 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا قَبَّلَ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: جب وہ بوسہ لے گا تو اُس پر وضو لازم ہوگا۔

503 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ قَالَ: الْمُلَامَسَةُ بِالْيَدِ قَالَ: وَمِنْهَا الْوُضُوءُ وَالتَّيَمُّمُ إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً،

✵✵ عبیدہ فرماتے ہیں: چھونا ہاتھ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں وضو لازم ہوگا اور اگر آدمی کو پانی نہیں ملتا تو تیمم لازمی ہوگا۔

504 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ مِثْلَهُ . قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ: الْوُضُوءُ مِنَ الْقُبْلَةِ. حَسِبْتُهُ ذَكَرَهُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبیدہ سے منقول ہے تاہم معمر نے یہ روایت نقل کی ہے۔ عبیدہ فرماتے ہیں: بوسہ لینے سے وضو لازم ہوتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ بات سعید بن مسیب کے حوالے سے ذکر کی ہے۔

505 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا أُبَالِي قَبَّلْتُهَا أَوْ شَمَمْتُ رَيْحَانًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں نے (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا ہے یا میں نے پھول کو سونگھ لیا ہے۔

506 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ، وَسَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، وَعَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ اخْتَلَفُوا فِي الْمُلَامَسَةِ، قَالَ سَعِيدٌ وَعَطَاءٌ: هُوَ اللَّمْسُ وَالْغَمْزُ. وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ: هُوَ النِّكَاحُ. فَخَرَجَ عَلَيْهِمُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُمْ كَذَلِكَ فَسَأَلُوهُ، وَأَخْبَرُوهُ بِمَا قَالُوا: فَقَالَ: أَخْطَأَ الْمَوْلَيَانِ، وَأَصَابَ الْعَرَبِيُّ، وَهُوَ الْجِمَاعُ، وَلَكِنَّ اللَّهَ يَعِفُّ وَيَكْنِي

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر' سعید بن جبیر اور عطاء بن ابی رباح کے درمیان چھونے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ سعید اور عطاء کا یہ کہنا تھا کہ اس کے ذریعہ چھونا اور ہاتھ لگانا مراد ہے' جبکہ عبید بن عمیر کا یہ کہنا تھا کہ اس سے مراد صحبت کرنا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان حضرات کے پاس تشریف لائے' یہ لوگ اسی طرح آپس میں بحث کر رہے تھے' ان حضرات نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس بارے میں دریافت کیا اور اپنے مؤقف سے اُنہیں آگاہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے فرمایا: دو غلاموں نے غلطی کی ہے اور عربی شخص نے درست بیان کیا ہے' اس سے مراد صحبت کرنا ہے' لیکن اللہ تعالیٰ

Marfat.com

نے اس بارے میں اشارے کے طور پر ذکر کیا ہے۔

507 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: مَا أُبَالِي قَبَّلْتُهَا أَوْ شَمَمْتُ رَيْحَانًا.

قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ الْمُسَيَّبِ، يَقُوْلَانِ: مِنَ الْقُبْلَةِ الْوُضُوْءُ

٭٭ مجاہد فرماتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں اس بات کی پروا نہیں کرتا کہ میں نے (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا ہے یا میں نے پھول کو سونگھ لیا ہے۔

وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں: ابن سعید اور ابن مسیب یہ فرماتے ہیں کہ بوسہ لینے سے وضو لازم ہوتا ہے۔

508 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَبَّلَتْهُ امْرَأَتُهُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے جانے لگے تو اُن کی اہلیہ نے اُن کا بوسہ لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کر لی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

509 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنِ امْرَأَةٍ، سَمَّاهَا أَنَّهَا، سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُوْلُ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَتَوَضَّأُ، وَكَانَ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ فَيُقَبِّلُنِي، ثُمَّ يُصَلِّي فَمَا يُحْدِثُ وُضُوْءًا

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے نماز کے لیے تشریف لے جانے لگتے تھے تو میرا بوسہ لیتے تھے پھر نماز ادا کرتے تھے اور از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے۔

510 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ بُنَانَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَبَّلَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يُحْدِثْ وُضُوْءًا

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا بوسہ لیا اور پھر نماز ادا کی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

511 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُقَبِّلُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ. وَلَا يُعِيدُ - أَوْ قَالَتْ: ثُمَّ يُصَلِّي -

٭٭ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کے بعد بوسہ لے لیتے تھے اور وضو کو دہراتے نہیں تھے۔

(راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) پھر آپ نماز ادا کر لیتے تھے۔

512 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَاتِكَةَ بِنْتَ زَيْدٍ، قَبَّلَتْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ صَائِمٌ، فلم يَنْهَهَا قَالَ: وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّلَاةَ، ثُمَّ مَضَى فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

Marfat.com

✵✵ عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں: سیّدہ عاتکہ بنت زید رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بوسہ لیا جنہوں نے اُس وقت روزہ رکھا ہوا تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس خاتون کو منع نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُس وقت نماز ادا کرنے لگے تھے' پھر وہ تشریف لے گئے اور اُنہوں نے نماز ادا کر لی اور ازسرنو وضو نہیں کیا۔

513 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: بوسہ لینے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

514 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، اَنَّهُ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّلَاةِ: فَقَبَضَ عَلَى قَدَمِ عَائِشَةَ غَيْرَ مُتَلَذِّذٍ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' آپ اُس وقت نماز ادا کرنے کے لیے جائے نماز پر تشریف فرما تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاؤں پر ہاتھ رکھا اور آپ کا مقصد اُس کے ذریعہ لذت حاصل کرنا نہیں تھا۔

515 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا هِيَ رَيْحَانَتُكَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ (یعنی تمہاری بیوی) تمہارا پھول ہے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالْقَلَسِ

باب: قے کرنے' یا قلس کی وجہ سے وضو کرنا

516 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ قَاءَ اِنْسَانٌ اَوِ اسْتَقَاءَ، فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ، وَاِنْ قَلَسَ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کو قے آ جائے' یا کوئی جان بوجھ کر قے کرے تو اُس پر وضو لازم ہوگا اور اگر کوئی قلس کرے (یعنی کھانے کا منہ تک آنا)' تو اُس پر وضو لازم ہوگا۔

517 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ قَلَسَ رَجُلٌ فَبَلَغَ صَدْرَهُ اَوْ حَلْقَهُ وَلَمْ يَبْلُغِ الْفَمَ؟ قَالَ: فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ بَلَغَ الْحَلْقَ فَلَمْ يَمُجَّهَا وَاَعَادَهَا فِي جَوْفِهِ؟ قَالَ: فَقَدْ وَجَبَ الْوُضُوءُ اِذَا بَلَغَتِ الْفَمَ فَظَهَرَتْ، قُلْتُ: اَتَكْرَهُ اَنْ يُعِيدَهَا الْمَرْءُ فِي جَوْفِهِ بَعْدَ مَا يَظْهَرُ بِفِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَا اَكْرَهُهُ لِمَاثَمٍ، وَلٰكِنْ اَقْذَرُهُ

Marfat.com

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جسے قے آنے لگتی ہے لیکن وہ اُس کے سینے یا حلق تک پہنچتی ہے' منہ تک نہیں پہنچتی۔ تو عطاء نے جواب دیا: ایسے شخص پر وضو لازم نہیں ہو گا۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ وہ اُس کے حلق تک پہنچ جاتی ہے' لیکن وہ اُس کے منہ تک نہیں آتی اور واپس پیٹ کی طرف چلی جاتی ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: اُس پر وضو لازم اُس وقت ہو گا جب وہ اُس کے منہ تک پہنچ جائے اور ظاہر ہو۔ میں نے کہا: کیا آپ اس بات کو ناپسند کرتے ہیں کہ جب کسی آدمی کی قے اُس کے منہ تک آ جائے تو وہ آدمی دوبارہ اُسے پیٹ کی طرف بھیج دے؟ تو اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اور میں کسی گناہ کی وجہ سے اسے ناپسند نہیں کرتا بلکہ میں اسے گندگی کی وجہ سے ناپسند کرتا ہوں۔

518 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ تَجَشَّاْتُ، فَخَرَجَ شَيْءٌ مِنَ الطَّعَامِ مِنْ حَلْقِي وَكَانَ نَشَبَ فِي حَلْقِي وَلَيْسَ مِنْ مَعِدَتِي اَتَوَضَّاُ مِنْهُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ تَجَشَّيْتُ فَجَاءَ مِنَ الْاَوْدَاجِ وَالطَّعَامِ شَيْءٌ يَسِيرٌ؟ قَالَ: لَعَمْرِي اِنِّي لَاَتَنَخَّمُ شَيْئًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَاْتِي الشَّيْءُ مِنْ حَلْقِي وَمِنَ الرَّاْسِ، فَلَيْسَ فِي ذٰلِكَ وُضُوءٌ اِلَّا مَا خَرَجَ مِنْ جَوْفِكَ مِنْ مَعِدَتِكَ

✽✽ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ مجھے کھٹی ڈکار آتی ہے اور پھر میرے پیٹ سے کھانے کی کوئی چیز نکلتی ہے' وہ میرے حلق میں پھنسی ہوئی تھی وہ میرے معدے سے نہیں آئی' تو کیا میں اس کی وجہ سے وضو کروں گا؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مجھے کھٹی ڈکار آئے اور پھر آنتوں میں سے کھانے کی کوئی معمولی سی چیز آ جائے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے! میں بہت زیادہ تھوک نکالتا ہوں' پھر میرے حلق میں سے' یا میرے سر میں سے کوئی چیز آ جاتی ہے' تو اس صورت میں وضو لازم نہیں ہوتا ہے' وضو اُس وقت لازم ہوتا ہے جب تمہارے پیٹ میں سے معدے میں سے کوئی چیز آئے۔

519 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ: اِذَا بَلَغَ الْقَلَسُ الْفَمَ فَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْوُضُوءُ، فَاِنْ كَانَتْ يَابِسَةً يَجِدُهَا فِي حَلْقِهِ لَمْ يَتَوَضَّاْ مِنْهَا

✽✽ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: جب قے منہ تک پہنچ جائے تو اس صورت میں وضو لازم ہو جاتا ہے اور اگر وہ کوئی تر چیز ہو جسے آدمی اپنے حلق میں محسوس کرے تو اس کی وجہ سے وہ وضو نہیں کرے گا۔

520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ ذٰلِكَ . قَالَ الثَّوْرِيُّ: عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِنَّ الْقَلَسَ اِذَا دُسِعَ فَلْيَتَوَضَّاْ

✽✽ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب قے منہ بھر کے آئے' تو آدمی کو وضو کرنا چاہیے۔

521 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: اِذَا ظَهَرَ عَلَى اللِّسَانِ قَلِيلُهُ اَوْ كَثِيرُهُ، فَفِيهِ الْوُضُوءُ

Marfat.com

** مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب قے زبان پر ظاہر ہو جائے' تو وہ تھوڑی ہو یا زیادہ ہو' تو اس پر وضو لازم ہو گا۔

522 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، قَالَا: لَيْسَ فِي الْقَلَسِ وُضُوءٌ

** طاؤس اور مجاہد یہ فرماتے ہیں: قلس (پیٹ سے کھانا' یا پانی منہ میں آ جانا) وضو لازم نہیں ہوتا۔

523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِي الْقَلَسِ وُضُوءٌ

** حسن بصری فرماتے ہیں: قلس' وضو لازم نہیں ہوتا۔

524 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَبِيهِ، يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوُضُوءُ مِنَ الْقَيْءِ وَاِنْ كَانَ قَلَسًا يَغْلِبُهُ فَلْيَتَوَضَّا

** ابن جریج اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

''قے کی وجہ سے وضو لازم ہوتا ہے' اگرچہ وہ قلس ہو' جو آدمی پر غالب آ گئی ہو' تو آدمی کو وضو کرنا چاہیے''۔

525 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: اسْتَقَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَفْطَرَ وَاُتِيَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّا

** حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کر کے روزہ ختم کر دیا' پھر آپ کے پاس پانی لایا گیا تو آپ نے وضو کیا۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْحَدَثِ

باب: حدث کی وجہ سے وضو کرنا

526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَطْرَةٌ خَرَجَتْ مِنَ الْبَوْلِ قَالَ: تَوَضَّا مِنْهَا هِيَ حَدَثٌ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: پیشاب کا ایک قطرہ نکل آتا ہے' تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی وجہ سے وضو کرو گے' کیونکہ یہ حدث ہے۔

527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تَوَضَّا مِنْ كُلِّ حَدَثٍ مِنَ الْبَوْلِ، وَالْخَلَاءِ، وَالْفُسَاءِ، وَالضُّرَاطِ، وَمِنْ كُلِّ حَدَثٍ يَخْرُجُ مِنَ الْاِنْسَانِ

** عطاء فرماتے ہیں: تم پیشاب' پاخانہ' ہوا خارج ہونے' آواز کے ساتھ ہوا خارج ہونے اور انسان سے نکلنے والے ہر حدث کی وجہ سے وضو کرو گے۔

Marfat.com

528 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيَّابَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ فَسَا اَوْ ضَرَطَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوْءَ

✽✽ حضرت علی بن سیابہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جس شخص کی ہوا خارج ہو یا آواز کے ساتھ ہوا خارج ہو اُسے دوبارہ وضو کرنا چاہیے''۔

529 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عِيْسَى بْنِ حِطَّانَ، عَنْ عَلِى بْنِ طَلْقٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ اَوْ ضَرَطَ فَلْيَتَوَضَّاْ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ

✽✽ حضرت علی بن طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کی ہوا خارج ہو یا آواز کے ساتھ ہوا خارج ہو تو اُسے وضو کرنا چاہیے' بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا ہے''۔

530 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ: فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ حَضْرَمَوْتَ: مَا الْحَدَثُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ

✽✽ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

---

529 -صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر الامر لمن احدث في صلاته متعمدا او ساهيا باعادة الوضوء ، حديث:2261، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب من اتى امراته في دبرها، حديث:1174، سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، باب من يحدث في الصلاة، حديث:180، الجامع للترمذي، ابواب الجنائز عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ابواب الرضاع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في كراهية اتيان النساء في ادبارهن، حديث:1120، جامع معمر بن راشد، باب تقبيل الراس واليد وغير ذلك، حديث:1562، السنن الكبرى للنسائي، كتاب عشرة النساء ، ذكر حديث على بن طلق في اتيان النساء في ادبارهن، حديث:8748، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب في الوضوء من الخارج من البدن، حديث:493

530 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب : لا تقبل صلاة بغير طهور، حديث:134، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، حديث:356، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، باب ذكر الخبر المفسر للفظة المجملة التي ذكرتها، حديث:11، مستخرج ابى عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، الدليل على ايجاب الوضوء لكل صلاة وانها لا تقبل الا من، حديث:489، سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، باب فرض الوضوء، حديث:55، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء في الوضوء من الريح، حديث:74، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب الوضوء من الريح يخرج من احد السبيلين، حديث:531، مسند احمد بن حنبل ، مسند ابى هريرة رضي الله عنه، حديث:7892

Marfat.com

''جو شخص بے وضو ہو اللہ تعالیٰ اُس کی نماز اُس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک وہ وضو نہیں کر لیتا''۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضر موت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اے حضرت ابو ہریرہ! حدث لاحق ہونے سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ہوا خارج ہونا' یا آواز کے ساتھ ہوا خارج ہونا۔

531 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: وَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، رِيحًا وَمَعَهُ اَصْحَابُهُ فَقَالَ: مِمَّنْ خَرَجَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ فَلْيَتَوَضَّأْ، فَاسْتَحْيَا صَاحِبُهَا وَلَمْ يَقُمْ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَلَمْ يَقُمْ اَحَدٌ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، اَلَا نَتَوَضَّأُ كُلُّنَا؟

✵✵ مجاہد فرماتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو محسوس ہوئی' آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب بھی تھے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی ہوا خارج ہوئی ہے اُسے وضو کرنا چاہیے۔ جس شخص کی ہوا خارج ہوئی تھی اُسے شرم آ گئی' وہ کھڑا نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی تو بھی کوئی نہیں کھڑا ہوا' اس پر حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم سب وضو نہ کر لیں!

532 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُمْسِكْ عَلٰى اَنْفِهٖ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جب کسی شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو وہ اپنی ناک کو پکڑ لے اور پھر چلا جائے''۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَبِهُ عَلَيْهِ فِي الصَّلَاةِ اَحْدَثَ اَوْ لَمْ يُحْدِثْ

باب: جس شخص کو نماز کے دوران یہ شبہ لاحق ہو کہ کیا اُس کا وضو ٹوٹ گیا ہے' یا نہیں ٹوٹا ہے؟

533 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عِيَاضُ

532- سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، تفريع ابواب الجمعة، باب استئذان المحدث الامام، حديث:953، سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة ، باب ما جاء فيمن احدث في الصلاة كيف ينصرف، حديث:1218، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر وصف انصراف المحدث عن صلاته اذا كان اماما او ماموما ، حديث:2262، صحيح ابن خزيمة، جماع ابواب المواضع التي تجوز الصلاة عليها ، جماع ابواب الصلاة على البسط، باب الامر بالانصراف من الصلاة اذا احدث المصلي فيها ، حديث:962، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث:604، سنن الدارقطني، كتاب الطهارة، باب في الوضوء من الخارج من البدن، حديث:511، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب الكلام في الصلاة، باب من احدث في صلاته قبل الاحلال منها بالتسليم ، حديث:3144

Marfat.com

بْنُ هِلَالٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا شَبَّهَ عَلٰى اَحَدِكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهٖ فَقَالَ: اَحْدَثْتَ، فَلْيَقُلْ فِي نَفْسِهٖ: كَذَبْتَ، حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا بِاُذُنِهٖ، اَوْ يَجِدَ رِيحًا بِاَنْفِهٖ، وَاِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ اَزَادَ اَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور اس دوران شیطان اُسے یہ شبہ لاحق کردے اور یہ کہے کہ تمہارا وضوٹوٹ گیا ہے' تو آدمی کو اپنے دل میں یہ کہنا چاہیے کہ تم جھوٹ بول رہے ہو (آدمی کو اس بات پر اُس وقت تک یقین نہیں کرنا چاہیے) جب تک وہ اپنے کان کے ذریعہ (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سن لیتا' یا اپنی ناک کے ذریعہ اُس کی بُو محسوس نہیں کرلیتا۔ اور جب کوئی شخص نماز ادا کررہا ہو اور اُسے یہ پتا نہ چلے کہ اُس نے زیادہ رکعات ادا کی ہیں یا کم ادا کی ہیں' تو اُسے بیٹھنے کے دوران دومرتبہ سجدہ کرلینا چاہیے۔

534 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَشْتَبِهُ فِي صَلَاتِهٖ قَالَ: لَا يَنْصَرِفُ اِلَّا اَنْ يَّجِدَ رِيحًا، اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے نماز کے دوران شبہ لاحق ہوجاتا ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص نماز صرف اُس وقت ختم کرے گا جب اُسے بُو محسوس ہو یا آواز آئے۔

535 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَسْلَمَ حَدَّثَهٗ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ: اِنَّهٗ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اِذَا كُنْتُ اُصَلِّي اَنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْ اِحْلِيلِي الشَّيْءُ، اَوْ يَخْرُجُ مِنِّي الرِّيحُ اَفَاَقْطَعُ صَلَاتِي؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَدْخُلُ فِي اِحْلِيلِ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُخَيَّلَ اِلَيْهِ اَنَّهٗ يَخْرُجُ مِنْهُ الرِّيحُ، فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلَا يَقْطَعْ صَلَاتَهٗ حَتّٰى يَجِدَ بَلَلًا، اَوْ رِيحًا، اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا

✵✵ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے آپ کی خدمت میں عرض کی: جب میں نماز ادا کررہا ہوتا ہوں تو مجھے یوں گمان ہوتا ہے کہ شاید میری شرمگاہ میں سے کوئی چیز نکلی ہے' یا میری ہوا خارج ہوگئی ہے' تو کیا میں اپنی نماز کو وہیں ختم کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' جو کسی شخص کی شرمگاہ میں داخل ہوکر یوں محسوس کرواتا ہے کہ جیسے اُس میں سے ہوا خارج ہوئی ہے' جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے تو وہ اپنی نماز اُس وقت تک منقطع نہ کرے جب تک وہ تری یا ہٹ یا بُو کو محسوس نہیں کرتا' یا جب تک وہ آواز نہیں سنتا۔

536 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ قَيْسِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَطِيفُ بِالرَّجُلِ فِي صَلَاتِهٖ لِيَقْطَعَ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ، فَاِذَا اَعْيَاهُ نَفَخَ فِي دُبُرِهٖ، فَاِذَا اَحَسَّ اَحَدُكُمْ فَلَا يَنْصَرِفَنَّ حَتّٰى يَجِدَ رِيحًا اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا

533 -صحیح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث فی الصلاۃ، ذکر البیان بان قوله صلی الله علیه وسلم : " فلیقل، حدیث: 2711، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری رضی الله عنه، حدیث: 11108

Marfat.com

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آدمی کی نماز کے دوران شیطان اُس کے اردگرد چکر لگاتا رہتا ہے' تاکہ اُس کی نماز کو خراب کردے اور جب وہ اُس کے پاس آتا ہے تو اُس کی پچھلی شرمگاہ میں پھونک مارتا ہے' تو جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال محسوس کرے تو وہ نماز کو اُس وقت تک ختم نہ کرے جب تک بُو محسوس نہیں کرتا' یا آواز نہیں سنتا۔

537 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَنْفُخُ فِي دُبُرِ الرَّجُلِ، فَاِذَا اَحَسَّ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيحًا

✻✻ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شیطان آدمی کی پچھلی شرمگاہ میں پھونک مارتا ہے' تو جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال محسوس کرے تو وہ نماز اُس وقت تک ختم نہ کرے جب تک وہ آواز نہیں سنتا' یا بُو محسوس نہیں کرتا۔

538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُقَالُ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي فِي الْاِحْلِيلِ وَيَعَضُّ فِي الدُّبُرِ، فَاِذَا اَحَسَّ اَحَدُكُمْ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَلَا يَنْصَرِفْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا، اَوْ يَجِدَ رِيحًا

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: یہ بات بیان کی جاتی ہے کہ شیطان اگلی شرمگاہ میں چلتا ہے اور پچھلی شرمگاہ میں کاٹتا ہے' جب کوئی اس طرح کی صورتِ حال کو محسوس کرے تو وہ نماز اُس وقت تک ختم نہ کرے جب تک (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں سنتا' یا بُو محسوس نہیں کرتا۔

بَابُ الشَّكِّ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ

باب: نماز پڑھنے سے پہلے وضو کے بارے میں شک ہونا

539 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ شَكَكْتُ اَكُوْنُ اَحْدَثْتُ؟ قَالَ: فَلَا تَقُمْ لِلصَّلَاةِ اِلَّا بِيَقِينٍ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر مجھے شک ہو جائے کہ شاید میرا وضو ٹوٹ ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تم نماز کے لیے صرف اُس وقت کھڑے ہو جب پورا یقین ہو (کہ تم باوضو ہو)۔

540 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُوْلُ: اِذَا شَكَكْتَ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتَوَضَّاْ، وَاِذَا شَكَكْتَ وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ اَوْ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَلَا تُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ

✻✻ حسن بصری فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز سے پہلے ہی وضو کے بارے میں شک ہو جائے تو تم وضو کر لو اور جب تمہیں نماز کے دوران شک ہو' یا نماز کے بعد ہو تو پھر تم اُس نماز کو دُہراؤ نہیں۔

541 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا شَكَكْتَ فِي الْوُضُوْءِ قَبْلَ اَنْ تَدْخُلَ الصَّلَاةَ فَتَوَضَّاْ، وَاِذَا شَكَكْتَ وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَامْضِ

Marfat.com

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تمہیں نماز شروع کرنے سے پہلے وضو کے بارے میں شک ہو جائے تو تم وضو کر لو لیکن جب تمہیں نماز کے دوران شک ہو تو تم نماز کو جاری رکھو۔

بَابُ مَنْ شَكَّ فِي اَعْضَائِهِ

باب: جس شخص کو اپنے اعضاء کے بارے میں شک ہو جائے (کہ وہ پوری طرح دُھلے نہیں ہیں)

542 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ خَيْثَمَةَ، شَكَى اِلَى اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَمْ شَكَّ فِي الْوُضُوْءِ يَقُولُ: وَسْوَسَةً لَمْ تَمْسَحْ بِرَاسِكَ، لَمْ تَغْسِلْ كَذَا قَالَ: ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَمْضِي، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: وَكَانَ يُقَالُ: اِذَا ابْتَدَاَ ذٰلِكَ اَنْ يُعِيدَ فَاِذَا جَعَلَهُ يَكْثُرُ عَلَيْهِ فَلَا يُعِيدُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ

✻✻ مغیرہ بن خیثمہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے ابراہیم نخعی کے سامنے یہ شکایت کی کہ اُنہیں وضو کے دوران یہ شک لاحق ہوتا ہے اور یہ وسوسہ آتا ہے کہ تم نے اپنے سر پر مسح نہیں کیا' تم نے فلاں عضو کو نہیں دھویا۔ تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے' تم وضو کو جاری رکھو۔

ثوری بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے جب پہلی مرتبہ ایسا ہو تو آدمی دوبارہ وضو کرلے' لیکن جب بکثرت ایسا ہونے لگے تو نہ تو وہ وضو کو دُہرائے گا اور نہ نماز کو دُہرائے گا۔

543 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: وَالْقَيْحُ وَالدَّمُ سَوَاءٌ

✻✻ قتادہ فرماتے ہیں: پیپ اور خون نکلنا بھی برابر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

544 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: تَوَضَّاْ مِنَ الْقَيْحِ وَالدَّمِ . وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ لَمْ اَذْكُرْهُمَا

✻✻ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: تم پیپ اور خون کی وجہ سے وضو کرو' اُنہوں نے دو اور چیزوں کا بھی ذکر کیا تھا جو مجھے یاد نہیں ہیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الدَّمِ

باب: خون (نکلنے) کی وجہ سے وضو کرنا

545 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الشَّجَّةِ تَكُوْنُ بِالرَّجُلِ قَالَ: اِنْ سَالَ الدَّمُ فَلْيَتَوَضَّاْ، وَاِنْ ظَهَرَ وَلَمْ يَسِلْ، فَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے آدمی کو لگنے والے زخم کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ اگر اُس سے خون بہہ نکلتا ہے تو آدمی وضو کرے' لیکن اگر خون صرف ظاہر ہوتا ہے بہتا نہیں ہے تو اُس شخص پر وضو کرنا لازم نہیں ہوگا۔

546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: تَوَضَّاْ مِنْ كُلِّ دَمٍ خَرَجَ، فَسَالَ

Marfat.com

وَقَيحٍ وَدُمَّلٍ، اَوْ نِفْطَةٍ يَسِيرَةٍ اِذَا خَرَجَ فَسَالَ فَفِيهِ الْوُضُوْءُ قَالَ: وَاِنْ نَزَعْتَ سِنًّا فَسَالَ مَعَهَا دَمٌ فَتَوَضَّأْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: تم نکل کر بہنے والے ہر خون کی وجہ سے وضو کرو گے اور پیپ' پھوڑے (میں سے نکلنے والے مواد) یا چیچک کے معمولی سے (نکلنے والے مواد) جب وہ نکل کر بہہ جائے' تو اس میں وضو لازم ہوگا۔ عطاء فرماتے ہیں: اگر تمہارا دانت ٹوٹ جاتا ہے اور اُس کے ساتھ خون بہتا ہے تو تم وضو کرو گے۔

547 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، وَمُجَاهِدًا قَالَ: قُلْتُ: جَرَزْتُ يَدَيَّ فَظَهَرَ الدَّمُ وَلَمْ يَسِلْ، قَالَ مُجَاهِدٌ: تَوَضَّأْ، قَالَ اِبْرَاهِيمُ: حَتّٰى يَسِيلَ

٭٭ منصور بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی اور مجاہد سے دریافت کیا' میں نے کہا: میں اپنے ہاتھ پر خارش کرتا ہوں تو خون نکل آتا ہے جبکہ وہ بہتا نہیں ہے' تو مجاہد نے کہا: تم وضو کرو' جبکہ ابراہیم نے کہا: جب تک وہ بہتا نہیں ہے وضو لازم نہیں ہوگا۔

548 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، وَمُجَاهِدًا، عَنِ الْجُرْحِ يَكُوْنُ فِي يَدِ الْاِنْسَانِ فَيَكُوْنُ فِيهِ دَمٌ يَظْهَرُ وَلَا يَسِيلُ، قَالَ مُجَاهِدٌ: يَتَوَضَّأُ، وَقَالَ عَطَاءٌ: حَتّٰى يَسِيلَ

٭٭ ابن ابونجیح بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء اور مجاہد سے ایسے زخم کے بارے میں دریافت کیا جو انسان کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور اُس میں خون ہوتا ہے جو ظاہر ہوتا ہے لیکن بہتا نہیں ہے۔ تو مجاہد نے کہا: ایسی صورت میں آدمی وضو کرے گا' جبکہ عطاء نے یہ کہا: جب تک وہ بہتا نہیں ہے (اُس وقت تک وضو لازم نہیں ہوگا)۔

549 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِي الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْهُ الْقَيحُ وَالدَّمُ، فَقَالَ: يَتَوَضَّأُ مِنْ كُلِّ دَمٍ اَوْ قَيحٍ سَالَ اَوْ قَطَرَ.

٭٭ قتادہ نے ایسے شخص کے بارے میں یہ فرمایا ہے جس سے پیپ یا خون نکل آتا ہے' تو قتادہ فرماتے ہیں: وہ ہر خون یا پیپ کی وجہ سے وضو کرے گا' جو بہہ نکلے یا جس کے قطرے بنیں۔

550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ مِثْلَ ذٰلِكَ فِي الدَّمِ وَكَانَ لَا يَرَى الْقَيحَ مِثْلَ الدَّمِ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جس نے حسن کو خون کے بارے میں یہی کہتے ہوئے سنا ہے' البتہ وہ پیپ کو خون کی مانند نہیں سمجھتے تھے۔

551 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنْ بُثْرَةٍ كَانَتْ فِي وَجْهِي فَعَصَرْتُهَا فَخَرَجَ مِنْهَا دَمٌ، فَفَتَتُّهُ بِاُصْبُعِي قَالَ: لَيْسَ فِيهَا وُضُوْءٌ

٭٭ حمید طویل بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ایسے دانے کے بارے میں دریافت کیا جو میرے چہرے میں موجود ہے' میں اُسے نچوڑتا ہوں تو اُس میں سے خون نکل آتا ہے' پھر میں انگلیوں کے ذریعہ اُسے روکتا ہوں' تو سعید نے جواب دیا: ایسی صورت میں وضو لازم نہیں ہوگا۔

Marfat.com

552 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ اَبِى نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْقَيْحُ وَالدَّمُ سَوَاءٌ

** مجاہد فرماتے ہیں: پیپ اور خون کا حکم برابر ہے۔

553 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، وَحُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، اَنَّهُ رَاَى ابْنَ عُمَرَ، عَصَرَ بُثْرَةً بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَخَرَجَ مِنْهَا شَيْءٌ فَفَتَّهُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

** بکر بن عبداللہ مزنی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی دونوں آنکھوں کے درمیان پھنسی کو نچوڑا تو اُس میں سے کچھ نکلا تو اُنہوں نے اپنی انگلیوں کے ساتھ اُسے پونچھ لیا' پھر اُنہوں نے نماز ادا کی اور از سرِ نو وضو نہیں کیا۔

554 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ اَمْسَحُ بِالْحَجَرِ قَالَ: فَلَا اَعْلَمُ اِلَّا اَنَّ اَيُّوبَ قَالَ: لَقِيَنِي بِظُفْرِهِ فَجَرَحَ يَدَيَّ جُرْحًا فَخَرَجَ مِنْهَا مِنَ الدَّمِ قَدْرُ مَا وَارَى الْجُرْحَ، فَقُلْتُ لِطَاوُسٍ: مَا تَرَى اَغْسِلُهُ؟ قَالَ: اغْسِلْهُ اِنْ شِئْتَ، ثُمَّ قَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا قَلِيلًا فَاتْرُكْهُ يَيْبَسُ

** تیمی کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں پتھر کے ذریعہ پونچھنے کے لیے جانے لگا تو اُنہوں نے کہا: مجھے صرف یہی علم ہے کہ ایوب نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ میرے ہاتھ پر چھری لگ گئی تو اُس نے میرے ہاتھ پر شدید زخم لگایا تو اُس میں سے تقریباً اتنا خون نکلا جو اُس زخم کو ڈھانپ دے۔ میں نے طاؤس سے دریافت کیا: آپ کی کیا رائے ہے کہ کیا میں اسے دھولوں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے دھولو۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ تھوڑا سا ہے' تم اسے رہنے دو یہ خشک ہو جائے گا۔

555 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُدْخِلُ اِصْبَعِي فِي اَنْفِي فَتَخْرُجُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ؟ قَالَ: فَلَا تَتَوَضَّأْ، وَلَكِنِ اغْسِلْ عَنْكَ الدَّمَ وَاغْسِلْ اَصَابِعَكَ وَاسْتَنْثِرْ قَالَ: وَاِنْ اَدْخَلْتَ اِصْبَعَكَ فِي اَنْفِكَ وَاَنْتَ فِي الصَّلَاةِ فَخَرَجَ فِي اِصْبَعِكَ دَمٌ فَلَا تَنْصَرِفْ، وَامْسَحْ اَصَابِعَكَ بِالتُّرَابِ وَحَسْبُكَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنی انگلی اپنی ناک میں داخل کرتا ہوں تو جب وہ باہر نکلتی ہے تو اُس پر خون لگا ہوا ہوتا ہے۔ تو عطاء نے جواب دیا: تم وضو نہ کرو لیکن اپنے اوپر سے خون دھولو اور اپنی انگلی کو دھولو اور ناک کو اچھی طرح صاف کرلو۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: اگر تم نماز کے دوران اپنی انگلی ناک میں داخل کرتے ہو اور تمہاری انگلی میں خون نکل آتا ہے تو تم نماز کو ختم نہ کرو بلکہ اپنی انگلی کو مٹی سے پونچھ لو' تمہارے لیے یہی کافی ہے۔

556 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَيْمُونُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ اَدْخَلَ اِصْبَعَهُ فِي اَنْفِهِ فَخَرَجَتْ مُخَضَّبَةً دَمًا فَفَتَّهُ، ثُمَّ صَلَّى فَلَمْ يَتَوَضَّأْ

Marfat.com

٭٭ میمون بن مہران بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا' اُنہوں نے اپنی انگلی ناک میں داخل کی' جب اُنہوں نے باہر نکالی تو اُس پر خون لگا ہوا تھا' اُنہوں نے اُسے مل دیا اور پھر نماز ادا کی' اُنہوں نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

557 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ اَدْخَلَ اَصَابِعَهُ فِي اَنْفِهِ، فَخَرَجَتْ مُخَضَّبَةً دَمًا فَفَتَّهُ، ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَاَشَارَ مَعْمَرٌ كَيْفَ فَتَّهُ فَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلَى السَّبَّابَةِ، ثُمَّ فَتَّ

٭٭ ابو زناد بیان کرتے ہیں: میں نے ابن مسیب کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی انگلی اپنی ناک میں داخل کی' جب وہ باہر نکالی تو اُس پر خون لگا ہوا تھا' اُنہوں نے اُسے مل دیا اور پھر نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: معمر نے اشارہ کر کے بتایا کہ اُنہوں نے اُسے کیسے ملا تھا' اُنہوں نے اپنا انگوٹھا شہادت کی انگلی پر رکھا اور پھر اُسے مل دیا۔

558 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ فِي الْمَاءِ يَخْرُجُ مِنَ الْجُرْحِ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ: قُلْتُ: وَاِنْ كَانَ فِي الْمَاءِ صُفْرَةٌ، قَالَ: فَلَا وُضُوْءَ مِنْ مَاءٍ

٭٭ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب زخم میں سے پانی نکلے تو اس کے بارے میں وہ یہ فرماتے ہیں: ایسی صورت میں کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔ میں نے دریافت کیا: اگر اُس پانی میں زردی موجود ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: پانی نکلنے سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

559 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَا وُضُوْءَ مِنْ دَمْعِ عَيْنٍ، وَلَا مِمَّا سَالَ مِنَ الْاَنْفِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: آنکھ کے آنسو کی وجہ سے' یا ناک سے بہنے والے مواد (یعنی بلغم یا ریشہ) کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوتا۔

560 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ فِي الرَّجُلِ يَبْصُقُ دَمًا قَالَ: اِنْ كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهِ الدَّمُ تَوَضَّاَ

٭٭ ابن سیرین ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں جو خون تھوک دیتا ہے' وہ یہ فرماتے ہیں: اگر تھوک پر خون غالب ہو گا تو وہ شخص وضو کرے گا۔

561 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَمَّا يَخْرُجُ مِنَ الدَّمِ فِي الْفَمِ قَالَ: اِذَا سَالَ فِي الْفَمِ فَفِيهِ الْوُضُوْءُ، وَاِنْ سَالَتِ اللِّثَةُ فِي الْفَمِ حَتَّى يَبْرُزَ فَتَوَضَّاْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس کے منہ میں سے خون نکلتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ خون اُس کے منہ میں بہہ جاتا ہے تو ایسی صورت میں وضو لازم ہو گا اور اگر منہ میں لثہ (مسوڑھے کے

Marfat.com

گوشت میں سے خون) نکلتا ہے یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جاتا ہے تو تم وضو کرو۔

562 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ قَالَ: لَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ الْعَشْرَ فِي اَنْفِهٖ، فَتَخْرُجُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ فَيَفُتُّهٗ، ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّاُ

✽✽ ابوزناد بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب کو دیکھا کہ اُنہوں نے اپنی انگلی ناک میں داخل کی جب وہ نکلی تو اُس پر خون لگا ہوا تھا' اُنہوں نے اُسے مل دیا اور نماز ادا کر لی اور ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْزُقُ دَمًا

باب: جو شخص خون تھوکے

563 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَتَنَخَّمُ دَمًا، هَلْ عَلَيْهِ الْوُضُوْءُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَيُمَضْمِضُ؟ قَالَ: لَا، اِنْ شَاءَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص خون تھوکتا ہے تو کیا اُس پر وضو لازم ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ کُلی کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! (یہ لازم نہیں ہے' البتہ اگر وہ چاہے تو کر سکتا ہے)۔

564 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُدْخِلُ عُوْدًا فِي فَمِي فَيَخْرُجُ فِيْهِ دَمٌ قَالَ: فَلَا تُمَضْمِضْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے منہ میں لکڑی (کی مسواک وغیرہ یا تیلا) داخل کرتا ہوں تو اُس میں سے خون نکل آتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم کُلی نہ کرو۔

565 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: بَصَقَ مُجَاهِدٌ دَمًا فَتَوَضَّاَ

✽✽ عثمان بن اسود بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ مجاہد نے خون تھوکا تو اُنہوں نے وضو کیا۔

566 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَفْؤُوْدٌ يَنْفُثُ دَمًا، اَوْ مَصْدُوْرٌ يَنْهَرُ قَيْحًا اَحَدَثٌ هُوَ؟ قَالَ: لَا، وَلَا وُضُوْءَ عَلَيْهِ مِمَّا لَيْسَ بِطَعَامٍ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جو دل کا مریض ہے وہ خون تھوکتا ہے' یا جس کے سینے میں تکلیف ہے اور وہ پیپ نکالتا ہے تو کیا یہ حدث شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کسی ایسی چیز کی وجہ سے وضو لازم نہیں ہوگا' جو کھانا نہیں ہوتی۔

567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ قَالَ: بَصَقْتُ دَمًا قَالَ: فَمَضْمِضْ، وَتُصَلِّي

Marfat.com

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے علقمہ بن قیس سے سوال کیا: میں نے خون تھوک دیا ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: تم کلی کر کے نماز ادا کر لو۔

568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ سَالَ مِنَ اللِّثَةِ دَمٌ فِي الْفَمِ فَفِيهِ الْوُضُوءُ، وَاِنْ نَزَعْتَ سِنًّا فَسَالَ مَعَهَا دَمٌ حَتّٰى تَبْزُقَ فَفِيهِ الْوُضُوءُ، وَاللِّثَةُ اللَّحْمُ الَّذِي فَوْقَ الْاَسْنَانِ

✵✵ ابن جریج' عطاء کا یہ قول نقل کرتے ہیں: اگر ''لثہ'' میں سے خون منہ میں بہہ جائے تو ایسی صورت میں وضو لازم ہوگا' اور اگر تم دانت نکالتے ہو اور اُس کے ساتھ خون بہہ جاتا ہے یہاں تک کہ تم اُسے تھوکتے ہو تو ایسی صورت میں بھی وضو لازم ہوگا۔ لثہ اُس گوشت کو کہتے ہیں جو دانتوں کے اوپر ہوتا ہے (یعنی مسوڑھے کا گوشت)۔

569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: بَصَقْتُ فِي الصَّلَاةِ فَخَرَجَ دَمٌ فِي الْبُصَاقِ قَالَ: فَلَا تُمَضْمِضْ اِنْ شِئْتَ، اِنَّ الدِّينَ يَسْمَحُ، بَلَغَنِي اَنَّهُ كَانَ يُقَالُ: اسْمَحُوا يُسْمَحْ لَكُمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے نماز کے دوران تھوکا تو اُس تھوک میں کچھ خون بھی نکلا' تو انہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو تو کلی نہ کرو کیونکہ دین نرمی سکھاتا ہے' مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ یہ بات کہی جاتی ہے: تم لوگ نرمی کرو' تمہارے ساتھ نرمی کی جائے گی۔

570 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ فِي الرَّجُلِ يَبْصُقُ دَمًا قَالَ: اِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَيْهِ الدَّمُ تَوَضَّاَ

✵✵ ابن سیرین ایسے شخص کے بارے میں فرماتے ہیں جو خون تھوکتا ہے' وہ فرماتے ہیں: جب اُس پر خون غالب ہو تو وہ وضو کرے۔

571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ: رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفٰى، بَصَقَ دَمًا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

✵✵ عطاء بن سائب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن ابواوفی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے خون تھوکا' پھر انہوں نے نماز ادا کر لی اور ازسرِ نو وضو نہیں کیا۔

بَابُ الرُّعَافِ

باب: نکسیر کا حکم

572 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُتَوَضَّاُ مِنَ الرُّعَافِ اِذَا ظَهَرَ فَسَالَ مِمَّا قَلَّ اَوْ كَثُرَ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: نکسیر کی وجہ سے وضو کیا جائے گا جب وہ ظاہر ہو جائے اور بہہ نکلے' خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو۔

Marfat.com

573 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ اَخَذَهُ الرُّعَافُ فَلَمْ يَرْقَ عَنْهُ، حَتّٰى كَادَتِ الصَّلَاةُ اَنْ تَفُوتَهُ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ قَالَ: يَسُدُّ مِنْخَرَهُ فَيَقُومُ فَيُصَلِّي، وَاِنْ خَافَ اَنْ يَدْخُلَ، قُلْتُ: اِذًا يَقَعُ الدَّمُ فِي جَوْفِهِ؟ قَالَ: اِنَّهُ لَا يَقَعُ فِي جَوْفِهِ، وَلَا بُدَّ مِنَ الصَّلَاةِ، وَاِنْ وَقَعَ فِي جَوْفِهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص کی نکسیر پھوٹنے لگتی ہے اور وہ رُکتی نہیں ہے یہاں تک کہ نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب آ جاتا ہے' تو ایسا شخص کیا کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے ناک کو بند کرے گا اور کھڑا ہو کر نماز ادا کر لے گا' اگرچہ اُسے یہ بھی اندیشہ ہو کہ خون اُس کے جسم کے اندر چلا جائے گا۔ میں نے کہا: اس صورت میں تو وہ خون اُس کے پیٹ کے اندر چلا جائے گا' اُنہوں نے جواب دیا: وہ اُس کے پیٹ میں نہیں چلا جائے گا' نماز ضروری ہے اگرچہ وہ خون اُس کے پیٹ میں چلا جائے۔

574 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا رَعَفَ الْاِنْسَانُ فَلَمْ يُقْلِعْ فَاِنَّهُ يَسُدُّ مِنْخَرَهُ وَيُصَلِّي، وَاِنْ خَافَ اَنْ يَدْخُلَ جَوْفَهُ فَلْيُصَلِّ، وَاِنْ سَالَ فَاِنَّ عُمَرَ قَدْ صَلّٰى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب کسی انسان کی نکسیر پھوٹے اور وہ بند نہ ہو رہی ہو تو وہ شخص اپنے ناک کو بند کر کے نماز ادا کرے گا اور اگر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ وہ خون اُس کے پیٹ میں چلا جائے تو پھر بھی نماز ادا کرے گا' اگرچہ وہ خون بہہ رہا ہو' کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تھی حالانکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

575 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِي، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا لَمْ يَسْتَمْسِكْ رُعَافُهُ اَوْمَا اِيمَاءً

✵✵ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: جب کسی کی نکسیر نہ رُک رہی ہو تو وہ اشارے کے ساتھ نماز ادا کرے گا۔

576 - عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: اِنْ كَانَ لَا يَسْتَمْسِكُ فِي الصَّلَاةِ حَشَاهُ

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: اگر وہ نماز کے دوران نہیں رکتا تو آدمی روئی رکھ لے گا۔

577 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: آنَسْتُ الدَّمَ فِي اَنْفِي وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَخْرُجْ، اَنْصَرِفُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَاَنَسْتُهُ فِي الْمِنْخَرِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَسِلْ، اَسْتَنْثِرُ؟ قَالَ: اِنْ شِئْتَ وَهُوَ يَنْهٰى عَنْ مَسِّ الْاَنْفِ فِي الصَّلَاةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: نماز کے دوران مجھے ناک میں خون محسوس ہوتا ہے لیکن وہ باہر نہیں نکلتا' تو کیا میں نماز ختم کر دوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: نماز سے پہلے وہ مجھے اپنے ناک کے سوراخ میں محسوس کرتا ہے لیکن بہتا نہیں ہے' تو کیا میں ناک دوبارہ صاف کروں؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تم چاہو (تو کر لو) تاہم وہ نماز کے دوران ناک کو چھونے سے منع کرتے تھے۔

Marfat.com

بَابُ الْجُرْحِ لَا يُرْقَأُ

باب: ایسازخم جس میں سے خون بند نہ ہو رہا ہو

578 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَتْ بِي دَمَامِيلُ، فَسَأَلْتُ اَبِي عَنهَا فَقَالَ: اِنْ كَانَتْ تُرْقَأُ فَاغْسِلْهَا وَتَوَضَّأْ، وَاِنْ كَانَتْ لَا تُرْقَأُ فَتَوَضَّأْ وَصَلِّ، فَاِنْ خَرَجَ شَيْءٌ فَلَا تُبَالِ، فَاِنَّ عُمَرَ قَدْ صَلّٰى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

✱ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: مجھے کچھ پھوڑے نکلے ہوئے تھے میں نے اپنے والد سے اُن کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تو اُن کا موادنکلنا بند ہو جاتا ہے تو تم اُسے دھو کر وضو کرلو اور اگر وہ بند نہیں ہوتا تو تم وضو کر کے نماز ادا کرو پھر بھی کوئی چیز باہر نکلتی ہے تو تم اس کی پروا نہ کرو کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تھی حالانکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا

579 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰى عُمَرَ حِيْنَ طُعِنَ فَقُلْنَا: الصَّلَاةُ. فَقَالَ: اِنَّهُ لَا حَظَّ لِاَحَدٍ فِي الْاِسْلَامِ اَضَاعَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

✱ حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو میں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے گزارش کی: نماز کا وقت ہو گیا ہے! اُنہوں نے فرمایا: جو شخص نماز کو ضائع کرتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ پھر اُنہوں نے نماز ادا کی جبکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

580 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ، دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ عَلٰى عُمَرَ حِيْنَ انْصَرَفَا مِنَ الصَّلَاةِ بَعْدَمَا طُعِنَ فَوَجَدَاهُ لَمْ يُصَلِّ الصُّبْحَ فَقَالَا: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: نَعَمْ، مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا حَظَّ لَهُ فِي الْاِسْلَامِ، فَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

✱ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہو گئے تو اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان دونوں حضرات نے اُنہیں ایسی حالت میں پایا کہ اُنہوں نے ابھی صبح کی نماز ادا نہیں کی تھی' ان دونوں صاحبان نے گزارش کی: نماز (کا وقت) ہو چکا ہے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! جو شخص نماز کو ترک کر دیتا ہے اُس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ پھر اُنہوں نے وضو کر کے نماز ادا کی جبکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ احْتَمَلْتُهُ اَنَا وَنَفَرٌ مِنَ الْاَنْصَارِ، حَتّٰى اَدْخَلْنَاهُ مَنْزِلَهُ فَلَمْ يَزَلْ فِي غَشْيَةٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى اَسْفَرَ، فَقَالَ

Marfat.com

رَجُلٌ: إِنَّكُمْ لَنْ تُفْزِعُوهُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِالصَّلَاةِ قَالَ: فَقُلْنَا: الصَّلَاةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: فَفَتَحَ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَصَلَّى النَّاسُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِأَحَدٍ تَرَكَ الصَّلَاةَ، فَصَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے تو میں اور کچھ انصاری انہیں اُٹھا کر لائے یہاں تک کہ ہم انہیں اُن کے گھر کے اندر لے آئے اُس کے بعد مسلسل اُن پر غشی طاری رہی یہاں تک کہ روشنی ہوگئی تو ایک شخص نے کہا: تم لوگ انہیں کسی بھی حوالے سے پریشان نہیں کر سکتے' صرف نماز کے حوالے سے کر سکتے ہو۔ تو ہم نے کہا: اے امیرالمومنین! نماز (کا وقت ہو چکا ہے)! راوی کہتے ہیں: انہوں نے دونوں آنکھیں کھولیں اور فرمایا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے فرمایا: ایسے کسی شخص کے لیے اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے جو نماز ترک کر دیتا ہے۔ پھر انہوں نے نماز ادا کی حالانکہ اُن کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

بَابُ قَطْرِ الْبَوْلِ وَنَضْحِ الْفَرْجِ إِذَا وَجَدَ بَلَلًا

باب: پیشاب کے قطرے نکلنا اور اگر آدمی کو تری محسوس ہو تو شرمگاہ پر پانی چھڑکنا

582 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَبِرَ زَيْدٌ حَتَّى سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَاوِيهِ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا غَلَبَهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ صَلَّى

٭٭ خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں: جب حضرت زید رضی اللہ عنہ کی عمر زیادہ ہوگئی تو انہیں پیشاب کے قطرے نکلنے کی شکایت ہوگئی' جہاں تک اُن سے ہو سکتا تھا وہ اس کے لیے دوا استعمال کرتے (یا اسے روکنے کی کوشش کرتے) لیکن جب یہ چیز اُن پر غالب ہوگئی تو وہ وضو کر کے نماز ادا کر لیتے تھے۔

583 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَغَيْرِهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَكَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي أَكُونُ فِي الصَّلَاةِ فَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنَّ بِذَكَرِي بَلَلًا قَالَ: قَاتَلَ اللّٰهُ الشَّيْطَانَ إِنَّهُ يَمَسُّ ذَكَرَ الْإِنْسَانِ فِي صَلَاتِهِ لِيُرِيَهُ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ، فَإِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْضَحْ فَرْجَكَ بِالْمَاءِ، فَإِنْ وَجَدْتَ قُلْتَ: هُوَ مِنَ الْمَاءِ، فَفَعَلَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ فَذَهَبَ

٭٭ سعید بن جبیر اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں یہ شکایت کی کہ بعض اوقات نماز کے دوران مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید میری اگلی شرمگاہ میں سے کچھ نکلا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ شیطان کو برباد کرے! وہ انسان کی نماز کے دوران اُس کی شرمگاہ کو چھوتا ہے' تاکہ اُسے یوں محسوس ہو کہ جیسے اُس کا وضو ٹوٹ گیا ہے' جب تم وضو کرو تو اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لو اور جب تمہیں یہ صورتِ حال محسوس ہو تو تم کہنا کہ یہ تو پانی ہے۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا تو اُس کی پریشانی ختم ہوگئی۔

584 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ:

Marfat.com

وَسَالَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَلْقَى مِنَ الْبَوْلِ شِدَّةً اِذَا كَبِرْتُ وَدَخَلْتُ فِي الصَّلَاةِ وَجَدْتُهُ، فَقَالَ سَعِيدٌ: اَطِعْنِي اَفْعَلْ مَا آمُرُكَ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا تَوَضَّأْ، ثُمَّ ادْخُلْ فِي صَلَاتِكَ فَلَا تَنْصَرِفَنَّ

✻✻ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا' اُس نے کہا: جب میری عمر زیادہ ہوئی تو اُس کے بعد مجھے پیشاب کے حوالے سے بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے' جب میں نماز پڑھنا شروع کرتا ہوں تو مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کچھ قطرے نکل آئے ہیں۔ تو سعید نے کہا: تم میری اطاعت کرو اور پندرہ دن تک وہ کام کرو جس کی میں تمہیں ہدایت کرتا ہوں' تم وضو کرنے کے بعد نماز شروع کر دیا کرو اور پھر اُسے منقطع نہ کرو۔

585 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَاَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ قُلْتُ: اِنِّي اَتَوَضَّأُ وَاَجِدُ بَلَلًا قَالَ: اِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْضَحْ فَرْجَكَ، فَاِنْ جَاءَكَ فَقُلْ: هُوَ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي نَضَحْتُ، فَاِنَّهُ لَا يَتْرُكُكَ حَتَّى يَاْتِيَكَ وَيُحْرِجَكَ

✻✻ داؤد بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن کعب قرظی سے دریافت کیا' میں نے کہا: میں وضو کرتا ہوں اور اُس کے بعد مجھے تری محسوس ہوتی ہے (یعنی یوں محسوس ہوتا ہے کہ کچھ قطرے نکل آئے ہیں) تو اُنہوں نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لو' اگر وہ (وسوسہ یا شیطان) تمہارے پاس آئے تو تم کہو کہ یہ تو وہ پانی ہے جو میں نے چھڑک لیا تھا' کیونکہ وہ تمہیں نہیں چھوڑے گا اور تمہارے پاس آ کر تمہیں حرج کا شکار کرتا رہے گا۔

586 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا تَوَضَّاَ وَفَرَغَ، اَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ

✻✻ حضرت سفیان بن حکم (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت حکم بن سفیان یہ بات بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کر کے فارغ ہوتے تھے تو آپ چلو میں پانی لے کر اُسے اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیتے تھے۔

587 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ، اَوِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ اِذَا بَالَ وَتَوَضَّاَ نَضَحَ فَرْجَهُ

586- سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب في الانتضاح، حدیث 144، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، باب ما جاء في النضح بعد الوضوء، حدیث: 458' السنن الصغری، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب النضح، حدیث: 135، المستدرك علی الصحیحین للحاکم، کتاب الطهارة، واما حدیث عائشة، حدیث: 559، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، من کان اذا توضا نضح فرجه، حدیث: 1761، السنن الکبرٰی للنسائي، کتاب الطهارة، النضح، حدیث: 132' السنن الکبرٰی للبیهقي، کتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب الانتضاح بعد الوضوء لرد الوسواس، حدیث: 709، مسند احمد بن حنبل، مسند المکیین' ابو الحکم، حدیث: 15116، مسند الطیالسي، سفیان بن الحکم او الحکم بن سفیان، حدیث: 1350، مسند عبد بن حمید، سفیان بن الحکم او الحکم بن سفیان' حدیث: 487، المعجم الکبیر للطبراني، باب من اسمه حمزة، الحکم بن سفیان الثقفي، حدیث: 3104

Marfat.com

** حضرت سفیان بن حکم (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) حضرت حکم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب پیشاب کرنے کے بعد وضو کرتے تھے تو آپ اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لیتے تھے۔

588 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا تَوَضَّأَ لَا يَغْسِلُ أَثَرَ الْبَوْلِ، وَلٰكِنَّهُ كَانَ يَنْضَحُ

** نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تھے تو پیشاب کی جگہ کو دھوتے نہیں تھے بلکہ اُس پر پانی چھڑک لیتے تھے۔

589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ، ثُمَّ نَضَحَ حَتّٰى رَأَيْتُ الْبَلَلَ مِنْ خَلْفِهِ فِي ثِيَابِهِ

** ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اُنہوں نے وضو کرنے کے بعد پانی چھڑکا یہاں تک کہ مجھے اُن کے پچھلی طرف اُن کے کپڑے پر تری کا نشان نظر آیا۔

590 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ: سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ صُبَيْحٍ يَقُولُ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، تَوَضَّأَ، ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهَا بَيْنَ إِزَارِهِ وَبَطْنِهِ عَلٰى فَرْجِهِ

** مسلم بن صبیح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا' اُنہوں نے وضو کیا اور پھر ہتھیلی پر پانی لے کر اُسے اپنے تہبند اور پیٹ کے درمیان اپنی شرمگاہ پر چھڑک لیا۔

591 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ قَالَ: إِذَا تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنِّي شَيْءٌ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَإِنِّي لَا أَعُدُّهُ بِهٰذِهِ - أَوْ قَالَ: مِثْلَ هٰذِهِ - وَوَضَعَ رِيقَهُ عَلٰى إِصْبَعِهِ

** حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں وضو کرتا ہوں اور پھر اُس کے بعد میرے جسم میں سے کچھ نکلتا ہے تو میں اُسے صرف یہ شمار کرتا ہوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اس کی مانند شمار کرتا ہوں۔ اُنہوں نے اپنی انگلی پر اپنا لعاب رکھ کر (یہ بات ارشاد فرمائی)۔

592 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَالْحَسَنَ، وَعَطَاءً، كَانُوا لَا يَرَوْنَ بَأْسًا بِالْبَلَلِ يَجِدُهُ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ مَا لَمْ يَقْطُرْ

** حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ' حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح' یہ حضرات اُس تری میں کوئی حرج نہیں سمجھتے جسے آدمی نماز کے دوران محسوس کرتا ہے' جبکہ اُس کے قطرے نہ نکلے ہوں۔

593 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْحَكَمِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ يَقُولُ: كَانَ يُصِيبُنِي فِي الصَّلَاةِ، وَإِنِّي لَأَجِدُ الْبِلَّةَ، وَيَخْرُجُ مِنِّي فِي الصَّلَاةِ، فَكُنْتُ أَنْصَرِفُ فِي السَّاعَةِ مِرَارًا وَأَتَوَضَّأُ، فَسَأَلْتُ ابْنَ الْمُسَيِّبِ فَقَالَ: لَا تَنْصَرِفْ قَالَ: فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَظُنُّ أَنَّهُ إِنَّمَا يُشْبِهُ عَلَيَّ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهُ

Marfat.com

اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اَنَّهُ يُصِيبُ قَدَمِي - اَوْ قَالَ: الْاَرْضَ - قَالَ: لَا تَنْصَرِفْ فَاِذَا حَسَسْتَ ذٰلِكَ فَتَلَقَّهُ بِثَوْبِكَ، فَقَالَ لِي اَخٌ كَانَ عِنْدَهُ جَالِسًا: اَتَدْرِي مَا قَالَ لَكَ؟ قَالَ: اغْسِلْ ثَوْبَكَ اِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَنَا قَالَ: فَفَعَلْتُ الَّذِي قَالَ. فَلَمْ اَلْبَثْ اَنْ ذَهَبَ عَنِّي

✽✽ عبدالکریم بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: مجھے نماز کے دوران پریشانی لاحق ہوتی تھی' مجھے تری محسوس ہوتی تھی اور نماز کے دوران میرے جسم میں سے کچھ قطرے نکل آتے تھے' تو میں ایک وقت میں کئی مرتبہ نماز ختم کرتا تھا اور از سرِ نو وضو کرتا تھا' میں نے سعید بن مسیب سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم نماز ختم نہ کرو۔ مجھے یوں لگا کہ جیسے وہ یہ سمجھے ہیں کہ یہ معاملہ مجھ پر مشتبہ ہوتا ہے' میں نے کہا: یہ معاملہ اس سے زیادہ ہوتا ہے' وہ قطرے میرے پاؤں تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) زمین تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو سعید نے کہا: تم اپنی نماز کو ختم نہ کرو! جب تمہیں یہ چیز محسوس ہو تو تم اپنے کپڑے کے ذریعہ اسے مل دو۔ تو میرے بھائی نے جو ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا' اُس نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ انہوں نے تمہیں کیا کہا ہے؟ انہوں نے تمہیں کہا ہے کہ جب تم نماز پڑھ کر فارغ ہوا کرو' تو اپنے کپڑے کو دھولیا کرو۔ راوی کہتے ہیں: میں نے خود یہ بات اُن کی زبانی نہیں سنی تھی۔ پھر میں نے ایسا ہی کیا جیسے اُنہوں نے کہا تھا تو اس کے کچھ ہی عرصہ بعد یہ چیز مجھ سے ختم ہوگئی۔

594 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقَطْرَ حَدَثًا. وَقَالَهُ الْحَسَنُ اَيْضًا

✽✽ ابن سیرین اس بات کے قائل تھے کہ قطرے نکلنے سے حدث لاحق ہو جاتا ہے۔ حسن بصری بھی اسی بات کے قائل تھے۔

595 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنِّي اَجِدُ الْبِلَّةَ وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ اَنْصَرِفُ؟ قَالَ: لَا، حَتّٰى تَكُونَ قَطْرَةٌ - اَحْسَبُهُ قَالَ يَوْمَئِذٍ: هَلْ اَحَدٌ اِلَّا يَجِدُ الْبِلَّةَ -

✽✽ معمر بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے اُن سے سوال کیا کہ مجھے تری محسوس کرتا ہوں اور میں اُس وقت نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں' تو کیا میں نماز ختم کر دوں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ کوئی قطرہ نہ ہو۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے کہ اُس دن اُنہوں نے یہ کہا تھا: ہر شخص کو تری محسوس ہوتی ہے۔

596 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَجَدْتُ رِيبَةً مِنَ الْمَنِيِّ قَبْلَ الظُّهْرِ فَلَمْ اَنْظُرْ اِلَيْهِ حَتّٰى انْصَرَفْتُ مِنَ الْمَغْرِبِ، فَوَجَدْتُ فِي طَرَفِ ذَكَرِي مَنِيًّا قَالَ: فَعُدْ لِصَلَاتِكَ كُلِّهَا، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ، ثُمَّ انْقَلَبْتُ، فَاِذَا اَنَا اَجِدُ مَذْيًا وَلَمْ اَرْتَبْ قَبْلَ ذٰلِكَ وَلَا بَعْدَهُ قَالَ: فَلَا تُعِدْهُ، فَاِنَّكَ لَعَلَّكَ اَمْذَيْتَ بَعْدَ مَا صَلَّيْتَ. قُلْتُ: جَامَعْتُ، ثُمَّ رُحْتُ فَوَجَدْتُ رِيبَةً قَبْلَ الظُّهْرِ فَلَمْ اَنْصَرِفْ حَتّٰى انْقَلَبْتُ عِشَاءً فَوَجَدْتُ مَذْيًا قَدْ يَبِسَ عَلٰى طَرَفِ الْاِحْلِيلِ، فَتَعَشَّيْتُ وَلَمْ اَعْجَلْ عَنْ عَشَائِي، ثُمَّ رُحْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ يَقُولُ: اَعَدْتُهُنَّ فَرَاٰنِي قَدْ اَصَبْتُ فِيمَا اَعَدْتُهُ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ظہر سے پہلے مجھے منی کے بارے میں شک ہوا' لیکن وہ

Marfat.com

مجھے نظر نہیں آئی یہاں تک کہ جب میں مغرب کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو مجھے اپنے کپڑے پر منی لگی ہوئی نظر آئی۔ تو عطاء نے کہا: تم تمام نمازیں دوبارہ ادا کرو گے۔

میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں ظہر' عصر اور مغرب کی نماز ادا کرلوں اور جب واپس آؤں تو پھر مجھے مذی نظر آئے' حالانکہ نہ تو اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد میں نے مرتب کیا تھا۔ اُنہوں نے فرمایا: تم اُن نمازوں کو دوبارہ ادا نہ کرو کیونکہ ہوسکتا ہے تمہارے نماز ادا کرنے کے بعد مذی خارج ہوئی ہو۔

میں نے دریافت کیا: میں نے وظیفۂ زوجیت ادا کیا' پھر میں آیا اور مجھے ظہر سے پہلے اس بارے میں شک ہوا' لیکن جب میں عشاء کی نماز پڑھ کر فارغ ہوا تو مجھے مذی نظر آئی' جو شرمگاہ کے کنارے پر خشک ہو چکی تھی' میں نے رات کا کھانا کھایا اور میں نے رات کا کھانا کھانے میں کوئی جلدی نہیں کی' پھر میں مسجد گیا' میں نے ظہر' عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کیں۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے گنتی کر کے اُنہیں ادا کیا تھا تو اُنہوں نے مجھے دیکھا کہ میں نے جو کچھ شمار کیا تھا وہ ٹھیک تھا۔

بَابُ الْمَذْىُ

مذی کا حکم

597 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ قَيْسٌ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْمَذْىَ اَكُنْتَ مَاسِحَهُ

---

597 -صحيح البخاري، كتاب العلم، باب من استحيا فامر غيره بالسؤال، حديث:131، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المذى، حديث:482، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب الاحداث الموجبة للوضوء، باب ذكر وجوب الوضوء من المذى، حديث:18، مستخرج ابى عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، باب ايجاب الوضوء من المذى والاستنجاء بالماء منه، حديث:591، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب نواقض الوضوء، ذكر البيان بان قوله صلى الله عليه وسلم : " فلينضح، حديث:1108، سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، باب فى المذى، حديث:181، الجامع للترمذى، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء فى المنى والمذى، حديث:109، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض الوضوء من المذى، حديث:153، مصنف ابن ابى شيبة، كتاب الطهارات، فى المنى و"المذى والودى، حديث:957، السنن الكبرىٰ للنسائى، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، الامر بالتوضؤ من المذى، حديث:144، شرح معانى الآثار للطحاوى، باب الرجل يخرج من ذكره المذى كيف يفعل، حديث: 165، مشكل الآثار للطحاوى، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث: 2271، السنن الكبرىٰ للبيهقى، كتاب الطهارة، جماع ابواب الحدث، باب الوضوء من المذى والودى، حديث: 525، مسند احمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة، مسند على بن ابى طالب رضى الله عنه، حديث:597، مسند الطيالسى، احاديث على بن ابى طالب بن عبد المطلب بن هاشم بن، حديث:136، مسند الحميدى، احاديث على بن ابى طالب رضى الله عنه، حديث:41، البحر الزخار مسند البزار، سعيد بن جبير ، حديث:423، مسند ابى يعلى الموصلى، مسند على بن ابى طالب رضى الله عنه، حديث:298، المعجم الاوسط للطبرانى، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد، حديث:6117، المعجم الكبير للطبرانى، بقية الميم، ما اسند المقداد بن الاسود، على بن ابى طالب ، حديث:17355

Marfat.com

مَسْحًا قَالَ: لَا، الْمَذْيُ اَشَدُّ مِنَ الْبَوْلِ، يُغْسَلُ غَسْلًا، ثُمَّ اَنْشَاَ يُخْبِرُنَا حِيْنَئِذٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَائِشُ بْنُ اَنَسٍ اَخُو سَعْدِ بْنِ لَيْثٍ قَالَ: تَذَاكَرَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَّعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ وَّالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدُ الْمَذْيَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: اِنِّي رَجُلٌ مَذَّاءٌ، فَاسْاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذٰلِكَ، فَاِنِّي اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْاَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي، لَوْلَا مَكَانُ ابْنَتِهِ لَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: عَائِشٌ فَسَاَلَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ عَمَّارٌ اَوِ الْمِقْدَادُ، قَالَ قَيْسٌ: فَسَمّٰى لِي عَائِشُ الَّذِيْ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذٰلِكَ مِنْهُمَا، فَنَسِيْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذٰلِكُمُ الْمَذْيُ، اِذَا وَجَدَهُ اَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذٰلِكَ مِنْهُ، ثُمَّ لِيَتَوَضَّاْ فَلْيُحْسِنْ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ لِيَنْتَضِحْ فِيْ فَرْجِهِ. قَالَ: فَسَاَلْتُ عَطَاءً، عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَغْسِلُ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ: حَيْثُ الْمَذْيُ يَغْسِلُ مِنْهُ اَمْ ذَكَرَهُ كُلَّهُ؟ فَقَالَ: بَلْ حَيْثُ الْمَذْيُ مِنْهُ قَطْ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: قیس نے عطاء سے دریافت کیا: مذی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا آپ صرف اُسے پونچھ لیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ مذی پیشاب سے زیادہ گاڑھی ہوتی ہے اُسے دھویا جائے گا' پھر اُنہوں نے اس بارے میں ہمیں بتایا کہ عائش بن انس جو سعد بن لیث کے بھائی ہیں اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابوطالب' حضرت عمار بن یاسر اور حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم مذی کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص ہوں جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی ہے' تم لوگ اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کیونکہ مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کرتے ہوئے شرم آتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے حوالے سے تعلق نہ ہوتا تو میں خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کر لیتا۔

عائش نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اُن دونوں صاحبان یعنی حضرت عمار یا شاید حضرت مقداد اُن دونوں میں سے کسی ایک نے سوال کیا۔ قیس نامی راوی بیان کرتے ہیں: عائش نامی راوی نے میرے سامنے اُن صاحب کا نام بھی لیا تھا جن صاحب نے ان دونوں میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا' لیکن مجھے اُن کا نام بھول گیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یہ مذی ہے' جب کوئی شخص اسے پائے تو اُس جگہ کو دھو لے اور پھر وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور پھر اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے''۔

راوی کہتے ہیں: میں نے عطاء سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اُس سے اسے دھو لے۔ تو کیا اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں مذی لگی ہوئی ہے صرف اُس جگہ کو دھونا ہے یا پوری شرمگاہ کو دھونا ہے۔ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! صرف اُس جگہ کو دھونا ہے جہاں مذی لگی ہے۔

598 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ وَجَدْتُ مَذْيًا فَغَسَلْتُ ذَكَرِيْ اَفْضَخُ فِيْ ذٰلِكَ فَرْجِيْ؟ قَالَ: لَا، حَسْبُكَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں مذی پاتا

Marfat.com

ہوں اور اپنی شرمگاہ کو دھولیتا ہوں تو کیا میں اپنی شرمگاہ پر پانی بھی چھڑکوں؟ اُنہوں نے فرمایا: نہیں! (محض دھولینا) تمہارے لیے کافی ہے۔

599 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُجَامِعُ أَهْلِي فَأَجِدُ مَذْيًا بَعْدَهُ أَوْ عِنْدَهُ بَعْدَ جِمَاعٍ غَيْرِ جِمَاعٍ، فَأَنْفِضُ ذَكَرِي، وَأَغْتَسِلُ، وَأَجِدُ قَبْلَ الطُّهْرِ رِيبَةً مِنْ رَطْبٍ، فَإِنِّي أَجِدُ عَلَى فَخِذِي وَعَلَى الْأُنْثَيَيْنِ، أَنْظُرُ هَلْ أَجِدُ شَيْئًا أَمْ لِي رُخْصَةٌ فِي أَنْ لَا أَنْظُرَ؟ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ مُمْذِيًا فَانْظُرْ، وَإِنْ كُنْتَ غَيْرَ مُمْذٍ فَلَا تَنْظُرْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت ادا کرتا ہوں اور پھر اس کے بعد یا اُس کے قریب یعنی ایسی قربت جس میں وظیفۂ زوجیت نہ ہو' مجھے مذی محسوس ہوتی ہے تو میں اپنی شرمگاہ کو دھو کر آجاتا ہوں' پھر ظہر سے پہلے مجھے تری کے بارے میں شک ہوتا ہے اور اپنے زانو یا اپنے خصیوں پر وہ مجھے محسوس ہوتی ہے' تو کیا میں اُس کا غور سے جائزہ لوں گا کہ کیا مجھے کوئی چیز ملتی ہے' یا مجھے اس بارے میں رخصت ہے کہ میں اُس کا غور سے جائزہ نہ لوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تمہیں مذی خارج ہونے کی عادت ہے تو تم جائزہ لو گے اور اگر تمہیں عادت نہیں ہے تو تم جائزہ نہیں لو گے۔

600 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِقْدَادِ، أَنَّ عَلِيًّا، أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنِ امْرَأَتِهِ، فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ؟ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ، وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ، قَالَ الْمِقْدَادُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

٭٭ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُنہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں کہ جب وہ اپنی بیوی کے قریب ہو تو اُس کی مذی خارج ہو جاتی ہے' تو ایسے شخص پر کیا لازم ہوگا؟ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' اس لیے مجھے خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے تو اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے۔

601 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ لِلْمِقْدَادِ: سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنِ الرَّجُلِ يُلَاعِبُ امْرَأَتَهُ وَيُكَلِّمُهَا فَيُمْذِي، لَوْلَا أَنِّي أَسْتَحْيِي وَأَنَّ ابْنَتَهُ تَحْتِي لَسَأَلْتُهُ، فَسَأَلَ الْمِقْدَادُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَغْسِلْ ذَكَرَهُ، وَلْيَتَوَضَّأْ، ثُمَّ لِيَنْضَحْ فِي فَرْجِهِ

٭٭ عائش بن انس بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم میرے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کرو جو اپنی بیوی کے ساتھ خوش فعلی کر رہا ہوتا ہے اور بات چیت کر رہا ہوتا ہے کہ اُس کی مذی خارج ہو جاتی ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' اس لیے مجھے اگر اس حوالے سے شرم نہ آ رہی ہوتی تو میں خود نبی اکرم ﷺ سے خود یہ سوال کرتا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑک لے۔

602 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ: سَلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاِنِّي لَوْلَا اَنِّي تَحْتِيَ ابْنَتَهُ لَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، اِذَا مَا اقْتَرَبَ الرَّجُلُ مِنِ امْرَاَتِهِ فَاَمْذَى، وَلَمْ يَمْلِكْ ذٰلِكَ وَلَمْ يَمَسَّهَا فَسَاَلَ الْمِقْدَادُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَا اَمْذَى اَحَدُكُمْ وَلَمْ يَمَسَّهَا فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَاُنْثَيَيْهِ. وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُولُ: لِيَتَوَضَّاْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ كَوُضُوئِهِ لِلصَّلَاةِ.

✱✱ عروہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے مقداد سے کہا کہ تم نبی اکرم ﷺ سے سوال کرو کیونکہ اگر نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ نہ ہوتیں تو میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے خود دریافت کر لیتا' وہ یہ کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے قریب ہو اور اُس کی مذی خارج ہو جائے اور وہ اُس پر قابو نہ پا سکتا ہو' حالانکہ اُس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ وظیفۂ زوجیت بھی ادا نہیں کیا۔ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے یہ سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کی مذی خارج ہو اور اُس نے عورت کے ساتھ صحبت نہ کی ہو تو اُس شخص کو اپنی شرمگاہ اور خصیے دھو لینے چاہئیں۔

عروہ یہ کہتے ہیں: جب وہ شخص نماز ادا کرے تو اُسے نماز کے وضو کی طرح وضو بھی کر لینا چاہیے۔

603 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

604 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرْتُ رَجُلًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ: فِيهِ الْوُضُوءُ. قَالَ الْاَعْمَشُ: فَحَدَّثَنَا اَبُو يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: فَاسْتَحْيَيْتُ اَنْ اَسْاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتِ ابْنَتُهُ تَحْتِي فَاَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَاَلَهُ فَقَالَ: فِيهِ الْوُضُوءُ

✱✱ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی' مجھے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے شرم آئی' تو میں نے ایک شخص کو ہدایت کی' اُس نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں وضو لازم ہوتا ہے۔

اعمش بیان کرتے ہیں: ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے سوال کرتے ہوئے شرم آئی کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں' تو میں نے مقداد کو یہ ہدایت کی' اس

Marfat.com

نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں وضو لازم ہوتا ہے۔

605 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ: اِنَّهُ لَيَخْرُجُ مِنْ اَحَدِنَا مِثْلُ الْجُمَانَةِ فَاِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ ذٰلِكَ فَلْيَغْسِلْ ذَكَرَهُ وَلْيَتَوَضَّاْ

٭٭ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم میں سے کوئی شخص موتی کی طرح (قطرے) خارج کرتا ہے جب کوئی شخص اس طرح کی صورتِ حال پائے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے۔

606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عُمَرَ، فِي الْمَذْيِ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ، وَيَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

٭٭ زید بن اسلم اپنے والد کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جو مذی کے بارے میں ہے: ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھولے گا اور نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے گا۔

607 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، اَنَّ عُثْمَانَ، سُئِلَ عَنِ الْمَذْيِ، فَقَالَ: ذَاكُمُ الْقَطْرُ مِنْهُ الْوُضُوْءُ

٭٭ خرشہ بن حر بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مذی کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ قطرے ہوتے ہیں اس سے وضو لازم ہوتا ہے۔

608 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُوْلُ فِي الْمَذْيِ: يَغْسِلُ حَشَفَتَهُ

٭٭ سعید بن جبیر مذی کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: آدمی اپنی شرمگاہ کو دھولے گا۔

609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ، مَوْلٰى بَنِيْ اَسَدٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا اَنَا عَلٰى رَاحِلَتِيْ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ اَخَذَتْ مِنِّيْ شَهْوَةٌ، فَخَرَجَ مِنْ ذَكَرِيْ شَيْءٌ حَتّٰى مَلَاَ حَاذِيْ وَمَا حَوْلَهُ فَقَالَ: اغْسِلْ ذَكَرَكَ، وَمَا اَصَابَكَ، ثُمَّ تَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ

٭٭ ابوحمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک مرتبہ میں سونے اور جاگنے کے درمیان کی کیفیت میں تھا کہ اسی دوران مجھ پر شہوت طاری ہوئی اور میری شرمگاہ سے کوئی چیز نکلی یہاں تک کہ اُس نے میری شرمگاہ اور اُس کے آس پاس کی جگہ کو بھر دیا۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اپنی شرمگاہ کو دھولو اور جہاں کہیں وہ لگا ہے اُسے دھولو اور پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو۔

610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ فِي الْمَذْيِ وَالْوَدْيِ وَالْمَنِيِّ: مِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ، وَمِنَ الْمَذْيِ، وَالْوَدْيِ الْوُضُوْءُ يُغْسِلُ حَشَفَتَهُ وَيَتَوَضَّاُ

Marfat.com

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مذی ودی اور منی کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: منی سے غسل لازم ہتا ہے جبکہ مذی اور ودی سے وضو لازم ہوتا ہے آدمی اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے گا۔

611 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ عِكْرِمَةَ قَالَ: هِيَ ثَلَاثَةٌ الْمَذْيُ، وَالْوَدْيُ، وَالْمَنِيُّ، فَأَمَّا الْمَذْيُ: فَهُوَ الَّذِي يَكُونُ مَعَ الْبَوْلِ وَبَعْدَهُ فِيهِ غَسْلُ الْفَرْجِ وَالْوُضُوءُ أَيْضًا، وَأَمَّا الْمَنِيُّ: فَهُوَ الْمَاءُ الدَّافِقُ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ الشَّهْوَةُ، وَمِنْهُ يَكُونُ الْوَلَدُ فَفِيهِ الْغُسْلُ.

✽✽ عکرمہ فرماتے ہیں: یہ تین چیزیں ہوتی ہیں: مذی ودی اور منی جہاں تک مذی کا تعلق ہے تو یہ وہ چیز ہے جو پیشاب کے ساتھ یا اُس کے بعد خارج ہوتی ہے اس میں شرمگاہ کو دھونا لازم ہوتا ہے اور بعد میں وضو کیا جائے گا' جہاں تک منی کا تعلق ہے تو یہ ایک ایسا پانی ہے جو اُچھل کر باہر آتا ہے جس میں شہوت موجود ہوتی ہے اور اسی کے نتیجہ میں بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس میں غسل لازم ہوگا۔

612 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت قتادہ کے حوالے سے منقول ہے۔

613 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: إِنِّي لَأَجِدُ الْمَذْيَ عَلَى فَخِذِي يَنْحَدِرُ وَأَنَا أُصَلِّي فَمَا أُبَالِي ذَلِكَ

قَالَ: وَقَالَ سَعِيدٌ: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، إِنِّي لَأَجِدُ الْمَذْيَ عَلَى فَخِذِي يَنْحَدِرُ وَأَنَا عَلَى الْمِنْبَرِ مَا أُبَالِي ذَلِكَ

✽✽ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: بعض اوقات مجھے مذی اپنے زانو پر پھسلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور میں اُس وقت نماز ادا کر رہا ہوتا ہوں لیکن میں اس کی پروانہیں کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں: سعید نے یہ بات بھی بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض اوقات مجھے اپنے زانو پر مذی پھسلتی ہوئی محسوس ہوتی ہے' میں اُس وقت منبر پر موجود ہوتا ہوں لیکن میں اس کی پروانہیں کرتا۔

614 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ سَالَ عَلَى فَخِذِي مَا انْصَرَفْتُ - يَعْنِي الْمَذْيَ -

✽✽ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: اگر وہ میرے زانو پر پھسل جائے تو بھی میں نماز ختم نہیں کروں گا' اُن کی مراد مذی تھی۔

615 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّهُ لَيَنْحَدِرُ شَيْءٌ مِثْلُ الْجُمَانِ، أَوْ مِثْلُ الْخَرَزَةِ فَمَا أُبَالِيهِ

✽✽ عبدالرحمٰن اعرج بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات بیان کی کہ بعض اوقات موتی کے قطرے کی طرح کوئی چیز پھسلتی ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) لیکن میں اس کی پروانہیں کرتا۔

Marfat.com

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعَصَائِبِ وَالْجُرُوحِ

باب: پٹی اور زخموں پر مسح کرنا

616 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ بِمَكَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ، قَالَ: قَرَاْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قُرْحَةٌ فِي ذِرَاعِي قَالَ: لَا نُعْرِبُهَا وَامِسَّهَا الْمَاءَ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ حَوْلَ الْجُرْحِ دَمٌ وَقَيْحٌ وَلٰكِنْ قَدْ لَصِقَ عَلَى شَفَةِ الْجُرْحِ قَالَ: فَاتْبَعْهُ بِصُوفَةٍ، اَوْ كُرْسُفَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَاغْسِلْهُ، قُلْتُ: فَلَا رُخْصَةَ لِي اَنْ لَا اَمَسَّهُ وَلَا اُنْقِيَهُ؟ قَالَ: لَا تُصَلِّ وَبِكَ دَمٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میری کلائی پر زخم ہے' اُنہوں نے فرمایا: ہم اُسے معاف نہیں کریں گے' تم اُس پر پانی لگاؤ' میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس زخم کے اردگرد خون اور پیپ موجود ہو اور وہ زخم کے سوراخ پر چپکی ہوئی ہو۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اُس پر روئی یا کوئی کپڑا لگاؤ جس پر پانی لگا ہوا ہو اور اُسے دھو لو۔ میں نے کہا: کیا اس بارے میں میرے لیے کوئی رخصت نہیں ہے کہ میں اس پر پانی نہ لگاؤں یا اسے صاف نہ کروں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: تم ایسی حالت میں نماز ادا نہ کرو کہ تم پر خون لگا ہوا ہو۔

617 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قُرْحَةٌ فِي ذِرَاعِي، اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ الْجُرْحُ فَاتِحًا فَاهُ قَالَ: فَلَا تُدْخِلْ يَدَكَ فِيهِ وَاَمْسِسِ الْمَاءَ مَا حَوْلَهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میری کلائی میں زخم موجود ہے' اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُس زخم کا منہ کھلا ہوا ہو۔ اُنہوں نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اُس میں داخل نہ کرو' اُس کے اردگرد کی جگہ پر پانی لگا لو۔

618 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: رَجُلٌ مَكْسُورُ الْيَدِ مَعْصُوبٌ عَلَيْهَا قَالَ: يَمْسَحُ الْعِصَابَةَ وَحْدَهُ وَحَسْبُهُ قَالَ: فَلَا بُدَّ اَنْ يَمَسَّ الْعِصَابَ، اِنَّمَا عِصَابُ يَدِهِ بِمَنْزِلَةِ يَدِهِ، يَمْسَحُ عَلَى الْعِصَابِ مَسْحًا، فَاِنْ اَخْطَاَ مِنْهُ شَيْئًا فَلَا بَاْسَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص ہے جس کا ہاتھ ٹوٹا ہوا ہے اور اُس پر پٹی بندھی ہوئی ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ شخص صرف پٹی پر مسح کرے گا یہ اُس کے لیے کافی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا: یہ بات ضروری ہے کہ وہ پٹی کو چھوئے کیونکہ اُس کے ہاتھ کی پٹی اُس کے ہاتھ کی مانند ہے' وہ پٹی پر مسح کرے گا اور اگر اُس پٹی میں سے کوئی چیز رہ جائے (جس پر مسح نہ ہو سکے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى دُمَّلٍ فِي ذِرَاعِ رَجُلٍ عِصَابٌ، اَوْ قُرْحَةٍ يَسِيرَةٍ، اَيَمْسَحُ عَلَى الْعِصَابِ اَوْ يَنْزِعُهُ؟ قَالَ: اِذَا كَانَتْ يَسِيرَةً فَاُحِبُّ اَنْ يَنْزِعَ الْعَصَائِبَ

Marfat.com

الْخَلَاءِ فَقَرَاَ آيَةً - اَوْ آيَاتٍ -، قَالَ لَهُ اَبُو مَرْيَمَ الْحَنَفِيُّ: اَخَرَجْتَ مِنَ الْخَلَاءِ وَاَنْتَ تَقْرَاُ؟ قَالَ لَهُ عُمَرُ: اَمُسَيْلِمَةُ اَفْتَاكَ بِهٰذَا وَكَانَ مَعَ مُسَيْلِمَةَ

✵✵ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ قضائے حاجت کر کے آئے' پھر اُنہوں نے ایک آیت یا شاید چند آیات کی تلاوت کی۔ ابومریم حنفی نے اُن سے کہا: آپ قضائے حاجت کر کے آئے ہیں اور اب تلاوت کر رہے ہیں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: کیا مسیلمہ (کذاب) نے تمہیں یہ فتویٰ دیا ہے؟ (راوی بیان کرتے ہیں:) وہ شخص مسیلمہ کذاب کے ساتھ رہا تھا۔

1319 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، يَفْتَحُ عَلَى الرَّجُلِ وَهُوَ يَقْرَاُ، ثُمَّ قَامَ فَبَالَ فَاَمْسَكَ الرَّجُلُ، عَنِ الْقِرَاءَةِ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ:

✵✵ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کے لیے دروازہ کھولا' وہ اُس وقت تلاوت کر رہا تھا' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں پیشاب کرنے لگے' تو وہ شخص تلاوت سے رُک گیا' تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُس سے فرمایا: (اس سے آگے متن موجود نہیں ہے)۔

1320 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ اِيَاسٍ، مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ: اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ، كَانَ يَقْرَاُ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

✵✵ ابوایاس معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بے وضو حالت میں تلاوت کر لیتے تھے۔

1321 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

1322 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنِّي لَاَقْرَاُ جُزْئِي - اَوْ قَالَتْ حِزْبِي -، وَاِنِّي لَمُضْطَجِعَةٌ عَلَى السَّرِيْرِ

✵✵ اسود بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں اپنے جزء (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے حزب (یعنی روز کے معمول کے مطابق حصے) کو تلاوت کر لیتی ہوں' حالانکہ میں چارپائی پر لیٹی ہوئی ہوتی ہوں۔

1323 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا، وَادْخُلِ الْمَسْجِدَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ جُنُبًا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم ہر حالت میں قرآن پڑھ سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو' اور تم ہر حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

1324 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ قَيْسٍ يَقُوْلُ:

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: لَا يَمَسُّ الْقُرْآنَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ.

✽✽ عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو جو خط لکھا تھا اُس میں یہ تحریر تھا: ''قرآن کو صرف باوضو حالت میں چھوا جائے''۔

1329 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1330 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ اَنْ يَّاْخُذَ الْمُصْحَفَ غَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ فَيَصْعَدَ مِنْ مَكَانٍ اِلٰى مَكَانٍ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر کوئی بے وضو شخص قرآنِ مجید کو پکڑے اور اُسے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے۔

1331 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَضَعُ الْمُصْحَفَ عَلٰى فِرَاشٍ، اُجَامِعُ عَلَيْهِ، وَاَحْتَلِمُ فِيْهِ، وَاَعْرَقُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ عطاء بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا میں قرآن مجید کو ایسے بچھونے پر رکھ سکتا ہوں جس پر میں صحبت بھی کرتا ہوں اور اُس پر مجھے احتلام بھی ہو جاتا ہے اور اُس پر مجھے پسینہ بھی آ جاتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں!

1332 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَمَسُّ الْجُنُبُ وَالْحَائِضُ الْمُصْحَفَ وَهُوَ فِيْ خِبَائِهِ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَبَيْنَ اَيْدِيْهِمَا وَبَيْنَ اَخْبِيَتِهِ ثَوْبٌ؟ قَالَ: لَا، وَلَا الْخِبَاءُ اَكَفُّ مِنَ الثَّوْبِ. قُلْتُ: فَغَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ وَهُوَ فِيْ خِبَائِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا يَضُرُّهُ. قُلْتُ: فَيَاْخُذُهُ مُطْبَقًا؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ کیا جنبی شخص اور حیض والی عورت قرآنِ مجید کو چھو سکتے ہیں جبکہ قرآن مجید غلاف میں ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: اگر ان دونوں کے ہاتھ اور قرآنِ مجید کے غلاف کے درمیان کوئی اور کپڑا بھی ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! جی نہیں! غلاف دوسرے کپڑے کے مقابلہ میں زیادہ محفوظ کرنے والا ہوتا ہے۔ میں نے دریافت کیا: بے وضو شخص اُس کے غلاف میں اُسے چھو سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ اُسے کوئی نقصان نہیں دے گا۔ میں نے کہا: کیا وہ اُسے طبق کے طور پر پکڑ سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1333 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا يَمَسُّ الْمُصْحَفَ مُفْضِيًا اِلَيْهِ غَيْرُ مُتَوَضِّءٍ. قُلْتُ: فَبَيْنَ اَيْدِيْهِمَا وَبَيْنَ اَخْبِيَتِهِ ثَوْبٌ؟ قَالَ: وَلَا الْخِبَاءُ اَكَفُّ مِنَ الثَّوْبِ؟. قُلْتُ: غَيْرُ الْمُتَوَضِّءِ وَهُوَ فِيْ خِبَائِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا يَضُرُّهُ. قُلْتُ: فَيَاْخُذُهُ مُطْبَقًا؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: قرآن مجید کو ایسا کوئی شخص چھو نہیں سکتا جو بے وضو ہو۔ میں نے کہا: اگر اس شخص کے ہاتھوں اور

Marfat.com

غلاف کے درمیان کوئی اور کپڑا ہو؟ انہوں نے فرمایا: پھر بھی نہیں! کیونکہ غلاف دوسرے کپڑے کے مقابلہ میں زیادہ حفاظت والا ہوتا ہے۔ میں نے کہا: اگر وہ شخص بے وضو ہو اور قرآن مجید غلاف میں ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ اُسے کوئی نقصان نہیں دے گا' میں نے کہا: کیا وہ اُسے طبق کے طور پر پکڑ سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1334 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَطَاوُسٍ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ: كَرِهُوا اَنْ يَّمَسَّ الْمُصْحَفَ وَهُوَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ

✸✸ امام شعبی' طاؤس' قاسم بن محمد اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ بے وضو حالت میں قرآن مجید کو چھوئیں۔

1335 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اُحِبُّ اَنْ لَا تَمَسَّ الدَّرَاهِمُ وَالدَّنَانِيرُ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ، وَلٰكِنْ لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ مَسِّهَا، جُبِلُوا عَلٰى ذٰلِكَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَكَرِهَ عَطَاءٌ اَنْ تَمَسَّ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ الدَّنَانِيرَ وَالدَّرَاهِمَ

✸✸ عطاء فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ درہم اور دینار کو صرف باوضو حالت میں چھوا جائے لیکن کیونکہ لوگوں کی مجبوری ہے کہ وہ اُسے چھوئیں' اس لیے یہ اُن کے معمول میں شامل ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے اس چیز کو مکروہ قرار دیا ہے کہ حیض والی عورت یا جنبی شخص دینار یا درہم کو چھوئیں (جس پر کوئی آیت لکھی ہوئی ہوتی ہے)۔

1336 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَا تَمَسُّ الدَّرَاهِمُ الَّتِي فِيهَا الْقُرْآنُ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ، لَا يَرَيَانِ بِهِ بَاْسًا يَقُولُونَ: جُبِلُوا عَلٰى ذٰلِكَ

✸✸ زہری فرماتے ہیں: ایسا درہم جس میں قرآن (کا کچھ حصہ) لکھا ہوا ہو' اُسے صرف باوضو چھوا جا سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' وہ یہ کہتے تھے: یہ ان کی روزمرہ کی ضرورت ہے

1337 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: اَرْسَلَنِي ابْنُ سِيرِينَ اَسْاَلُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الدَّرَاهِمِ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ اللّٰهِ اَيَبْتَاعُ بِهَا النَّاسُ، وَفِيهَا الْكِتَابُ وَسَاَلْتُهُ، فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِالْكِتَابِ يَتَبَايَعُونَ، اِنَّمَا يَتَبَايَعُونَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، لَوْ ذَهَبْتَ بِالْكِتَابِ فِي رُقْعَةٍ مَا اَعْطَوْكَ شَيْئًا، وَلٰكِنْ لَا تَمَسَّ الدَّرَاهِمُ الَّتِي فِيهَا ذِكْرُ اللّٰهِ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

✸✸ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: ابن سیرین نے مجھے قاسم بن محمد سے دراہم کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے بھیجا' جن میں اللہ کا ذکر موجود ہوتا ہے' کیا لوگ اُسے فروخت کر سکتے ہیں جبکہ اُس میں (قرآن کی آیت کے کچھ الفاظ) تحریر ہوتے ہیں۔ میں نے اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا: اُس تحریر کی خرید و فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ خرید و فروخت سونے اور چاندی کی ہوتی ہے' اگر کسی رقعے میں سے وہ تحریر رخصت ہو جائے تو لوگ تمہیں کچھ نہیں دیں گے' البتہ تم

Marfat.com

٭٭ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کا ایسے شخص کے بارے میں اختلاف تھا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر انزال ہونے سے پہلے اُس عورت سے الگ ہو جاتا ہے۔ پھر ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بولے: مجھے نبی اکرم ﷺ کے اصحاب کے اختلاف کی وجہ سے بڑی پریشانی ہے اور وہ اختلاف ایک ایسی صورتِ حال کے بارے میں ہے جسے میں آپ کے سامنے پیش کرنے کو بہت مشکل سمجھتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے تین مرتبہ دریافت کیا: وہ کیا مسئلہ ہے؟ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے لیکن اُسے انزال نہیں ہوتا۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب شرمگاہ' شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اب آپ کے بعد میں کبھی کسی سے اس بارے میں دریافت نہیں کروں گا۔

955 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ، اَبَا جَعْفَرٍ يَقُوْلُ: كَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْغُسْلِ، وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَقُوْلُوْنَ: اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ فَمَنْ يَّفْصِلُ بَيْنَ هٰؤُلَاءِ؟ وَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ: اِذَا مَسَّ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ، فَحَكَّمُوْا بَيْنَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِىْ طَالِبٍ فَاخْتَصَمُوْا اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَرَاَيْتُمْ لَوْ رَاَيْتُمْ رَجُلًا يُدْخِلُ وَيُخْرِجُ اَيَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ؟ قَالَ: فَيُوْجِبُ الْحَدَّ، وَلَا يُوْجِبُ عَلَيْهِ صَاعًا مِنْ مَاءٍ؟، فَقَضٰى لِلْمُهَاجِرِيْنَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: رُبَّمَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُمْنَا وَاغْتَسَلْنَا

٭٭ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: مہاجرین غسل کرنے کا حکم دیتے تھے اور انصار اس بات کے قائل تھے کہ پانی (منی کے نکلنے) کی وجہ سے پانی (یعنی غسل) لازم ہوتا ہے تو پھر ان کے درمیان فیصلہ کس نے کرنا تھا۔ مہاجرین کا یہ کہنا تھا کہ جب شرمگاہ' شرمگاہ سے مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ان حضرات نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے درمیان ثالث بنایا اور اپنا مقدمہ اُن کے سامنے پیش کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم لوگوں کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر تم کسی شخص کو دیکھتے ہو کہ وہ اپنی شرمگاہ (عورت کی شرمگاہ میں) داخل کرتا ہے اور پھر نکال لیتا ہے (اُسے انزال نہیں ہوتا) تو کیا اُس پر حد واجب ہوگی؟ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسے شخص پر حد تو واجب ہو جائے گی لیکن پانی کا ایک صاع واجب نہیں ہوگا (یعنی غسل واجب نہیں ہوگا) تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

جب اس بارے میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا: بعض اوقات ہم بھی ایسا کرتے تھے یعنی میں اور نبی اکرم ﷺ (وظیفہ زوجیت ادا کرتے تھے) اور پھر ہم اُٹھ کر غسل کر لیتے تھے۔

956 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يَقُوْلُ: لَقَدْ اَصَبْتُ اَهْلِىْ فَاَكْسَلْتُ فَلَمْ اُنْزِلْ، فَمَا اغْتَسَلْتُ

٭٭ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہوں' بعض اوقات انزال کے بغیر فارغ ہو جاتا ہوں تو میں غسل نہیں کرتا۔

Marfat.com

957 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: : اَرَاَيْتَ اِذَا جَامَعَ اَحَدُنَا فَاَكْسَلَ، وَلَمْ يُمْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَغْسِلُ مَا مَسَّ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّاْ . قَالَ: فَكَانَ اَبُو اَيُّوبَ يُفْتِي بِهٰذَا، عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

❊ ❊ حضرت ابوایوب انصاری بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بتائی کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر وہ تھک جاتا ہے اور اسے انزال نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنی شرمگاہ کو دھو لے گا اور وضو کر لے گا۔

تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کے مطابق فتویٰ دیتے رہے۔

958 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِذَا جَامَعَ اَحَدُكُمْ فَاَكْسَلَ فَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ

❊ ❊ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب کوئی شخص صحبت کرے اور تھک جائے (اور اُسے انزال نہ ہو) تو وہ نماز کے وضو کی طرح وضو کرلے۔

959 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اَحَدُنَا يَاْتِي الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُكْسِلُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

❊ ❊ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' انہوں نے عرض کی: ہم میں سے کوئی ایک شخص عورت کے پاس جاتا ہے اور پھر وہ تھک جاتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

960 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَحْمُودٍ، عَنْ رَاشِدٍ قَالَ: قُلْتُ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: اِنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ كَانَ يُفْتِي بِذٰلِكَ. فَقَالَ زَيْدٌ: اِنَّ اُبَيًّا قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ نَزَعَ عَنْ ذٰلِكَ

❊ ❊ راشد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ تو اس بارے میں یہ فتویٰ دیتے ہیں۔ تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے انتقال سے پہلے اس سے رجوع کرلیا تھا۔

961 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ: اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

❊ ❊ عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

Marfat.com

ہے۔

962 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّ اَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ، اَخْبَرَهُ، عَنْ رَجُلٍ، يَنْسُبُهُ عَمْرٌو، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَادَى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَخَرَجَ اِلَيْهِ فَانْطَلَقَا قِبَلَ قُبَاءٍ فَمَرَّا بِمُرَيَّةٍ فَاغْتَسَلَ الْاَنْصَارِيُّ، فَسَاَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: دَعَوْتَنِيْ وَاَنَا عَلَى امْرَاَتِيْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَقْحَطَ اَحَدُكُمْ اَوْ اَكْسَلَ فَاِنَّمَا يَكْفِيْ مِنْهُ الْوُضُوْءُ

✱✱ عمرو بن دینار ابو صالح زیات کے حوالے سے ایک صحابی کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک انصاری کو (اُس کے گھر کے باہر سے) بلند آواز سے پکارا تو وہ نکل کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گیا' پھر یہ دونوں حضرات قباء تشریف لے گئے' ان دونوں کا گزر ایک کنویں کے پاس سے ہوا تو اُس انصاری نے وہاں غسل کیا' نبی اکرم ﷺ نے اُس سے اس بارے میں دریافت کیا تو اُس نے عرض کی: جب آپ نے مجھے بلوایا تھا تو اُس وقت میں اپنی بیوی کے ساتھ تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو جلدی ہو جائے یا وہ تھکاوٹ کا شکار ہو جائے تو اُس کے لیے وضو کافی ہوتا ہے۔

963 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَعْجَلَ اَحَدُكُمْ، اَوْ اَقْحَطَ فَلَا يَغْتَسِلْ. قَوْلُهُ اَقْحَطَ: لَا يُنْزِلُ

✱✱ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کسی شخص کو جلدی ہو یا وہ انزال کے بغیر فارغ ہو جائے تو وہ غسل نہ کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: لفظ اقحط سے مراد یہ ہے: اُسے انزال نہ ہو۔

964 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُعَادٍ وَّكَانَ مَرْضِيًّا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ، عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

✱✱ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

962- صحیح البخاری، کتاب الوضوء، باب من لم یر الوضوء الا من المخرجین: من القبل، حدیث:177، صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب جواز نوم الجنب واستحباب الوضوء له، حدیث:492، صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب الغسل، ذکر ما کان علی من اکسل فی اول الاسلام سوی الاغتسال، حدیث:1187، سنن ابن ماجه، کتاب الطهارة وسننها، ابواب التیمم، باب الماء من الماء، حدیث:603، مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الطهارات، من کان یقول الماء من الماء، حدیث:951، شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الذی یجامع ولا ینزل، حدیث:204، السنن الکبریٰ للبیهقی، کتاب الطهارة، جماع ابواب ما یوجب الغسل، باب وجوب الغسل بالتقاء الختانین، حدیث:730، مسند احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخدری رضی الله عنه، حدیث:10947، مسند ابی یعلی الموصلی، من مسند ابی سعید الخدری، حدیث:1261

Marfat.com

965 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ بَنِي شَيْبَانَ، أَنَّهُ نَكَحَ امْرَأَةً كَانَتْ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَافِعًا كَانَ يُصِيبُهَا فَلَا يُنْزِلُ، فَيَقُولُ: لَا تَغْتَسِلِي وَكَانَ بِهَا قُرُوحٌ

❊❊ عمرو بن دینار نے بنوشیبان سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ اُن صاحب نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی' جو پہلے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی اہلیہ رہ چکی تھیں' اُس خاتون نے اُن صاحب کو بتایا کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ جب اُس عورت کے ساتھ وظیفہ زوجیت ادا کرتے اور اُنہیں انزال نہیں ہوتا تھا تو وہ یہ فرماتے تھے: تم بھی غسل نہ کرنا۔ اُس عورت کو پھوڑے پھنسیوں کی بیماری لاحق تھی۔

966 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ الشَّيْبَانِيُّ، أَنَّهُ خَلَفَ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَافِعًا كَانَ يَعْزِلُ عَنْهَا مِنْ أَجْلِ قُرُوحٍ كَانَتْ بِهَا، لِأَنْ لَا تَغْتَسِلَ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَأَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ، أَنَّ رَافِعًا كَانَ يَقُولُ لَهَا: أَنْتِ أَعْلَمُ إِنْ أَنْزَلْتِ فَاغْتَسِلِي

❊❊ اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی سابقہ اہلیہ کے ساتھ شادی کر لی تو اُس خاتون نے اُنہیں بتایا کہ حضرت رافع اس عورت کے پھوڑے پھنسیوں کی وجہ سے اُس عورت سے عزل کر لیتے تھے' یہ بیماری اُس عورت کو لاحق تھی' اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ عورت غسل نہ کرے۔

اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع رضی اللہ عنہ اُس خاتون سے یہ کہتے تھے: تمہیں زیادہ پتا ہوگا' اگر تمہیں انزال ہو گیا ہے تو تم غسل کر لو۔

967 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

❊❊ عطاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

968 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ خَمْسًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْهُمْ عَلِيٌّ، فَكُلٌّ مِنْهُمْ قَالَ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

❊❊ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے پانچ مہاجرین اوّلین سے سوال کیا' جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے' تو اُن حضرات نے یہی جواب دیا کہ پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

969 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا

Marfat.com

ہے: پانی سے پانی لازم ہوتا ہے۔

970 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ الشَّيْبَانِيُّ، اَنَّهُ خَلَفَ عَلٰى امْرَاَةٍ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَافِعًا كَانَ يَعْزِلُ عَنْهَا مِنْ اَجْلِ قُرُوحٍ كَانَتْ بِهَا لِاَنْ لَا تَغْتَسِلَ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَاَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ الشَّيْبَانِيِّ، اَنَّ رَافِعًا كَانَ يَقُولُ لَهَا: اَنْتِ اَعْلَمُ اِنْ اَنْزَلْتِ فَاغْتَسِلِي

٭٭ اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی سابقہ اہلیہ سے شادی کر لی تو اُس خاتون نے اُنہیں بتایا کہ حضرت رافع اُس خاتون سے عزل کر لیتے تھے کیونکہ اُس خاتون کو پھوڑے (زخم یا شدید خارش) کی شکایت تھی' تاکہ اُس عورت کو غسل نہ کرنا پڑے۔

اسماعیل شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت رافع رضی اللہ عنہ اُس خاتون کو یہ کہا کرتے تھے کہ تم زیادہ بہتر جانتی ہو کہ اگر تمہیں انزال ہوا ہے تو تم غسل کر لو۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ امْرَاَتَهُ فِي غَيْرِ الْفَرْجِ

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی کی شرمگاہ کے علاوہ (کسی حصے سے لذت حاصل کرے)

971 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُجَامِعُ امْرَاَتَهُ فِي غَيْرِ الْفَرْجِ فَيُنْزِلُ الْمَاءَ قَالَ: يَغْتَسِلُ هُوَ وَلَا تَغْتَسِلُ هِيَ، وَلٰكِنْ تَغْسِلُ مَا اَصَابَ مِنْهَا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس کی شرمگاہ کے علاوہ لذت حاصل کرے اور پھر اُس کی منی نکل آئے تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ شخص غسل کرے گا لیکن وہ عورت غسل نہیں کرے گی' تاہم اُس مرد کی جو (منی) اُس عورت کو لگ گئی ہے وہ اُسے دھو لے گی۔

972 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَسْتَيْقِظُ فَيَجِدُ الْبِلَّةَ؟ قَالَا: يَغْسِلُ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّاُ.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ شَرُوسَ، عَنْ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: يَغْتَسِلُ حَتّٰى يَذْهَبَ الشَّكُّ

٭٭ قتادہ اور حسن بصری ایسے شخص کے بارے میں جو بیدار ہونے پر تری کو پاتا ہے' یہ فرماتے ہیں: وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے گا۔

عکرمہ فرماتے ہیں: وہ شخص غسل کرے گا جب تک اُس کا شک ختم نہیں ہوتا۔

973 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: يَغْتَسِلُ

Marfat.com

✵✵ عکرمہ، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: وہ شخص غسل کرے گا۔

974 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، سَمِعْتُهُ - اَوْ اَخْبَرْتُهُ -، عَنْ اَخِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ فَوَجَدَ بَلَلًا وَلَمْ يَذْكُرِ احْتِلَامًا فَلْيَغْتَسِلْ، فَاِنْ رَاٰى اَنَّهُ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

''جب کوئی شخص رات کے وقت بیدار ہو اور وہ تری کو پائے لیکن اُسے احتلام یاد نہ ہو تو وہ غسل کرے لیکن اگر اُس نے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ اُسے احتلام ہوا ہے لیکن اُسے تری نہیں ملی تو اُس پر غسل لازم نہیں ہوگا''۔

975 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يُعْقَدُ ذٰلِكَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَعَرَّضُ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ اسے کچھ شمار نہیں کرے گا کیونکہ شیطان اُس کے درپے ہوا تھا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَرَى اَنَّهُ يَحْتَلِمُ فَيَسْتَيْقِظُ فَلَا يَجِدُ بَلَلًا

باب: جب کوئی شخص (خواب میں) یہ دیکھے کہ اُسے احتلام ہوا ہے اور بیدار ہونے کے بعد اُسے تری نہ نظر نہ آئے

976 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الرَّجُلِ يَرَى اَنَّهُ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ غُسْلٌ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: جو شخص یہ دیکھے کہ اُسے احتلام ہوا ہے اور وہ تری کو نہ پائے تو ایسے شخص پر غسل لازم نہیں ہوگا۔

977 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الرَّجُلُ يَحْتَلِمُ فَيُدْرِكُ ذَكَرَهُ قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ النُّطْفَةُ فَيَقْبِضُ عَلَيْهِ، فَيَرْجِعُ هَلْ عَلَيْهِ غُسْلٌ؟ قَالَ: اِنْ لَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ شَيْءٌ فَلَا غُسْلَ عَلَيْهِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص جسے احتلام ہوتا ہے اور پھر وہ نطفہ کے نکلنے سے پہلے اپنی شرمگاہ کو پکڑ لیتا ہے اور وہ نطفہ واپس چلا جاتا ہے تو کیا اُس پر غسل لازم ہوگا؟ عطاء نے فرمایا: اگر اُس کے جسم میں سے کچھ نہیں نکلا تو پھر اُس پر غسل لازم نہیں ہوگا۔

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ

باب: غسل خانہ میں پیشاب کرنا

978 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي الْاَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ

Marfat.com

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ فِيْهِ، فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ

❋❋ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی شخص اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر اُس نے وہاں وضو بھی کرنا ہوگا' زیادہ تر وسوسے اسی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں''۔

979 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَمَّنْ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ: اَلْبَوْلُ فِي الْمُغْتَسَلِ يَاْخُذُ مِنْهُ اللَّمَمَ

❋❋ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: غسل خانہ میں پیشاب کرنا صغیرہ گناہ ہے۔

980 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ: مَنْ بَالَ فِي مُغْتَسَلِهٖ لَمْ يَتَطَهَّرْ

❋❋ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص غسل خانہ میں پیشاب کرتا ہے' وہ طہارت حاصل نہیں کر پاتا۔

981 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَتَكْرَهُ اَنْ يُبَالَ فِي الْمُغْتَسَلِ؟ قَالَ: لَا، وَاَنَا اَبُولُ فِيْهِ وَلَوْ كَانَ مُغْتَسَلًا فِي بَطْحَاءَ كَرِهْتُ اَنْ اَبُولَ فِيْهِ، فَاَمَّا هٰذِهِ الْمَشِيْدَةُ فَلَا يَسْتَقِرُّ فِيْهِ شَيْءٌ فَلَا اُبَالِي اَنْ اَبُولَ فِيْهِ وَهُوَ زَعَمَ يَبُولُ فِيْهِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں کہ غسل خانہ میں پیشاب کیا جائے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں اُس میں پیشاب کر لیتا ہوں' اگر غسل کی جگہ کسی کھلے میدان میں ہو تو میں اس بات کو مکروہ قرار دوں گا کہ میں وہاں پیشاب کروں' لیکن ایسی بند جگہ جہاں کوئی چیز (یعنی پانی) ٹھہرتی نہیں ہے تو میں وہاں پیشاب کرنے کی کوئی پروا نہیں کروں گا' وہ یہ بھی کہتے تھے کہ وہ وہاں پیشاب کر لیتے ہیں۔

982 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا طَهَّرَ اللّٰهُ رَجُلًا يَبُولُ فِي مُغْتَسَلِهٖ. قَالَ لَيْثٌ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَلَا بَاْسَ بِهٖ

❋❋ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو پاک نہ کرے جو غسل خانہ میں پیشاب کر لیتا ہے۔

عطاء فرماتے ہیں: جب پیشاب کے نکلنے کا راستہ ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

---

978 -سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب في البول في المستحم، حديث:25، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب كراهية البول في المغتسل، حديث:302، السنن الصغرى، كتاب الطهارة، ذكر الفطرة، كراهية البول في المستحم، حديث:36، المنتقى لابن الجارود، كتاب الطهارة، ما يتقى من المواضع للغائط والبول، حديث:34مسند احمد بن حنبل، اول مسند البصريين، حديث عبد الله بن مغفل المزني، حديث:20080، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث: 546، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه اسحاق، حديث:3073

Marfat.com

بَابُ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کا وضو کرنا

983 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: إِذَا اغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَإِنِّي أَبْدَأُ بِفَرْجِي، ثُمَّ أُمَضْمِضُ وَأَسْتَنْشِقُ، ثُمَّ أَغْسِلُ وَجْهِي وَيَدَيَّ، ثُمَّ أُفِيضُ عَلَى رَأْسِي، ثُمَّ بِيَدَيَّ، ثُمَّ بِرِجْلِي قَالَ: وَاغْسِلُ قَدَمَيَّ فِي الْمُغْتَسَلِ، ثُمَّ أَنْتَعِلُ فِيهِ، ثُمَّ حَسْبِي لَا أَغْسِلُهُمَا بَعْدُ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ تَنْتَعِلْ فِي الْمُغْتَسَلِ وَخَرَجْتَ مِنْهُ حَافِيًا قَالَ: إِذًا غَسَلْتُهُمَا

✳✳ عطاء فرماتے ہیں: جب میں غسل جنابت کرتا ہوں تو اپنی شرمگاہ (کو دھونے) سے آغاز کرتا ہوں' پھر میں کلی کرتا ہوں' پھر ناک میں پانی ڈالتا ہوں' پھر اپنے چہرے اور اپنے بازو کو دھوتا ہوں' پھر اپنے سر پر پانی بہاتا ہوں' پھر اپنے ہاتھ کو اور پھر پاؤں کو دھوتا ہوں۔ وہ یہ فرماتے ہیں: میں اپنے پاؤں غسل خانہ میں ہی دھولیتا ہوں پھر اُس میں جوتا پہن لیتا ہوں' میرے لیے اتنا ہی کافی ہے' میں اس کے بعد انہیں نہیں دھوتا۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر آپ غسل خانہ میں جوتا نہ پہنیں اور اُس سے ننگے پاؤں باہر آجائیں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس صورت میں اُنہیں دھولوں گا۔

984 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْغَرْفُ عَلَى الرَّأْسِ مَا بَلَغَكَ فِيهِ؟ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّهُ ثَلَاثٌ، قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ أَفَضْتُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَنَا ذُو جُمَّةٍ أُشْرِبُ مَعَ كُلِّ مَرَّةٍ أُفِيضُهَا، وَكَانَ فِي نَفْسِي حَاجَةٌ إِنْ لَمْ أُبَلِّلْ أُصُولَ الشَّعْرِ كَمَا أُرِيدُ قَالَ: كَذَلِكَ كَانَ يُقَالُ: ثَلَاثُ مَرَّاتٍ هُوَ السُّنَّةُ

✳✳ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے کہا: سر پر پانی بہانے کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تین مرتبہ بہایا جائے گا۔ میں نے کہا: آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے کہ اگر میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہادیتا ہوں اور میرے بال بڑے ہیں اور ہر مرتبہ میں' میں بالوں پر پانی بہادیتا ہوں اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ ابھی میرے بالوں کی جڑیں تر نہیں ہوسکی ہیں جس طرح میں چاہتا ہوں۔ تو اُنہوں نے فرمایا: بیان تو اسی طرح کیا گیا ہے کہ تین مرتبہ پانی بہانا سنت ہے۔

985 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ إِذَا بَالَغَ قَالَ: قُلْتُ أَيُنْقِي؟ قَالَ: فِيهِ

✳✳ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جنابت سے غسل اُس وقت ہوگا جب آدمی مبالغہ کرے میں نے دریافت کیا: کیا وہ پاک صاف کرے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ضرور

986 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: وَيُمِرُّ الْجُنُبُ عَلَى كُلِّ مَا ظَهَرَ مِنْهُ؟

Marfat.com

قَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لَهُ اِنْسَانٌ: اَيُفِيضُ الْجُنُبُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يَغْتَسِلُ غُسْلًا، يَغْسِلُ الْجُنُبُ مِقْعَدَتَهُ سَبِيلَ الْخَلَاءِ لِلْجَنَابَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِیْ وَاللّٰهِ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَاَحَقُّ مَا غُسِلَ مِنْهُ قُلْتُ: اَوَ لَيْسَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ الْغَائِطَ فَيَتَطَيَّبُ، ثُمَّ يَاْتِیْ فَيَتَوَضَّاُ وَلَا يَغْسِلُ مِقْعَدَتَهُ؟ قَالَ: اِنَّ الْجَنَابَةَ تَكُوْنُ فِي الْحِيْنِ مَرَّةً

❋ ❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص اپنے پورے جسم پر پانی بہائے گا جو اس کا حصہ ظاہر ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ایک شخص نے اُن سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص اپنے اوپر پانی بہائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ اُس کو دھوئے گا اور جنبی شخص پاخانہ کے راستے کو بھی جنابت کے لیے دھوئے گا' اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! یہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس کو دھویا جائے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آدمی جب قضائے حاجت کر کے فارغ ہوتا ہے تو وہ پاکیزگی حاصل نہیں کر لیتا؟ پھر وہ آ کر وضو کر لیتا ہے تو کیا وہ اپنے پاخانہ کی جگہ کو نہ دھوئے؟ اُنہوں نے فرمایا: جنابت کسی جگہ میں ایک ہی مرتبہ ہوتی ہے۔

987 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَاصِمٌ، اَنَّ رَهْطًا، اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَاَلُوْهُ، عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِیْ بَيْتِهِ تَطَوُّعًا، وَعَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا، وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: اَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ بَيْتِهِ تَطَوُّعًا: فَهُوَ نُورٌ، فَنَوِّرُوْا بُيُوتَكُمْ وَمَا خَيْرُ بَيْتٍ لَيْسَ فِيهِ نُورٌ، وَاَمَّا مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا: فَلَكَ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ وَلَا تَطَّلِعُونَ عَلٰى مَا تَحْتَهُ حَتّٰى تَطْهُرَ، وَاَمَّا الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ: فَتَوَضَّاْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اغْسِلْ رَاْسَكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَفِضِ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِكَ.

❋ ❋ عاصم بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُن سے آدمی کے اپنے گھر میں نوافل ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا اور آدمی کے لیے اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ کس حد تک (جنسی عمل کرنا) جائز ہوتا ہے اور غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک آدمی کے اپنے گھر میں نوافل ادا کرنے کا تعلق ہے تو یہ نور ہے تو تم اپنے گھر کو نورانی کرو اور وہ گھر بہتر نہیں ہوتا جس میں نور موجود نہ ہو۔ جہاں تک اس مسئلہ کا تعلق ہے کہ آدمی کے لیے اپنی حیض والی بیوی میں سے کیا چیز حلال ہے! تو تہبند سے اوپر کا حصہ تمہارے لیے حلال ہے' تم اُس کے نیچے والے حصے کی طرف اُس وقت تک نہ جھانکو جب تک عورت پاک نہیں ہو جاتی۔ جہاں تک غسلِ جنابت کا تعلق ہے تو تم پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرو' پھر اپنے سر کو دھوؤ اور اپنے جسم پر بہالو۔

988 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ اَبِی اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو الْبَجَلِيِّ، اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالُوْا: جِئْنَاكَ نَسْاَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ خِصَالٍ: عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِیْ بَيْتِهِ تَطَوُّعًا، وَعَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا، وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ قَالَ: اَفَسَحَرَةٌ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: اَفَكَهَنَةٌ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ؟ قَالُوْا: مِنَ الْعِرَاقِ. قَالَ: مِنْ اَیِّ الْعِرَاقِ؟ قَالُوْا: مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ:

Marfat.com

لَقَدْ سَاَلْتُمُوْنِیْ عَنْ خِصَالٍ مَا سَاَلَنِیْ عَنْهُنَّ اَحَدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْهُنَّ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ

988- عاصم بن عمرو بجلی بیان کرتے ہیں: اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: ہم آپ کے پاس تین چیزیں دریافت کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں' ایک یہ کہ آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز ادا کرنا' ایک اس بارے میں کہ آدمی کے لیے اپنی حیض والی بیوی کے حوالے سے کیا چیز جائز ہے اور ایک غسلِ جنابت کے بارے میں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جادوگر ہو؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ کاہن ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: عراق سے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: عراق میں کہاں سے؟ اُن لوگوں نے جواب دیا: اہلِ کوفہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھ سے ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت کیا کہ جب سے میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بارے میں دریافت کیا ہے' کسی نے بھی مجھ سے ان کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔

اُس کے بعد راوی نے معمر کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

989 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ تَخَلَّى، اَوْ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلْيَجْتَنِبْ بِيَمِيْنِهِ الْاَذَى وَيَغْسِلْ بِشِمَالِهِ حَتَّى يُنَقِّيَ، فَلْيَغْسِلْ شِمَالَهُ، ثُمَّ لِيُفِضِ الْمَاءَ عَلَى وَجْهِهِ وَرَاْسِهِ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جو شخص قضائے حاجت کرے یا اُسے جنابت لاحق ہو جائے تو وہ اپنے دائیں ہاتھ سے گندگی صاف کرنے سے اجتناب کرے اور اپنے بائیں ہاتھ سے اُسے دھولے اور اچھی طرح صاف کرلے پھر اپنے بائیں ہاتھ کو دھولے اور اپنے سر پر پانی بہالے۔

990 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ اغْتِسَالِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ: كَانَ يُفْرِغُ عَلَى يَدَيْهِ فَيَغْسِلُهُمَا، ثُمَّ يَغْرِفُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَيَصُبُّ عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُهُ بِيَدِهِ الشِّمَالِ، فَاِذَا فَرَغَ مِنْ غَسْلِ فَرْجِهِ غَسَلَ الشِّمَالَ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَنَضَحَ فِيْ عَيْنَيْهِ، ثُمَّ بَدَاَ بِوَجْهِهِ فَغَسَلَهُ، ثُمَّ بِرَاْسِهِ، ثُمَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ بِالشِّمَالِ، ثُمَّ غَرَفَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ بَعْدُ فَغَسَلَهُ قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَنْضَحُ فِيْ عَيْنَيْهِ الْمَاءَ اِلَّا فِيْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ، فَاَمَّا الْوُضُوْءُ لِلصَّلَاةِ فَلَا

✻✻ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غسلِ جنابت کرنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ پہلے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی بہا کر انہیں دھوتے تھے پھر دائیں چلو میں پانی لے کر اپنی شرمگاہ پر بہاتے تھے اور اُسے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعہ دھوتے تھے' جب وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر فارغ ہوتے تھے تو بائیں ہاتھ کو دھولیتے تھے' پھر وہ کلی کرتے تھے' پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے' پھر اپنی آنکھوں میں پانی ڈالتے تھے' پھر وہ اپنے چہرے سے آغاز کرتے تھے اور پہلے اُسے دھوتے تھے' پھر اپنے سر کو دھوتے تھے' پھر

Marfat.com

دائیں بازو کو پھر بائیں کو پھر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر اپنے سارے جسم پر بہاتے تھے اور اُسے دھو لیتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صرف غسلِ جنابت میں اپنی آنکھوں میں اچھی طرح ٹپکاتے تھے جہاں تک نماز کے لیے وضو کا تعلق ہے تو اُس میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

991 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ نَضَحَ الْمَاءَ فِيْ عَيْنَيْهِ، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَلَا اَعْلَمُ اَحَدًا نَضَحَ الْمَاءَ فِيْ عَيْنَيْهِ اِلَّا ابْنَ عُمَرَ

٭٭ نافع' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ جب وہ غسلِ جنابت کرتے تھے تو اپنی آنکھوں کے اندر پانی ڈالتے تھے اور اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے۔ عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ اور کسی شخص کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے کہ وہ اپنی آنکھوں کے اندر پانی چھڑکتا تھا۔

992 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُدَلِّكُ لِحْيَتَهُ وَذٰلِكَ اَنِّي سَاَلْتُهُ، عَنْ تَشْرِيبِهِ اُصُولَ شَعْرِهٖ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی کو ملا کرتے تھے۔ (ابن جریج کہتے ہیں: انہوں نے یہ بات مجھے اس وقت بتائی تھی) جب میں نے ان سے داڑھی کی جڑوں کو تر کرنے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔

993 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَلْغَرْفُ عَلَى الرَّاْسِ مَا بَلَغَكَ فِيْهِ؟ قَالَ: بَلَغَنِيْ فِيْهِ ثَلَاثٌ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: سر پر چلّو کے ذریعہ پانی ڈالنے کے بارے میں آپ تک کیا روایت پہنچی ہے؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ مجھ تک اس بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ تین مرتبہ ایسا کیا جائے گا۔

994 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ، اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ خَالِدٍ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُفِيضُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا قَالَ: ثُمَّ اَشَارَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاَهْوٰى بِكَفَّيْهِ جَمِيعًا، وَلَمْ يَجْمَعْ اَطْرَافَ الْكَفَّيْنِ اِلٰى اَصْلِهِمَا، وَلٰكِنْ كَاَنَّهُ بَسَطَهُمَا شَيْئًا مِنْ بَسْطٍ، ثُمَّ غَرَفَ بِهِمَا قَالَ: فَاَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا. يَاْثُرُ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن خالد کو سنا' جن سے غسلِ جنابت کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر عبداللہ نے اشارہ کر کے بتایا' اُنہوں نے اپنے دونوں ہاتھ ملا کر بڑھائے اور ہتھیلی کے کناروں کو اُن کی اصل تک جمع نہیں کیا' بلکہ یوں تھا جیسے اُنہوں نے اُنہیں کچھ پھیلایا ہوا ہے' پھر اُنہوں نے اُن دونوں کے ذریعہ چلّو بنایا اور پھر اپنے سر پر تین مرتبہ بہایا۔ حضرت عبداللہ بن خالد نے یہ روایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی۔

Marfat.com

995 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَابَةُ فَقَالَ: اَمَّا اَنَا فَاُفِيضُ عَلٰى رَاْسِي ثَلَاثًا، ثُمَّ اَشَارَ بِيَدَيْهِ كَاَنَّهُ يُفِيضُ بِهِمَا عَلَى الرَّاْسِ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے غسلِ جنابت کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہالیتا ہوں' پھر آپ نے دونوں ہاتھوں کے ذریعہ اشارہ کرکے بتایا کہ آپ اپنے سر مبارک پر ان دونوں ہاتھوں کے ذریعہ یوں پانی بہاتے ہیں۔

996 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: يغرف الجنب على رَاْسه ثلاث غرفات من الماء

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنبی شخص اپنے سر پر دونوں ہاتھ ملا کر تین مرتبہ پانی ڈال لے گا۔

997 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ تَخَلَّلَ شَعْرَهُ بِالْمَاءِ حَتّٰى يَسْتَبْرِءَ الْبَشَرَةَ، ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهِ، ثُمَّ يَاْخُذُ الْاِنَاءَ فَيَكْفُؤُهُ عَلَيْهِ. قَالَ هِشَامٌ: وَلٰكِنَّهُ يَبْدَاُ بِالْفَرْجِ، وَلَيْسَ ذٰلِكَ فِي حَدِيثِ اَبِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیل کر پہلے نماز کے وضو کی طرح کا وضو کرتے تھے' پھر آپ پانی کے ذریعے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ اپنی جلد کو صاف کر لیتے تھے پھر آپ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے' پھر آپ اپنے سارے جسم پر پانی بہاتے تھے پھر آپ برتن پکڑ کر اُسے اپنے اوپر انڈیل لیتے تھے۔

ہشام بیان کرتے ہیں: تاہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آغاز میں اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے۔ یہ چیز اُبی کی نقل کردہ روایت میں نہیں ہے۔

998 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ: سَتَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَبَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلٰى شِمَالِهِ بِيَمِينِهِ فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا اَصَابَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ - اَوِ الْاَرْضِ -، ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ اِلَّا رِجْلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، ثُمَّ نَحّٰى قَدَمَيْهِ فَغَسَلَهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام کریب' سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پردہ کیا' آپ نے غسلِ جنابت کیا' آپ نے سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوئے' پھر آپ نے دائیں ہاتھ کے ذریعہ بائیں ہاتھ پر پانی بہایا اور اپنی شرمگاہ کو اور اُس پر لگی ہوئی چیز کو دھویا' پھر آپ نے اپنا ہاتھ دیوار پر' یا شاید زمین پر رکھ کر اُس کو ملا (اور صاف کیا) پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا' صرف پاؤں نہیں دھوئے' پھر آپ نے اپنے جسم پر پانی مارا پھر آپ نے اپنے پاؤں

Marfat.com

ایک طرف کرکے اُنہیں دھویا۔

999 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِیْهِ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْمَاءِ فَخَلَّلَ بِاَصَابِعِهِ اُصُولَ شَعْرِهِ، حَتّٰى اِذَا خُيِّلَ اِلَيْهِ اَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَاَ بَشَرَةَ رَاْسِهِ اَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ مِنْ مَاءٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَلٰى جِلْدِهِ كُلِّهِ. لَا يَشُكُّونَ هِشَامٌ وَلَا غَيْرُهُ اَنَّهُ يَبْدَاُ بِالْفَرْجِ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر وضو کرتے تھے جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا تھا' پھر آپ اپنا ہاتھ پانی میں داخل کرکے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کو محسوس ہوتا کہ آپ نے اپنے سر کی جلد کو صاف کرلیا ہے' پھر آپ اپنے سر پر اپنے ہاتھوں کے ذریعہ تین لپ بہاتے تھے پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہادیتے تھے۔

999 -صحيح البخاری، كتاب الغسل، باب الوضوء قبل الغسل، حديث:244، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب صفة غسل الجنابة، حديث:500، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب غسل الجنابة، باب تخليل اصول شعر الراس بالماء قبل افراغ الماء على الراس، حديث:243، مستخرج ابی عوانة، مبتدا كتاب الطهارة، بيان غسل ما ابتدا به رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:665، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الغسل، ذكر وصف الاغتسال من الجنابة للجنب اذا اراده، حديث:1207، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب العمل فی غسل الجنابة، حديث:97، سنن الدارمی، كتاب الطهارة، باب فی الغسل من الجنابة، حديث:781، سنن ابی داؤد، كتاب الطهارة، باب فی الغسل من الجنابة، حديث:212، الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء فی الغسل من الجنابة، حديث:100، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، ازالة الجنب الاذى عن جسده بعد غسل يديه، حديث:245، مصنف ابن ابی شيبة، كتاب الطهارات، فی الغسل من الجنابة، حديث:678، السنن الكبرٰى للنسائی، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، صفة الغسل من الجنابة، حديث:238' المنتقى لابن الجارود، كتاب الطهارة، فی الجنابة والتطهر لها، حديث:95، سنن الدارقطنی، كتاب الطهارة، باب فی وجوب الغسل بالتقاء الختانين وان لم ينزل، حديث:349، السنن الكبرٰى للبيهقی، كتاب الطهارة، جماع ابواب الغسل من الجنابة، باب بداية الجنب فی الغسل بغسل يديه قبل ادخالهما فی الاناء ، حديث:766، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضی الله عنها، حديث:23729، مسند الشافعی، باب ما خرج من كتاب الوضوء ، حديث:59، مسند الطيالسی، احاديث النساء ، علقمة بن قيس عن عائشة، ابو سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة، حديث:1564، مسند الحميدی، احاديث عائشة ام المؤمنين رضی الله عنها عن رسول الله صلی، حديث:160، مسند ابی يعلى الموصلی، مسند عائشة، حديث:4363، المعجم الاوسط للطبرانی، باب العين' من اسمه : مسعود، حديث:8786،

Marfat.com

ہشام اور دیگر راویوں کو اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب سے پہلے شرمگاہ کو دھوتے تھے۔

1000 اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ تَنَحَّى، عَنْ مَكَانِهِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جب غسلِ جنابت کرتے تھے تو اپنی جگہ سے ایک طرف ہو کر پھر اپنے پاؤں دھوتے تھے۔

1001 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سُئِلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ، عَنْ غُسْلِ الْجُنُبِ قَالَ: يُبِلُّ الشَّعْرَ، وَيُنْقِي الْبَشَرَةَ

✵✵ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے جنبی شخص کے غسل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ بالوں کو بھگوئے گا اور جلد کو صاف کرے گا۔

1002 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَبُلُّوا الشَّعْرَ، وَانْقُوا الْبَشَرَ

✵✵ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر بال کے نیچے جنابت ہوتی ہے' تم اپنے بالوں کو گیلا کرو اور جلد کو صاف کرو''۔

1003 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: يُفْرِغُ الْجُنُبُ عَلَى كَفَّيْهِ، وَيَتَوَضَّأُ بَعْدَمَا يَغْسِلُ فَرْجَهُ، ثُمَّ يَغْسِلُ رَأْسَهُ، وَيُفِيضُ عَلَى جَسَدِهِ فَإِذَا فَرَغَ غَسَلَ قَدَمَيْهِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جنبی شخص اپنی ہتھیلیوں کو (پانی میں داخل کرے گا) اور اپنی شرمگاہ کو دھونے کے بعد وضو کرے گا' پھر وہ اپنے سر کو دھوئے گا اور اپنے پورے جسم پر پانی بہالے گا' جب وہ اس سے فارغ ہو گا تو اپنے پاؤں دھولے گا۔

1004 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: كَانَ يُقَالُ: يَغْرِفُ الرَّجُلُ ذُو الْجُمَّةِ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، ثُمَّ يُشَرِّبُ الْمَاءَ أُصُولَ الشَّعْرِ مَعَ كُلِّ غَرْفَةٍ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے کہ آدمی جس کے بال زیادہ ہوں' وہ اپنے سر پر تین مرتبہ دونوں ہاتھ ملا کر پانی بہائے گا اور پھر وہ ہر مرتبہ کے ساتھ اپنے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچائے گا۔

1005 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ، ذُو الضَّفِيرَتَيْنِ اَيَبُلُّ ضَفِيرَتَيْهِ؟ قَالَ: لَا. وَلٰكِنْ أُصُولُ الشَّعْرِ فَرْوَةُ الرَّأْسِ وَبَشَرَتُهُ قَطُّ، وَلٰكِنْ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ فَمَا اَصَابَ ضَفِيرَتَيْهِ اَصَابَهُمَا وَمَا اَخْطَاَهُمَا فَلَا بَاْسَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جس شخص کی لٹیں بنی ہوئی ہوں' کیا وہ اپنی لٹوں کو بھی تر کرے گا؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! لیکن بالوں کی جڑوں کو کرے گا' وہ صرف سر کے اوپری حصے اور اُس کی جلد کو گیلا کرے گا'

Marfat.com

تاہم وہ اپنے سر پر پانی بہائے گا جو حصہ اُس کی لٹوں تک پہنچ جائے گا وہ پہنچ جائے گا' جو رہ جائے گا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1006 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: اَنَّهُ اَتَاهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ كَيْفَ يَغْسِلُ رَاْسَهُ؟ فَقَالَ جَابِرٌ: اَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَحْثِىْ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا قَالَ الرَّجُلُ: اِنَّ شَعْرِىْ كَثِيْرٌ، قَالَ جَابِرٌ: شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ وَاَطْيَبُ مِنْ شَعْرِكَ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک شخص اُن کے پاس آیا اور اُن سے غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا کہ وہ اپنے سر کو کیسے دھوئے؟ تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: جہاں تک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ہے تو آپ اپنے سر پر تین مرتبہ (دونوں ہاتھوں کے ذریعہ) پانی ڈال لیتے تھے۔

اُس شخص نے کہا: میرے بال تو بہت زیادہ ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال تمہارے بالوں سے زیادہ تھے اور زیادہ پاکیزہ تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَغْسِلُ رَاْسَهُ بِالسِّدْرِ

باب: جو شخص اپنے سر کو بیری کے پتوں کے ذریعہ دھوئے

1007 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَنْ غَسَلَ رَاْسَهُ بِغُسْلٍ وَّهُوَ جُنُبٌ فَقَدْ اَبْلَغَ، ثُمَّ يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهٖ بَعْدُ

قَالَ اَبُوْ اِسْحَاقَ: وَاَخْبَرَنِى الْحَارِثُ بْنُ الْاَزْمَعِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ: اَيُّمَا جُنُبٍ غَسَلَ رَاْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ فَقَدْ اَبْلَغَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو شخص جنبی ہو وہ اپنے سر کو دھوتے ہوئے مبالغہ کرے' پھر اُس کے بعد وہ اپنے سارے جسم کو دھولے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو بھی شخص جنبی ہو اور وہ اپنے سر کو خطمی (نامی بوٹی) کے ذریعہ دھولے تو اُس نے مبالغہ کرلیا۔

1008 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ قَالَ: لَقِيَنِى الْحَارِثُ بْنُ الْاَزْمَعِ، فَقَالَ: اَلَا اُحَدِّثُكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ؟ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: اَيُّمَا جُنُبٍ غَسَلَ رَاْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ فَقَدْ اَبْلَغَ

✵✵ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: حارث بن ازمع کی مجھ سے ملاقات ہوئی تو اُنہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جو میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے' میں نے اُنہیں یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو جنبی شخص اپنے سر کو خطمی (نامی بوٹی) کے ذریعہ دھولے تو اُس نے اچھی طرح دھولیا۔

Marfat.com

1009 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِى اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْاَزْمَعِ مِثْلَهُ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حارث بن ازمع سے منقول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَغْسِلُ رَاْسَهُ وَهُوَ جُنُبٌ ثُمَّ يَتْرُكُهُ حَتّٰى يَجِفَّ ثُمَّ يَغْسِلُ بَعْدُ

باب: جو شخص اپنے سر کو دھوتا ہے اور وہ اُس وقت جنبی ہوتا ہے' پھر وہ سر کا (کوئی حصہ) چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ وہ خشک ہو جاتا ہے اور پھر اُس کے بعد وہ (اُس حصہ کو) دھوتا ہے

1010 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ اَحَدُهُمْ يَغْسِلُ رَاْسَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ بِالسِّدْرِ، ثُمَّ يَمْكُثُ سَاعَةً، ثُمَّ يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: کوئی شخص غسلِ جنابت میں بیری کے پتوں کے ذریعہ اپنے سر کو دھوتا ہے' پھر وہ کچھ دیر ٹھہر جاتا ہے اور پھر اپنے سارے جسم کو دھولیتا ہے۔

1011 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: قَدْ اُثْبِتَ لَنَا عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ: اِذَا غَسَلْتَ رَاْسَكَ وَاَنْتَ جُنُبٌ، ثُمَّ غَسَلْتَ سَائِرَ جَسَدِكَ بَعْدُ فَقَدْ اَجْزَاَ عَنْكَ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم اپنے سر کو جنابت کی حالت میں دھوؤ تو پھر بعد میں اپنے سارے جسم کو دھولو تو یہ تمہاری طرف سے کفایت کر جائے گا۔

1012 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِى الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْمَرْاَةُ وَالْجَارِيَةُ فَيُرَاقِبُ امْرَاَتَهُ بِالْغُسْلِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يَغْسِلَ رَاْسَهُ، ثُمَّ يَمْكُثُ، ثُمَّ يَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهِ بَعْدُ، وَلَا يَغْسِلُ رَاْسَهُ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس شخص کی ایک بیوی اور ایک کنیز ہو اور پھر وہ اپنی بیوی کے (غسل سے) فارغ ہونے کا انتظار کرتا ہے ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ پہلے اپنے سر کو دھو کر کچھ دیر ٹھہر جائے اور پھر اُس کے بعد اپنے پورے جسم کو دھولے اور پھر سر کو نہ دھوئے۔

1013 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ غَسَلَ الْجُنُبُ رَاْسَهُ بِالسِّدْرِ اَوْ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ لَمْ يَتْرُكْهُ حَتّٰى يَجِفَّ ذٰلِكَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر جنبی شخص اپنے سر کو بیری کے پتے یا خطمی کے ذریعہ دھولیتا ہے اور وہ اُس وقت جنابت کی حالت میں ہوتا ہے' تو وہ اُسے اُس وقت تک ترک نہ کرے جب تک وہ خشک نہیں ہو جاتا۔

1014 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، فِى الرَّجُلِ يَغْسِلُ رَاْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ، ثُمَّ يَتْرُكُهُ حَتّٰى يَجِفَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ: مَا مَسَّ الْمَاءُ مِنْكَ، وَاَنْتَ جُنُبٌ فَقَدْ طَهُرَ

Marfat.com

ذٰلِكَ الْمَكَانُ

✵✵ زید بن اسلم فرماتے ہیں: جو شخص اپنے سر کو خطمی کے ذریعہ دھوتا ہے اور پھر اسے چھوڑ دیتا ہے یہاں تک کہ سر خشک ہو جائے تو اس بارے میں' میں نے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جنابت کی حالت میں تمہارے جسم کے جس بھی حصہ سے پانی لگ گیا تو وہ حصہ پاک ہو جائے گا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَتْرُكُ شَيْئًا مِنْ جَسَدِهِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب: جو شخص غسلِ جنابت میں اپنے جسم کے کچھ حصہ کو چھوڑ دیتا ہے

1015 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا لِجَنَابَةٍ، فَرَاَى بِمَنْكِبِهِ مَكَانًا مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ قَالَ: فَمَسَحَهُ بِشَعْرِ لِحْيَتِهِ - اَوْ قَالَ: بِشَعْرِ رَاْسِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

✵✵ حضرت علاء بن زیاد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک دن غسلِ جنابت کیا' آپ نے اپنے کندھے پر ایک درہم جتنی جگہ کو دیکھا کہ وہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی داڑھی کے بالوں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) سر کے بالوں کے ذریعہ اُس حصہ کو پونچھ لیا۔

1016 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ: فِي الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَيَبْقَى مِنْ جَسَدِهِ الشَّيْءُ قَالَ: يَغْسِلُ مَا لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ

✵✵ طاؤس ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں کہ جو غسلِ جنابت کر رہا تھا اور پھر اُس کے جسم میں سے کچھ حصہ باقی رہ گیا (جہاں تک پانی نہیں پہنچا)۔ طاؤس فرماتے ہیں: وہ اُس حصہ کو دھولے گا جہاں پانی نہیں پہنچا تھا۔

1017 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ، ثُمَّ خَرَجَ وَرَاْسُهُ يَقْطُرُ، وَمَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ اَوْ فَوْقَ ذٰلِكَ مِثْلُ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ، فَقَالَ اَحَدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْتَسَلْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاِنَّ مِثْلَ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ، فَاَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفِّهِ مِنْ بَعْضِ رَاْسِهِ مِنَ الَّذِي فِيهِ فَمَسَحَهُ بِهِ

✵✵ ابن جریج فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غسلِ جنابت کیا' پھر آپ باہر تشریف لائے' آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان یا شاید اس سے کچھ اوپر ایک درہم جتنی جگہ ایسی تھی جہاں تک پانی نہیں پہنچا تھا۔ کسی نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے غسل کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اُس نے عرض کی: ایک درہم جتنی جگہ ایسی ہے جہاں پانی نہیں پہنچا' تو نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ میں اپنے سر کا کچھ حصہ (بال) لیے اور انہیں اُس جگہ پر پھیر دیا۔

Marfat.com

1018 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، اَنَّ عَطَاءً قَالَ: اِنْ نَسِيتَ شَيْئًا قَلِيلًا مِنْ اَعْضَاءِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْجَسَدِ فَاَمِسَّهُ الْمَاءَ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: اگر تم اپنے جسم کے وضو کے اعضاء میں سے تھوڑے سے حصے کو بھول جاؤ تو تم اُس پر پانی لگا دو۔

بَابُ الرَّجُلِ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهُ الشَّيْءُ

باب: جو شخص غسلِ جنابت کرتا ہے اور پھر (اُس کی شرمگاہ میں سے) کوئی چیز نکل آتی ہے

1019 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي رَجُلٍ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ يَرَى بَلَلًا قَالَ: وُضُوْءُ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِثْلُ ذٰلِكَ

٭٭ زہری فرماتے ہیں: جو شخص غسلِ جنابت کرتا ہے اور پھر وہ تری کو دیکھتا ہے تو وہ یہ فرماتے ہیں: وہ شخص وضو کرے گا اور اس بارے میں عورت کا حکم بھی یہی ہے۔

1020 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اِذَا اَصَابَ الرَّجُلَ جَنَابَةٌ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ رَاَى بَلَلًا بَعْدَ مَا يَبُوْلُ لَمْ يُعِدِ الْغُسْلَ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ بَالَ فَرَاَى بَلَلًا اَعَادَ الْغُسْلَ.

قَالَ: وَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: لَا غُسْلَ اِلَّا مِنْ شَهْوَةٍ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جنابت لاحق ہو پھر وہ غسل کر لے پھر وہ پیشاب کرنے کے بعد تری کو دیکھے تو وہ غسل کو دُہرائے گا نہیں، لیکن اگر اُس نے پیشاب نہیں کیا تھا تو پھر تری کو دیکھ لیا تو وہ غسل کو دُہرائے گا۔

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: غسل صرف اُس صورت میں لازم ہو گا جب وہ (نکلنے والا مواد) شہوت کی وجہ سے ہو۔

1021 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الْحَسَنِ فِي الرَّجُلِ يَحْتَلِمُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَغْتَسِلُ فَاِذَا اَصْبَحَ وَجَدَ فِي جَسَدِهِ مِنْهُ قَالَ: يُعِيْدُ غُسْلَهُ وَيُعِيْدُ الصَّلَاةَ مَا كَانَ فِي وَقْتٍ وَّفِي غَيْرِ وَقْتٍ

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: جس شخص کو رات کے وقت احتلام ہو اور پھر وہ غسل کر لے اور پھر اُسے صبح کے وقت اپنے جسم پر اُس (منی) کا کچھ حصہ لگا ہوا نظر آئے تو حسن بصری فرماتے ہیں: وہ شخص دوبارہ غسل کرے گا اور دوبارہ نماز ادا کرے گا، خواہ نماز کا وقت باقی ہو یا باقی نہ ہو۔

1022 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: جَامَعْتُ، ثُمَّ رُحْتُ فَوَجَدْتُ رِيْحَهُ قَبْلَ الظُّهْرِ، فَلَمْ اَنْظُرْ حَتّٰى انْقَلَبْتُ عِشَاءً فَوَجَدْتُ مَذْيًا قَدْ يَبِسَ عَلٰى طَرَفِ الْاِحْلِيْلِ فَتَعَشَّيْتُ، وَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ وَقَدْ كُنْتُ صَلَّيْتُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَلَمْ اَعْجَلْ، عَنْ عِشَائِيْ، فَقَالَ: قَدْ اَصَبْتَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں نے صحبت کی، پھر میں چلا گیا، پھر میں نے ظہر سے پہلے شک محسوس کیا، لیکن میں نے دیکھا نہیں یہاں تک کہ جب عشاء ادا کر لی تو پھر میں نے مذی کو پایا کہ وہ شرمگاہ کے کنارے پر

Marfat.com

خشک ہو چکی تھی، میں نے رات کا کھانا کھایا اور مسجد کی طرف چلا گیا، پھر میں نے ظہر اور عصر اور مغرب کی نمازیں ادا کیں، میں نے رات کے کھانے کو مؤخر نہیں کیا۔ تو عطاء نے کہا: تم نے ٹھیک کیا۔

بَابُ الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ

باب: جو شخص غسل کرنے کے دوران بے وضو ہو جائے

1023 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْجُنُبَ يَغْتَسِلُ فَلَا يَفْرُغُ مِنْ غُسْلِهِ حَتّٰى يُحْدِثَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ قَالَ: يُوَضِّءُ اَعْضَاءَ الْوُضُوْءِ، مِمَّا غُسِلَ مِنْهُ وَيَغْتَسِلُ لِجَنَابَتِهِ مَا بَقِيَ مِنْهُ، وَلَا يَغْتَسِلُ لِلْجَنَابَةِ مَا قَدْ كَانَ غَسَلَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِاَنْ يُحْدِثَ الْجُنُبُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ اِذَا تَوَضَّاَ لِلصَّلَاةِ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایسے جنبی شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو غسل کر رہا ہوتا ہے اور ابھی غسل سے فارغ نہیں ہوتا کہ غسل کے دوران ہی اُسے حدث لاحق ہو جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ وضو کے اعضاء پر دوبارہ وضو کر لے گا اور جو غسلِ جنابت باقی رہ گیا تھا اُسے مکمل کر لے گا۔ غسلِ جنابت میں جن اعضاء کو وہ پہلے دھو چکا تھا اُنہیں دوبارہ نہیں دھوئے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: جنبی شخص جب نماز کے لیے وضو کر چکا ہو تو پھر اگر اُسے غسل کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1024 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ غَسَلَ جُنُبٌ رَاْسَهُ بِخِطْمِيٍّ اَوْ بِسِدْرٍ قَامَ فَضَرَبَ الْغَائِطَ، ثُمَّ رَجَعَ اَيَعُوْدُ لِرَاْسِهِ؟ قَالَ: لَا، اِنْ شَاءَ وَلٰكِنَّهُ يَمْسَحُ بِهِ مَسْحَ الْوُضُوْءِ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ غَسَلَ

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی جنبی شخص اپنے سر کو خطمی یا بیری کے پتے کے ذریعہ دھو لیتا ہے اور پھر وہ اُٹھ کر پاخانہ کر لیتا ہے، پھر جب وہ واپس آتا ہے تو کیا وہ اپنے سر کو دوبارہ دھوئے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر وہ چاہے (تو نہ بھی دھوئے) تاہم وہ نماز کے وضو کا سا وضو کرنے کے حوالے سے اپنے سر پر مسح کرے گا اور پھر غسل کرے گا۔

1025 - اقوالِ تابعین: الثَّوْرِيُّ فِيْ رَجُلٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ، ثُمَّ غَسَلَ رَاْسَهُ وَبَعْضَ جَسَدِهِ، ثُمَّ اَحْدَثَ قَبْلَ اَنْ يُتِمَّ غُسْلَهُ قَالَ: يُتِمُّ غُسْلَهُ، ثُمَّ يُعِيْدُ الْوُضُوْءَ نَقَضَ الْوُضُوْءَ الْحَدَثُ وَلَمْ يَنْقُضِ الْغُسْلَ

❊❊ سفیان ثوری ایسے شخص کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: جسے جنابت لاحق ہو گئی تھی اور اُس نے نماز کے وضو کی طرح کا وضو کر لیا اور پھر اپنے سر اور جسم کے بعض حصے کو دھو لیا، پھر غسل مکمل کرنے سے پہلے اُسے حدث لاحق ہو گیا، تو ثوری فرماتے ہیں:

Marfat.com

وہ اپنے غسل کو مکمل کرے گا اور پھر وضو کرے گا' کیونکہ حدث نے اُس کے وضو کو توڑا ہے' اُس نے غسل کو نہیں توڑا۔

1026 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: لَا يَضُرُّ الْجُنُبَ اَنْ يُحْدِثَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ غُسْلِهِ إِذَا تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ الْجُنُبَانِ يَشْرَعَانِ جَمِيعًا

❋❋ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: جنبی شخص کو کوئی ضرر نہیں ہوگا' اگر اُسے غسل کے دوران حدث لاحق ہو جاتا ہے جبکہ وہ نماز کے وضو کا سا وضو بھی کر چکا ہو۔

اَلْجُنُبَانِ يَشْرَعَانِ جَمِيعًا

باب: دو جنبی افراد کا ایک ساتھ غسل کرنا

1027 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ قَدْرَ الْفَرَقِ

❋❋ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے جو فرق (نامی برتن) کی مقدار جتنا ہوتا تھا۔

1028 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْهَا اَنَّهُمَا شَرَعَا جَمِيعًا وَهُمَا جُنُبٌ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ

❋❋ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے بارے میں یہ بات بتاتی ہیں کہ وہ دونوں ایک ساتھ غسل شروع کرتے تھے حالانکہ وہ دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے تھے اور ایک ہی برتن سے (غسل کرتے تھے)۔

1029 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: إِذَا كَانَ الرَّجُلُ وَالْمَرْاَةُ جُنُبَيْنِ فَاغْتَسَلَا، إِنْ اَحَبَّا فِي إِنَاءٍ إِذَا شَرَعَا اَدْلَيَا جَمِيعًا، فَاَمَّا اَنْ يَغْتَسِلَ هٰذَا بِفَضْلِ هٰذَا فَلَا

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: جب مرد اور عورت دونوں جنبی ہوں اور وہ دونوں غسل کرنا چاہیں تو اگر وہ چاہیں تو ایک ہی برتن سے غسل کر سکتے ہیں' جب وہ غسل شروع کریں گے تو دونوں ایک ساتھ ڈول ڈالیں گے' البتہ جہاں تک عورت کے بچائے ہوئے پانی سے' مرد کے غسل کرنے کا تعلق ہے تو یہ نہیں ہو سکتا۔

1030 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ إِنْ اَدْلَى اَحَدُهُمَا فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ اَخْرَجَ يَدَهُ، وَاَدْلَى الْآخَرُ حِينَ اَخْرَجَ هٰذَا يَدَهُ لَمْ يَسْبِقْهُ إِلَّا بِذٰلِكَ قَالَ: ذٰلِكَ اَدْلَى جَمِيعًا قَدْ شَرَعَا جَمِيعًا قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَانَتْ هِيَ الَّتِي سَبَقَتْهُ بِغَرْفَةٍ، ثُمَّ اَخْرَجَتْ يَدَهَا وَاَدْلَى هُوَ سَاعَتَئِذٍ قَالَ: فَلَا يَضُرُّهُ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ إِنْ غَرَفَ اَحَدُهُمَا قَبْلَ الْآخَرِ غَرْفًا مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَلَمْ يَفْرُغْ فِي ذٰلِكَ مِنْ غُسْلِهِ قَالَ: لَمْ يَشْرَعَا حِينَئِذٍ جَمِيعًا

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ان دونوں

Marfat.com

میں سے کوئی ایک اپنا ڈول اُس برتن میں ڈال لیتا ہے (یعنی ڈبہ ٹب میں ڈال لیتا ہے) پھر وہ اپنا ہاتھ نکال لیتا ہے جب پہلے والے نے ہاتھ نکالا تو دوسرے نے ڈول ڈال دیا ان دونوں کے درمیان صرف اتنا فرق ہوا تو عطاء نے فرمایا: وہ دونوں ایک ساتھ ڈول ڈالیں گے اور وہ دونوں ایک ساتھ شروع کریں گے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: اگر وہ عورت مرد سے پہلے چلّو میں پانی لے لیتی ہے اور پھر جب وہ اپنا ہاتھ باہر نکالتی ہے تو مرد اُسی وقت اپنا ڈول برتن میں ڈال دیتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: اس صورت میں مرد کو کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر اُن میں سے کوئی ایک دوسرے سے پہلے ہاتھ میں پانی لے لیتا ہے اور برتن ایک ہی ہے اور وہ اُس ایک مرتبہ کے پانی کے ذریعہ غسل سے فارغ نہیں ہوتا؟ تو عطاء نے فرمایا: اس صورت میں وہ دونوں ایک ساتھ غسل کرنے والوں میں شامل نہیں ہوں گے۔

1031 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّنَحْنُ جُنُبَانِ، وَكُنْتُ اَغْسِلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنَا حَائِضٌ وَقَدْ كَانَ يَاْمُرُنِيْ اِذَا كُنْتُ حَائِضًا اَنْ اَتَّزِرَ، ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے ہم اُس وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کو اُس وقت دھو دیتی تھیں جب آپ مسجد میں اعتکاف کیے ہوئے ہوتے تھے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور جب میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ ہدایت کرتے تھے کہ میں تہبند باندھ لوں پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے۔

1032 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

1033 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: كُنَّا نَغْتَسِلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فِيْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

1034 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِيَّاهَا كَانَا يَغْتَسِلَانِ مِنَ الْاِنَاءِ الْوَاحِدِ كِلَاهُمَا يَغْرِفُ مِنْهُ وَهُمَا جُنُبٌ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ (یعنی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) دونوں ایک ہی برتن سے غسل

Marfat.com

کر لیتے تھے؛ وہ دونوں ایک ساتھ اُس میں سے پانی حاصل کرتے تھے اور وہ دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے تھے۔

1035 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَقُولُ: لَا بَاْسَ بِاغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ جُنُبًا جَمِيعًا فِي اِنَاءٍ وَاحِدٍ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ اگر مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) جو جنبی ہوں وہ ایک ساتھ ایک ہی برتن سے غسل کریں۔

بَابُ الْجُنُبِ وَغَيْرِ الْجُنُبِ يَغْتَسِلَانِ جَمِيعًا

باب: جنبی اور غیر جنبی شخص کا ایک ساتھ غسل کرنا

1036 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ كَانَ اَحَدُهُمَا جُنُبًا وَالْاٰخَرُ غَيْرَ جُنُبٍ فَلَا يَغْتَسِلَانِ جَمِيعًا، وَلْيَغْتَسِلِ الَّذِي لَيْسَ جُنُبًا قَبْلَ الْجُنُبِ، فَاِنْ لَمْ يَكُونَا جُنُبًا فَلْيَغْتَسِلْ اَحَدُهُمَا بِفَضْلِ الْاٰخَرِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: اگر ان دونوں میں سے ایک جنبی ہو اور دوسرا جنبی نہ ہو تو وہ دونوں ایک ساتھ غسل نہیں کریں گے، جنبی سے پہلے اُسے غسل کرنا چاہیے جو جنبی نہیں ہے اور اگر وہ دونوں جنبی نہیں ہیں تو پھر ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرسکتا ہے۔

1037 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: عِلْمِي وَالَّذِي يَخْطِرُ عَلَى بَالِي اَنَّ اَبَا الشَّعْثَاءِ، اَخْبَرَنِي، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ وَذٰلِكَ اَنِّي سَاَلْتُهُ عَنِ الْجُنُبَيْنِ يَغْتَسِلَانِ جَمِيعًا

✵✵ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق اور جو میرے ذہن میں گمان ہے اُس کے مطابق ابوالشعثاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کر لیتے تھے۔

اور یہ اُس وقت ہوا تھا جب میں نے اُن سے دو ایسے جنبی افراد کے بارے میں دریافت کیا تھا جو ایک ساتھ غسل کرتے ہیں۔

بَابُ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: غسل کے بعد وضو کرنا

1038 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَانَ اَبِي يَغْتَسِلُ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ فَاَقُولُ: اَمَا يُجْزِيكَ الْغُسْلُ، وَاَيُّ وُضُوءٍ اَتَمُّ مِنَ الْغُسْلِ؟ قَالَ: وَاَيُّ وُضُوءٍ اَتَمُّ مِنَ الْغُسْلِ لِلْجُنُبِ، وَلٰكِنَّهُ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ ذَكَرِي الشَّيْءُ فَاَمَسُّهُ فَاَتَوَضَّاُ لِذٰلِكَ

Marfat.com

❊❊ سالم بیان کرتے ہیں: میرے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) پہلے غسل کرتے تھے، پھر وضو کرتے تھے۔

میں نے کہا: کیا آپ کے لیے غسل کر لینا کافی نہیں ہے، غسل سے زیادہ مکمل وضو اور کون سا ہو سکتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: کون سا ایسا وضو ہے جو جنبی کے غسل سے زیادہ مکمل ہو، لیکن مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے میری شرمگاہ سے کچھ نکلا ہے، اس لیے میں اُسے پانی سے دھو کر وضو کر لیتا ہوں۔

1039 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا لَمْ تَمَسَّ فَرْجَكَ بَعْدَ اَنْ تَقْضِىَ غُسْلَكَ فَاَىُّ وُضُوْءٍ اَسْبَغُ مِنَ الْغُسْلِ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے ہیں: جب تم نے غسل مکمل کرنے کے بعد اپنی شرمگاہ کو نہ چھوا ہو، تو کون سا وضو غسل سے زیادہ اچھا ہوگا۔

1040 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ، عَنِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ فَقَالَ: اَىُّ وُضُوْءٍ اَفْضَلُ مِنَ الْغُسْلِ

❊❊ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے غسل کے بعد وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: کون سا وضو ایسا ہے جو غسل سے زیادہ فضیلت والا ہو۔

1041 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَشْجَعَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ: الْوُضُوْءُ مِنَ الْغُسْلِ بَعْدَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ: لَقَدْ تَعَمَّقْتَ يَا عَبْدَ اَشْجَعَ

❊❊ مطرف نے اشجع قبیلہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا، میں نے کہا: جنابت کے بعد غسل کے وضو (کا کیا حکم ہے؟) تو اُنہوں نے فرمایا: اے اشجع قبیلہ کے غلام! تم نے بہت زیادہ گہرائی سے کام لیا ہے۔

1042 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: ذُكِرَتْ لَهُ امْرَاَةٌ تَوَضَّاَتْ بَعْدَ الْغُسْلِ قَالَ: لَوْ كَانَتْ عِنْدِىْ مَا فَعَلَتْ ذٰلِكَ، وَاَىُّ وُضُوْءٍ اَعَمُّ مِنَ الْغُسْلِ

❊❊ ابراہیم نخعی، علقمہ کے بارے میں ذکر کرتے ہیں کہ میں نے اُن کے سامنے ایک ایسی عورت کا ذکر کیا جو غسل کرنے کے بعد وضو بھی کرتی ہے، تو اُنہوں نے فرمایا: اگر وہ میری بیوی ہوتی تو ایسا نہ کرتی، کون سا وضو ایسا ہے جو غسل سے زیادہ عام ہو (یعنی زیادہ پھیلا ہوا ہو)۔

1043 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ كُعَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ: اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ تَنَحّٰى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ

❊❊ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غسلِ جنابت سے فارغ ہونے کے بعد ایک طرف ہٹ کر دونوں پاؤں دھوتے تھے۔

Marfat.com

1044 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنَّهُ يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ

٭٭ یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب سے غسل کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ آدمی اپنے پاؤں دھولے گا۔

1045 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِي وَحْشِيَّةَ، عَنْ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْجُنُبِ يَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ يَكْفِيْهِ الْغُسْلُ

٭٭ ابوسفیان بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جنبی شخص کے غسل کے بعد وضو کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! البتہ اگر وہ چاہے (تو کرسکتا ہے) ویسے غسل اُس کے لیے کافی ہے۔

بَابُ غُسْلِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کا غسل کرنا

1046 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسَى، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّي امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِي اَفَاَنْقُضُهُ؟ قَالَ: لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَاْخُذِي بِكَفَّيْكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، ثُمَّ تَصُبِّي عَلٰى جِلْدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ

٭٭ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جس نے اپنے بالوں کی مینڈھیاں مضبوطی سے باندھی ہوئی ہوتی ہیں' کیا میں اُنہیں کھولوں گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں! تمہارے لیے یہ کافی ہے کہ تم دونوں ہاتھوں میں دومرتبہ پانی لے کر اپنی جلد پر بہالو اور پاک ہوجاؤ۔

1047 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّ نِسَاءُ ابْنِ عُمَرَ لَا يَنْقُضْنَ رُءُوْسَهُنَّ اِذَا اغْتَسَلْنَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَالْحَيْضِ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خواتین جب جنابت یا حیض کے بعد غسل کرتی تھیں تو وہ اپنے بال کھولتی نہیں تھیں۔

1048 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيْدُ بْنُ زَادَوَيْهِ، عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الْمَرْاَةِ اِذَا اغْتَسَلَتْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَاِنْ كَانَتْ قَدْ اَنْفَقَتْ عَلَيْهِ اُوْقِيَّةً؟ اِذَا اَفْرَغَتْ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثًا فَقَدْ اَجْزَاَ ذٰلِكَ

٭٭ ابوزرعہ بن عمرو بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو غسل کرتی ہے' کیا وہ اپنے بالوں کو کھولے گی؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: خواہ وہ ایسی ہی عورت کیوں نہ ہو جس پر تم

Marfat.com

نے ایک اوقیہ خرچ کیا ہو جب وہ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی انڈیل لے گی تو یہ اُس کے لیے کفایت کر جائے گا۔

1049 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، اَوْ بَلَغَنِی عَنْهُ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: تَغْرِفُ الْمَرْاَةُ عَلٰی رَاْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ. قُلْتُ لِعَمْرٍو: فَذُو الْجُمَّةِ؟ قَالَ: مَا اُرَاهُ اِلَّا مِثْلَهَا

✽✽ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے بارے میں مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ یہ فرماتے ہیں: عورت اپنے سر پر دونوں ہاتھوں کے ذریعہ تین مرتبہ پانی انڈیل لے گی۔

میں نے عمرو سے دریافت کیا: جس عورت کے بال زیادہ ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: میرے خیال میں یہ ایسی ہی کسی عورت کے بارے میں حکم ہے۔

1050 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ عُتْبَةَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اِنْ كَانَتْ اِحْدَانَا لَتُبْقِی ضَفِيرَتَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

✽✽ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم میں سے کوئی ایک عورت غسل کے وقت اپنی مینڈھیاں برقرار رکھتی تھی (یعنی اُنہیں کھولتی نہیں تھی)۔

1051 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، عَنْ ۔ قَالَ: اَخْبَرَنِی رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: اَدْرَكْتُ نِسَاءَنَا الْاُوَلَ اِذَا اَرَادَتْ اِحْدَاهُنَّ اَنْ تَطْهُرَ مِنَ الْحَيْضَةِ امْتَشَطَتْ بِحِنَّاءٍ رَقِيقٍ، ثُمَّ كَفَاهَا ذٰلِكَ لِغُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضَةِ، فَلَمْ تَغْسِلْ رَاْسَهَا

✽✽ زید بن اسلم نے انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ ہم نے اپنی پہلی خواتین کو دیکھا ہے کہ جب اُن میں سے کوئی ایک حیض سے فارغ ہونے کے بعد غسل کرنے لگتی تھی تو باریک سی مہندی اپنے بالوں میں لگا لیتی تھی اور پھر یہ اُس کے حیض کے بعد والے غسل کے لیے کفایت کر جاتی تھی' پھر وہ خاتون اپنے سر کو نہیں دھوتی تھی۔

1052 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ: اَرْسَلْتُ رَجُلًا اِلَی ابْنِ الْمُسَيِّبِ يُقَالُ لَهُ سُمَیٌّ يَسْاَلُهُ عَنِ الْمَرْاَةِ اِذَا كَانَتْ جُنُبًا، ثُمَّ امْتَشَطَتْ بِحِنَّاءٍ رَقِيقٍ اَيُجْزِيهَا ذٰلِكَ مِنْ اَنْ تَغْسِلَ رَاْسَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: ارْجِعْ اِلَيْهِ فَاسْاَلْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا فَقَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: لَا اَذْهَبُ لِاَكْذِبَ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✽✽ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص کو سعید بن مسیب کے پاس بھیجا' اُس شخص کا نام ''سمی'' تھا' اُس نے سعید بن مسیب سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو جنبی ہوتی ہے اور پھر وہ باریک سی مہندی لگا لیتی ہے' تو کیا اُس کے لیے یہ جائز ہوگا کہ وہ اپنے سر کو دھو لے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے کہا: اُن کے پاس واپس جاؤ اور دریافت کرو کہ کیا

Marfat.com

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے؟ تو سعید بن میسب نے کہا: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب نہیں کروں گا۔

1053 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، اَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، قَالَ لِابْنَةٍ لَهُ - اَوْ لِامْرَاَتِهِ -: خَلِّلِي رَاْسَكِ بِالْمَاءِ قَبْلَ اَنْ يُخَلِّلَهُ اللّٰهُ بِنَارٍ، قَلِيْلٌ بَقَاؤُهُ عَلَيْهَا

❊ ❊ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے اپنی صاحبزادی یا شاید اپنی اہلیہ سے فرمایا: تم اپنے سر کا پانی کے ذریعہ خلال کرلو اس سے پہلے کہ اللہ تعالیٰ آگ کے ذریعہ اُس کا خلال کرے اُس پر انہوں نے تھوڑا ہی عرصہ رہنا ہے۔

1054 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اِنِ امْتَشَطَتِ امْرَاَةٌ جُنُبٌ بِحِنَّاءٍ رَقِيقٍ، فَحَسْبُهَا ذٰلِكَ مِنْ اَنْ تَغْسِلَ رَاْسَهَا لِجَنَابَتِهَا

❊ ❊ ابن جریج فرماتے ہیں: (عطاء نے) یہ بات بیان کی ہے: اگر کوئی جنبی عورت باریک مہندی بالوں میں لگالے تو اُس کے لیے غسلِ جنابت میں اپنے سر دھونے کی جگہ یہ چیز کافی ہوگی۔

1055 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: كَانَ يُقَالُ: تَغْرِفُ الْمَرْاَةُ عَلٰى رَاْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ، كُلَّمَا غَرَفَتْ عَلٰى رَاْسِهَا شَرِبَتِ الْمَاءَ اُصُولَ الشَّعْرِ، وَتَتَبَّعَتْ بِيَدَيْهَا حَتّٰى تُشْرِبَ مَفَارِقَ الشَّعْرِ

❊ ❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہی جاتی ہے کہ عورت اپنے سر پر دونوں ہاتھ ملا کر تین لپ ڈالے گی اور جب بھی وہ اپنے سر پر پانی ڈالے گی' پانی اُس کے بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے گا اور وہ اپنے ہاتھوں کے ذریعہ اُسے ملے گی' یہاں تک کہ وہ بالوں کی مانگ کو بھی سیراب کردے۔

1056 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تُشْرِبُ الْمَرْاَةُ وَذُو الْجُمَّةِ رُءُوسَهُمَا اِذَا اغْتَسَلَا مِنَ الْجَنَابَةِ، وَاَرَانِي فَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى رَاْسِهِ مَعًا، ثُمَّ جَعَلَ كَاَنَّهُ يُزَايِلُ مَا بَيْنَ الشَّعْرِ

❊ ❊ عطاء فرماتے ہیں: عورت اور بڑے بالوں والا شخص جب غسلِ جنابت کریں گے تو وہ اپنے سر کو سیراب کریں گے' پھر اُنہوں نے مجھے کر کے دکھایا' اُنہوں نے اپنے دو ہاتھ اپنے سر پر رکھے اور پھر یوں کرنے لگے جیسے اپنے بالوں کے درمیان میں سے کوئی چیز زائل کررہے ہیں۔

1057 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَطَاءً، عَنِ الْمَرْاَةِ اَصَابَهَا زَوْجُهَا فَلَمْ تَغْتَسِلْ عَنْ جَنَابَتِهَا حَتّٰى حَاضَتْ قَالَ: تَغْتَسِلُ مِنْ جَنَابَتِهَا وَلَا تَنْتَظِرُ اَنْ تَطْهُرَ وَقَدْ كَانَ قَالَ لِي قَبْلَ ذَاكَ: الْحَيْضُ اَشَدُّ مِنَ الْجَنَابَةِ

❊ ❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر اُس عورت کے غسلِ جنابت کرنے سے پہلے اُسے حیض آجاتا ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: وہ عورت جنابت کے

Marfat.com

حوالے سے غسل کرلے گی، وہ پاک ہونے کا انتظار نہیں کرے گی۔

حالانکہ اس سے پہلے وہ مجھے یہ بات کہہ چکے تھے کہ حیض جنابت کے مقابلہ میں زیادہ شدید ہوتا ہے۔

1058 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ قَالَ: الْحَيْضُ اَكْبَرُ

✵✵ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: حیض زیادہ بڑا (حدث) ہے۔

1059 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِیْ امْرَاَةٍ اَصَابَهَا زَوْجُهَا، فَلَمْ تَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَتِهَا حَتّٰى حَاضَتْ قَالَ: تَغْتَسِلُ مِنْ جَنَابَتِهَا. وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ.

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جس عورت کے ساتھ اُس کا شوہر صحبت کرلے، پھر اُس عورت نے غسلِ جنابت نہیں کیا تھا کہ اُسے حیض آ گیا، تو ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ غسلِ جنابت کرے گی۔

معمر نے یہ روایت حسن بصری کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

1060 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری کے حوالے سے منقول ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يَّعُودَ

باب: جو شخص بیوی کے ساتھ صحبت کرے اور پھر وہ دوبارہ یہ عمل کرنا چاہتا ہو

1061 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيفُ عَلٰى نِسَائِهِ فِیْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے جانے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

1062 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ سَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيَّ اَصْغٰى اِلٰى عُمَرَ فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَقُلْنَا: عَمَّ سَاَلْتَهُ؟ فَقَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ امْرَاَتَهُ، ثُمَّ يُرِيدُ اَنْ يَّعُودَ، فَقَالَ: يَتَوَضَّاُ

✵✵ ابوعثمان نہدی بیان کرتے ہیں: میں نے سلمان بن ربیعہ باہلی کو دیکھا کہ اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قریب ہو کر اُن سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا، ہم نے اُن سے دریافت کیا: تم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا سوال کیا تھا؟ تو اُنہوں نے بتایا: میں نے اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا تھا جو اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر وہ دوبارہ یہ عمل کرنا چاہتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: وہ وضو کرلے۔

Marfat.com

1063 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ رَجُلٍ سَمَّاهُ، عَنْ جَعْدَةَ بْنِ هُبَيْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ عَنْهُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُوْدَ، أَوْ يَأْكُلَ، أَوْ يَنَامَ، فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ

✻✻ جعدہ بن ہبیرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس صورتِ حال کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جب وہ شخص دوبارہ یہ عمل کرنا چاہتا ہو یا کچھ کھانا چاہتا ہو یا سونا چاہتا ہو تو وہ نماز کے وضو کا سا وضو کر لے۔

1064 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، أَنْ يَسْتَدْفِءَ الرَّجُلُ جُنُبًا بِامْرَأَتِهِ وَهِيَ كَذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، لَا بَأْسَ أَنْ يُصِيبَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ مَرَّتَيْنِ فِي جَنَابَةٍ وَّاحِدَةٍ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے یہ سوال کیا گیا کہ ایک شخص جو جنابت کی حالت میں ہے اور اُس کی بیوی بھی جنابت کی حالت میں ہے اور وہ شخص دوبارہ اُس کے ساتھ وظیفۂ زوجت ادا کرنا چاہتا ہے تو (اس کا حکم کیا ہوگا؟) تو انہوں نے جواب دیا: یہ ٹھیک ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ آدمی ایک ہی جنابت کے دوران عورت کے ساتھ دو مرتبہ وظیفۂ زوجیت ادا کر لے۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کے جسم کے ساتھ جسم لگانا

1065 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ التَّيْمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ: إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ أَسْبِقَهَا إِلَى الْغُسْلِ فَأَغْتَسِلُ، ثُمَّ أَتَكَرَّى بِهَا حَتَّى أَدْفَأَ، ثُمَّ آمُرُهَا فَتَغْتَسِلُ.

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنی بیوی سے پہلے غسل کرلوں اور پھر جب میں غسل کرلوں تو میں اُس عورت کے ساتھ لگ کے سو جاؤں تاکہ مجھے گرمی محسوس ہو۔ پھر میں اُسے ہدایت کروں تو وہ غسل کرے۔

1066 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَقُوْلُهُ وَيَأْمُرُ بِهِ

✻✻ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کرتے تھے اور اس بارے میں حکم بھی دیتے تھے۔

1067 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَسْتَدْفِءَ الرَّجُلُ بِامْرَأَتِهِ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَبْلَ أَنْ تَغْتَسِلَ

✻✻ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب آدمی غسلِ جنابت کرلے اور عورت نے غسلِ جنابت نہ کیا ہو تو آدمی اُسے اپنے ساتھ لپٹا لے۔

1068 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ: أَنَّهُ كَانَ يَسْتَدْفِئُ بِهَا بَعْدَ الْغُسْلِ. قَالَ الْأَعْمَشُ: فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيْمَ: أَيَتَوَضَّأُ بَعْدَ هٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

Marfat.com

** علقمہ فرماتے ہیں: آدمی غسلِ جنابت کے بعد اُس عورت کو اپنے ساتھ لپٹا سکتا ہے۔

اعمش بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا وہ اس کے بعد وضو کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1069 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ يُفْعَلُ، وَالتَّنَزُّهُ عَنْهُ اَمْثَلُ

** زہری فرماتے ہیں: یہ سب کچھ آدمی کر سکتا ہے' تاہم اس سے بچ کر رہنا زیادہ مناسب ہے۔

1070 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ، كَانَ يَسْتَدْفِئُ بِامْرَاَتِهِ فِي الشِّتَاءِ وَهِيَ جُنُبٌ، وَقَدِ اغْتَسَلَ وَيَتَبَرَّدُ بِهَا فِي الصَّيْفِ وَهُمَا كَذٰلِكَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سردی کے موسم میں اپنی بیوی کو اپنے ساتھ لپٹا لیتے تھے حالانکہ وہ خاتون جنابت کی حالت میں ہوتی تھی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غسل کر چکے ہوتے تھے' اسی طرح گرمی کے موسم میں وہ اُس کے ذریعہ ٹھنڈک حاصل کرتے تھے حالانکہ اُن دونوں کی یہی صورتِ حال ہوتی تھی (کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ غسل کر چکے ہوتے تھے اور وہ عورت جنابت کی حالت میں ہوتی تھی)۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ اَوْ يَطْعَمُ اَوْ يَشْرَبُ

باب: آدمی کا جنابت کی حالت میں سو جانا' یا کچھ کھانا یا پینا

1071 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الْجُنُبُ اغْتَسَلَ وَلَمْ تَغْتَسِلِ امْرَاَتُهُ، اَيُبَاشِرُهَا اِذَا كَانَ عَلٰى جَزْلَتِهَا اِزَارٌ؟ قَالَ: نَعَمْ

** ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں نے اُن سے دریافت کیا: جب جنبی شخص غسل کر چکا ہو اور اُس کی بیوی نے غسل نہ کیا ہو تو کیا وہ اُس عورت کے ساتھ مباشرت کر سکتا ہو' جبکہ اُس عورت کی شرمگاہ پر تہبند موجود ہو؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1072 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِذَا جَامَعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ فَنَامَ وَلَمْ يَغْتَسِلْ فَلْيَغْسِلْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّاْ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ وَاِذَا تَوَضَّاَ فَلْيُحْسِنْ

** سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد سو جائے اور اُس نے غسل نہ کیا ہو تو اُسے (سونے سے پہلے) اپنی شرمگاہ کو دھو لینا چاہیے اور نماز کے وضو کا سا وضو کر لینا چاہیے اور جب وہ وضو کرے تو اچھی طرح سے کرے۔

1073 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ، وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّطْعَمَ غَسَلَ فَرْجَهُ، وَمَضْمَضَ، ثُمَّ طَعِمَ. وَزَادَ آخَرُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

Marfat.com

عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ غَسَلَ فَرْجَهُ، ثُمَّ تَوَضَّاَ. اَخْبَرَنَا ذٰلِكَ الْخُرَاسَانِیُّ، عَنْ یُوْنُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

✻✻ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ سونے سے پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرتے تھے اور جب آپ کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ اپنی شرمگاہ کو دھو کر کلی کرتے تھے اور پھر کچھ کھاتے تھے۔

ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''نبی اکرم ﷺ اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے اور پھر وضو کرتے تھے''۔

یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1074 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، اَنَّهُ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ یَنَامُ اَحَدُنَا اَوْ یَطْعَمُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، یَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ. قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّفْعَلَ شَیْئًا مِنْ ذٰلِكَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ مَا خَلَا رِجْلَیْهِ.

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے یا کچھ کھا سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! (تاہم وہ پہلے) نماز کے وضو کا سا وضو کرلے۔

✻✻ نافع بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس طرح کا کوئی کام کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو آپ نماز کے وضو کا سا وضو کر لیتے تھے' البتہ پاؤں نہیں دھوتے تھے۔

1075 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں اسی کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی منقول ہے۔

1076 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِیِّ، عَنْ یَحْیَی بْنِ یَعْمَرَ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ: هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ قَبْلَ اَنْ یَّنَامَ، وَرُبَّمَا نَامَ قَبْلَ اَنْ یَّغْتَسِلَ وَلٰكِنَّهُ یَتَوَضَّاُ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الدِّیْنِ سَعَةً

✻✻ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں سو جاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: بعض اوقات آپ سونے سے پہلے غسل کر لیتے تھے اور بعض اوقات آپ غسل کرنے سے پہلے سو جاتے تھے' تاہم آپ وضو کر لیتے تھے۔ تو یحییٰ نے کہا: ہر طرح کی حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے دین میں گنجائش رکھی ہے۔

1077 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّ عُمَرَ اسْتَفْتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اَیَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، لِیَتَوَضَّاْ، ثُمَّ لِیَنَمْ حَتّٰی یَغْتَسِلَ اِذَا شَاءَ قَالَ:

Marfat.com

وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ صَبَّ عَلٰى يَدِهٖ مَاءً، ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهٗ بِيَدِهِ الشِّمَالِ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الَّتِىْ غَسَلَ بِهَا فَرْجَهٗ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ وَنَضَحَ فِىْ عَيْنَيْهِ، وَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ، ثُمَّ نَامَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّطْعَمَ شَيْئًا، وَهُوَ جُنُبٌ فَعَلَ ذٰلِكَ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا' اُنہوں نے عرض کی کہ کیا ہم میں سے کوئی ایک شخص جنابت کی حالت میں سوسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! اُسے چاہیے کہ وہ پہلے وضو کرے اور پھر سوئے یہاں تک کہ جب چاہے (بیدار ہوکے) غسل کرلے۔

نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب جنابت کی حالت میں سونے کا ارادہ کرتے تھے اور اپنے ہاتھ پر پانی بہاتے تھے اور پھر اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعہ اپنی شرمگاہ کو دھو لیتے تھے اور پھر وہ اپنے اُس ہاتھ کو دھوتے تھے جس کے ذریعہ اُنہوں نے اپنی شرمگاہ کو دھویا تھا' پھر وہ کُلی کرتے تھے' ناک میں پانی ڈالتے تھے' اپنی آنکھوں میں پانی کے چھینٹے مارتے تھے' پھر اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوتے تھے اور پھر اپنے سر کا مسح کرنے کے بعد سو جاتے تھے اور جب اُنہوں نے جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرنا ہوتا' تو بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1078 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِى الْجَعْدِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ يَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ

✵✵ سالم بن ابوالجعد' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ جب اُنہوں نے (جنابت کی حالت میں) کچھ کھانے یا سونے کا ارادہ کرنا ہوتا تو وہ پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کر لیتے تھے۔

1079 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ لَوْ كُنْتُ جُنُبًا فَاَرَدْتُ اَنْ اَطْعَمَ، اَوْ اَشْرَبَ فَتَوَضَّاْتُ، فَلَمَّا فَرَغْتُ اَحْدَثْتُ قَبْلَ اَنْ اَطْعَمَ، اَيُجْزِءُ عَنِّى الْوُضُوْءُ الْاَوَّلُ؟ . قَالَ مَعْمَرٌ: فَاطْعَمْ وَاشْرَبْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر میں جنابت کی حالت میں ہوں اور پھر میں کچھ کھانے اور پینے کا ارادہ کروں اور پھر میں وضو کرلوں اور جب میں وضو سے فارغ ہوں تو کچھ کھانے سے پہلے میرا وضو ٹوٹ جائے' تو کیا میرے لیے پہلا وضو کفایت کر جائے گا؟ تو معمر نے کہا: تم کھا بھی لو اور پی بھی لو۔ (یہاں "عطاء نے کہا" ہونا چاہیے' لیکن متن میں اسی طرح مذکور ہے جو ترجمہ کیا گیا ہے۔)

1080 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ، اَوْ يَنَامَ اَوْ يَشْرَبَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں سالم نقل کرتے ہیں: جب اُنہوں نے کچھ کھانے' یا سونے یا پینے کا ارادہ

Marfat.com

کیا ہوتا اور وہ اُس وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تو وہ پہلے وضو کر لیتے تھے۔

1081 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: الْجُنُبُ يَغْسِلُ كَفَّيْهِ، ثُمَّ يُمَضْمِضُ، ثُمَّ يَأْكُلُ

✲✲ سعید بن میّب فرماتے ہیں: جنبی شخص اپنے ہاتھ کو دھو کر کلی کر کے کچھ بھی کھا سکتا ہے۔

1082 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ جُنُبًا لَا يَمَسُّ مَاءً

✲✲ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنابت میں سو جایا کرتے تھے آپ پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی غسل نہیں کرتے تھے)۔

1083 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زُبَيْدٍ الْيَامِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: الْجُنُبُ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَأْكُلُ

✲✲ مجاہد بیان کرتے ہیں: جنبی شخص اپنے ہاتھ دھو کر کھا سکتا ہے۔

1084 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَاَلْتُ رَجُلَيْنِ عَنِ الْجَنَابَةِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا: اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَنَامَ تَوَضَّاْتُ وَغَسَلْتُ فَرْجِي - وَقَالَ الْاٰخَرُ: اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَنَامَ غَسَلْتُ فَرْجِي اِلَّا اَنْ اُرِيْدَ اَنْ اَطْعَمَ

✲✲ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میں نے دو صاحبان سے جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو اُن میں سے ایک نے جواب دیا: جب میں سونے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں وضو کر کے اپنی شرمگاہ کو دھو لیتا ہوں دوسرے صاحب نے کہا: جب میں سونے کا ارادہ کرتا ہوں تو میں اپنی شرمگاہ کو دھو لیتا ہوں البتہ اگر میں کچھ کھانے کا ارادہ کروں تو صورت مختلف ہوتی ہے۔

1085 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاَكَلَ

✲✲ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا ارادہ کرتے تھے دونوں ہاتھ دھو کر کلی کرتے تھے اور کھا لیتے تھے۔

1086 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَطْعَمُ الرَّجُلُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّاَ؟ قَالَ: لَا

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص (جنابت کی حالت میں) وضو سے پہلے کچھ کھا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

Marfat.com

1087 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ قَالَ: قَدِمَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ مِنْ سَفَرَةٍ فَضَمَّخَهُ اَهْلُهُ بِصُفْرَةٍ قَالَ: ثُمَّ جِئْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ، اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَبِيْ اَثَرُهُ، فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ، اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَاَخَذْتُ شَقْفَةً، فَدَلَكْتُ بِهَا جِلْدِيْ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنِّيْ قَدْ اَنْقَيْتُ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ: وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ اجْلِسْ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَحْضُرُ جِنَازَةَ كَافِرٍ بِخَيْرٍ، وَلَا جُنُبًا حَتّٰى يَغْتَسِلَ اَوْ يَتَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، وَلَا مُتَضَمِّخًا بِصُفْرَةٍ

✵✵ یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو اُن کی اہلیہ نے اُنہیں زرد رنگ کی خوشبو لگادی' حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں آیا اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو! تم جاؤ اور غسل کرو۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گیا' میں نے غسل کیا' جب میں واپس آیا تو میرے جسم پر اُس کا نشان موجود تھا' میں نے کہا: السلام علیکم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو! تم جاؤ اور غسل کرو! حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں گیا' میں نے کھرچنا پکڑا اور اُس کے ذریعہ اپنی جلد کو کھرچا یہاں تک کہ میں نے یہ گمان کیا کہ میں نے صاف کرلیا ہے' پھر میں آیا' میں نے عرض کی: السلام علیکم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی سلام ہو! بیٹھ جاؤ! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے بھلائی کے ساتھ کسی کافر کے جنازہ میں حاضر نہیں ہوتے' جنبی کے پاس نہیں رہتے جب تک وہ غسل نہیں کرتا یا نماز کے وضو کا سا وضو نہیں کرتا اور اُس شخص کے ساتھ نہیں رہتے جس نے زرد رنگ کی خوشبو لگائی ہو۔

1088 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَامُ وَاَنَا جُنُبٌ؟ فَقَالَ: تَوَضَّاْ وُضُوْءَكَ لِلصَّلَاةِ . وَقَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ، اِذَا اَرَادَ اَنْ يَنَامَ اَوْ يَطْعَمَ، وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَهُ وَوَجْهَهُ وَيَدَيْهِ لَا يَزِيْدُ عَلٰى ذٰلِكَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کیا میں جنابت کی حالت میں سوسکتا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: تم نماز کے وضو کی طرح وضو کرلو۔

سالم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جنابت کی حالت میں سونا ہوتا یا کچھ کھانا ہوتا تو وہ اپنی شرمگاہ کو' چہرے کو' دونوں بازوؤں کو دھولیتے تھے اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ وَهُوَ جُنُبٌ

باب: آدمی کا اپنے گھر سے نکلنا جبکہ وہ جنابت کی حالت میں ہو

1089 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَخْرُجُ الرَّجُلُ لِحَاجَتِهِ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ؟ قَالَ: نَعَمْ

Marfat.com

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی جنابت کی حالت میں وضو کیے بغیر کسی کام سے باہر نکل سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1090 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ سَعْدٌ اِذَا اَجْنَبَ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ

٭٭ مصعب بن سعد بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو جب جنابت لاحق ہوتی تھی تو وہ نماز کے وضو کا سا وضو کر لیتے تھے' پھر اپنے کسی کام کے سلسلہ میں باہر تشریف لے جاتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَحْتَجِمُ وَيَطَّلِي جُنُبًا

باب: آدمی کا جنابت کی حالت میں پچھنے لگوانا یا (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرنا

1091 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْجُنُبُ يَحْتَجِمُ وَيَطَّلِي بِالنُّوْرَةِ وَيُقَلِّمُ اَظْفَارَهُ، وَيَحْلِقُ رَاْسَهُ وَلَمْ يَتَوَضَّاْ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا ذَاكَ اَىْ لَعَمْرِى وَيَتَعَجَّبُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص وضو کیے بغیر ہی پچھنے لگوا سکتا ہے یا نورہ (یعنی بال صفا پاؤڈر) استعمال کر سکتا ہے اور ناخن تراش سکتا ہے اور اپنا سر منڈوا سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میری زندگی کی قسم! یہ کر سکتا ہے۔ اُنہوں نے اس پر حیرانگی کا اظہار بھی کیا۔

بَابُ احْتِلَامِ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کو احتلام ہونا

1092 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَفْتَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْاَةِ تَحْتَلِمُ، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ اَوَ تَرَى الْمَرْاَةُ ذٰلِكَ؟ فَالْتَفَتَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشَّبَهُ، تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ؟ وَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةَ بِالْغُسْلِ اِذَا اَنْزَلَتِ الْمَرْاَةُ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهَا اُمُّ سُلَيْمٍ الْاَنْصَارِيَّةُ زَوْجُهَا اَبُوْ طَلْحَةَ

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی عورت کے متعلق دریافت کیا جسے احتلام ہو جاتا ہے' تو سیدہ عائشہ نے اُس خاتون سے فرمایا: تم نے عورتوں کو رُسوا کر دیا ہے! کیا کوئی عورت بھی یہ چیز دیکھتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے دریافت کیا: (بچہ کی ماں کے ساتھ مشابہت) پھر کس وجہ سے ہوتی ہے؟ تمہارا باتھ خاک آلود ہو! پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو حکم دیا: جب ایسی عورت کو انزال ہو جائے تو وہ غسل کرے گی۔
معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ کو اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے: وہ خاتون سیدہ

Marfat.com

اُم سلیم انصاریہ رضی اللہ عنہا تھیں اور اُن کے شوہر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تھے۔

1093 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَهِيَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ: مَتٰى يَجِبُ عَلٰى اِحْدَانَا الْغُسْلُ؟ قَالَ: اِذَا رَاَتِ الْمَرْاَةُ مَا يَرَاهُ الرَّجُلُ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ ہیں اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم خواتین پر غسل کب واجب ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے۔

1094 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: دَخَلَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اُمُّ بَنِي اَبِي طَلْحَةَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ غُسْلٌ اِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا رَاَتِ الْمَاءَ

٭٭ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت ابوطلحہ کے بچوں کی والدہ سیدہ اُم سلیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اُس پر غسل لازم ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں! جبکہ وہ پانی دیکھے (یعنی احتلام کا نشان دیکھے)۔

1095 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْمَرْاَةُ تَرٰى فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ؟ قَالَ: عَلَيْهَا الْغُسْلُ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَبِمَا يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا

٭٭ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! عورت خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (تو اُس کا حکم کیا ہوگا؟) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس پر غسل لازم ہوگا۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو پھر اُس کا بچہ اُس سے مشابہ کس طرح ہوسکتا ہے۔

1096 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ، سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ، عَلَيْكَ الْمَرْاَةُ تَرٰى مَا يَرَى الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَضَحْتِ النِّسَاءَ. فَقَالَتْ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِبَتْ يَدَاكِ فَمِنْ اَيْنَ يَكُونُ الْاَشْبَاهُ

٭٭ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ پر درود نازل کرے! عورت خواب میں وہ چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اُسے احتلام ہو جاتا ہے) تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے عورتوں کو رُسوا کر دیا ہے! تو سیدہ اُم سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ حق بات سے حیاء نہیں کرتا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سیدہ

Marfat.com

عائشہ) فرمایا: تمہارے ہاتھ برباد ہو جائیں! پھر (بچہ کی ماں کے ساتھ) مشابہت کس وجہ سے ہوتی ہے۔

1097 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا احْتَلَمَتِ الْمَرْاَةُ فَاَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ

✼✼ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت کو احتلام ہو اور اُسے انزال بھی ہو جائے تو اُسے غسل کرنا چاہیے۔

1098 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰى اِحْدَى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: الْمَرْاَةُ تَرَى اَنَّ الرَّجُلَ يُصِيبُهَا، ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ لَهُ زَوْجَتُهُ وَذٰلِكَ فَاَمَرَ لَهَا فَاَعَادَتِ الْقِصَّةَ فَقَالَ: اِذَا رَاَتْ رَطْبًا فَلْتَغْتَسِلْ

✼✼ سلیمان بن عتیق بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ کے پاس تشریف لائی اُس نے عرض کی: عورت (خواب میں) یہ چیز دیکھتی ہے کہ کسی مرد نے اُس کے ساتھ صحبت کی ہے اور پھر اُسے (احتلام ہو جاتا ہے) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نے آپ کے سامنے یہ صورتِ حال رکھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس عورت کو ہدایت کی' اُس نے اپنی صورتِ حال دُہرائی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب وہ تری کو دیکھے گی تو اُسے غسل کرنا چاہیے۔

بَابُ سَتْرِ الرَّجُلِ اِذَا اغْتَسَلَ

باب: جب آدمی غسل کرے تو اُس کا پردہ کرنا

1099 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يَغْتَسِلُ اِلٰى بَعِيرِهِ، قُلْتُ: اَتَرَاهُ يُجْزِءُ عَنِّي اَنْ اَغْتَسِلَ اِلٰى بَعِيرٍ، وَاَدَعُ عِنْدِي جَبَلًا اَوْ صَخْرَةً؟ قَالَ: نَعَمْ، حَسْبُكَ بَعِيرُكَ قَالَ: قُلْتُ: فَوَسَطَ حُجْرَتِي فَاَغْتَسِلُ اِلٰى وَسَطِهَا؟ قَالَ: لَا، وَلٰكِنْ اِلٰى بَعْضِ جُدْرَانِهَا قَالَ: قُلْتُ: وَلَيْسَ عَلَيْهِ سِتْرٌ وَلَا شَيْءٌ اَفَحَسْبِي؟ قَالَ: نَعَمْ

✼✼ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایت پہنچی ہے کہ وہ اونٹ کی اوٹ میں غسل کر لیتے تھے۔

(ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے کہا: کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ میرے لیے یہ کفایت کر جائے گا کہ میں اونٹ کی اوٹ میں غسل کر لوں اور پہاڑ یا چٹان (کی اوٹ کو) ترک کر دوں۔ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تمہارا اونٹ تمہارے لیے کافی ہے۔ میں نے دریافت کیا: میرے حجرے کے درمیان کا کیا حکم ہوگا' کیا میں اُس کے درمیان میں غسل کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں بلکہ کسی دیوار کے قریب کرو! میں نے دریافت کیا: اُس پر کوئی پردہ یا کوئی اور چیز نہیں ہوتی' تو کیا یہ میرے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1100 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اِسْمَاعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ قَالَ: ذَهَبَ عَبْ

Marfat.com

الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَاَبُو بَكْرٍ، اَوْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ اِلَى غَدِيرٍ بِظَاهِرِ الْحَرَّةِ فَاغْتَسَلَا، فَرَجَعَا فَاَخْبَرَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَخْرَجِهِمَا حَتّٰى اَخْبَرَا عَنِ اغْتِسَالِهِمَا قَالَ: فَكَيْفَ فَعَلْتُمَا؟ قَالَ: سَتَرْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا اغْتَسَلَ سَتَرَ عَلَيَّ حَتّٰى اغْتَسَلْتُ. قَالَ: لَوْ فَعَلْتُمَا غَيْرَ ذٰلِكَ لَاَوْجَعْتُكُمَا ضَرْبًا

✻✻ اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حرہ (کے میدان) کے دوسری طرف ایک کنویں کے پاس گئے' ان دونوں نے وہاں غسل کیا' یہ دونوں واپس آئے تو ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جانے کے بارے میں بتایا اور یہ بھی بتایا کہ ان دونوں نے غسل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگوں نے کیا کیا؟ تو اُنہوں نے کہا: میں نے ان کے لیے پردہ کیے رکھا' جب انہوں نے غسل کرلیا تو انہوں نے میرے لیے پردہ کیے رکھا یہاں تک کہ میں نے بھی غسل کرلیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے اس کے علاوہ کچھ کیا ہوتا تو میں تمہاری پٹائی کرتا۔

1101 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ مَسْتُورٌ عَلَيْهِ، هَبَّتِ الرِّيحُ فَكَشَفَتِ الثَّوْبَ عَنْهُ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا بِالْبَرَازِ، فَتَغَيَّظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ، وَاسْتَحْيُوا مِنَ الْكِرَامِ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ اِحْدَى ثَلَاثٍ: اِذَا كَانَ الرَّجُلُ يُجَامِعُ امْرَاَتَهُ، وَاِذَا كَانَ فِي الْخَلَاءِ - قَالَ: وَنَسِيتُ الثَّالِثَةَ - قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَارَ بِالِاغْتِسَالِ اِلَى جِدَارٍ، اَوْ اِلَى جَنْبِ بَعِيرٍ، اَوْ يَسْتُرُ عَلَيْهِ اَخُوهُ

✻✻ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ میں موجود تھے تو ایک کپڑے کے ذریعہ آپ کے لیے پردہ کیا گیا تھا' اسی دوران ہوا چلی تو وہ پردہ آپ سے ہٹ گیا' وہاں آپ کو ایک شخص نظر آیا جو کھلے عام برہنہ ہوکر غسل کررہا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آگئے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور معزز (فرشتوں) سے حیاء کرو کیونکہ فرشتے تم سے اُس وقت تک جدا نہیں ہوتے جب تک کہ ان میں سے کوئی ایک صورتِ حال نہ ہو' اُس وقت جب آدمی اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے' اُس وقت جب آدمی قضائے حاجت کرتا ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) تیسری بات میں بھول گیا ہوں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص غسل کرنے لگے تو وہ غسل کرنے کے لیے دیوار کی اوٹ میں ہوجائے' یا کسی اونٹ کے پہلو میں ہوجائے' یا اُس کا کوئی بھائی اُس کے لیے پردہ تان لے۔

1102 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيِّ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى قَوْمًا يَغْتَسِلُونَ فِي النَّهْرِ عُرَاةً، لَيْسَ عَلَيْهِمْ اُزُرٌ فَوَقَفَ فَنَادَى بِاَعْلَى صَوْتِهِ فَقَالَ: (مَا لَكُمْ لَا تَرْجُونَ لِلّٰهِ وَقَارًا) (نوح: 13)

✻✻ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو برہنہ ہوکر نہر پر نہاتے ہوئے دیکھا'

Marfat.com

اُن لوگوں نے تہبند بھی نہیں باندھے ہوئے تھے' تو آپ وہاں ٹھہر گئے اور آپ نے بلند آواز میں ارشاد فرمایا: (یعنی یہ آیت پڑھی:)
"تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے۔"

1103 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ اِزَارَكَ عَلٰى رَقَبَتِكَ مِنَ الْحِجَارَةِ فَفَعَلَ فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ، وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ قَامَ فَقَالَ: اِزَارِي اِزَارِي، فَشُدَّ عَلَيْهِ اِزَارُهُ.

✻✻ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب خانہ کعبہ تعمیر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی پتھر منتقل کر رہے تھے' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ اپنا تہبند اپنی گردن پر رکھ لیں تاکہ پتھر (کی رگڑ آپ کو محسوس نہ ہو) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کرنا چاہا تو آپ زمین پر گر گئے' آپ کی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھ گئی۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا: میرا تہبند! میرا تہبند! تو آپ کا تہبند آپ کو اوڑھا دیا گیا۔

1104 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ

✻✻ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1105 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ: لَمَّا بُنِيَ الْبَيْتُ كَانَ النَّاسُ يَنْقُلُونَ الْحِجَارَةَ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمْ فَاَخَذَ الثَّوْبَ، فَوَضَعَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ قَالَ: فَنُودِيَ: لَا تَكْشِفْ عَوْرَتَكَ قَالَ: فَاَلْقَى الْحَجَرَ وَلَبِسَ ثَوْبَهُ

✻✻ عبداللہ بن عثمان' ابوطفیل کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ جب خانہ کعبہ کی تعمیر نو شروع ہوئی تو لوگ پتھر منتقل کر رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے ساتھ پتھر منتقل کر رہے تھے' آپ نے کپڑا اُتار کر اپنی گردن پر رکھا تو اسی دوران آواز دی گئی کہ آپ اپنی شرمگاہ کو بے پردہ نہ کریں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر کو رکھا اور اپنا کپڑا پہن لیا۔

1106 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ حَكِيمٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا نَاْتِي مِنْ عَوْرَاتِنَا وَمَا نَذَرُ؟ قَالَ: احْفَظْ عَلَيْكَ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ، اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَاِذَا كَانَ بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ؟ قَالَ: اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَى اَحَدٌ عَوْرَتَكَ فَافْعَلْ قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ اَحَدُنَا خَالِيًا؟ قَالَ: فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيَى مِنْهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى فَرْجِهِ

✻✻ حکیم کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے' اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم اپنی شرمگاہوں کو کس حد تک ظاہر کر سکتے ہیں اور کس حد تک چھپا کے رکھیں گے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی شرمگاہ پر پردہ رکھو البتہ تمہاری بیوی اور تمہاری کنیز کا معاملہ مختلف ہے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اگر ہم آپس میں اکٹھے ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو تم یہ کرنا کہ کوئی بھی شخص تمہاری شرمگاہ کو نہ دیکھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے

Marfat.com

عرض کی: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی شخص تنہا ہو؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اُس سے حیاء کی جائے' ایسی صورت میں آدمی کو اپنی شرمگاہ پر ہاتھ رکھنا چاہیے (یعنی اُس صورت میں جب آدمی کے پاس کوئی کپڑا نہ ہو)۔

1107 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُبَاشِرُ رَجُلٌ رَجُلًا، وَلَا امْرَاَةٌ امْرَاَةً، وَلَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ، وَلَا الْمَرْاَةِ اَنْ تَنْظُرَ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ

✻✻ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص کسی دوسرے مرد کے ساتھ' یا کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ مباشرت نہ کرے (یعنی کسی کپڑے کے بغیر اپنا جسم دوسرے کے جسم کے ساتھ نہ ملائے) اور کسی بھی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کی شرمگاہ دیکھے اور نہ ہی کسی عورت کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ کسی دوسری عورت کی شرمگاہ دیکھے۔

1108 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: اَتٰى عَلَيْنَا عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَغْتَسِلُ يَصُبُّ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ: اَتَغْتَسِلُوْنَ وَلَا تَسْتَتِرُوْنَ، وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاَخْشٰى اَنْ تَكُوْنُوْا خَلْفَ الشَّرِّ - يَعْنِى الْخَلَفَ: الَّذِىْ يَكُوْنُ فِيْهِمُ الشَّرُّ -

✻✻ عبداللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' ہم اُس وقت اکٹھے غسل کر رہے تھے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم لوگ پردہ کیے بغیر غسل کر رہے ہو! اللہ کی قسم! مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم لوگ ایسے بعد والے بن جاؤ گے جن میں بُرائی ہوتی ہے۔ (راوی کہتے ہیں:) اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا بعد والا شخص جس میں بُرائی موجود ہوتی ہے۔

1109 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ قَالَ: بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ سَلْمَانَ عَلٰى سَرِيَّةٍ فَنَزَلَ عَلَى الْفُرَاتِ وَهُوَ فِىْ خِبَاءٍ لَهُ مِنْ صُوفٍ اَوْ عَبَاءَةٍ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ النَّاسِ، فَرَاٰى اَنْ قَدْ نَزَلُوْا عَلَى الْمَاءِ، فَقَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَنَصَبَ يَدَهُ وَعَقَدَ اَصَابِعَهُ، وَقَالَ: وَاللّٰهِ اَنْ اَمُوْتَ ثُمَّ اُنْشَرُ، ثُمَّ اَمُوْتُ، ثُمَّ اُنْشَرُ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ اَرٰى عَوْرَةَ مُسْلِمٍ، اَوْ يَرٰى عَوْرَتِىْ

✻✻ عبادہ بن نسی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو ایک جنگی مہم پر روانہ کیا' اُنہوں نے دریائے فرات کے کنارے پڑاؤ کیا' وہ اپنے اُون کے بنے ہوئے خیمہ میں موجود تھے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) اسی دوران اُنہوں نے کچھ لوگوں کی آوازیں سنیں' اُنہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ پانی میں اُتر گئے ہیں' تو اُنہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اس طرح اشارہ کیا' یعنی اپنا ہاتھ کھڑا کر کے انگلیوں کو گرہ لگالی اور پھر بولے: اللہ کی قسم! اگر میں مر جاؤں اور پھر زندہ ہو جاؤں' پھر مر جاؤں پھر زندہ ہو جاؤں' یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں کسی مسلمان کی شرمگاہ

Marfat.com

دیکھوں یا کوئی میری شرمگاہ دیکھے۔

1110 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: بَلَغَنِي، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا فَصَبَّ سِجْلًا مِنْ مَاءٍ

٭٭ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کے بارے میں حکم دیا تو اُس پر پانی کا ایک ڈول بہادیا گیا۔

1111 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ: لَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْوَاءِ اَقْبَلَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ عَلَى حَوْضٍ فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ فَلَمَّا رَآهُ قَائِمًا خَرَجُوا اِلَيْهِ مِنْ رِحَالِهِمْ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ يُحِبُّ الْحَيَاءَ، وَسِتِّيرٌ يُحِبُّ السَّتْرَ، فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَارَ. فَقَالَ حِينَئِذٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَيُوسُفُ بْنُ الْحَكَمِ: قَدْ قَالَ مَعَ ذٰلِكَ: اتَّقُوا اللّٰهَ، وَقَالَ: لِيُفْرِغْ عَلَيْهِ اَخُوهُ، اَوْ غُلَامُهُ، فَاِنْ لَمْ يَكُنْ فَلْيَغْتَسِلْ اِلَى بَعِيرِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا، كُلُّهُ فِي ذٰلِكَ

٭٭ عطاء بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ ابواء کے مقام پر موجود تھے تو وہاں آپ نے ایک شخص کو حوض پر برہنہ ہو کر غسل کرتے ہوئے دیکھا' نبی اکرم ﷺ واپس تشریف لائے اور کھڑے ہوگئے' جب لوگوں نے آپ کو کھڑے ہوئے دیکھا تو اپنی رہائشی جگہوں سے نکل کر آپ کے پاس آئے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ حیاء فرمانے والا ہے اور وہ حیاء کو پسند کرتا ہے اور وہ پردہ رکھنے والا ہے اور پردہ کو پسند کرتا ہے' جب کوئی شخص غسل کرے تو اُسے پردہ کرلینا چاہیے۔

اُس موقع پر عبداللہ بن عبید اور یوسف بن حکم نامی راوی نے یہ کہا: اُس کے ساتھ اُنہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ تم لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرو! اور یہ فرمایا تھا: آدمی کا بھائی یا اُس کا غلام (اُس کے لیے پردہ کرلے) اور اگر وہ بھی نہ ہو تو آدمی اونٹ کی اوٹ میں (غسل کرلے)۔ یہ تمام الفاظ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائے تھے۔

1112 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فَاِذَا هُوَ بِاَجِيرٍ لَهُ يَغْتَسِلُ فِي الْبَرَازِ فَقَالَ: لَا اَرَاكَ تَسْتَحْيِي مِنْ رَبِّكَ، خُذْ اِجَارَتَكَ لَا حَاجَةَ لَنَا بِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے: جب نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' تو وہاں آپ کا ایک مزدور موجود تھا' جو کھلے عام غسل کررہا تھا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے بارے میں میرا یہ خیال ہے کہ تم اپنے پروردگار سے حیا نہیں کرتے' تم اپنا مزدوری کا معاہدہ واپس لو' ہمیں تمہاری مزدوری کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

1113 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاْجَرَ رَجُلًا فَرَآهُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا بِالْبَرَازِ عِنْدَ خَرِبَةٍ فَقَالَ لَهُ: خُذْ اِجَارَتَكَ وَاذْهَبْ عَنَّا

1111- عامر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت سنی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مزدور رکھا' آپ نے اسے

Marfat.com

ایک عمارت کے پاس سرعام برہنہ ہوکر غسل کرتے ہوئے دیکھا' تو اس سے فرمایا: تم اپنا اجارہ واپس لے لو اور ہم سے چلے جاؤ۔

1114 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، اَوْ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ: اَنَّ حَسَنًا، وَحُسَيْنًا دَخَلَا الْفُرَاتَ وَعَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اِزَارُهُ، ثُمَّ قَالَا: اِنَّ فِي الْمَاءِ، اَوْ اِنَّ لِلْمَاءِ سَاكِنًا

✱✱ جابر جعفی نے امام شعبی' یا امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ دریائے فرات میں (نہانے کے لیے) اُترے تو اُن میں سے ہر ایک نے تہبند باندھا ہوا تھا' پھر ان دونوں نے فرمایا: پانی میں سکون ہے۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)

1115 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ جَرْهَدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا كَاشِفٌ فَخِذِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غَطِّهَا فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ

✱✱ حضرت جرہد رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنے زانو سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے ڈھانپ لو کیونکہ یہ پردہ کی چیز ہے۔

بَابُ الْحَمَّامِ لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کے حمام (کا حکم)

1116 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا اللّٰهَ بَيْتًا يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ يُنَقِّي مِنَ الْوَسَخِ، وَيَنْفَعُ مِنْ كَذَا قَالَ: فَمَنْ دَخَلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اُس گھر سے بچ کے رہنا جس کا نام حمام ہوگا''۔

لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! وہاں تو میل صاف کی جاتی ہے اور یہ یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اس کے اندر جائے وہ پردہ کرے۔

1117 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اتَّقُوا بَيْتًا يُقَالُ لَهُ الْحَمَّامُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ يُنَقِّي مِنَ الْوَسَخِ، وَيَنْفَعُ مِنْ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَمَنْ دَخَلَهُ فَلْيَسْتَتِرْ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اُس گھر سے بچ کے

Marfat.com

رہنا جس کا نام حمام ہوگا۔ عرض کی گئی: یارسول اللہ! وہاں میل کچیل صاف ہوتی ہے اور یہ یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اُس میں داخل ہو وہ پردہ کا خیال رکھے۔

1118 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ دِثَارٍ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: حَرَامٌ دُخُولُ الْحَمَّامِ بِغَيْرِ اِزَارٍ

✲✲ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: حمام میں تہبند پہنے بغیر داخل ہونا حرام ہے۔

1119 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّكُمْ سَتَظْهَرُوْنَ عَلَى الْاَعَاجِمِ فَتَجِدُوْنَ بُيُوتًا تُدْعَى الْحَمَّامَاتِ فَلَا يَدْخُلْهَا الرِّجَالُ اِلَّا بِاِزَارٍ - اَوْ قَالَ: بِمِئْزَرٍ - وَلَا يَدْخُلْهَا النِّسَاءُ اِلَّا نُفَسَاءَ اَوْ مِنْ مَرَضٍ

✲✲ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے:

''تم لوگ عنقریب عجمیوں پر غالب آ جاؤ گے (اُن کے علاقوں میں) تم کچھ گھروں کو پاؤ گے جنہیں حمام کہا جاتا ہوگا' مرد اُس میں تہبند پہنے بغیر (راوی کو شک ہے' شاید یہاں ایک لفظ مختلف ہے) داخل نہ ہوں اور خواتین بھی اُس میں داخل نہ ہوں' البتہ نفاس والی عورت یا کسی بیماری کی وجہ سے (مجبوری کے عالم میں وہاں جانے والی عورت) کا حکم مختلف ہے''۔

1120 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَتَبَ اِلَى اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ: اَلَّا تَدْخُلَنَّ الْحَمَّامَ اِلَّا بِمِئْزَرٍ، وَلَا يَغْتَسِلُ اثْنَانِ مِنْ حَوْضٍ.

✲✲ قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ تم حمام میں تہبند کے بغیر ہرگز داخل نہ ہونا اور دو آدمی ایک حوض سے (ایک ساتھ) غسل نہ کریں۔

1121 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَهُ، عَنْ عُمَرَ، مِثْلُهُ وَلَا يَذْكُرُ فِيهِ اسْمَ اللّٰهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ

✲✲ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

''اور اُس (حمام) میں اللہ کا نام ذکر نہ کیا جائے یہاں تک کہ آدمی اُس سے باہر آ جائے''۔

1122 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ: لَقِيَ عَلِيٌّ رَجُلَيْنِ قَدْ خَرَجَا مِنَ الْحَمَّامِ مُدَّهِنَيْنِ فَقَالَ: مِمَّا اَنْتُمَا؟ قَالَا: مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ قَالَ: كَذَبْتُمَا بَلْ اَنْتُمَا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ اِنَّمَا الْمُهَاجِرُ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ

✲✲ عبداللہ بن سلمہ ثقفی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ملاقات دو آدمیوں سے ہوئی' وہ دونوں حمام سے نکلے تھے

Marfat.com

اُنہوں نے تیل لگایا ہوا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم دونوں کا تعلق کون سے طبقہ سے ہے؟ اُن دونوں نے جواب دیا: مہاجرین سے! تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں نے جھوٹ بولا ہے' بلکہ تمہارا تعلق تو لاتعلقی اختیار کرنے والوں سے ہے' مہاجر' تو عمار بن یاسر ہیں۔

1123 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: سُئِلَ الْحَسَنُ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ إِذَا كَانَ بِمِئْزَرٍ فَقَالُوْا: اِنَّا نَرَى فِيْهِ قَوْمًا عُرَاةً، فَقَالَ الْحَسَنُ: الْإِسْلَامُ اَعَزُّ مِنْ ذٰلِكَ

* * ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: حسن بصری سے حمام میں داخل ہونے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر آدمی نے تہبند اوڑھا ہوا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: ہمیں اُس میں دوسرے لوگ نظر آئیں گے جو برہنہ ہوتے ہیں' تو حسن بصری نے فرمایا: اسلام اس سے زیادہ معزز ہے۔

1124 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَلَا يَطَّلِي

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نہ تو حمام میں داخل ہوتے تھے اور نہ ہی بال صاف کرنے والا پاؤڈر استعمال کرتے تھے۔

1125 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَخَلَ الْحَمَّامَ مَرَّةً وَّعَلَيْهِ اِزَارٌ فَلَمَّا دَخَلَ اِذَا هُوَ بِهِمْ عُرَاةً قَالَ: فَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْجِدَارِ ثُمَّ قَالَ: ائْتِنِيْ بِثَوْبِيْ يَا نَافِعُ قَالَ: فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَالْتَفَّ بِهِ، وَغَطّٰى عَلٰى وَجْهِهِ، وَنَاوَلَنِيْ يَدَهُ فَقُدْتُهُ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ وَلَمْ يَدْخُلْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ

* * نافع بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حمام میں داخل ہوئے' اُنہوں نے تہبند باندھا ہوا تھا' جب وہ اندر گئے تو وہاں کچھ اور لوگ موجود تھے جو برہنہ تھے' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا اور پھر فرمایا: اے نافع! میرے کپڑے مجھے پکڑاؤ! نافع کہتے ہیں: میں نے اُنہیں اُن کے کپڑے لا کر دیئے' اُنہوں نے وہ لپیٹے' اپنے چہرے کو ڈھانپا اور اپنا ہاتھ میری طرف بڑھایا تو میں اُن کا ہاتھ تھام کر اُنہیں باہر لے آیا (جس طرح نابینا کو لایا جاتا ہے) اس کے بعد وہ حمام سے باہر آ گئے' اس کے بعد وہ کبھی بھی حمام میں داخل نہیں ہوئے۔

1126 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ شَيْخٍ، مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ: مَا لَكَ لَا تَدْخُلُ الْحَمَّامَ؟ فَيَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقِيْلَ لَهُ: اِنَّكَ تَسْتَتِرُ. فَقَالَ: اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اَرٰى عَوْرَةَ غَيْرِيْ

* * ابن عیینہ نے اہلِ کوفہ کے ایک بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: کیا وجہ ہے کہ آپ حمام میں نہیں جاتے؟ تو اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔ اُن سے کہا گیا: آپ پردہ کر لیا کریں؟ اُنہوں نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ میں کسی دوسرے شخص کی شرمگاہ کو دیکھوں۔

1127 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اطَّلَى وَلَّى عَانَتَهُ بِيَدِهِ

❋❋ حبیب بن ابوثابت بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بال صاف کرنے والا پاؤڈر استعمال کرتے تو آپ اپنی شرمگاہ پر اپنے ہاتھ کے ذریعہ بال صاف کرنے کا پاؤڈر لگاتے تھے۔

1128 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِي الشَّعْثَاءِ الْحَمَّامَ فَطَلَيْتُهُ بِنُورَةٍ، فَاَدْخَلْتُ يَدَيَّ بَيْنَ رِجْلَيْهِ فَقَالَ: اُفٍّ اُفٍّ وَكَرِهَ ذٰلِكَ، وَوَلِيَ هُوَ عَانَتَهُ وَمَرَاقَّهُ

❋❋ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں ابوشعثاء کے ہمراہ حمام میں داخل ہوا' میں نے اُنہیں بال صفا پاؤڈر ملا' پھر میں نے اپنا ہاتھ ان کی دونوں ٹانگوں کے درمیان رکھا تو اُنہوں نے کہا: اُف' اُف! اُنہوں نے اس بات کو ناپسندیدہ قرار دیا اور پھر اُنہوں نے خود اپنے زیرناف بال صاف کرنے کا پاؤڈر لگایا۔

1129 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اطَّلَيْتَ فِي الْحَمَّامِ قَطُّ؟ قَالَ: نَعَمْ مَرَّةً

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے کبھی حمام میں بال صفا پاؤڈر استعمال کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ایک مرتبہ۔

بَابُ الْحَمَّامِ لِلنِّسَاءِ

باب: خواتین کا حمام میں جانا

1130 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَاَلَتْ نِسْوَةٌ مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ عَائِشَةَ عَنْ دُخُولِ الْحَمَّامِ فَنَهَتْهُنَّ عَنْهُ

❋❋ زہری بیان کرتے ہیں: حمص سے تعلق رکھنے والی کچھ خواتین نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حمام جانے کے بارے میں دریافت کیا تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُنہیں اس سے منع کر دیا۔

1131 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَبَيْنِي وَبَيْنَهَا حِجَابٌ قَالَتْ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ فَقُلْتُ: مِنْ كِنْدَةَ فَقَالَتْ: مِنْ اَيِّ الْاَجْنَادِ اَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ قَالَتْ: مِنْ اَهْلِ حِمْصٍ الَّذِينَ يُدْخِلُونَ نِسَاءَهُمُ الْحَمَّامَاتِ؟ فَقُلْتُ: اِي وَاللّٰهِ اِنَّهُنَّ لَيَفْعَلْنَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ: اِنَّ الْمَرْاَةَ الْمُسْلِمَةَ اِذَا وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرًا فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا، فَاِنْ كُنَّ قَدِ اجْتَرَيْنَ عَلَى ذٰلِكَ، فَلْيَعْتَمِدْ اِحْدَاهُنَّ اِلَى ثَوْبٍ عَرِيضٍ وَّاسِعٍ يُوَارِي جَسَدَهَا كُلَّهُ لَا تَنْطَلِقُ اُخْرَى فَتَصِفُهَا لِحَبِيبٍ اَوْ بَغِيضٍ. قَالَ: قُلْتُ لَهَا: اِنِّي لَا اَمْلِكُ مِنْهَا شَيْئًا فَحَدِّثِينِي عَنْ حَاجَتِي، قُلْتُ: وَمَا حَاجَتُكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اَسَمِعْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اِنَّهُ تَاْتِي عَلَيْهِ سَاعَةٌ لَا يَمْلِكُ لِاَحَدٍ فِيهَا شَفَاعَةً؟

Marfat.com

قَالَتْ: وَالَّذِی كَذَا وَكَذَا لَقَدْ سَأَلْتُهُ وَإِنَّا لَفِی شِعَارٍ وَاحِدٍ فَقَالَ: نَعَمْ، حِينَ يُوضَعُ الصِّرَاطُ، وَحِينَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ وَعِنْدَ الْجِسْرِ عِنْدَ يُسْجَرُ وَيُشْحَذُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ شَفْرَةِ السَّيْفِ، وَيُسْجَرُ حَتَّى يَكُونَ مِثْلَ الْجَمْرَةِ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيُجِيزُهُ وَلَا يَضُرُّهُ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ فَيَنْطَلِقُ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَسَطِهِ حُزَّ فِي قَدَمَيْهِ، فَيَهْوِی بِيَدَيْهِ إِلَى قَدَمَيْهِ فَهَلْ رَأَيْتَ رَجُلًا يَسْعَى حَافِيًا فَتَأْخُذُهُ شَوْكَةٌ حَتَّى يَكَادَ يَنْفُذُ قَدَمَهُ؟ فَإِنَّهُ كَذَلِكَ يَهْوِی بِيَدَيْهِ إِلَى قَدَمَيْهِ فَيَضْرِبُهُ الزَّبَانِيُّ بِخُطَّافٍ فِي نَاصِيَتِهِ، فَيُطْرَحُ فِي جَهَنَّمَ يَهْوِی فِيهَا خَمْسِينَ عَامًا فَقُلْتُ: أَيَثْقُلُ؟ قَالَ: بِثِقَلِ خَمْسِ خَلِفَاتٍ فَيَوْمَئِذٍ (يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ)

(الرحمن: 41)

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر' کندہ کے رہنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے اور اُن کے درمیان پردہ موجود تھا' اُنہوں نے دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ میں نے جواب دیا: کندہ سے' اُنہوں نے دریافت کیا: کون سے علاقے سے؟ میں نے جواب دیا: حمص سے' اُنہوں نے دریافت کیا: اہلِ حمص وہی لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کو حمام میں جانے دیتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! وہ عورتیں ایسا کرتی ہیں۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب کوئی مسلمان عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کسی جگہ پر اپنے کپڑے اُتارتی ہے تو وہ اپنے اور اپنے پروردگار کے موجود پردہ کو پھاڑ دیتی ہے اور اگر وہ خواتین یہی کرنا چاہتی ہیں تو پھر اُن میں سے کسی ایک کو ایک جوڑا کپڑا لینا چاہیے جو اُس کے پورے جسم کو ڈھانپ دے تاکہ دوسری عورت اپنے محبوب (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ناپسندیدہ شخص (یعنی اپنے شوہر) کے سامنے اُس کی صفت بیان نہ کرے (یعنی جسمانی خدوخال کا تذکرہ نہ کرے)۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: میں تو اس حوالے سے کچھ نہیں کر سکتا' مجھے جو ضرورت ہے آپ اُس کے بارے میں مجھے بتایئے! سیّدہ عائشہ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ضرورت ہے؟ میں نے عرض کی: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک ایسی گھڑی آئے گی جس میں کوئی بھی شخص کسی دوسرے کی شفاعت نہیں کر سکے گا۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جو یہ ہے اور وہ ہے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا اور میں اُس وقت (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) ایک ہی لحاف میں موجود تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب پل صراط کو لگا دیا جائے گا اور جب کچھ چہرے سفید ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے اور اُس پل کے قریب (جہنم کو بھڑکایا جائے گا) اور جوش دلایا جائے گا یہاں تک کہ وہ تلوار کی دھار کی مانند ہو جائے گی اور اُسے پھر بھڑکایا جائے گا یہاں تک کہ وہ انگارہ کی طرح ہو جائے گا' جہاں تک مؤمن کا تعلق ہے تو وہ اُسے پار کرلے گا اُسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔

جہاں تک منافق کا تعلق ہے تو وہ جائے گا یہاں تک کہ جب اُس پل کے درمیان پہنچے گا تو اُس کے قدموں کے درمیان (پل کا آنکڑا) کھب جائے گا تو وہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے پاؤں کی طرف بڑھائے گا' کیا تم نے کوئی ایسا شخص دیکھا ہے جو برہنہ پاؤں دوڑ رہا ہو' پھر اُسے کوئی کانٹا پکڑ لے یہاں تک کہ قریب ہو کہ وہ اُس کے پاؤں کو مفلوج کر دے' تو پھر اسی طرح اپنے ہاتھ اپنے

Marfat.com

پاؤں کی طرف بڑھائے گا' پھر فرشتہ اُسے گرز مارے گا جو اُس کی پیشانی پر لگے گا' پھر اُسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا' جس میں وہ پچاس سال تک گرتا رہے گا۔ (سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا:) کیا اُس کا بوجھ ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُس کا بوجھ پانچ اونٹنیوں جتنا ہوگا' یہ ایسا دن ہے جس کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اُس دن مؤمن اپنی خاص علامت کے ذریعہ پہچانے جائیں گے اور اُنہیں پیشانی اور قدموں کے بل پکڑا جائے گا''۔

1132 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ، عَنْ اَبِی مُلَيْحٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَتَتْهَا نِسَاءٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ فَقَالَتْ: لَعَلَّكُنَّ مِنَ الْكُوْرَةِ الَّتِیْ تَدْخُلُ نِسَاؤُهَا الْحَمَّامَاتِ قُلْنَا: نَعَمْ قَالَتْ: فَاِنِّی سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَيُّمَا امْرَاَةٍ وَّضَعَتْ ثِيَابَهَا فِیْ غَيْرِ بَيْتِهَا، فَقَدْ هَتَكَتْ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ - اَوْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ -

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ ایک مرتبہ شام کی رہنے والی کچھ خواتین اُن کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو سیّدہ عائشہ نے فرمایا: شاید تمہارا تعلق اُس علاقے سے ہے جہاں کی خواتین حمام میں جاتی ہیں؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جو بھی عورت اپنے گھر کے علاوہ کسی اور جگہ اپنے کپڑے اُتارتی ہے وہ اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان موجود (پردہ) کو ختم کر دیتی ہے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان موجود پردہ کو ختم کر دیتی ہے''۔

1133 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوْسَى، عَنْ زِيَادِ بْنِ جَارِيَةَ، حَدَّثَهُ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كَانَ يَكْتُبُ اِلَى الْاٰفَاقِ: لَا تَدْخُلَنَّ امْرَاَةٌ مُّسْلِمَةٌ الْحَمَّامَ اِلَّا مِنْ سَقَمٍ، وَعَلِّمُوْا نِسَاءَكُمْ سُوْرَةَ النُّوْرِ

✵✵ زیاد بن حارثہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات بتائی ہے کہ اُنہوں نے تمام علاقوں میں یہ خط لکھا تھا کہ کوئی بھی مسلمان عورت حمام میں ہرگز داخل نہ ہو' البتہ اگر کسی بیماری کی وجہ سے (مجبوری کے عالم میں جانا پڑے تو حکم مختلف ہے) اور تم لوگ اپنی عورتوں کو سورۂ نور کی تعلیم دو۔

1134 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَیٍّ، قَالَ ابْنُ الْاَعْرَابِیِّ: وَجَدْتُ فِیْ كِتَابِ غَيْرِیْ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِیْ عُبَيْدَةَ: بَلَغَنِیْ اَنَّ نِسَاءً مِّنْ نِّسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ وَمَعَهُنَّ نِسَاءٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ، فَازْجُرْ عَنْ ذٰلِكَ وَحُلْ دُوْنَهُ، فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ وَهُوَ غَضْبَانُ: وَلَمْ يَكُنْ غَضُوْبًا وَّلَا فَاحِشًا، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ اَيُّمَا امْرَاَةٍ دَخَلَتِ الْحَمَّامَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ، وَّلَا سَقَمٍ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ تُبَيِّضَ وَجْهَهَا فَسَوِّدْ وَجْهَهَا يَوْمَ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ

Marfat.com

✽✽ قیس بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ مجھے یہ پتا چلا ہے کہ اہلِ ایمان اور مہاجرین کی کچھ خواتین حمام میں جاتی ہیں اور اُن کے ساتھ اہلِ کتاب کی عورتیں بھی ہوتی ہیں' تو تم اُنہیں اس چیز سے منع کرو اور اُن کے درمیان رکاوٹ بن جاؤ۔ تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے غصہ کے عالم میں فرمایا' یہ بہت زیادہ غصہ نہیں تھا اور فحش غصہ نہیں تھا' اُنہوں نے یہ کہا: اے اللہ! جو عورت کسی علت یا بیماری کے بغیر حمام میں داخل ہوتی ہے اور وہ صرف یہ چاہتی ہے کہ اُس کا چہرہ زیادہ سفید ہو جائے تو تُو اُس دن اُس کے چہرے کو سیاہ کر دینا جس دن چہرے سفید ہوں گے۔

1135 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ اَنَا اَيْضًا، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ اُمِّ كُلْثُومٍ قَالَتْ: اَمَرَتْنِي عَائِشَةُ فَطَلَيْتُهَا بِالنُّورَةِ، ثُمَّ طَلَيْتُهَا بِالْحِنَّاءِ عَلٰى اِثْرِهَا، مَا بَيْنَ فَرْقِهَا اِلٰى قَدَمِهَا فِي الْحَمَّامِ مِنْ حِصْنٍ كَانَ بِهَا قَالَتْ: فَقُلْتُ لَهَا: اَلَمْ تَكُوْنِي تَنْهَى النِّسَاءَ؟ فَقَالَتْ: اِنِّي سَقِيمَةٌ وَّاَنَا اَنْهَى الْاٰنَ اَلَّا تَدْخُلَ امْرَاَةٌ الْحَمَّامَ اِلَّا مِنْ سَقَمٍ

✽✽ اُم کلثوم نامی خاتون بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ہدایت کی تو میں نے اُنہیں بال صفا پاؤڈر لگا دیا' پھر اس کے بعد میں نے اُنہیں مہندی لگا دی جو اُن کی مانگ سے لے کر اُن کے پاؤں کے درمیان تک تھی' ایسا ہم نے ایک حمام میں کیا جو قلعہ میں تھا۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں نے اُن سے کہا کہ آپ خواتین کو اس سے منع نہیں کرتی ہیں؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں بیمار ہوں! اور میں اب بھی اس بات سے منع کرتی ہوں کہ کوئی عورت حمام میں داخل ہو! البتہ بیماری کے عالم میں داخل ہونے کا حکم مختلف ہے۔

1136 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ اِلٰى اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ: بَلَغَنِي اَنَّ نِسَاءً مِنْ نِسَاءِ الْمُسْلِمِينَ قِبَلَكَ يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَ مَعَ نِسَاءِ الْمُشْرِكَاتِ فَانَهُ عَنْ ذٰلِكَ اَشَدَّ النَّهْيِ، فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يَّرٰى عَوْرَاتِهَا غَيْرُ اَهْلِ دِيْنِهَا.

قَالَ: فَكَانَ عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ، وَمَكْحُوْلٌ، وَسُلَيْمَانُ يَكْرَهُوْنَ اَنْ تُقَبِّلَ الْمَرْاَةُ الْمُسْلِمَةُ الْمَرْاَةَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ

✽✽ قیس بن حارث بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو خط میں لکھا کہ مجھے یہ بات پتا چلی ہے کہ تمہارے علاقے میں کچھ مسلمان خواتین مشرک عورتوں کے ساتھ حمام میں داخل ہوتی ہیں تو تم اُنہیں سختی سے منع کرو' کیونکہ اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی بھی عورت کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے دین سے تعلق رکھنے والی عورت کے سامنے اپنے پردہ کو ظاہر کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: عبادہ بن نسی' مکحول اور سلیمان اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ کوئی مسلمان عورت کسی اہلِ کتاب عورت کو بوسہ دے۔

Marfat.com

بَابُ الْحَمَّامِ هَلْ يُغْتَسَلُ مِنْهُ

باب: حمام کے پانی کا حکم' کیا اُس سے غسل کیا جا سکتا ہے؟

1137 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِعَطَاءٍ اِنْسَانٌ: اَغْتَسِلُ بِمَاءٍ غَيْرِ مَاءِ الْحَمَّامِ اِذَا خَرَجْتُ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَاِنَّ الْحَمِيمَ يَكُونُ فِي الْمَكَانِ الطَّيِّبِ يَخْرُجُ مِنْهُ قَالَ: لَا اَدْرِي مَا تَغِيبُ عَنِّي مِنِ امْرَاَةٍ. قُلْتُ لَهُ: اطَّلَيْتُ فَاغْتَسَلْتُ فِي الْحَمَّامِ اَيُجْزِءُ عَنِّي مِنَ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: اَخْشَى اَنْ تَكُونَ اَسْقَطْتَ بَيْنَ ذٰلِكَ مِنَ الْوُضُوءِ شَيْئًا

❊❊ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: حمام کا جو پانی باہر آتا ہے' اُس کے علاوہ پانی کے ذریعہ (میں حمام میں) غسل کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے اُن سے دریافت کیا: اُس میں سے جو گرم پانی نکلتا ہے وہ تو پاک صاف جگہ پر ہوتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم کہ عورت میں سے کیا چیز مجھ سے پوشیدہ رہتی ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: میں حمام میں بال صفا پاؤڈر استعمال کر کے غسل کرتا ہوں تو کیا یہ وضو کی جگہ میرے لیے کافی ہوگا؟ اُنہوں نے فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم نے درمیان میں وضو کا کچھ حصہ چھوڑ دیا ہوگا۔

1138 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَغْتَسِلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْحَمَّامِ.

❊❊ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حمام سے باہر آتے تھے تو وہ غسل کرتے تھے۔

1139 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَكَانَ مَعْمَرٌ يَفْعَلُهُ

❊❊ امام عبد الرزاق فرماتے ہیں: معمر بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

1140 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا اِسْرَائِيلُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، اَنَّ عَلِيًّا قَالَ: الطَّهَارَاتُ سِتٌّ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَمِنَ الْحَمَّامِ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ، وَمِنَ الْحِجَامَةِ، وَالْغُسْلُ لِلْجُمُعَةِ، وَالْغُسْلُ لِلْعِيدَيْنِ

❊❊ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: طہارت (یعنی غسل) چھ قسم کی ہے: جنابت سے' حمام سے' میت کو غسل دینے سے' پچھنے لگوانے سے' جمعہ کے دن غسل کرنا اور عیدین کے لیے غسل کرنا۔

1141 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْحِجَامَةِ، وَالْحَمَّامِ، وَالْمُوسَى، وَالْجَنَابَةِ، وَعَنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ: ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: مَا كَانُوا يَرَوْنَ غُسْلًا وَاجِبًا اِلَّا غُسْلَ الْجَنَابَةِ، وَكَانُوا يَسْتَحِبُّونَ غُسْلَ الْجُمُعَةِ

Marfat.com

٭٭ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں پانچ کاموں کے بعد غسل کروں: پچھنے لگوانے کے بعد حمام سے آنے کے بعد اُسترا استعمال کرنے کے بعد جنابت کے بعد میت کو غسل دینے کے بعد اور جمعہ کے دن۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: لوگ ان میں سے صرف غسلِ جنابت کو واجب سمجھتے ہیں اور وہ جمعہ کے دن غسل کرنے کو مستحب سمجھتے ہیں۔

1142 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْمَاءَ يُطَهِّرُ وَلَا يُطَهَّرُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے پانی کو ایسی چیز بنایا ہے جو طہارت دیتا ہے اسے طہارت نہیں دی جاتی۔

1143 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُسْاَلُ عَنِ الْحَمَّامِ اَيُغْتَسَلُ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ وَاخْرِبْ مِنْهُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اُن سے حمام کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اُس میں غسل کیا جا سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں اُس میں سے پانی پی بھی لے سکتے ہو۔

1144 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ حَوْضِ الْحَمَّامِ يَغْتَسِلُ مِنْهُ الْجُنُبُ وَغَيْرُ الْجُنُبِ، فَقَالَ: اِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ

٭٭ اعمش نے ابن عمر کا یہ بیان نقل کیا ہے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حمام کے حوض کے بارے میں دریافت کیا گیا جس سے جنبی شخص اور غیرِ جنبی شخص سب غسل کرتے ہیں تو اُنہوں نے فرمایا: پانی کو نجاست لاحق نہیں ہوتی۔

1145 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْفَيَّاضِ، عَنِ الْهَزْهَازِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ اَبْزَى قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْحَمَّامِ فَقَالَ: اِنَّمَا جَعَلَ اللّٰهُ الْمَاءَ يُطَهِّرُ وَلَا يُتَطَهَّرُ مِنْهُ

٭٭ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے بارے میں منقول ہے اُن سے حمام سے آنے کے بعد غسل کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو ایسی چیز بنایا ہے جو طہارت دیتا ہے اس کو استعمال کرنے کی وجہ سے طہارت حاصل نہیں کرنی پڑتی۔

1146 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي حَصِينٍ قَالَ: خَرَجَ الشَّعْبِيُّ مِنَ الْحَمَّامِ فَقُلْتُ: اَيُغْتَسَلُ مِنَ الْحَمَّامِ؟ قَالَ: فَلِمَ دَخَلْتُهُ اِذًا

٭٭ ابوحصین بیان کرتے ہیں: امام شعبی حمام سے باہر نکلے میں نے کہا: کیا آپ حمام سے باہر نکلنے کے بعد غسل کریں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر میں اس میں گیا کیوں تھا (اگر میں نے باہر آ کے بھی غسل کرنا تھا)۔

Marfat.com

1147 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي فَرْوَةَ قَالَ: سَاَلْتُ الشَّعْبِيَّ، اَوْ سُئِلَ اَيُكْتَفَى بِغُسْلِ الْحَمَّامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ اَعُدُّهُ اَبْلَغَ الْغُسْلِ

* * ابوفروہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی سے سوال کیا: (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن سے سوال کیا گیا: کیا حمام میں غسل کر لینا کافی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر میں تو اسے سب سے بہترین غسل قرار دیتا ہوں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ

باب: حمام میں قرأت کرنا

1148 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ فَقَالَ: لَمْ يُبْنَ فِي الْقِرَاءَةِ

* * حماد بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے حمام میں قرأت کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ قرأت کرنے کے لیے نہیں بنے ہیں۔

Marfat.com

كِتَابُ الْحَيْضِ

کتاب: حیض کے بارے میں روایات

بَابُ اَجَلِ الْحَيْضِ

باب: حیض کی مدت

1149 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ، قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو يَعْقُوبَ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عُمَرَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ: اَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَجَلَ حَيْضَتِهَا سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةٍ

✸✸ عمر بن طلحہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُنہیں حیض کی شکایت ہوگئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے حیض کی مدت چھ دن یا شاید سات دن مقرر کی تھی' یہ سیّدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ نہیں تھیں۔

1150 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي اِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: اَجَلُ الْحَيْضِ عَشْرٌ، ثُمَّ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

✸✸ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے' اس کے بعد مستحاضہ شمار ہوگا۔

1151 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَبْعَدُ الْحَيْضِ عَشْرٌ

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت دس دن ہے۔

1152 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَائِضُ رَاَتِ الطُّهْرَ، وَتَطَهَّرَتْ ثُمَّ رَاَتْ بَعْدَهُ دَمًا اَحَيْضَةٌ هِيَ؟ قَالَ: لَا اِذَا رَاَتِ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ، فَاِنْ رَاَتْ بَعْدَهُ دَمًا فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ، فَاِنَّ ذٰلِكَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ قُرْئِهَا قَالَ: فَتُصَلِّي مَا رَاَتِ الطُّهْرَ، ثُمَّ تَسْتَكْمِلُ عَلٰى اَقْرَائِهَا، فَاِنْ زَادَ شَيْئًا فَمَنْزِلَةُ الْمُسْتَحَاضَةِ فَلْتُصَلِّي

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حیض والی عورت طہر دیکھ لیتی ہے اور پاک ہو جاتی ہے' اُس کے بعد خون دیکھتی ہے تو کیا یہ حیض شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب وہ طہر کو دیکھ لیتی ہے تو وہ غسل کرے گی' اگر

Marfat.com

وہ اُس کے بعد خون دیکھتی ہے تو وہ مستحاضہ ہو جائے گی' اور اگر وہ اُس کے دو قروء کے درمیان ہو تو وہ فرماتے ہیں: جب وہ عورت طہر دیکھ لے گی تو پھر وہ قروء مکمل کرے گی' اگر اس سے زیادہ کچھ ہوگا تو وہ استحاضہ کے حکم میں ہوگی۔

1153 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ تَكُوْنُ حَيْضَتُهَا سِتَّةَ اَيَّامٍ، ثُمَّ تَحِيضُ يَوْمَيْنِ، ثُمَّ تَطْهُرُ قَالَ: تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، فَاِنْ رَاَتِ الْحَيْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْسَكَتْ حَتّٰى تَطْهُرَ اِلٰى عَشْرٍ، فَاِنْ زَادَتْ عَلٰى عَشْرٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَقْضِي الْاَيَّامَ الَّتِي زَادَتْ عَلٰى قُرْئِهَا

⁂ سفیان ثوری فرماتے ہیں: عورت کا حیض چھ دن ہوتا ہے' پھر اُسے دو دن حیض آتا ہے' پھر وہ پاک ہو جاتی ہے۔ تو سفیان فرماتے ہیں: وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی' اگر وہ اُس کے بعد پھر حیض دیکھتی ہے تو وہ رُک جائے گی' یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے' یعنی دس دن ہو جائیں' اگر دس دن سے زیادہ مواد خارج ہوتا رہتا ہے تو وہ عورت مستحاضہ ہوگی اور وہ اُن ایام کی قضاء کرے گی جو اُس کے حیض سے زیادہ تھے۔

بَابُ الصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ وَاِنْ طَهُرَتْ عِنْدَ الْعِشَاءِ فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهَا

باب: روزے اور نماز کا حکم' اگر عورت عشاء کے وقت پاک ہو تو اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی

1154 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: تَسْتَطْهِرُ يَوْمًا وَاحِدًا عَلٰى حَيْضَتِهَا، ثُمَّ هِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

⁂ معمر فرماتے ہیں: جب کوئی عورت اپنے حیض سے ایک دن بھی زیادہ ہو تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی۔

1155 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْمَرْاَةِ حَيْضَتُهَا سَبْعَةُ اَيَّامٍ تَمْكُثُ يَوْمَيْنِ حَائِضَةً، ثُمَّ رَاَتِ الطُّهْرَ فَصَامَتْ يَوْمًا، ثُمَّ رَاَتِ الدَّمَ مِنَ الْغَدِ، ثُمَّ مَضٰى بِهَا الدَّمُ تَمَامَ عَشَرَةٍ، ثُمَّ طَهُرَتْ فَاِنَّهَا تَقْضِي ذٰلِكَ الْيَوْمَ، لِاَنَّهَا صَامَتْهُ فِي اَيَّامِ حَيْضَتِهَا، فَاِذَا جَاوَزَتِ الْعَشْرَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ، وَقَالَ فِي امْرَاَةٍ كَانَ قُرْؤُهَا سِتَّةَ اَيَّامٍ، فَزَادَتْ عَلٰى قُرْئِهَا مَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ عَشْرٍ: فَاِنْ طَهُرَتْ تَمَامَ عَشْرٍ لَمْ تَقْضِ الصَّلَاةَ، وَاِنْ زَادَتْ عَلٰى عَشْرٍ قَضَتِ الْاَيَّامَ الَّتِي زَادَتْ عَلٰى قُرْئِهَا

⁂ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جب کسی عورت کا حیض سات دن تک ہو اور وہ دو دن تک حیض کی حالت میں رہے' پھر وہ طہر دیکھ لے تو وہ ایک دن روزہ رکھ لے' پھر وہ اگلے دن خون دیکھ لے تو پھر وہ اُس خون کے ساتھ دس دن مکمل کرے گی پھر وہ پاک ہو جائے گی' اور پھر وہ اُس دن کی قضاء کرے گی کیونکہ وہ اپنے حیض کے دنوں میں روزہ رکھنے والی تھی' جب دس دن گزر جائیں گے تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی۔

سفیان ثوری نے ایسی عورت کے بارے میں یہ کہا ہے کہ جس کے حیض کے دن چھ دن ہوتے ہیں اور پھر اُس کے حیض کے مخصوص دنوں سے دن زیادہ ہو جاتے ہیں' جو مخصوص دنوں اور دس دنوں کے درمیان ہوں اور اگر وہ دس دن مکمل ہونے پر پاک ہو جاتی ہے تو وہ قضاء نہیں کرے گی' لیکن اگر وہ دس دن سے زیادہ حیض دیکھتی رہتی ہے تو پھر وہ اُن دنوں کی قضاء کرے گی جو اُس کے

Marfat.com

حیض کے مخصوص دنوں سے زیادہ تھے۔

1156 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَضَعُ الْمُسْتَحَاضَةُ الصَّلَاةَ قَدْرَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَسْتَظْهِرُ بِیَوْمٍ، ثُمَّ تُصَلِّی. قَالَ: وَقَدْ قَالَ ذٰلِكَ عَمْرُو بْنُ دِینَارٍ

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: استحاضہ کا شکار عورت حیض کے مخصوص دنوں میں نماز کو ترک کیے رکھے گی' پھر وہ اگر ایک دن کے لیے پاک ہوتی ہے تو وہ نماز ادا کرے گی۔

یہ بات عمرو بن دینار نے بھی کہی ہے۔

1157 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَاِنْ كَانَتْ اَقْرَاؤُهَا تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: تَسْتَكْمِلُ عَلٰی اَرْفَعِ ذٰلِكَ، ثُمَّ تَسْتَظْهِرُ بِیَوْمٍ عَلٰی اَرْفَعِهِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اگر اُس کے حیض کے دن مختلف ہوتے ہوں' تو عطاء نے فرمایا: وہ سب سے زیادہ دنوں کے حساب سے تکمیل کرے گی اور سب سے زیادہ دنوں کے حساب سے ایک دن کے لیے پاک ہو جائے گی۔

بَابُ كَیْفَ الطُّهْرُ

باب: طہر کیسے ہوتا ہے؟

1158 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الطُّهْرُ مَا هُوَ؟ قَالَ: الْاَبْیَضُ الْخُفُوفُ الَّذِی لَیْسَ مَعَهُ صُفْرَةٌ وَلَا مَاءٌ، الْخُفُوفُ الْاَبْیَضُ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: طہر کیا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: سفید رنگ کا باریک سا مواد' جس کے ساتھ زردی یا پانی نہیں ہوتا' وہ باریک اور سفید مواد ہوتا ہے۔

1159 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِی عَلْقَمَةَ قَالَ: اَخْبَرَتْنِی اُمِّی، اَنَّ نِسْوَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ، عَنِ الْحَائِضِ تَغْتَسِلُ اِذَا رَاَتِ الصُّفْرَةَ، وَتُصَلِّی، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا، حَتّٰی تَرَی الْقُصَّةَ الْبَیْضَاءَ

❋❋ علقمہ بن ابوعلقمہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ کچھ خواتین نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حیض والی ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو غسل کر لیتی ہے اور پھر اُسے زرد مواد نظر آتا ہے' تو کیا وہ نماز ادا کرے گی؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جی نہیں! جب تک اُسے مکمل سفید مواد نظر نہیں آتا۔

بَابُ مَا تَرَی اَیَّامَ حَیْضَتِهَا اَوْ بَعْدَهَا

باب: عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں اور اُس کے بعد کیا دیکھتی ہے؟

Marfat.com

1160 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَرَى اَيَّامَ حَيْضَتِهَا وَمَعَ حَيْضَتِهَا صُفْرَةً تَسْبِقُ الدَّمَ اَوْ مَاءً، اَحَيْضَةٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا، وَلَا تَضَعُ الصَّلَاةَ حَتّٰى تَرَى الدَّمَ، اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَمْنَعَهَا مِنَ الصَّلَاةِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں اور اپنے حیض کے ہمراہ زرد رنگ دیکھتی ہے' یا پانی دیکھتی ہے جو پانی سے پہلے نکل آتا ہے' تو کیا یہ چیز حیض شمار ہوگی؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! وہ عورت اس وقت تک نماز پڑھنا ختم نہیں کرے گی جب تک خون نہیں دیکھتی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ شیطان اُسے نماز سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔

1161 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَاِسْرَائِيْلُ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: اِذَا رَاَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ الطُّهْرِ مَا يَرِيْبُهَا مِثْلَ غُسَالَةِ اللَّحْمِ، اَوْ مِثْلَ غُسَالَةِ السَّمَكِ، اَوْ مِثْلَ قَطَرَاتِ الدَّمِ قَبْلَ الرُّعَافِ فَاِنَّ ذٰلِكَ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ فِي الرَّحِمِ، فَلْتَنْضَحْ بِالْمَاءِ وَلْتَتَوَضَّاْ وَلْتُصَلِّي. زَادَ اِسْرَائِيْلُ فِيْ حَدِيْثِهِ: فَاِنْ كَانَ دَمًا عَبِيْطًا لَا خَفَاءَ بِهِ فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ

✵✵ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب کوئی عورت طہر کے بعد ایسی چیز دیکھے جو اُسے شک میں مبتلا کردے' جو یوں ہوتی ہے جیسے وہ پانی ہوتا ہے جس کے ذریعے گوشت کو دھویا جائے (یعنی خون لگنے سے اُس کا رنگ سرخ ہوجاتا ہے) یا جس طرح مچھلی کو دھونے سے پانی ہوتا ہے' یا جس طرح نکسیر سے پہلے خون کے قطرے ہوتے ہیں (یعنی سرخ رنگ کا پتلا مواد ہو) تو یہ شیطان کے رحم میں ٹھونگے مارنے کی وجہ سے ہوتا ہے' وہ عورت (شرمگاہ پر) پانی چھڑک کر وضو کرکے نماز ادا کرے۔

اسرائیل نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ زائد نقل کیے ہیں:

''جب گاڑھا خون ہو جس میں کوئی خفاء نہ ہو تو وہ عورت نماز ترک کردے گی''۔

1162 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْمَرْاَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ قَالَ: تَتَوَضَّاُ وَتُصَلِّي

✵✵ قعقاع بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو زرد مواد دیکھتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ وضو کرکے نماز ادا کرے گی۔

1163 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَحَاضَتْ فَاَدْبَرَ عَنْهَا الدَّمُ، وَهِيَ تَرَى مَاءً، اَوْ تَرِيَّةً؟ قَالَ: فَلَا تُصَلِّي حَتّٰى تَرَى الْخُفُوْقَ الطَّاهِرَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت کو حیض آجاتا ہے پھر اُس کا خون آنا بند ہوجاتا ہے' پھر وہ پانی نکلا ہوا دیکھتی ہے یا تریاہٹ دیکھتی ہے' تو انہوں نے فرمایا: وہ اُس وقت تک نماز ادا نہیں کرے گی جب تک وہ باریک اور پاک مواد نہیں دیکھتی۔

Marfat.com

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: استحاضہ والی عورت کا حکم

1164 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَ: اسْتُحِضْتُ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَيْتُ ذٰلِكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَتْ تِلْكَ بِحَيْضَةٍ وَّلٰكِنَّهُ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ فِي الْمِرْكَنِ فَتَرَى الدَّمَ فِي الْمِرْكَنِ

✻✻ سیدہ اُم حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی' میں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے' تم غسل کرو۔ تو وہ خاتون ہرنماز کے وقت غسل کرتی تھیں' وہ ایک ٹب میں غسل کیا کرتی تھیں اور اُس ٹب میں خون دیکھتی تھیں (یعنی اتنا زیادہ مواد خارج ہوتا تھا)۔

1165 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَتْ

1164 -سنن ابی داؤد، کتاب الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة، حديث: 251، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، ابواب التيمم، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها ، حديث: 619، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب في المستحاضة انها تجمع بين الصلاتين بغسل واحد، حديث: 121، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات، المستحاضة كيف تصنع ؟، حديث: 1350، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث: 2286، سنن الدارقطني، كتاب الحيض، حديث: 719، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب الطهارة، واما حديث عائشة، حديث: 566، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، مسند النساء، حديث حمنة بنت جحش، حديث: 26559، مسند الشافعي، ومن كتاب ذكر الله تعالى على غير وضوء ، حديث: 1373، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الطهارة، كتاب الحيض، باب المبتدئة لا تميز بين الدمين، حديث: 1490

1165 -صحيح البخاري، كتاب الوضوء ، باب غسل الدم، حديث: 225، صحيح مسلم، كتاب الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها، حديث: 527، مستخرج ابي عوانة، مبتدا كتاب الحيض والاستحاضة، باب في المستحاضة، حديث: 712، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب الحيض والاستحاضة، ذكر الامر بترك الصلاة عند اقبال الحيضة ، حديث: 1366، المستدرك على الصحيحين للحاكم، كتاب معرفة الصحابة رضي الله عنهم، ذكر فاطمة بنت ابي حبيش، حديث: 6972، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب المستحاضة، حديث: 133، سنن الدارمي، كتاب الطهارة، باب : في المستحاضة، حديث: 801، سنن ابي داؤد، كتاب الطهارة، باب من روى ان : الحيضة اذا ادبرت لا تدع الصلاة، حديث: 247، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، ابواب التيمم، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها' حديث: 618، الجامع للترمذي، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Marfat.com

فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِیْ حُبَيْشٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِی الصَّلَاةَ، وَاِذَا اَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْسِلِی عَنْكَ الدَّمَ، ثُمَّ صَلِّی قَالَ سُفْيَانُ: وَتَفْسِيرُهُ اِذَا رَاَتِ الدَّمَ بَعْدَ مَا تَغْتَسِلُ اَنْ تَغْسِلَ الدَّمَ قَطْ.

✵✵ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی ہوں کیا میں نماز ترک کردوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آئے تو تم نماز ترک کردو اور جب حیض رخصت ہوجائے تو تم اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز ادا کرلو۔

سفیان کہتے ہیں: اس کی وضاحت یہ ہے کہ اگر وہ غسل کرنے کے بعد بھی خون دیکھتی ہے تو وہ صرف خون کو دھوئے گی۔

1166 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✵✵ اس کی مانند روایت ایک اور سند کے ساتھ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

1167 - اقوالِ تابعین: قَالَا: تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ اِلَى الظُّهْرِ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ.

✵✵ یہ دونوں حضرات یہ فرماتے ہیں: وہ عورت روزانہ ظہر کی نماز کے وقت غسل کرے گی جو اگلے دن ظہر کی نماز تک کے لیے کافی ہوگا۔

1168 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ، يَقُوْلُ مِثْلَهُ

✵✵ حسن بصری نے بھی اس کی مانند فتویٰ دیا ہے۔

1169 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ، فَقَالَ: تَجْلِسُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ مِنَ الظُّهْرِ اِلَى الظُّهْرِ وَتَسْتَثْفِرُ وَتَصُوْمُ، وَيُجَامِعُهَا زَوْجُهَا

✵✵ سمی سعید بن مسیب کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں بیٹھی رہے گی پھر وہ ایک ظہر کی نماز سے لے کر اگلی (یعنی اگلے دن کی)

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ سے) باب في المستحاضة، حديث:119، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الطهارات' المستحاضة كيف تصنع ؟، حديث:1331، السنن الكبرٰى للنسائي، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، الفصل بين دم الحيض، حديث:213، شرح معاني الآثار للطحاوي، المستحاضة كيف تتطهر للصلاة، حديث:386، مشكل الآثار للطحاوي، باب بيان مشكل ما روى عن رسول الله صلى الله عليه، حديث:2292، سنن الدارقطني، كتاب الحيض، حديث:677، السنن الكبرٰى للبيهقي، كتاب الطهارة، كتاب الحيض، باب اقبال الحيض، حديث:1426، مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، الملحق المستدرك من مسند الانصار، حديث السيدة عائشة رضي الله عنها، حديث:25080، مسند الشافعي، ومن كتاب ذكر الله تعالى على غير وضوء، حديث:1372، مسند الحميدي، احاديث عائشة ام المومنين رضي الله عنها عن رسول الله صلى، حديث:188، المعجم الاوسط للطبراني، باب العين، من اسمه عبد الله، حديث:4378

Marfat.com

ظہر کی نماز تک کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' وہ کپڑا باندھ کر رکھے گی' وہ عورت روزہ بھی رکھے گی اور اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت بھی کرے گا۔

1170 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ قُمَيْرَ امْرَاَةِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ، فَقَالَتْ: تَجْلِسُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ غُسْلًا وَاحِدًا وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

** مسروق کی اہلیہ قمیر بیان کرتی ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں بیٹھی رہے گی پھر وہ ایک مرتبہ غسل کرے گی اور ہر نماز کے لیے وضو کیا کرے گی۔

1171 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ الْمُسْتَحَاضَةُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا تُؤَخِّرُ الظُّهْرَ قَلِيلًا وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ قَلِيلًا وَكَذٰلِكَ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا قُلْتُ لَهُ: فَلَمْ يُرَ بَعْدَ الظُّهْرِ دَمًا حَتَّى الْمَغْرِبِ فَرَاَتْهُ تَرِيَّةً غَيْرُ؟ قَالَ: تَتَوَضَّأُ قَطْ تَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

** عطاء فرماتے ہیں: استحاضہ والی عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں انتظار کرتی رہے گی' پھر وہ ظہر اور عصر کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' وہ ظہر کی نماز کو کچھ مؤخر کر کے اور عصر کی نماز کو کچھ جلدی ادا کرے گی' اسی طرح وہ مغرب اور عشاء میں کرے گی اور صبح کی نماز کے لیے وہ ایک مرتبہ غسل کرے گی۔

میں نے اُن سے دریافت کیا: پھر اگر وہ ظہر کی نماز کے بعد خون نہیں دیکھتی یہاں تک کہ مغرب کا وقت ہو جاتا ہے اور پھر اُسے تری نظر آتی ہے جو دوسرے رنگ کی ہو' تو اُنہوں نے جواب دیا: وہ صرف وضو کرے گی' وہ عورت مغرب اور عشاء کی نمازیں بھی ایک ساتھ ادا کرے گی۔

1172 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: تَنْتَظِرُ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ، وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا تُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ، وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ وَلَا تَصُومُ، وَلَا يَاْتِيهَا زَوْجُهَا، وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ

** ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: وہ عورت اپنے حیض کے مخصوص ایام میں انتظار کرتی رہے گی (جب وہ گزر جائیں گے) تو وہ ظہر اور عصر کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' پھر وہ ظہر کی نماز کو مؤخر کرے گی اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لے گی' پھر وہ مغرب اور عشاء کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی' وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کرے گی اور عشاء کی نماز جلدی ادا کر لے گی' پھر وہ فجر کی نماز کے لیے غسل کرے گی' ایسی عورت نہ تو روزہ رکھے گی اور نہ ہی اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے اور نہ ہی وہ عورت قرآنِ مجید کو چھو سکتی ہے۔

1173 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ كَتَبَتْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ بِكِتَابٍ فَدَفَعَهُ اِلَى ابْنِهِ لِيَقْرَاَهُ فَتَتَعْتَعَ فِيهِ فَدَفَعَهُ اِلَيَّ فَقَرَاْتُهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اَمَا لَوْ

Marfat.com

هَذْرَمْتَهَا كَمَا هَذْرَمَهَا الْغُلَامُ الْمِصْرِيُّ فَإِذَا فِي الْكِتَابِ: إِنِّي امْرَأَةٌ مُسْتَحَاضَةٌ أَصَابَنِي بَلَاءٌ وَضُرٌّ، وَإِنِّي أَدَعُ الصَّلَاةَ الزَّمَانَ الطَّوِيلَ، وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي أَنْ أَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: اللَّهُمَّ لَا أَجِدُ لَهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ غَيْرَ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ، وَاحِدٍ وَّالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ الْكُوفَةَ أَرْضٌ بَارِدَةٌ وَإِنَّهُ يَشُقُّ عَلَيْهَا قَالَ: لَوْ شَاءَ لَابْتَلَاهَا بِأَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ

❊ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: کوفہ سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ خط اپنے بیٹے کو دیا تا کہ وہ انہیں پڑھ کر سنائے' وہ اسے پڑھنے میں تردد کا شکار ہو رہا تھا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے وہ خط میرے سپرد کیا تو میں نے انہیں پڑھ کر سنایا' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ (یعنی میرا بیٹا) بھی اس کو اتنی تیزی سے پڑھتا جس طرح مصری غلام نے تیزی سے پڑھا ہے (تو یہ کتنا اچھا تھا)۔ اُس خط میں یہ تحریر تھا:

''میں استحاضہ کا شکار عورت ہوں' مجھے آزمائش اور تکلیف لاحق ہے' میں نے طویل عرصہ سے نماز پڑھنا چھوڑی ہوئی ہے' حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں ہر نماز کے وقت غسل کیا کروں''۔

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے اللہ! (تو جانتا ہے) اس عورت کے لیے مجھے صرف وہی حکم ملتا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے' البتہ یہ ہوسکتا ہے کہ وہ عورت ظہر اور عصر کی نمازیں ایک غسل کے ساتھ اکٹھی ادا کر لے اور مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک غسل کے ساتھ اکٹھی ادا کر لے اور پھر وہ فجر کی نماز کے لیے غسل کرے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ کوفہ ایک سرد علاقہ ہے' اس عورت کے لیے یہ بات پریشانی کا باعث ہوگی' تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اس عورت کو اس سے زیادہ شدید آزمائش میں مبتلا کر سکتا تھا۔

1174 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً طَوِيلَةً قَالَتْ: فَجِئْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً قَالَ: مَا هِيَ؟ قُلْتُ: إِنِّي لَأَسْتَحْيِي بِهِ قَالَ: وَمَا هِيَ أَيْ هَنْتَاهُ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً طَوِيلَةً كَبِيرَةً قَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ فَمَا تَرَى فِيهَا؟ قَالَ: أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ: قُلْتُ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: فَتَلَجَّمِي، قُلْتُ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ قَالَ: فَاتَّخِذِي ثَوْبًا، قُلْتُ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ، إِنَّمَا يَثُجُّ ثَجًّا قَالَ: سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ بِأَيِّهِمَا فَعَلْتِ فَقَدْ أَجْزَاكِ اللَّهُ مِنَ الْآخَرِ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ وَقَالَ: إِنَّمَا هَذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ قَالَ: فَتَحِيضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةً فِي عِلْمِ اللَّهِ، ثُمَّ

Marfat.com

اغْتَسِلِي حَتّٰى اِذَا رَاَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَيْقَنْتِ فَصَلِّي اَرْبَعَةً وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً وَّاَيَّامَهَا وَصُومِي، فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيكِ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَيَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ، وَاِنْ قَوِيتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِي لَهُمَا جَمِيعًا، ثُمَّ تُؤَخِّرِي الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ فَتَغْتَسِلِينَ لَهُمَا وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ، وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ، ثُمَّ تُصَلِّينَ وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِي وَصُومِي اِنْ قَوِيتِ عَلٰى ذٰلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: تَلَجَّمِي: يَعْنِي تَسْتَثْفِرُ

٭٭ عمرو بن طلحہ اپنی والدہ جو جحش کی صاحبزادی ہیں' کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے طویل عرصہ تک استحاضہ کی شکایت رہی' وہ خاتون بیان کرتی ہیں: میں مسئلہ دریافت کرنے کے لیے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی' تاکہ آپ کو اس بارے میں اطلاع بھی دوں تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی بہن سیّدہ زینب کے گھر میں پایا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے آپ سے ایک کام ہے! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا کام ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے اس سے شرم آتی ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے خاتون! وہ کیا کام ہے؟ میں نے کہا: میں ایک طویل عرصے سے شدید استحاضہ کا شکار ہوں' اس کی وجہ سے میں نماز بھی نہیں ادا کر پاتی اور روزہ بھی نہیں رکھ پاتی' اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رُوئی استعمال کیا کرو' وہ خون کو روک دے گی' میں نے عرض کی: یہ مواد اس سے زیادہ ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کپڑا رکھ لیا کرو! میں نے عرض کی: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بڑا کپڑا رکھ لیا کرو! میں نے عرض کی: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے' وہ بہت زیادہ بہتا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں دو چیزوں کی ہدایت کرتا ہوں' تم ان میں سے جو بھی کر لو گی تو یہ دوسری کی جگہ تمہاری کفایت کر لے گی اور اگر تم ان دونوں کی طاقت رکھتی ہو تو تمہیں زیادہ بہتر پتا ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شیطان کا ایک ٹھونگا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم چھ دن یا سات دن تک حیض کی حالت میں گزارو' جو بھی اللہ کے علم میں ہے' پھر تم غسل کر و یہاں تک کہ تم دیکھو کہ تم پاک ہو چکی ہو اور تمہیں یقین ہو جائے تو تم چوبیس دن تک نماز ادا کرتی ہے (اور اگر روزے آ جائیں) تو روزے رکھو' یہ چیز تمہارے لیے کافی ہوگی' ہر مہینے میں تم اسی طرح کرو جس طرح حیض والی خواتین کرتی ہیں اور اپنے حیض اور طہر کے مخصوص اوقات کے حوالے سے پاک ہو جاتی ہیں اور اگر تم سے ہو سکے تو ظہر کی نماز کو مؤخر کرو اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لو پھر اُن دونوں کے لیے تم ایک مرتبہ غسل کر لو' پھر تم مغرب کو نماز کو مؤخر کرو اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لو اور ان دونوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کر لو اور ان دونوں نمازوں کو اکٹھا ادا کرو' پھر تم فجر کی نماز کے لیے غسل کر کے نماز ادا کرو اگر تم اس کی قوت رکھتی ہو تو تم اس طرح کرو اور (ان دنوں میں) روزے بھی رکھ لو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ویسے یہ (دوسری صورت) میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لفظ ترجمی کا مطلب ہے: کپڑا استعمال کرنا۔

1175 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ: اَنَّهَا كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ وَاَنَّهَا

Marfat.com

كَانَتْ سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

✽✽ یحییٰ بن ابوکثیر' سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اُن کا خون بکثرت خارج ہوتا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنہوں نے اس بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ ہر نماز کے وقت غسل کرلیا کریں۔

1176 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ اسْتُحِيضَتْ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ سُئِلَ عَنْهَا - فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ تَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَدْرَ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ تَجْمَعُ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ، وَتَغْتَسِلُ لِلصُّبْحِ غُسْلًا

✽✽ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مسلمان خاتون کو استحاضہ کی شکایت ہوئی تو اُس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا' یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس خاتون کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک دوسری رگ کا مواد ہے' وہ عورت اپنے حیض کے مخصوص دنوں میں نماز ترک کیے رکھے گی' پھر وہ ایک غسل کے ذریعہ ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا کرے گی اور ایک غسل کے ذریعہ مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی ادا کرے گی اور صبح کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کرلے گی۔

1177 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: تَنْتَظِرُ أَيَّامَهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي

✽✽ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: وہ عورت اُتنے دن تک انتظار کرے گی جتنے دن تک اُسے پہلے حیض آتا تھا' پھر وہ غسل کرکے نماز ادا کرنا شروع کردے گی۔

1178 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ: إِنِّي اسْتُحِضْتُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، وَإِنِّي حُدِّثْتُ أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ: تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا أَجِدُ لَهَا إِلَّا مَا قَالَ عَلِيٌّ

✽✽ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا' ایک خاتون نے اُنہیں خط لکھا کہ مجھے اتنے اتنے عرصہ سے استحاضہ کی شکایت ہے اور مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ ایسی صورت حال میں حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں کہ وہ عورت ہر نماز کے لیے غسل کرے گی۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایسی عورت کے لیے مجھے بھی صرف وہی حکم ملتا ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔

1179 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: أَرْسَلَتِ امْرَأَةٌ مُسْتَحَاضَةٌ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ غُلَامًا لَهَا - أَوْ مَوْلًى لَهَا - أَنِّي مُبْتَلَاةٌ لَمْ أُصَلِّ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا قَالَ: - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مُنْذُ سَنَتَيْنِ - وَإِنِّي أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا مَا بَيَّنْتَ لِي فِي دِينِي قَالَ: وَكَتَبَتْ إِلَيْهِ: إِنِّي أُفْتِيتُ أَنْ أَغْتَسِلَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: لَا أَجِدُ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ

Marfat.com

** سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: استحاضہ کا شکار ایک عورت نے حضرت عبداللہ بن زبیر کے پاس اپنے غلام کو بھیجا کہ مجھے آزمائش لاحق ہوئی ہے میں اتنے اتنے عرصہ سے نماز ادا نہیں کر سکی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُس نے یہ بات بتائی تھی کہ دو سال سے نہیں کر سکی' اب میں آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتی ہوں کہ آپ میرے دین کے بارے میں میرے لیے حکم بیان کر دیجئے! راوی بیان کرتے ہیں: اُس خاتون نے خط میں یہ بھی لکھا کہ مجھے یہ مسئلہ بتایا گیا ہے کہ میں ہر نماز کے لیے غسل کروں گی۔ تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسی عورت کے لیے مجھے صرف یہی حکم ملتا ہے۔

1180 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ امْرَاَةٍ تَرَكَتْهَا الْحَيْضَةُ حِينًا طَوِيلًا، ثُمَّ عَادَ لَهَا الدَّمُ قَالَ: فَتَنْتَظِرُ فَإِنْ كَانَتْ حَيْضَةً فَهِيَ حَيْضَةٌ، وَإِنْ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً فَلَهَا نَحْوٌ، وَلَكِنْ لَا تَدَعِ الصَّلَاةَ إِذَا رَاَتِ الدَّمَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، ثُمَّ تُصَلِّي، ثُمَّ إِذَا عَلِمَتْ هِيَ تَرَكَتِ الصَّلَاةَ، وَإِنِّي اَخْشَى اَنْ تَكُونَ مُسْتَحَاضَةً

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے ایک طویل عرصہ تک حیض نہیں آتا پھر دوبارہ اُسے خون آ جاتا ہے۔ تو عطاء نے فرمایا: وہ عورت انتظار کرے گی' اگر تو وہ حیض ہوا تو حیض شمار ہوگا اور اگر وہ مستحاضہ ہوا تو اُسے اُس کی مانند احکام کا سامنا ہوگا' البتہ جب وہ خون دیکھے گی تو وہ نماز کو ترک نہیں کرے گی بلکہ ہر نماز کے وقت غسل کر کے نماز ادا کرے گی' پھر جب اُسے پتا چل جائے گا تو وہ نماز کو ترک کر دے گی' کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ استحاضہ کا شکار عورت ہو گی۔

1181 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: سُئِلَ عَنِ امْرَاَةٍ تَرَكَتْهَا الْحَيْضَةُ ثَلَاثِينَ سَنَةً، ثُمَّ اسْتُحِيضَتْ فَاَمَرَ فِيهَا شَاْنَ الْمُسْتَحَاضَةِ

** عطاء سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے تین سال تک حیض نہیں آتا' پھر اُسے استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے تو عطاء نے اُس کے بارے میں وہ حکم دیا جو مستحاضہ عورت کا ہوتا ہے۔

1182 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدِّمَاءَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَنْتَظِرُ لَهَا عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ قَبْلَ اَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي اَصَابَهَا، فَتَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَاِذَا خَلَفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّي

** سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون کا خون بہت بہتا تھا' سیدہ اُم سلمہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس خاتون کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے یہ بیماری لاحق ہونے سے پہلے جتنے دنوں تک حیض آیا کرتا تھا' وہ اتنے دن تک انتظار کرے گی اور مہینہ میں اُتنے دن نماز ترک کیے رکھے گی' جب وہ وقت گزر جائے گا تو وہ غسل کرے گی اور کپڑا باندھ لے گی اور نماز ادا کرے گی۔

Marfat.com

1183 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اِذَا اسْتَنْزَعَتْ دَمًا اَتَغْتَسِلُ مِثْلَ الْمُسْتَحَاضَةِ؟ قَالَ: لَا قُلْتُ: يَخْتَلِفَانِ. قَالَ: اِنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ يَخْرُجُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ جَوْفِهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب خون آنا بند ہو جائے تو کیا وہ مستحاضہ عورت کی طرح غسل کرے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: ان دونوں کا حکم مختلف ہے؟ انہوں نے جواب دیا: استحاضہ والی عورت کے جسم میں سے جو کچھ نکلتا ہے وہ اُس کے پیٹ میں سے نکلتا ہے۔

بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا وَهَلْ تُصَلِّي وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ؟

باب: مستحاضہ عورت کا حکم' کیا اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے' کیا وہ نماز ادا کر سکتی ہے کیا وہ بیت اللہ کا طواف کر سکتی ہے؟

1184 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَتَطُوفُ بِالْبَيْتِ

✵✵ سعید بن جبیر فرماتے ہیں: استحاضہ والی عورت نماز ادا کر سکتی ہے اور بیت اللہ کا طواف بھی کر سکتی ہے۔

1185 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تُصَلِّي وَيُصِيبُهَا زَوْجُهَا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَقَالَهُ قَتَادَةُ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: ایسی عورت نماز ادا کرے گی' اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت بھی کر سکتا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے۔

1186 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَا فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: تَصُومُ، وَيُجَامِعُهَا زَوْجُهَا

✵✵ سعید بن مسیب اور حسن بصری استحاضہ والی عورت کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: وہ روزہ رکھے گی اور اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت بھی کر سکتا ہے۔

1187 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ الْاَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ سَاَلَهُ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ اَتُجَامَعُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ اَعْظَمُ مِنَ الْجِمَاعِ

✵✵ سالم افطس' سعید بن جبیر کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے سعید سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اُس کے ساتھ صحبت کی جا سکتی ہے تو انہوں نے فرمایا: نماز' صحبت کرنے سے زیادہ اہم مسئلہ ہے (جب نماز ادا کی جا سکتی ہے تو صحبت بھی کی جا سکتی ہے)۔

1188 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ شَرُوسَ قَالَ: سَمِعْتُ

Marfat.com

عِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، سُئِلَ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ أَيُصِيبُهَا زَوْجُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ سَالَ الدَّمُ عَلَى عَقِبِهَا

✻✻ اسماعیل بن شروس بیان کرتے ہیں: میں نے عکرمہ کو سنا' اُن سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگرچہ اُس کا خون اُس کی ایڑی پر بہہ رہا ہو۔

1189 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْأَجْلَحِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُجَامِعَهَا زَوْجُهَا

✻✻ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ایسی عورت کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرے۔

1190 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنِّي اسْتُحِضْتُ فِي غَيْرِ قُرْئِي قَالَ: فَاحْتَشِي كُرْسُفًا فَإِنْ يَعُدْ فَاحْتَشِي كُرْسُفًا وَصُومِي وَصَلِّي وَاقْضِي مَا عَلَيْكِ

✻✻ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ایک خاتون نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اُس نے عرض کی: مجھے اپنے حیض کے مخصوص دنوں کے علاوہ استحاضہ کی شکایت ہوجاتی ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم روئی استعمال کرو' اگر وہ پھر نکلتا ہے تو پھر روئی استعمال کرو اور روزے رکھو اور نماز ادا کرو اور جو تمہارے ذمہ لازم ہے اُسے ادا کرو۔

1191 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سُئِلَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ: أَيُصِيبُ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا؟ قَالَ: إِنَّمَا سَمِعْنَا بِالرُّخْصَةِ لَهَا فِي الصَّلَاةِ

✻✻ ایوب بیان کرتے ہیں: سلیمان بن یسار سے سوال کیا گیا: کیا استحاضہ والی عورت سے اُس کا شوہر صحبت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: ہم نے تو ایسی عورت کو صرف نماز کی رخصت ہونے کے بارے میں سنا ہے۔

1192 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا

✻✻ ابراہیم نخعی استحاضہ والی عورت کے بارے میں فرماتے ہیں: اُس کا شوہر اُس کے قریب نہیں جائے گا۔

1193 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تَصُومُ، وَلَا يَأْتِيهَا زَوْجُهَا، وَلَا تَمَسُّ الْمُصْحَفَ

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسی عورت روزہ نہیں رکھے گی' اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کرے گا' وہ عورت قرآنِ مجید کو نہیں چھوئے گی۔

1194 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ فَقَالَ: تُصَلِّي وَتَصُومُ، وَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ، ثُمَّ تَطُوفُ. قَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى: أَيَحِلُّ لِزَوْجِهَا أَنْ

Marfat.com

يُصِيبَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ سُلَيْمَانُ: اَرَاْىٌ، اَمْ عِلْمٌ؟ قَالَ: سَمِعْنَا اَنَّهَا اِذَا صَلَّتْ وَصَامَتْ حَلَّ لِزَوْجِهَا اَنْ يُصِيبَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے استحاضہ والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: وہ نماز ادا کرے گی' وہ روزہ رکھے گی' قرآن کی تلاوت کرے گی' وہ کپڑا باندھ لے گی اور پھر طواف کرلے گی۔ سلیمان بن موسیٰ نے اُن سے دریافت کیا: کیا اُس کے شوہر کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کرے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! سلیمان نے کہا: کیا آپ یہ رائے کی بنیاد پر کہہ رہے ہیں' یا آپ کو اس بارے میں کوئی علم ہے؟ (یعنی اس بارے میں کوئی روایت منقول ہے) تو اُنہوں نے جواب دیا: ہم نے یہ روایت سنی ہے کہ جب وہ عورت نماز ادا کرے گی اور روزہ رکھے گی تو اُس کے شوہر کے لیے یہ بات جائز ہوگی کہ وہ اُس کے ساتھ صحبت کرلے۔

1195 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ، اَنَّ اَبَا مَاعِزٍ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سُفْيَانَ، اَخْبَرَهُ اَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْتَفْتِيهِ فَقَالَتْ: اِنِّى اَقْبَلْتُ اُرِيدُ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ اَهْرَقْتُ، فَرَجَعْتُ حَتّٰى ذَهَبَ ذٰلِكَ عَنِّى، ثُمَّ اَقْبَلْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ اَهْرَقْتُ، حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاغْتَسِلِى وَاسْتَثْفِرِى بِثَوْبٍ وَّطُوفِى

✵✵ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: ابوماعز عبداللہ بن سفیان نے اُنہیں یہ بتایا کہ ایک مرتبہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اسی دوران ایک عورت اُن کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آئی' اُس خاتون نے کہا: میں بیت اللہ کا طواف کرنے کے ارادہ سے یہاں آئی' جب میں مسجد کے دروازہ پر پہنچی تو میرا خون بہنے لگا' میں واپس چلی گئی یہاں تک کہ جب اس کا بہاؤ ختم ہوا تو میں پھر آئی' پھر جب میں مسجد کے دروازہ پر پہنچی تو یہ پھر بہنے لگا یہاں تک کہ تین مرتبہ میں نے ایسا کیا' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ شیطان کا ٹھونگا ہے' تم غسل کر کے کپڑا باندھ لو اور طواف کرو۔

بَابُ الْبِكْرِ وَالنُّفَسَاءِ

باب: کنواری اور نفاس والی خواتین کا حکم

1196 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْ لَمْ تَطْهُرِ الْبِكْرُ فِى سَبْعٍ، فَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَاِحْدَى وَعِشْرِينَ، وَاَقْصٰى ذٰلِكَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: اگر کنواری لڑکی سات دن تک پاک نہیں ہوتی تو پھر چودہ دن یا اکیس دن تک (دیکھے گی) اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

1197 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: تَنْتَظِرُ الْبِكْرُ اِذَا وَلَدَتْ، وَتَطَاوَلَ بِهَا اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ تَغْتَسِلُ

Marfat.com

❋❋ سعید بن مسیب' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: نوجوان لڑکی جب بچے کو جنم دے گی تو وہ انتظار کرے گی اور اُس کا انتظار طویل ہو جائے' یہاں تک کہ جب چالیس دن گزر جائیں گے تو وہ غسل کرلے گی۔

1198 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ الْبِكْرُ اِذَا وَلَدَتْ، وَتَطَاوَلَ بِهَا الدَّمُ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً، ثُمَّ تَغْتَسِلُ

❋❋ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نوجوان لڑکی جب بچہ کو جنم دے اور خاصے دن تک اُس کا خون نکلتا رہے تو اس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے' پھر وہ غسل کرلے گی۔

1199 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ قَالَ: تَنْتَظِرُ سَبْعَ لَيَالٍ، اَوْ اَرْبَعَ عَشْرَةَ، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي

قَالَ جَابِرٌ: وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: تَنْتَظِرُ كَاَقْصَى مَا يُنْتَظَرُ قَالَ: حَسِبْتُهُ؟ قَالَ: شَهْرَيْنِ

❋❋ ضحاک بن مزاحم بیان کرتے ہیں: ایسی عورت سات دن یا چودہ دن تک انتظار کرے گی' پھر غسل کر کے نماز ادا کرلے گی۔

امام شعبی بیان کرتے ہیں: وہ اتنا انتظار کرے گی جتنا زیادہ سے زیادہ انتظار کیا جاسکتا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے یہ کہا تھا کہ وہ دو ماہ تک انتظار کرے گی۔

1200 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَا: تَنْتَظِرُ الْبِكْرُ اِذَا وَلَدَتْ كَامْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهَا

❋❋ عطاء اور قتادہ فرماتے ہیں: نوجوان لڑکی جب بچہ کو جنم دے گی تو وہ اپنی ہم عمر دیگر خواتین کی طرح انتظار کرے گی۔

1201 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَقْرَبُ نِسَاءَهُ اِذَا تَنَفَّسَتْ اِحْدَاهُنَّ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً. قَالَ يُونُسُ: وَقَالَ الْحَسَنُ: اَرْبَعِينَ، اَوْ خَمْسِينَ، اَوْ اَرْبَعِينَ اِلَى خَمْسِينَ، فَاِنْ زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ

❋❋ حسن بصری' حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ جب اُن کی ازواج میں سے کسی ایک خاتون کو نفاس آجاتا تو وہ چالیس دن تک اُس خاتون کے قریب نہیں جاتے تھے۔

حسن بصری فرماتے ہیں: یہ چالیس دن یا پچاس دن ہوگا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) چالیس سے لے کر پچاس دن تک ہوگا' اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی۔

1202 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُولُ: يُحَدِّثُ، اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرْاَةِ مِنْ نِسَائِهِ اِذَا نُفِسَتْ: لَا تَقْرَبِينِي اَرْبَعِينَ لَيْلَةً. وَقَالَ الْحَسَنُ: اِذَا تَمَّ لَهَا اَرْبَعِينَ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ

Marfat.com

٭٭ حسن بصری فرماتے ہیں: حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کو فرماتے تھے جب اُسے نفاس ہوتا کہ تم چالیس دن تک میرے قریب نہ آنا۔

حسن بصری فرماتے ہیں: ایسی عورت کے جب چالیس دن مکمل ہو جائیں گے تو وہ غسل کر کے نماز ادا کرے گی۔

1203 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ إِذَا حَاضَتْ فَإِنَّهَا تَجْلِسُ بِنَحْوِ مِنْ نِسَائِهَا، قَالَ سُفْيَانُ: وَالصُّفْرَةُ وَالدَّمُ فِي أَيَّامِ الْحَيْضِ سَوَاءٌ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: میں نے (یہاں اصل متن میں لفظ مذکور نہیں ہے) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب عورت کو حیض آ جائے تو وہ اپنی ہم عمر دیگر خواتین کی طرح بیٹھی رہے گی۔

سفیان فرماتے ہیں: حیض کے دنوں میں زرد اور سرخ مواد برابر کی حیثیت رکھتا ہے۔

بَابُ غُسْلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کا غسل کرنا

1204 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِلْحَائِضِ مِنْ غُسْلٍ مَعْلُومٍ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تُنَقِّي تَغْرِفُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ أَوْ تَزِيدُ فَإِنَّ الْحَيْضَةَ أَشَدُّ مِنَ الْجَنَابَةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت کے غسل کرنے کا کوئی متعین طریقہ ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ وہ صفائی اچھی طرح کرے گی' وہ اپنے سر پر تین لپ ڈالے گی یا اس سے زیادہ ڈالے گی' کیونکہ حیض' جنابت سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔

1205 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: تَغْسِلُ الْمَرْأَةُ جَسَدَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْحَيْضِ بِالسِّدْرِ، قُلْتُ: تَنْشُرُ شَعْرَهَا؟ قَالَ: لَا وَإِنْ لَمْ تَجِدْ إِلَّا الْأَرْضَ كَفَاهَا، فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مَاءً تَمَسَّحَتْ بِالتُّرَابِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: عورت جب حیض سے پاک ہو جائے گی تو اپنے جسم کو بیری کے پتوں کے ذریعہ دھوئے گی' میں نے دریافت کیا: کیا وہ اپنے بال کھولے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اگر اُسے بیری کے پتے نہیں ملتے صرف مٹی ملتی ہے تو یہ بھی اُس کے لیے کفایت کر جائے گی' اور اگر اُس عورت کو پانی نہیں ملتا تو وہ مٹی کے ذریعہ مسح (یعنی تیمم) کرے گی۔

1206 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: تَغْتَسِلُ الْحَائِضُ كَمَا يَغْتَسِلُ الْجُنُبُ

٭٭ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: حیض والی عورت اُسی طرح غسل کرے گی' جس طرح جنبی شخص غسل کرتا ہے۔

Marfat.com

1207 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّهَا كَانَتْ تَاْمُرُ النِّسَاءَ اِذَا طَهُرْنَ مِنَ الْحَيْضِ اَنْ يَتَّبِعْنَ اَثَرَ الدَّمِ بِالصُّفْرَةِ - يَعْنِي بِالْخَلُوقِ اَوْ بِالذَّرِيرَةِ الصَّفْرَاءِ -

* * سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ خواتین کو یہ ہدایت کرتی تھیں کہ جب وہ حیض سے پاک ہوں تو وہ زرد کے ذریعہ خون کے نشانات کو صاف کریں' اُن کی مراد یہ تھی کہ وہ خلوق (نامی خوشبو) یا زرد ذریرہ کے ذریعہ اسے صاف کریں۔

1208 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّهَا قَالَتْ: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّيْنِ، وَاَنْ يَسْاَلْنَ عَنْهُ، وَلَمَّا نَزَلَتْ سُوْرَةُ النُّوْرِ شَقَقْنَ حَوَاجِزَ اَوْ حُجَزَ مَنَاطِقِهِنَّ فَاتَّخَذْنَهَا خُمُرًا وَجَاءَتْ فُلَانَةُ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ كَيْفَ اَغْتَسِلُ مِنَ الْحَيْضِ؟ قَالَ: لِتَاْخُذْ اِحْدَاكُنَّ سِدْرَتَهَا وَمَاءَهَا، ثُمَّ لِتَطَّهَّرْ فَلْتُحْسِنِ الطُّهْرَ، ثُمَّ لِتُفِضْ عَلٰى رَاْسِهَا وَلْتُلْصِقْ بِشُئُوْنِ رَاْسِهَا، ثُمَّ لِتُفِضْ عَلٰى جَسَدِهَا، ثُمَّ لِتَاْخُذْ فُرْصَةً مُمَسَّكَةً، اَوْ قُرْصَةً - شَكَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَلْتَطَّهَّرْ بِهَا يَعْنِي بِالْقُرْصَةِ الشَّكُّ وَقَالَ: بَعْضُهُمْ: الذَّرِيْرَةَ - قَالَتْ: كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا، فَاسْتَحْيٰى مِنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَتَرَ مِنْهَا وَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِيْنَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَحِمْتُ الَّذِيْ قَالَ فَاَخَذْتُ بِجَيْبِ دِرْعِهَا فَقُلْتُ: تَتَبِّعِيْنَ بِهَا آثَارَ الدَّمِ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: لَحِمْتُ فَطِنْتُ

* * صفیہ بنت شیبہ' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: سب سے اچھی خواتین انصار کی خواتین ہیں' دین کے معاملات کی سمجھ بوجھ حاصل کرنے میں حیاء اُن کے لیے رکاوٹ نہیں بنتی ہے' جب سورۂ نور نازل ہوئی تو اُن خواتین نے لحاف پھاڑ کر اُن کی چادریں بنالیں۔ فلاں عورت آئی' اُس نے کہا: یارسول اللہ! بے شک اللہ تعالیٰ حق بات میں حیاء نہیں کرتا ہے! میں حیض کے بعد غسل کیسے کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت بیری کے پتے اور پانی لے اور پھر طہارت حاصل کرے اور اچھی طرح سے طہارت حاصل کرے' پھر وہ اپنے سر پر پانی بہائے اور اپنے سر (کے بالوں) کی جڑوں کو ملے' پھر وہ اپنے سارے جسم پر پانی بہالے' پھر وہ مشک لگا ہوا روئی کا ٹکڑا لے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں امام عبدالرزاق کو شک ہے) اور وہ اُس کے ذریعہ طہارت حاصل کرے' جبکہ بعض حضرات نے یہاں پر لفظ ذریرہ استعمال کیا ہے۔ اُس عورت نے کہا: وہ اُس کے ذریعہ کیسے طہارت حاصل کرے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی بات پر حیاء آ گئی' آپ نے اُس سے پردہ کرلیا اور فرمایا: اللہ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے! وہ عورت اُس سے طہارت حاصل کرے! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا مفہوم میں سمجھ گئی۔ میں نے اُس کی قمیص کے دامن کو پکڑا اور کہا: تم اس کے ذریعہ خون کے نشانات کو صاف کرو۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لفظ لحمت کا مطلب ہے: وہ سمجھ گئیں۔

Marfat.com

بَابُ الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ

باب: جب کوئی حاملہ عورت خون دیکھے

1209 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ قَالَا: اِذَا رَاَتِ الْحَامِلُ الدَّمَ وَاِنَّ حَيْضَتَهَا عَلٰى قَدْرِ اَقْرَائِهَا فَاِنَّهَا تَمْسِكُ عَنِ الصَّلَاةِ كَمَا تَصْنَعُ الْحَائِضُ قَالَ مَعْمَرٌ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: تِلْكَ التَّرِيَّةُ

✵✵ زہری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: جب حاملہ عورت خون دیکھے تو اُس کا حیض اُس کے عام حیض کے مطابق ہوگا' وہ اس دوران نماز سے رُکی رہے گی جس طرح عام عورت رُکتی ہے۔ زہری کہتے ہیں: یہ تری ہوتی ہے۔

1210 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَا: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ

✵✵ سعید بن مسیب اور حسن بصری ایسی حاملہ عورت کے بارے میں جو خون دیکھتی ہے' فرماتے ہیں: یہ مستحاضہ کے حکم میں ہوگی' وہ روزانہ ظہر کی نماز کے وقت ایک مرتبہ غسل کرے گی۔

1211 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: اِذَا رَاَتْ بَعْدَ الطُّهْرِ اغْتَسَلَتْ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: جب وہ عورت طہر کے بعد خون دیکھے تو وہ غسل کرے گی۔

1212 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ تُطَلَّقُ فَتَرَى الدَّمَ قَبْلَ اَنْ تَضَعَ اَحَيْضَةٌ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاتَيْنِ، ثُمَّ تَجْمَعُهُمَا قُلْتُ: يَغْلِبُهَا الْوَجَعُ قَالَ: فَلْتَتَوَضَّاْ وَلْتُصَلِّ حَتّٰى تَضَعَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت جو حاملہ ہو جاتی ہے' وہ بچہ کو پیدا کرنے سے پہلے خون دیکھ لیتی ہے تو کیا یہ حیض شمار ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! بلکہ ایسی عورت مستحاضہ کے حکم میں ہوگا' وہ دو نمازوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کرے گی اور پھر اُنہیں ایک ساتھ ادا کرلے گی۔ میں نے کہا: اگر اُس پر تکلیف کا غلبہ ہو؟ اُنہوں نے فرمایا: وہ بچہ کو جنم دینے تک غسل کر کے نماز ادا کرتی رہے گی۔

1213 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ قَالَ: تَتَوَضَّاُ وَتُصَلِّي مَا لَمْ تَضَعْ، وَاِنْ سَالَ الدَّمُ فَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسْلٌ اِنَّمَا عَلَيْهَا الْوُضُوءُ

✵✵ عطاء بن ابی رباح ایسی حاملہ عورت کے بارے میں جو خون کو دیکھے' یہ فرماتے ہیں: وہ عورت وضو کر کے نماز ادا کرتی رہے گی جب تک وہ بچہ کو جنم نہیں دیتی' اگرچہ اُس کا خون بہتا رہے' ایسی عورت پر غسل لازم نہیں ہوگا اُس پر وضو لازم ہوگا۔

Marfat.com

1214 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اِذَا رَاَتِ الْحَامِلُ الصُّفْرَةَ تَوَضَّاَتْ وَصَلَّتْ، وَاِذَا رَاَتِ الدَّمَ اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ وَلَا تَدَعُ الصَّلَاةَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب حاملہ عورت زرد رنگ کا مواد دیکھے گی تو وضو کر کے نماز ادا کرے گی اور جب خون دیکھے گی تو غسل کر کے نماز ادا کرے گی' وہ کسی بھی صورت میں نماز کو ترک نہیں کرے گی۔

1215 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ قَالَ: كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَنْ سَلْ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، عَنِ امْرَاَةٍ - حَسِبْتُهُ قَالَ: تَرَى الدَّمَ وَهِيَ حَامِلٌ - فَكَتَبَ اِلَيَّ نَافِعٌ اَنِّي سَاَلْتُهُ فَقَالَ: اِنَّهَا اِذَا رَاَتِ الدَّمَ بِغَيْرِ حَيْضٍ، وَلَا زَمَانَيْنِ فَاِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتَسْتَثْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: میں نے نافع کو خط میں لکھا کہ تم سلیمان بن یسار سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کرو جو حاملہ ہوتی ہے اور خون دیکھ لیتی ہے۔ تو نافع نے مجھے جوابی خط میں لکھا کہ میں نے اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے بتایا کہ جب ایسی عورت حیض کے علاوہ خون دیکھے اور دو زمانے نہ ہوں' تو وہ عورت غسل کر کے کپڑا باندھ لے گی اور نماز ادا کرلے گی۔

1216 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: لَمْ نَكُنْ نَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا

✵✵ سیّدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم زرد اور مٹیالے مواد کو کچھ بھی نہیں سمجھتی تھیں۔

1217 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ مَكْحُولًا يَقُولُ: سَاَلْتُ ثَوْبَانَ، عَنِ التَّرِيَّةِ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهَا تَوَضَّاُ وَتُصَلِّي قَالَ: قُلْتُ: اَشَيْئًا تَقُولُهُ اَمْ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَقَالَ: بَلْ سَمِعْتُهُ

✵✵ مکحول بیان کرتے ہیں: میں نے ثوبان سے تری (مواد نکلنے) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' عورت وضو کر کے نماز ادا کرلے گی۔ میں نے دریافت کیا: کیا یہ ایسی چیز ہے جو آپ کی اپنی رائے ہے یا آپ نے اس بارے میں کوئی روایت سنی ہے؟ تو اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے' وہ بولے: میں نے اس بارے میں روایت سنی ہے۔

1218 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بِالتَّرِيَّةِ وَالصُّفْرَةِ بَاْسًا، وَيَرَى فِيهَا الْوُضُوءَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ تر مواد اور زرد مواد کو کچھ نہیں سمجھتے تھے اور اس کے خروج پر وضو کو لازم قرار دیتے تھے۔

Marfat.com

بَابُ الدَّوَاءِ يَقْطَعُ الْحَيْضَةَ

باب: ایسی دوائی استعمال کرنا جو حیض کو ختم کر دے

1219 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سُئِلَ عَطَاءٌ، عَنِ امْرَاَةٍ تَحِيضُ يُجْعَلُ لَهَا دَوَاءٌ فَتَرْتَفِعُ حَيْضَتُهَا، وَهِيَ فِي قُرْئِهَا كَمَا هِيَ تَطُوفُ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا رَاَتِ الطُّهْرَ فَاِذَا هِيَ رَاَتْ خُفُوقًا وَلَمْ تَرَ الطُّهْرَ الْاَبْيَضَ فَلَا

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے حیض آتا ہے پھر اسے کوئی دوا دی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں حیض ختم ہو جاتا ہے حالانکہ ابھی حیض کے دن چل رہے ہیں جیسے پہلے ہوتے تھے تو کیا وہ طواف کر سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ طہر دیکھ لے اور جب اس نے پتلا مواد دیکھا ہو لیکن سفید طہر نہ دیکھا ہو تو پھر وہ نہیں کر سکتی۔

1220 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنَا وَاصِلٌ مَوْلَى ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ، سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَاَةٍ تَطَاوَلَ بِهَا دَمُ الْحَيْضَةِ فَاَرَادَتْ اَنْ تَشْرَبَ دَوَاءً يَقْطَعُ الدَّمَ عَنْهَا، فَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ بَاْسًا. وَنَعَتَ ابْنُ عُمَرَ مَاءَ الْاَرَاكِ

قَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ ابْنَ اَبِي نَجِيحٍ يُسْاَلُ عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

✻✻ واصل ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جسے خاصے عرصہ تک حیض کا خون نہیں نکلتا تو وہ یہ ارادہ کرتی ہے کہ وہ کوئی دوا پی لے تاکہ اس کا خون آنا بند ہو جائے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے پیلو کے درخت کے پانی کے ساتھ تشبیہ دی۔

معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ابن ابونجیح کو سنا: اُن سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے بھی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

بَابُ وُضُوءِ الْحَائِضِ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ

باب: حیض والی عورت کا ہر نماز کے وقت وضو کرنا

1221 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: هَلْ كَانَ اَبُوكَ يَاْمُرُ النِّسَاءَ عِنْدَ وَقْتِ الصَّلَاةِ بِطُهُورٍ وَّذِكْرٍ؟ قَالَ: لَا

✻✻ معمر طاؤس کے صاحبزادے کے بارے میں نقل کرتے ہیں کہ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آپ کے والد خواتین کو نماز کے وقت وضو کرنے اور ذکر کرنے کا حکم دیتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: جی نہیں!

Marfat.com

1222 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَكَانَتِ الْحَائِضُ تُؤْمَرُ اَنْ تَتَوَضَّا عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ، ثُمَّ تَجْلِسَ فَتُكْثِرُ وَتَذْكُرُ اللّٰهَ سَاعَةً؟ قَالَ: لَمْ يَبْلُغْنِيْ فِيْ ذٰلِكَ شَيْءٌ وَاِنَّ ذٰلِكَ لَحَسَنٌ.

قَالَ مَعْمَرٌ: وَبَلَغَنِيْ اَنَّ الْحَائِضَ كَانَتْ تُؤْمَرُ بِذٰلِكَ عِنْدَ وَقْتِ كُلِّ صَلَاةٍ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت کو یہ حکم دیا جائے گا کہ وہ ہر نماز کے وقت وضو کرے اور پھر بیٹھ کر کچھ دیر کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: مجھے اس بارے میں کوئی روایت نہیں پہنچی ہے البتہ ایسا کرنا اچھا ہے۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حیض والی عورت کو ہر نماز کے وقت ایسا کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

بَابُ دَمِ الْحَيْضَةِ تُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: حیض کا خون کپڑے پر لگ جانا

1223 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ، ثُمَّ تَنْضَحُهُ وَتُصَلِّي

** سیّدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے کپڑے پر لگ جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ عورت اُسے پانی کے ذریعہ کھرچ لے گی اور پھر اُس پر پانی چھڑک کر نماز ادا کرلے گی۔

1224 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْحَائِضِ اَنْ تَغْسِلَ ثِيَابَهَا اِلَّا اَنْ تَشَاءَ

** زہری فرماتے ہیں: حیض والی عورت پر اپنے کپڑے کو دھونا لازم نہیں ہے البتہ اگر وہ چاہے (تو دھو سکتی ہے)۔

1225 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ عَائِشَةَ، سُئِلَتْ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُغْسَلُ بِالْمَاءِ فَلَا يَذْهَبُ اَثَرُهُ قَالَتْ: قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الْمَاءَ طَهُوْرًا

** قتادہ فرماتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے پانی سے دھویا جاتا ہے لیکن اُس کا نشان ختم نہیں ہوتا، تو سیّدہ عائشہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے پانی کو طہارت کے حصول کا ذریعہ بنایا ہے۔

1226 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْمِقْدَامِ ثَابِتِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اُمِّ قَيْسٍ ابْنَةِ مِحْصَنٍ، اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: اغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ، وَحُكِّيهِ بِضِلَعٍ

** سیّدہ اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے خون کے کپڑے پر لگ جانے

Marfat.com

کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعہ دھولو اور کسی ہڈی کے ذریعہ اسے کھرچ لو۔

1227 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: تَطْهُرُ الْحَائِضُ وَفِي ثَوْبِهَا دَمٌ؟ قَالَ: تَغْسِلُ وَتَدَعُ ثَوْبَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حیض والی عورت پاک ہو جاتی ہے' لیکن اُس کے کپڑے پر خون لگا ہوتا ہے (تو وہ کیا کرے گی؟) اُنہوں نے جواب دیا: وہ غسل کر لے گی اور اُس کپڑے کو چھوڑ دے گی۔

1228 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: وَكَانَتْ اِحْدَانَا تَحِيضُ فَيَكُونُ فِي ثَوْبِهَا الدَّمُ فَتَحُكُّهُ بِالْحَجَرِ، اَوْ بِالْعُودِ، اَوْ بِالْعَظْمِ، ثُمَّ تَرُشُّهُ وَتُصَلِّي

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ہم میں سے کسی عورت کو حیض آتا تھا اور اُس کے کپڑے پر خون لگا ہوتا تھا تو وہ اُسے پتھر یا لکڑی یا ہڈی کے ذریعہ کھرچ دیتی تھی اور پھر اُس پر پانی چھڑک کر نماز ادا کر لیتی تھی۔

1229 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ كَانَتْ اِحْدَانَا تَغْسِلُ دَمَ الْحَيْضَةِ بِرِيقِهَا تَقْرُصُهُ بِظُفْرِهَا قَالَ: اَيُّ ذٰلِكَ اَخَذْتَ بِهِ كَانَ وَاسِعًا

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم میں سے کوئی عورت حیض کے خون کو لعاب کے ذریعہ صاف کرتی تھی اور اپنے ناخن کے ذریعہ اُسے کھرچ دیتی تھی۔ تو راوی نے کہا: تم اس میں سے جس طریقہ کو بھی اختیار کرو گے اُس کی گنجائش ہوگی' اگر اللہ نے چاہا۔

بَابُ الْحَائِضِ تَسْمَعُ السَّجْدَةَ

باب: حیض والی عورت کا آیتِ سجدہ کو سننا

1230 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ مَرَّتْ حَائِضٌ بِقَوْمٍ يَقْرَءُونَ فَيَسْجُدُونَ اَتَسْجُدُ مَعَهُمْ؟ قَالَ: لَا، قَدْ مُنِعَتْ خَيْرًا مِنْ ذٰلِكَ: الصَّلَاةُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے کہ حیض والی عورت کچھ لوگوں کے پاس سے گزرتی ہے جو تلاوت کر رہے ہوتے ہیں اور (آیتِ سجدہ پر) سجدہ کرتے ہیں تو کیا وہ عورت اُن کے ساتھ سجدہ کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! کیونکہ اُس عورت کو نماز میں سے' اس بھلائی سے بھی منع کیا گیا ہے۔

1231 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: تَسْجُدُ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت سجدہ کرے گی۔

1232 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: اِذَا سَمِعَتِ الْحَائِضُ

Marfat.com

وَالْجُنُبُ السَّجْدَةَ قَضَى لِاَنَّ الْحَائِضَ لَا تَقْضِى الصَّلَاةَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب حیض والی عورت یا جنبی شخص آیتِ سجدہ کو سنیں گے تو اس کی قضاء کریں گے' کیونکہ حیض والی عورت نماز کی قضاء نہیں کرتی ہے۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

1233 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نُدْبَةَ، مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَّاَرْسَلَتْنِي مَيْمُوْنَةُ اِلَيْهِ فَاِذَا فِي بَيْتِهِ فِرَاشَانِ، فَرَجَعْتُ اِلَى مَيْمُوْنَةَ فَقُلْتُ: مَا اَرَى ابْنَ عَبَّاسٍ اِلَّا مُهَاجِرًا لِاَهْلِهِ، فَاَرْسَلَتْ اِلَى بِنْتِ مِشْرَحٍ الْكِنْدِيِّ امْرَاَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ تَسْاَلُهَا، فَقَالَتْ: لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ هَجْرٌ، وَلٰكِنِّي حَائِضٌ فَاَرْسَلَتْ مَيْمُوْنَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ: اَتَرْغَبُ عَنْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَائِهِ حَائِضًا تَكُوْنُ عَلَيْهَا الْخِرْقَةُ اِلَى الرُّكْبَةِ، اَوْ اِلَى نِصْفِ الْفَخِذِ.

✵✵ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی کنیز ندبہ بیان کرتی ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئی' سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اُن کے پاس بھجوایا تھا' اُن کے گھر میں دو بستر تھے' جب میں سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آئی تو میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سے علیحدگی اختیار کی ہوئی ہے۔ تو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی اہلیہ جو مشرح کندی کی صاحبزادی تھیں' اُسے پیغام بھجوایا اور اُس سے دریافت کیا (کہ کیا صورتِ حال ہے) تو اُس خاتون نے کہا: میرے اور اُن کے درمیان کوئی لاتعلقی نہیں ہے بلکہ مجھے حیض آیا ہوا ہے۔ تو سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن عباس کو پیغام بھجوایا کہ کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے منہ موڑ رہے ہو' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج میں سے کسی زوجۂ محترمہ کے ساتھ اُس خاتون کے حیض کی حالت میں بھی مباشرت کر لیتے تھے' اُس خاتون کے جسم پر گھٹنے تک (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نصف زانوں تک کپڑا ہوتا ہے۔

1234 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: وَذَكَرَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَبِيْبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ، عَنْ نُدْبَةَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1235 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لِحَافِهِ فَحِضْتُ فَانْسَلَلْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: مَا لَكِ اَنُفِسْتِ؟ - يَعْنِي الْحَيْضَةَ - قَالَتْ: نَعَمْ قَالَ: فَشُدِّي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ قَالَتْ: فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابَ حَيْضَتِي، ثُمَّ

Marfat.com

رَجَعْتُ فَاضْطَجَعْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے لحاف میں موجود تھی اسی دوران مجھے حیض آ گیا تو میں اُس میں سے نکل آئی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے کپڑے کو باندھ لو! سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر میں نے اپنے حیض کے کپڑے کو باندھ لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹ گئی۔

1236 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: حِضْتُ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْلِحَ عَلَيْهَا ثِيَابَهَا، ثُمَّ اَمَرَهَا اَنْ تَرْقُدَ مَعَهُ عَلَى فِرَاشٍ وَّاحِدٍ وَّهِيَ حَائِضٌ، عَلَى فَرْجِهَا ثَوْبٌ شَقَائِقُ

٭٭ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھے حیض آ گیا اور میں اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں ہدایت کی کہ وہ اپنے حیض کے کپڑے تیار کر لیں (یعنی اُنہیں باندھ لیں) اور پھر اُنہیں یہ حکم دیا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک ہی بستر پر سو جائیں' جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوں' لیکن اُن کے جسم پر کپڑا بندھا ہوا ہو۔

1237 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِي اَنْ اَتَّزِرَ بِاِزَارٍ وَّاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يُبَاشِرُنِي

٭٭ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ حکم دیتے تھے کہ میں حیض کی حالت میں تہبند باندھ لوں' پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

1238 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ الْبَجَلِيِّ، اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ اَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَسَاَلُوهُ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا، وَعَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا، وَعَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ؟ فَقَالَ: اَمَّا صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ تَطَوُّعًا فَهُوَ نُورٌ فَنَوِّرُوا بُيُوتَكُمْ وَمَا خَيْرُ بَيْتٍ لَيْسَ فِيهِ نُورٌ؟، وَاَمَّا مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا فَكُلُّ مَا فَوْقَ الْاِزَارِ لَا يَطَّلِعَنَّ عَلَى مَا تَحْتَهُ حَتَّى تَطْهُرَ، وَاَمَّا الْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اَفِضْ عَلَى رَاْسِكَ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَّادْلُكْ، ثُمَّ اَفِضِ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِكَ.

٭٭ عاصم بجلی بیان کرتے ہیں: اہلِ کوفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اُنہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آدمی کے گھر میں نفل نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا اور اس بارے میں دریافت کیا کہ آدمی کے لیے اپنی حیض والی عورت سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے اور غسلِ جنابت کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک آدمی کا اپنے گھر میں نفل نماز ادا کرنے کا تعلق ہے تو یہ نور ہے' تو تم لوگ اپنے گھروں کو نورانی کرو اور ایسا گھر بہتر نہیں ہوتا جس میں نُور موجود نہ ہو' جہاں تک اس مسئلے کا تعلق ہے کہ آدمی کا اپنی حیض والی بیوی سے کس حد تک تعلق رکھنا

Marfat.com

جائز ہے تو تہبند کے اوپر والے پورے جسم (کے ساتھ مباشرت کی جا سکتی ہے) البتہ کوئی بھی شخص اُس عورت کے پاک ہونے تک اس کے نیچے کے حصے کو نہ جھانک کر دیکھے۔ جہاں تک غسلِ جنابت کا تعلق ہے تو تم پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کرو پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاؤ اور اُسے ملو اور پھر اپنے پورے جسم پر پانی بہا لو۔

1239 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ، عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ: لَكَ مَا فَوْقَ السُّرَرِ. وَقَالَ مَعْمَرٌ: وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُوْلُ: مَا فَوْقَ الْاِزَارِ

* * قاضی شریح بیان کرتے ہیں: تمہارے لیے ناف سے اوپر کا حصہ جائز ہے۔

* * قتادہ بیان کرتے ہیں: تہبند سے اوپر کا حصہ جائز ہے۔

1240 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ، اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: لِيُبَاشِرِ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اِذَا كَانَتْ حَائِضًا تَجْعَلُ عَلٰى سِفْلَتِهَا ثَوْبًا

* * سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: آدمی کو اپنی بیوی کے ساتھ مباشرت کرنی چاہیے جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو اور وہ عورت اپنے نیچے والے حصے پر کپڑا باندھ لے۔

1241 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوْسَى، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلٰى عَائِشَةَ يَسْتَفْتِيهَا فِي الْحَائِضِ اَيُبَاشِرُهَا؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: نَعَمْ، تَجْعَلُ عَلٰى سِفْلَتِهَا ثَوْبًا

* * نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا اور اُن سے حیض والی عورت کے بارے میں مسئلہ دریافت کیا کہ کیا وہ اُس کے ساتھ مباشرت کر سکتے ہیں؟ سیّدہ عائشہ نے فرمایا: جی ہاں! وہ عورت اپنے جسم کے نیچے والے حصے پر کپڑا ڈال لے گی۔

1242 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: يُبَاشِرُ الْحَائِضَ زَوْجُهَا اِذَا كَانَ عَلٰى حَزْلَتِهَا السُّفْلٰى اِزَارٌ سَمِعْنَا ذٰلِكَ. قَالَ اَبُو بَكْرٍ: حَزْلَتُهَا مِنَ السُّرَّةِ اِلَى الرُّكْبَةِ

* * عطاء فرماتے ہیں: حیض والی عورت کے ساتھ اُس کا شوہر مباشرت کر سکتا ہے جبکہ اُس کے جسم کے نیچے والے حصے پر تہبند موجود ہو ہم نے اس بارے میں روایت سنی ہے۔

امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: لفظ حزلتہ سے مراد ناف سے لے کر گھٹنے تک کا حصہ ہے۔

1243 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسَى قَالَ: مَا تَحْتَ الْاِزَارِ اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ حَائِضًا حَرَامٌ

* * سلیمان بن موسیٰ فرماتے ہیں: تہبند سے نیچے کا حصہ جبکہ عورت حیض کی حالت میں ہو حرام ہے۔

1244 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: يُبَاشِرُهَا اِذَا كَانَ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا

Marfat.com

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: آدمی اُس عورت کے ساتھ مباشرت کرسکتا ہے جبکہ اُس کے زیریں جسم پر کپڑا موجود ہو۔

1245 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُبَاشِرُهَا اِذَا ارْتَفَعَ عَنْهَا الدَّمُ وَلَمْ تَطْهُرْ؟ قَالَ: لَا حَتّٰى تَطْهُرَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: جب عورت کا خون آنا بند ہو جائے اور وہ پاک نہ ہوئی ہو تو کیا مرد اُس کے ساتھ مباشرت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ عورت پاک نہیں ہو جاتی۔

1246 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ يَقُوْلُ: الَّتِيْ لَمْ تَطْهُرْ بِمَنْزِلَةِ الْحَائِضِ حَتّٰى تَطْهُرَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: جو عورت پاک نہیں ہوئی' وہ حائضہ عورت کے حکم میں ہوگی' جب تک وہ پاک نہیں ہو جاتی۔

بَابُ تَرْجِيلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کا (اپنے شوہر کی) کنگھی کرنا

1247 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُرَجِّلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَكِفًا وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: يُنَاوِلُهَا رَاْسَهٗ وَهِيَ فِيْ حُجْرَتِهَا، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ عروہ بیان کرتے ہیں: سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھیں جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیے ہوئے ہوتے تھے اور سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا حیض کی حالت میں ہوتی تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا دیتے تھے' سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں ہوتے تھے۔

1248 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّنَحْنُ جُنُبَانِ، وَكُنْتُ اَغْسِلُ رَاْسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا حَائِضٌ، وَكَانَ يَاْمُرُنِيْ وَاَنَا حَائِضٌ اَنْ اَتَّزِرَ، ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ

✵✵ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے' جبکہ ہم دونوں جنابت کی حالت میں ہوتے تھے' اسی طرح میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سر دھو دیا کرتی تھی' جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف کیے

Marfat.com

ہوئے ہوتے تھے اور میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ آپ مجھے حکم دیتے تھے جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی (یہ حکم دیتے تھے) کہ میں تہبند باندھ لوں اور پھر آپ میرے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

1249 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْبُوذٌ، اَنَّ اُمَّهُ، اَخْبَرَتْهُ، اَنَّهَا بَيْنَا هِيَ جَالِسَةٌ عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذْ دَخَلَ عَلَيْهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَتْ: اَيَا بُنَيَّ مَا لِي اَرَاكَ شَعِثًا؟ فَقَالَ: اُمُّ عَمَّارٍ مُرَجِّلَتِي حَاضَتْ، فَقَالَتْ: اَيْ بُنَيَّ، وَاَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهِيَ مُضْطَجِعَةٌ حَائِضَةٌ قَدْ عَلِمَ ذٰلِكَ فَيَتَّكِءُ عَلَيْهَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيْهَا، وَيَدْخُلُ عَلَيْهَا قَاعِدَةً وَّهِيَ حَائِضٌ فَيَتَّكِءُ فِي حِجْرِهَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهُوَ مُتَّكِءٌ عَلَيْهَا، وَيَدْخُلُ عَلَيْهَا قَاعِدَةً وَّهِيَ حَائِضٌ فَتَبْسُطُ لَهُ الْخُمْرَةَ فِي مُصَلَّاهُ فَيُصَلِّي عَلَيْهَا فِي بَيْتِي، اَيْ بُنَيَّ وَاَيْنَ الْحَيْضَةُ مِنَ الْيَدِ

✵✵ منبوذ بیان کرتے ہیں: اُن کی والدہ نے اُنہیں بتایا کہ وہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اسی دوران حضرت عبداللہ بن عباس اُن کے پاس آئے تو سیّدہ میمونہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تمہارے بال بکھرے ہوئے ہیں تو اُنہوں نے جواب دیا: عمار کی ماں! (یعنی میری بیوی) میرے بالوں میں کنگھی کرتی ہے اور اُسے حیض آیا ہوا ہے۔ سیّدہ میمونہ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! حیض کا ہاتھ کے ساتھ کیا واسطہ؟ پھر سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لاتے تھے وہ خاتون اُس وقت حیض کی حالت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی اور نبی اکرم ﷺ کو اس بات کا علم ہوتا تھا لیکن آپ اُس زوجہ کے ساتھ ٹیک لگا کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے جبکہ آپ نے اُس خاتون سے ٹیک لگائی ہوئی ہوتی تھی۔ اسی طرح نبی اکرم ﷺ کسی زوجہ کے پاس تشریف لاتے تھے تو وہ حیض کی حالت میں بیٹھی ہوئی ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اُن کے پہلو میں سر رکھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے جبکہ آپ نے اُن پر ٹیک لگائی ہوئی ہوتی تھی اسی طرح آپ کسی زوجہ کے پاس تشریف لاتے تھے تو وہ بیٹھی ہوئی ہوتی تھی اور حیض کی حالت میں ہوتی تھی تو وہ جائے نماز پر چٹائی بچھا دیا کرتی تھی تو نبی اکرم ﷺ میرے گھر میں اُس چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے اے میرے بیٹے! حیض کا ہاتھ کے ساتھ کیا واسطہ؟

1250 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: كَانَتِ الْحَائِضُ تَخْدُمُ اَبِي، وَيَقُولُ: لَيْسَتْ حَيْضَتُهَا فِي يَدِهَا

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: حیض والی عورت میرے والد کی خدمت کرتی تھی کیونکہ والد یہ فرماتے تھے کہ اس کا حیض اس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

1251 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سُئِلَ اَتَخْدُمُنِي الْحَائِضُ، اَوْ تَدْنُو مِنِّي، اَوْ تَخْدُمُنِي الْمَرْاَةُ وَهِيَ جُنُبٌ؟ فَقَالَ عُرْوَةُ: كُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي هَيِّنٌ، وَكُلُّ ذٰلِكَ تَخْدُمُنِي وَلَيْسَ عَلٰى ذٰلِكَ بَاْسٌ

Marfat.com

✽✽ ہشام بن عروہ اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں کہ اُن سے سوال کیا گیا: کیا حیض والی عورت میری خدمت کرسکتی ہے اور میرے قریب ہوسکتی ہے' یا جنابت والی کوئی عورت میری خدمت کرسکتی ہے؟ تو عروہ نے جواب دیا: میرے نزدیک یہ سب کام عام ہیں اور ہر قسم کی عورت میری خدمت کرسکتی ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1252 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَاْسَهُ فِيْ حِجْرِيْ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَاُ الْقُرْآنَ

✽✽ صفیہ کے صاحبزادے منصور اپنی والدہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری گود میں رکھتے تھے' میں اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت کرلیتے تھے۔

1253 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ اَشْرَبُ فِي الْاِنَاءِ وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَاْخُذُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ فِيْ مَوْضِعِ فَمِيْ فَيَشْرَبُ، وَكُنْتُ آخُذُ الْعَرْقَ فَاَنْتَهِشُ مِنْهُ، ثُمَّ يَاْخُذُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ وَضَعْتُ فَمِيْ عَلَيْهِ فَيَنْتَهِشُ

✽✽ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں حیض کی حالت میں کسی برتن سے پانی پیتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس برتن کو لے کر اپنا منہ اُسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے رکھا ہوتا تھا' اور پانی پی لیتے تھے' اسی طرح میں کوئی ہڈی لے کر اُس سے گوشت نوچتی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس ہڈی کو لے کر اپنا منہ اُسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا' پھر آپ اُسے نوچ لیتے تھے۔

1254 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: الْحَائِضُ تَضَعُ فِي الْمَسْجِدِ الشَّيْءَ وَتَاْخُذُ مِنْهُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت مسجد میں کوئی چیز رکھ سکتی ہے اور وہاں سے کوئی چیز اُٹھا بھی سکتی ہے (یہاں مسجد سے مراد شاید جائے نماز ہے)۔

1255 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كُنَّ جَوَارِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَغْسِلْنَ رِجْلَيْهِ وَهُنَّ حُيَّضٌ، وَيُلْقِيْنَ اِلَيْهِ الْخُمْرَةَ

✽✽ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیزیں اُن کے پاؤں دھو دیا کرتی تھیں' جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتی تھیں' اسی طرح وہ اُنہیں چٹائی بھی پکڑا دیا کرتی تھیں۔

1256 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اَرْسَلَتْ اُمِّيْ اِلٰى عَلْقَمَةَ: اَتُمَرِّضُ الْحَائِضُ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا حُضِرْتِ فَلْتَقُمْ مِنْ عِنْدِكَ قَالَ: قُلْتُ: تُغَسِّلُنِيْ اِذَا مِتُّ؟ قَالَ: لَا

✽✽ ابراہیم نخعی بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے علقمہ کے پاس بھیجا کہ حیض والی عورت بیمار کی تیمارداری کرسکتی

Marfat.com

ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! البتہ اگر بیمار کا آخری وقت قریب آ جائے تو وہ عورت اُس کے پاس سے اُٹھ جائے! میں نے دریافت کیا: اگر میں مرجاؤں تو کیا وہ مجھے غسل دے سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

1257 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ الْحَائِضُ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْحَائِضِ

** عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاؤں حیض والی عورت دھودیتی تھی اور وہ حیض والی عورت کے (بچھونے پر) نماز ادا کر لیتے تھے۔

1258 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ قَالَتْ: اَنَا حَائِضٌ قَالَ: اِنَّهَا لَيْسَتْ فِي يَدِكِ

** قاسم بن محمد' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم مجھے چٹائی پکڑادو! اُنہوں نے عرض کی: مجھے حیض آیا ہوا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

1259 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، اَنَّ اَبَا ظَبْيَانَ اَرْسَلَ اِلَى اِبْرَاهِيمَ يَسْاَلُهُ، عَنِ الْحَائِضِ تُوَضِّئُنِي، ثُمَّ اَسْتَنِدُ اِلَيْهَا فَاُصَلِّي قَالَ: لَا

** مغیرہ بیان کرتے ہیں: ابوظبیان نے ابراہیم نخعی کو پیغام بھیجا اور اُن سے حیض والی عورت کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا وہ مجھے وضو کرواسکتی ہے اور کیا میں اُس کے ساتھ ٹیک لگا کر نماز ادا کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: نہیں!

1260 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنِ امْرَاَتِهِ حَائِضًا؟ قَالَتْ: مَا دُونَ الْفَرْجِ. قَالَ: فَغَمَزَ مَسْرُوقٌ بِيَدِهِ رَجُلًا كَانَ مَعَهُ اَيِ اسْمَعْ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا يَحِلُّ لِي مِنْهَا صَائِمًا؟ قَالَتْ: كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الْجِمَاعَ. قَالَ مَعْمَرٌ: بَلَغَنِي اَنَّ امْرَاَةً مِنْ نِسَاءِ ابْنِ عُمَرَ كَانَتْ تُنَاوِلُهُ الْخُمْرَةَ حَائِضًا

** مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے اُم المؤمنین! آدمی کا اپنی حیض والی بیوی سے کس حد تک تعلق رکھنا جائز ہے؟ سیّدہ عائشہ نے فرمایا: شرمگاہ کے علاوہ۔ تو مسروق نے اپنے ہاتھ کے ذریعہ اپنے ساتھ موجود شخص کو ٹہوکا دیا اور بولے: کیا تم سن رہے ہو؟ مسروق کہتے ہیں: پھر میں نے دریافت کیا: میرے لیے روزے کی حالت میں اُس سے کس حد تک تعلق جائز ہے؟ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: صحبت کرنے کے علاوہ سب کچھ۔

معمر بیان کرتے ہیں: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خواتین میں سے کوئی خاتون حیض کی حالت میں اُنہیں چٹائی پکڑادیا کرتی تھی۔

Marfat.com

بَابُ اِصَابَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا

1261 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنْ اَصَابَهَا حَائِضًا تَصَدَّقَ بِدِيْنَارٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر آدمی اپنی حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرلے تو اُسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے۔

1262 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَ امْرَاَتَهُ حَائِضًا فَاَمَرَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ يَقُوْلُ: لَا اَدْرِي قَالَ مِقْسَمٌ: دِيْنَارًا، اَوْ قَالَ نِصْفَ دِيْنَارٍ

✵✵ مقسم فرماتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' جس نے اپنی بیوی کے ساتھ اُس کے حیض کے دوران صحبت کرلی تھی' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے نصف دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: راوی نے یہ بات بیان کی ہے: مجھے نہیں معلوم کہ مقسم نامی راوی نے لفظ ''ایک دینار'' استعمال کیا تھا' یا ''نصف دینار'' استعمال کیا تھا۔

1263 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، وَعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا اَتَى امْرَاَتَهُ حَائِضًا اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ

✵✵ مقسم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو' جس نے اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کرلی تھی' یہ حکم دیا کہ وہ نصف دینار صدقہ کرے۔

1264 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَا: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَتَى امْرَاَتَهُ فِي حَيْضَتِهَا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِيْنَارٍ، وَمَنْ اَتَاهَا وَقَدْ اَدْبَرَ الدَّمُ عَنْهَا، فَلَمْ تَغْتَسِلْ فَنِصْفُ دِيْنَارٍ كُلُّ ذٰلِكَ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

✵✵ مقسم' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''جو شخص اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کرلے اُسے ایک دینار صدقہ کرنا چاہیے اور جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت صحبت کرے' جب اُس کا خون نکلنا بند ہو چکا ہو' لیکن اُس نے ابھی غسل نہ کیا ہو' تو اُسے نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے''۔

Marfat.com

(راوی بیان کرتے ہیں:) یہ دونوں چیزیں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں۔

1265 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ: عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

1266 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ فِي الْحَائِضِ نِصَابَ دِينَارٍ اِذَا اَصَابَهَا قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے پر ایک دینار کی ادائیگی کو مقرر کیا ہے جبکہ آدمی نے اُس عورت کے غسل کرنے سے پہلے اُس کے ساتھ صحبت کی ہو۔

1267 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ: اَنَّهُ كَانَ يَقِيسُهُ بِالَّذِي يَقَعُ عَلَى اَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ قَالَ: قَالَ هِشَامٌ، وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ، يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. وَقَالَهُ مَعْمَرٌ، عَنِ الْحَسَنِ،

✵✵ حسن بصری کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ اس صورتِ حال کو اُس صورتِ حال پر قیاس کرتے تھے جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ رمضان میں (روزہ کے دوران) صحبت کرلے۔

ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' ایسا شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔ معمر نے یہی بات حسن بصری کے حوالے سے بھی نقل کی ہے۔

1268 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنْ مَنْصُورٍ، وَالْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَا: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

✵✵ ابن سیرین اور ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسے شخص پر کوئی ادائیگی لازم نہیں ہوگی' وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔

1269 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنِ الْحَائِضِ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا قَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ بِكَفَّارَةٍ مَعْلُومَةٍ، فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے حیض والی ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا' جس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کرلیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے اس بارے میں کسی متعین کفارہ سے متعلق کوئی روایت نہیں سنی ہے' البتہ وہ شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا۔

1270 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ: رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَبُولُ دَمًا قَالَ: اَنْتَ رَجُلٌ تَاْتِي امْرَاَتَكَ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَلَا تَعُدْ

Marfat.com

✲✲ ابوقلابہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں خون کا پیشاب کر رہا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: تم نے ضرور اپنی بیوی کے ساتھ اُس کے حیض کے دوران صحبت کی ہوگی' تم اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

1271 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَاْتِيْ امْرَاَتَهٗ حَائِضًا قَالَ: يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَيَتُوْبُ اِلَيْهِ

✲✲ محمد بن راشد بیان کرتے ہیں: میں نے مکحول کو سنا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے اور اُس کی بارگاہ میں توبہ کرے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيْبُ امْرَاَتَهٗ وَقَدْ رَاَتِ الطُّهْرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ اُس وقت صحبت کرنا جب وہ طہر دیکھ چکی ہو لیکن ابھی اُس نے غسل نہ کیا ہو

1272 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَبِيْبٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهٖ: (وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ) (البقرة: 222) قَالَ: لِلنِّسَاءِ طُهْرَانِ: طُهْرُ قَوْلِهٖ: (حَتّٰى يَطْهُرْنَ) (البقرة: 222) يَقُوْلُ: اِذَا تَطَهَّرْنَ مِنَ الدَّمِ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلْنَ، وَقَوْلِهٖ: (اِذَا تَطَهَّرْنَ) اَيْ اِذَا اغْتَسَلْنَ، وَلَا تَحِلُّ لِزَوْجِهَا حَتّٰى تَغْتَسِلَ يَقُوْلُ: (فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ) (البقرة: 222) مِنْ حَيْثُ يَخْرُجُ الدَّمُ، فَاِنْ لَّمْ يَاْتِهَا مِنْ حَيْثُ اُمِرَ فَلَيْسَ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَلَا مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

✲✲ عمر بن حبیب' مجاہد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''اور تم اُن کے قریب نہ جاؤ' جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں' جب وہ پاک ہو جائیں' تو تم جہاں سے چاہو اُن کے پاس جاؤ''۔

مجاہد فرماتے ہیں: عورتوں کے طہر دو قسم کے ہوتے ہیں' ایک طہر کا ذکر اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ میں ہیں: ''یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں'' تو اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرما رہا ہے کہ جب وہ غسل کرنے سے پہلے خون سے پاک ہو جائیں اور جو دوسرا قول ہے: ''جب وہ پاکی حاصل کر لیں'' اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ غسل کر لیں' تو اُس کے شوہر کے لیے (اُس کے ساتھ صحبت کرنا) اُس وقت تک جائز نہیں ہوگا' جب تک وہ عورت غسل نہیں کر لیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے:

''پھر تم اُن عورتوں کے پاس جاؤ' جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے''۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اُس جگہ سے آؤ' جہاں سے خون نکلتا ہے اور اگر کوئی شخص عورت کے پاس اُس طرح سے نہیں آتا' جس طرح اُسے حکم دیا گیا ہے تو ایسا شخص نہ تو' توبہ کرنے والا ہوگا اور نہ ہی طہارت حاصل کرنے والا ہوگا۔

Marfat.com

1273 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً قَالَ: اَلْحَائِضُ تَرَى الطُّهْرَ وَلَا تَغْتَسِلُ اَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا؟ قَالَ: لَا، حَتّٰى تَغْتَسِلَ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے سوال کیا کہ حیض والی عورت طہر دیکھ لیتی ہے لیکن وہ غسل نہیں کرتی تو کیا وہ اپنے شوہر کے لیے حلال ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! جب تک وہ غسل نہیں کرتی (حلال نہیں ہوگی)۔

1274 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ، اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَسُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، سُئِلَا عَنِ الْحَائِضِ هَلْ يُصِيبُهَا زَوْجُهَا اِذَا رَاَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ اَنْ تَغْتَسِلَ؟ فَقَالَا: لَا، حَتّٰى تَغْتَسِلَ

** سالم بن عبداللہ اور سلیمان بن یسار سے حیض والی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا: جب وہ طہر دیکھ لے تو اُس کے غسل کرنے سے پہلے اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی' اُس کا شوہر اُس کے ساتھ صحبت نہیں کر سکتا۔

بَابُ قَضَاءِ الْحَائِضِ الصَّلَاةَ

باب: حیض والی عورت کا نماز کی قضاء کرنا

1275 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: اَتَقْضِى الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا، ذٰلِكَ بِدْعَةٌ

** ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں' میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت نماز کی قضاء کرے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بدعت ہے۔

1276 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: سُئِلَ اَتَقْضِى الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: لَا، ذٰلِكَ بِدْعَةٌ

** عکرمہ کے بارے میں منقول ہے کہ اُن سے سوال کیا گیا: کیا حیض والی عورت نماز کی قضاء کرے گی؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! یہ بدعت ہے۔

1277 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِى الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِى الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: اَحَرُورِيَّةٌ اَنْتِ؟ قُلْتُ: لَسْتُ بِحَرُورِيَّةٍ، وَلٰكِنِّىْ اَسْاَلُ قَالَتْ: قَدْ كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ، وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ

** معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا' میں نے کہا: حیض والی عورت کا کیا معاملہ ہے کہ وہ روزہ کی تو قضاء کرتی ہے لیکن نماز کی قضاء نہیں کرتی ہے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کیا تم حروریہ ہو؟ میں نے کہا: میں

Marfat.com

حرور یہ نہیں ہوں لیکن میں سوال کر رہی ہوں‘ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس طرح کی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا (یعنی جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہمیں حیض آتا تھا) تو ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا ہے ہمیں نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

1278 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1279 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَاْمُرِ امْرَاَةً مِنَّا اَنْ تَقْضِىَ الصَّلَاةَ

✽✽ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم لوگ ہوتے تھے‘ لیکن آپ ہم میں سے کسی بھی خاتون کو نماز قضاء کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔

1280 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَلْحَائِضُ تَقْضِى الصَّوْمَ، قُلْتُ: عَمَّنْ؟ قَالَ: هٰذَا مَا اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِىْ كُلِّ شَيْءٍ نَجِدُ الْاِسْنَادَ

✽✽ زہری فرماتے ہیں: حیض والی عورت روزے کی قضاء کرے گی۔ میں نے دریافت کیا: اس کی دلیل کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس پر لوگوں کا اتفاق ہے اور ہمیں ہر چیز کے بارے میں سند نہیں مل سکتی۔

بَابُ صَلَاةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کا نماز ادا کرنا

1281 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَمَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَا: اِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ قَبْلَ اللَّيْلِ صَلَّتِ الْعَصْرَ وَالظُّهْرَ، وَاِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلَّتْ بِالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا اور طاؤس کے صاحبزادے نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ جب حیض والی عورت رات سے پہلے پاک ہو جائے (یعنی سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جائے) تو وہ عصر اور ظہر کی نماز ادا کرے گی‘ اور اگر وہ صبح صادق ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ مغرب اور عشاء کی نماز بھی ادا کرے گی۔

1282 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنِ الْحَكَمِ، وَعَنْ لَيْثٍ، وَعَنْ طَاوُسٍ مِثْلَهُ.

✽✽ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ طاؤس کے حوالے سے منقول ہے۔

1283 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ

✽✽ امام شعبی سے بھی اسی کی مانند منقول ہے۔

1284 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: اِنْ طَهُرَتْ فِىْ اَوَّلِ النَّهَارِ فَلْتُتِمَّ

Marfat.com

صَوْمَهَا وَإِلَّا فَلَا

✽✽ ابن جریج نے عطاء کا یہ قول نقل کیا ہے: جب وہ دن کے ابتدائی حصے میں پاک ہو جائے تو وہ اپنے روزے کو مکمل کرے گی ورنہ نہیں کرے گی۔

1285 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: إِذَا طَهُرَتِ الْمَرْأَةُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ صَلَّتْ صَلَاةَ النَّهَارِ كُلَّهَا، وَإِذَا طَهُرَتْ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ صَلَّتْ صَلَاةَ اللَّيْلِ كُلَّهَا

✽✽ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عورت سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ اُس دن کی تمام نمازیں ادا کرے گی اور جب وہ صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے پاک ہو جائے تو وہ اُس رات کی تمام نمازیں ادا کرے گی (یعنی مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرے گی)۔

1286 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: إِذَا طَهُرَتْ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ صَلَّتِ الْعَصْرَ وَلَمْ تُصَلِّ الظُّهْرَ

✽✽ حسن بصری فرماتے ہیں: جب وہ عورت عصر کے وقت میں پاک ہو جائے تو وہ عصر کی نماز ادا کرے گی ظہر کی نماز ادا نہیں کرے گی۔

1287 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ صَلَّتْ تِلْكَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا لَمْ تَطْهُرْ فِي وَقْتِهَا لَمْ تُصَلِّ تِلْكَ الصَّلَاةَ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جب حیض والی عورت کسی نماز کے وقت میں پاک ہو جائے تو وہ اُس نماز کو ادا کرے گی اور جس نماز کے وقت میں وہ پاک نہیں ہوئی تھی اُس نماز کو وہ ادا نہیں کرے گی۔

1288 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: إِذَا رَأَتِ الْمَرْأَةُ الطُّهْرَ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ فَلَمْ تَغْتَسِلْ حَتَّى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَلْتُعِدْ تِلْكَ الصَّلَاةَ تَقْضِيهَا. وَقَالَهُ الثَّوْرِيُّ

✽✽ قتادہ فرماتے ہیں: جب عورت کسی نماز کے وقت میں پاکی کو دیکھ لے اور اُس نے غسل نہ کیا ہو یہاں تک کہ اُس کی نماز کا وقت رخصت ہو جائے تو وہ نماز کو دہرائے گی اور اُس کی قضاء کرے گی۔

یہ بات سفیان ثوری نے بھی بیان کی ہے۔

1289 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ لَمْ تَكُنْ صَلَّتْ. تِلْكَ الصَّلَاةَ قَضَتْهَا إِذَا طَهُرَتْ

✽✽ امام شعبی فرماتے ہیں: جب حیض والی عورت کو کسی نماز کے وقت میں حیض آ جائے تو وہ اُس نماز کو ادا نہیں کرے گی جب وہ پاک ہو جائے گی تو اُس کی قضاء کرے گی۔

Marfat.com

1290 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ، عَنِ امْرَاَةٍ نَامَتْ عَنِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ، فَاسْتَيْقَظَتْ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: اِذَا طَهُرَتْ فَلْتَقْضِهَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: قتادہ سے ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو عشاء کے وقت سوگئی جب وہ بیدار ہوئی تو اُسے حیض آ گیا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ پاک ہوگی' اُس وقت اُس کی قضاء کرے گی۔

1291 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: فِي الْحَائِضِ تَرَى الطُّهْرَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا تَغْتَسِلُ حَتّٰى تُصْبِحَ، قَالَ: تَغْتَسِلُ، وَتُتِمُّ صَوْمَهَا وَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ

٭٭ عطاء فرماتے ہیں: حیض والی جو عورت رات کو طہر دیکھ لے اور صبح تک اُس نے غسل نہ کیا ہو' تو عطاء فرماتے ہیں: وہ غسل کر کے اُس دن کا روزہ مکمل کرے گی' البتہ اُس پر قضاء لازم نہیں ہوگی۔

بَابُ الْحَائِضِ تَطْهُرُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

باب: حیض والی عورت کا سورج غروب ہونے سے پہلے پاک ہو جانا

1292 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْاَةُ تُصْبِحُ حَائِضًا، ثُمَّ تَطْهُرُ فِي بَعْضِ النَّهَارِ اَتُتِمُّهُ؟ قَالَ: لَا هِيَ قَاضِيَةٌ.

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت صبح کے وقت حیض کی حالت میں ہوتی' پھر وہ دن کے کچھ حصہ میں پاک ہو جاتی ہے' تو کیا وہ اُسے مکمل کرے گی؟ اُنہوں نے فرمایا: جی نہیں! وہ قضاء کرے گی۔

1293 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، مِثْلَ قَوْلِ عَطَاءٍ

٭٭ معمر نے قتادہ کے حوالے سے وہی قول نقل کیا ہے جو عطاء کا ہے۔

1294 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ، سَمِعَ عِكْرِمَةَ يَقُولُ: اِذَا حَاضَتْ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فِي رَمَضَانَ اَكَلَتْ وَشَرِبَتْ

٭٭ عکرمہ فرماتے ہیں: جب کوئی عورت رمضان کے مہینہ میں سورج غروب ہونے سے پہلے حائضہ ہو جائے تو وہ کھا اور پی سکتی ہے۔

1295 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: اِذَا حَاضَتْ بَعْدَ الْعَصْرِ وَهِيَ صَائِمَةٌ اَفْطَرَتْ وَقَضَتْ

٭٭ حماد اور قتادہ فرماتے ہیں: جب عورت کو عصر کے بعد حیض آ جائے اور اُس نے روزہ رکھا ہوا ہو' تو وہ روزہ ختم کر دے گی اور (بعد میں) اُس کی قضاء کرے گی۔

1296 - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ، وَقَتَادَةَ، قَالَ: اِذَا حَاضَتْ قَبْلَ اللَّيْلِ فَلَا صَوْمَ لَهَا، وَاِذَا اَصْبَحَتْ

Marfat.com

حَائِضًا، ثُمَّ طَهُرَتْ بَعْضَ النَّهَارِ فَلَا صَوْمَ لَهَا

✱✱ قتادہ فرماتے ہیں: جب عورت نے صبح کے وقت روزہ رکھا ہوا ہو اور پھر رات ہونے سے پہلے اُسے حیض آ جائے تو اُس کا روزہ نہیں ہوگا' اور اگر وہ صبح کے وقت حیض کی حالت میں ہو اور پھر دن کے کسی حصے میں پاک ہو جائے تو بھی اُس کا روزہ نہیں ہوگا۔

1297 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: امْرَاَةٌ اَصْبَحَتْ حَائِضًا فَلَمْ تَرَ شَيْئًا حَتّٰى طَهُرَتْ قَالَ: تُبْدِلُهُ، قُلْتُ: فَامْرَاَةٌ تَحِيضُ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ اَتُتِمُّ مَا بَقِيَ؟ قَالَ: لَا، قَدْ حَاضَتْ فَتُبْدِلُهُ لَا بُدَّ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک عورت حیض کی حالت میں ہے' اُس نے کوئی چیز نہیں دیکھی لیکن پھر وہ پاک ہو گئی' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ اس کا بدل ادا کرے گی' میں نے دریافت کیا: ایک عورت ہے جسے دن کے آخری حصہ میں حیض آ جاتا ہے' تو کیا وہ بقیہ (روزہ) مکمل کرے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! اُسے حیض آ گیا ہے' وہ اُس کے بدلے دوسرا روزہ رکھے گی۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصِيبُ امْرَاَتَهُ فَلَا تَغْتَسِلُ حَتّٰى تَحِيضَ

باب: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرے' اور اُس عورت کے غسل کرنے سے پہلے اُسے حیض آ جائے

1298 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ الرَّجُلَ يُصِيبُ امْرَاَتَهُ فَلَا تَغْتَسِلُ حَتّٰى تَحِيضَ، قَالَ: تَغْتَسِلُ وَقَدْ قَالَ: فِي الْحَيْضَةِ اَشَدُّ مِنَ الْجَنَابَةِ، اِنَّ الْجُنُبَ لَتَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ وَلَا تَمُرُّ الْحَائِضُ

✱✱ ابن جریج' عطاء کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے صحبت کرے اور پھر اُس عورت نے غسل نہ کیا ہو' یہاں تک کہ اُسے حیض آ جائے تو عطاء فرماتے ہیں کہ وہ عورت پھر بھی غسل کرے گی۔ حیض کے بارے میں اُنہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ جنابت سے زیادہ شدید ہوتا ہے' جنبی شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے لیکن حیض والی عورت نہیں گزر سکتی ہے۔

1299 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ، وَسَاَلْتُهُ عَنْهُ قَالَ: الْحَيْضُ اَكْبَرُ

✱✱ عطاء بن ابی رباح کے بارے میں منقول ہے' وہ فرماتے ہیں کہ حیض زیادہ بڑی (نجاست) ہوتی ہے۔

1300 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: تَغْتَسِلُ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: ایسی عورت غسل کرے گی۔

1301 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: تَغْسِلُ فَرْجَهَا، ثُمَّ يَكْفِيهَا ذٰلِكَ

Marfat.com

✿✿ قتادہ فرماتے ہیں: وہ عورت اپنی شرمگاہ کو دھولے گی اُس کے لیے یہی کافی ہے۔

بَابُ هَلْ تَذْكُرُ اللّٰهَ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ

باب: کیا حیض والی عورت اور جنبی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں؟

1302 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ أَيَذْكُرَانِ اللّٰهَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَيَقْرَآنِ الْقُرْآنَ؟ قَالَ: لَا

قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ، وَقَتَادَةُ، يَقُولَانِ: لَا يَقْرَآنِ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ

✿✿ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے حیض والی عورت اور جنبی شخص کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا یہ دونوں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ قرآن کی تلاوت کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: یہ قرآن کا کوئی بھی حصہ (یعنی ایک لفظ بھی) تلاوت نہیں کر سکتے۔

1303 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ مِنَ الْقُرْآنِ فَقَالَ: أَمَّا الْحَائِضُ فَلَا تَقْرَأُ شَيْئًا، وَأَمَّا الْجُنُبُ فَالْآيَةَ تبفدها

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: حیض والی عورت اور جنبی شخص کتنا قرآن پڑھ سکتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جہاں تک حیض والی عورت کا تعلق ہے، تو وہ کچھ بھی نہیں پڑھ سکتی، جہاں تک جنبی شخص کا تعلق ہے تو وہ ایک آیت پڑھے گا، تاہم وہ اسے تبفد کرے گا (یہ لفظ مجہول ہے، مصنف عبد الرزاق کے اصل متن کے محقق نے بھی صرف یہی تحریر کیا ہے کہ قلمی نسخے میں اسی طرح تحریر ہے)۔

1304 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَذْكُرَانِ اللّٰهَ؟ قَالَ: نَعَمْ

✿✿ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت اور جنبی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1305 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ يَذْكُرَانِ اللّٰهَ وَيُسَمِّيَانِ

✿✿ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: حیض والی عورت اور جنبی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہیں اور اُس کا نام لے سکتے ہیں (یا بسم اللہ پڑھ سکتے ہیں۔)

1306 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْغَرِيفِ الْهَمْدَانِيَّ

Marfat.com

یَقُوْلُ: شَهِدْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ بَالَ، ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُ وْا الْقُرْآنَ مَا لَمْ یَکُنْ اَحَدُکُمْ جُنُبًا، فَاِذَا کَانَ جُنُبًا فَلَا وَلَا حَرْفًا وَاحِدًا. وَبِهٖ یَأْخُذُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

✱✱ ابوغریف ہمدانی بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' وہ پیشاب کر کے آئے' پھر اُنہوں نے فرمایا: تم لوگ قرآن کی تلاوت کرلو' جب تک کوئی شخص جنبی نہ ہو' جب وہ جنبی ہوتو پھر وہ تلاوت نہ کرے' وہ ایک حرف بھی نہ پڑھے۔

امام عبدالرزاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

1307 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ، عَنْ عَبِیْدَةَ السَّلْمَانِیِّ قَالَ: کَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، یَکْرَهُ اَنْ یَقْرَاَ الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ

✱✱ عبیدہ سلمانی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ جنابت کی حالت میں قرآن کی تلاوت کریں۔

1308 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَیِّبِ، اَیَقْرَاُ الْجُنُبُ شَیْئًا مِنَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ محمد بن طارق بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص قرآن کا کچھ حصہ تلاوت کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1309 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: الْجُنُبُ یُسَبِّحُ وَیَحْمَدُ اللّٰهَ، وَیَدْعُو، وَلَا یَقْرَاُ آیَةً وَاحِدَةً

✱✱ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: جنبی شخص تسبیح بیان کرسکتا ہے' اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرسکتا ہے' وہ دعا کرسکتا ہے' لیکن ایک آیت کی تلاوت نہیں کرسکتا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ

باب: بے وضو حالت میں (قرآن کی) تلاوت کرنا

1310 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا یَقْرَاُ غَیْرُ الْمُتَوَضِّءِ قَالَ: الْخَمْسَ آیَاتٍ وَالْاَرْبَعَ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: بے وضو شخص کتنی تلاوت کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: پانچ یا چار آیات کی۔

1311 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: یَقْرَاُ غَیْرُ الْمُتَوَضِّءِ الْآیَاتِ، وَکَانَ لَا

Marfat.com

يُسَمِّي عِدَّتَهِنَّ. قَالَ: وَقَالَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ

✻✻ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: بے وضو شخص چند آیات کی تلاوت کر سکتا ہے' تاہم اُنہوں نے ان کی گنتی نہیں بتائی۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابن جریج نے بھی یہ روایت طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے نقل کی ہے۔

1312 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَادَ رَجُلٌ اَنْ يَّسْتَعْرِضَ الْقُرْآنَ فَيَقْرَاَ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ اَيَتَوَضَّاُ كَوُضُوْءِ الصَّلَاةِ فِي الْإِسْبَاغِ وَمَسْحِ الرَّاْسِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص قرآن کی تلاوت کرنا چاہتا ہے اور وہ نماز کے علاوہ اسے پڑھنا چاہتا ہے تو کیا وہ نماز کے وضو کی طرح اچھی طرح وضو کرے گا اور اپنے سر پر مسح کرے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1313 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ، يُرَخِّصُ لِغَيْرِ الْمُتَوَضِّءِ اَنْ يَّقْرَاَ غَيْرَ الْآيَةِ وَالْآيَتَيْنِ

✻✻ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بے وضو شخص کو اس بات کی اجازت دی ہے کہ وہ ایک یا دو آیات کی تلاوت کر سکتا ہے۔

1314 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، لَا يَقْرَاُ الْقُرْآنَ اِلَّا طَاهِرًا.

✻✻ نافع فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صرف باوضو حالت میں قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔

1315 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ سَمِعَ، الْحَسَنَ، يَقُوْلُ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ

✻✻ حسن بصری کے حوالے سے وہی بات منقول ہے جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

1316 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَا: اِنَّا لَنَقْرَاُ اَجْزَاءَ نَا مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ مَا نَمَسُّ مَاءً

✻✻ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم حدث لاحق ہو جانے کے بعد بھی قرآن میں سے اپنے جزء (یعنی روز کے معمول کے مطابق حصے) کی تلاوت کر لیتے تھے اور ہم پانی استعمال نہیں کرتے تھے (یعنی از سرِ نو وضو نہیں کرتے تھے)۔

1317 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ: رُبَّمَا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ، يَقْرَاُ يَحْذُرُ السُّوْرَةَ، وَاِنَّهُ لَغَيْرُ مُتَوَضِّءٍ

✻✻ سعید بن مسیب فرماتے ہیں: بعض اوقات میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنتا تھا کہ وہ تیزی سے کسی سورت کی تلاوت کر لیتے تھے اور وہ اُس وقت بے وضو حالت میں ہوتے تھے۔

1318 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنَ

Marfat.com

قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى سَلْمَانَ، فَقَرَاَ عَلَيْنَا آيَاتٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوْءٍ

✱✱ علقمہ بن قیس بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے' اُنہوں نے ہمارے سامنے قرآن کی کچھ آیات کی تلاوت کی' حالانکہ وہ اُس وقت بے وضو تھے۔

1325 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: اَتَيْنَا سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ كَنِيفٍ لَهُ فَقُلْنَا لَهُ: لَوْ تَوَضَّاْتَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ، ثُمَّ قَرَاْتَ عَلَيْنَا سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ: اِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ: (فِيْ كِتَابٍ مَكْنُوْنٍ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ) (الواقعة: 79) وَهُوَ الذِّكْرُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ لَا يَمَسُّهُ اِلَّا الْمَلَائِكَةُ، ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا شِئْنَا

✱✱ علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے' تو وہ اپنے گھر سے نکل کر باہر ہمارے پاس تشریف لائے' ہم نے اُن سے کہا: اے ابوعبداللہ! اگر آپ وضو کر کے ہمارے سامنے فلاں' فلاں سورت کی تلاوت کر دیں (تو بڑی مہربانی ہوگی) تو اُنہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''پوشیدہ کتاب میں جسے صرف پاک لوگ ہی چھوتے ہیں''۔

تو یہ ایک ایسا ذکر ہے جو آسمان میں ہے جسے صرف فرشتے چھوتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر ہم جو چاہتے تھے اُنہوں نے وہ حصہ ہمارے سامنے تلاوت کیا۔

1326 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ زُرْزُرٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ، يُسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ يَقْرَاُ فَتَكُوْنُ مِنْهُ الرِّيحُ قَالَ: لِيُمْسِكْ، عَنِ الْقِرَاءَةِ حَتّٰى يَذْهَبَ مِنْهُ الرِّيحُ

✱✱ زرزر بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کو سنا' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو تلاوت کر رہا ہوتا ہے اور اُس کی ہوا خارج ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ تلاوت سے رُک جائے' یہاں تک کہ اُس کی ہوا خارج ہو جائے۔

1327 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: قَضَيْتُ الْحَاجَةَ فِيْ بَعْضِ هٰذِهِ الشِّعَابِ، اَفَاَتَمَسَّحُ بِالتُّرَابِ، ثُمَّ اَقْرَاُ؟ قَالَ: نَعَمْ

✱✱ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں کسی گھاٹی میں قضائے حاجت کرتا ہوں' تو کیا مٹی کے ذریعہ تیمم کر کے پھر تلاوت کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ مَسِّ الْمُصْحَفِ وَالدَّرَاهِمِ الَّتِيْ فِيْهَا الْقُرْآنُ

باب: مصحف یا وہ دراہم' جن میں قرآن کا کچھ حصہ لکھا ہوتا ہے' اُنہیں چھونے کا حکم

1328 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: فِيْ كِتَابِ النَّبِيِّ

Marfat.com

ایسے درہم کو نہ چھوؤ جس میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے البتہ باوضو حالت میں چھو سکتے ہو۔

1338 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا تُمَسُّ الدَّرَاهِمُ الَّتِىْ فِيهَا ذِكْرُ اللّٰهِ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: ایسا درہم جس میں اللہ کا ذکر ہو اُسے صرف باوضو چھوا جا سکتا ہے۔

1339 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا يَمَسُّ الدَّرَاهِمَ غَيْرُ مُتَوَضِّءٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: بے وضو شخص درہم کو نہ چھوئے۔

1340 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، مِثْلَ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ: مِنْ وَرَاءِ الثَّوْبِ

✵✵ ابراہیم نخعی سے اسی کی مانند منقول ہے تاہم اُنہوں نے یہ الفاظ کہے ہیں: کپڑے کے پرے سے (چھو سکتا ہے)۔

1341 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْهِمْيَانِ فِيهِ الدَّرَاهِمُ فَيَاْتِي الْخَلَاءَ قَالَ: لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ نَفَقَاتِهِمْ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ اُن سے اُس تھیلی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں درہم موجود ہوتے ہیں اور پھر آدمی اُس تھیلی کو لے کر بیت الخلاء میں چلا جاتا ہے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: لوگوں کے لیے اپنے خرچ کے لیے انہیں رکھنا مجبوری ہے۔

1342 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيمَ: اَكْتُبُ الرِّسَالَةَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوْءٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ منصور فرماتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے دریافت کیا: کیا میں بے وضو حالت میں کوئی خط تحریر کر سکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1343 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَكْتُبَ الْجُنُبُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

✵✵ امام شعبی فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ جنبی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھے۔

1344 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: لَقَدْ كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ لَا يُقْرَاَ الْاَحَادِيثُ الَّتِىْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا عَلٰى وُضُوْءٍ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے منقول احادیث کو صرف باوضو حالت میں پڑھا جائے۔

1345 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ عَنْ ذٰلِكَ فَلَمْ

Marfat.com

يَرَ بِهِ بَأْسًا

** صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب سے اس بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

1346 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ الْعُصْفُرِيَّ يَقُولُ: رَاَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، بَالَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ اَخَذَ الْمُصْحَفَ فَقَرَاَ فِيهِ. قَالَ اَبُو بَكْرٍ: وَسَمِعْتُهُ مِنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيِّ

** سفیان عصفری فرماتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو دیکھا' اُنہوں نے پیشاب کرنے کے بعد اپنا چہرہ دھویا اور پھر قرآن مجید پکڑا اور اسے دیکھ کر پڑھنے لگے۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت مروان بن معاویہ فزاری سے بھی سنی ہے۔

بَابُ الْعَلَائِقِ

باب: تعویذات کا حکم

1347 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْقُرْآنُ كَانَ عَلَى امْرَاَةٍ فَحَاضَتْ اَوْ اَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ اَتَنْزِعُهَا؟ قَالَ: اِذَا كَانَ فِي قَصَبَةٍ فَلَا بَاْسَ قُلْتُ: فَكَانَ فِي رُقْعَةٍ؟ فَقَالَ: هٰذِهِ اَبْغَضُ اِلَيَّ، قُلْتُ: فَلِمَ يَخْتَلِفَانِ؟ قَالَ: اِنَّ الْقَصَبَةَ هِيَ اَكَفُّ مِنَ الرُّقْعَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَسَمِعْتُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ يُسْاَلُ: اَيُجْعَلُ عَلَى صَبِيٍّ الْقُرْآنُ؟ قَالَ: اِذَا كَانَ فِي قَصَبَةٍ مِنْ حَدِيدٍ، اَوْ قَصَبَةٍ مَا كَانَتْ فَنَعَمْ، وَاَمَّا رُقْعَةٌ فَلَا فَقَالَ: فِي الشَّقِيقَةِ وَهُوَ اللَّوْحُ فِي قِلَادَةِ الصَّبِيِّ فَيَقُولُ: لَا تَطْهُرُ

** ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: قرآنِ مجید ایک عورت کے جسم پر تھا (یعنی قرآن کی آیت کا تعویذ اُس نے پہنا ہوا تھا) اُس عورت کو حیض آ گیا' یا اُسے جنابت لاحق ہوگئی تو کیا وہ اُسے اُتار دے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ منڈھا ہوا ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے' میں نے کہا: وہ رقعہ میں تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ میرے نزدیک زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ میں نے کہا: ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: قصبہ (بانس یا نرکل کا خول) رقعہ سے زیادہ محفوظ ہوتا ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: اس سے پہلے میں اُنہیں سن چکا تھا' ان سے دریافت کیا گیا: کیا بچے پر قرآن رکھا جا سکتا ہے؟ (یعنی بچے کو قرآن کی آیت والا تعویذ پہنایا جا سکتا ہے) اُنہوں نے جواب دیا: اگر تو وہ لوہے کے خول میں ہو یا کسی بھی چیز کے خول میں ہو تو یہ ٹھیک ہے' لیکن جہاں تک صرف کاغذ کا تعلق ہے تو یہ ٹھیک نہیں ہے۔ اُنہوں نے شقیقہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ وہ تختی ہوتی ہے جو بچے کے ہار میں ہوتی ہے۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ پاک نہیں ہوتی۔

Marfat.com

1348 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنِی مَعْمَرٌ قَالَ: اَخْبَرَنِی عَلْقَمَةُ بْنُ اَبِی عَلْقَمَةَ قَالَ: سَاَلْتُ ابْنَ الْمُسَیِّبِ، عَنِ الْاِسْتِعَاذَةِ تَکُوْنُ عَلَی الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ؟ فَقَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ اِذَا کَانَ فِیْ قَصَبَةٍ اَوْ رُقْعَةٍ یَجُوْزُ عَلَیْهَا

٭٭ علقمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن مسیب سے اُس تعویذ کے بارے میں دریافت کیا جو حیض والی عورت نے یا جنبی شخص نے پہنا ہوا ہوتا ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ کسی خول میں ہو یا رقعہ میں ہو جس پر (کوئی چیز منڈھی ہوئی ہو)۔

1349 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، قَالَا: کَانُوْا یَکْرَهُوْنَ اَنْ یُعَلِّقُوْا مَعَ الْقُرْآنِ شَیْئًا

٭٭ حسن بصری اور منصور فرماتے ہیں: علماء اس بات کو مکروہ قرار دیتے ہیں کہ قرآن کے کسی بھی حصے کو (تعویذ کے طور پر) لٹکایا جائے۔

بَابُ الْخَاتَمِ

باب: انگوٹھی کا حکم

1350 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: خَاتَمٌ فِیْ یَدِ حَائِضٍ اَوْ جُنُبٍ قَالَ: لَا یَضُرُّهُ اِنَّمَا فِی الْخَاتَمِ الْحَرْفُ، اَوِ الشَّیْءُ الْیَسِیْرُ قُلْتُ: فَغَیْرُ الْمُتَوَضِّءِ وَیَاْتِی الْخَلَاءَ وَهُوَ فِیْ یَدِهٖ قَالَ: لَا یَضُرُّهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک انگوٹھی جو کسی حیض والی عورت یا جنبی شخص کے ہاتھ میں ہوتی ہے (اس کا کیا حکم ہے؟) اُنہوں نے جواب دیا: یہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی' اگر اُس انگوٹھی میں کوئی ایک حرف یا کوئی معمولی سی چیز لکھی ہوئی ہو۔ میں نے کہا: بے وضو شخص یا کوئی شخص جو قضائے حاجت کے لیے بیت الخلاء میں جاتا ہے اور یہ انگوٹھی اُس کے ہاتھ میں ہوتی ہے' تو اُنہوں نے جواب دیا: یہ انگوٹھی اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔

1351 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ الْمُسَیِّبِ، عَنِ الْخَاتَمِ فِیْهِ اسْمُ اللّٰهِ وَهِیَ تُصِیْبُهُ الْجَنَابَةُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ قُلْتُ: فَاِنِّیْ اَدْخُلُ الْکُنُفَ، وَتُصِیْبُنِی الْجَنَابَةُ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهٖ وَقَالَ: اَفْتَانِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیِّبِ

٭٭ صدقہ بن یسار بیان کرتے ہیں: سعید بن مسیب سے اُس انگوٹھی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس میں اللہ کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے اور اُس آدمی کو جنابت لاحق ہو جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اُنہوں نے کہا: مجھے جنابت لاحق ہوتی ہے' یا میں بیت الخلاء میں داخل ہو جاتا ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی نے یہ

Marfat.com

بات بیان کی کہ سعید بن مسیب نے مجھے یہی فتویٰ دیا ہے۔

1352 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ

✱✱ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر لفظ "محمد" نقش تھا۔

1353 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ فِيْ خَاتَمِ عَلِيٍّ تَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

✱✱ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا: "اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے جو بادشاہ ہے"۔

1354 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ فِيْ خَاتَمِ عَلِيٍّ تَعَالَى اللّٰهُ الْمَلِكُ

✱✱ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا: "اللہ تعالیٰ بلند و برتر ہے جو بادشاہ ہے"۔

1355 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ: اَنَّهٗ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِهٖ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. وَكَانَ لَا يَلْبَسُهٗ

✱✱ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کی انگوٹھی پر لا الہ الا اللہ نقش تھا' لیکن وہ اسے پہنتے نہیں تھے۔

1356 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ: اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، نَقَشَ فِيْ خَاتَمِهٖ اسْمَهٗ وَكَانَ لَا يَلْبَسُهٗ

✱✱ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی انگوٹھی پر اپنا نام نقش کروایا تھا' لیکن وہ اُسے پہنتے نہیں تھے۔

1357 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ: كَرِهَ اَنْ يُكْتَبَ فِي الْخَاتَمِ آيَةٌ تَامَّةٌ اِلَّا بَعْضَهَا

✱✱ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ منقول ہے کہ اُنہوں نے انگوٹھی پر ایک مکمل آیت لکھنے کو مکروہ قرار دیا ہے' البتہ اُس کا کچھ حصہ لکھا جا سکتا ہے۔

1358 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْرَجَ اِلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ خَاتَمًا نَقْشُهٗ تِمْثَالٌ، وَاَخْبَرَنَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَهٗ مَرَّةً - اَوْ مَرَّتَيْنِ - قَالَ: فَغَسَلَهٗ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَنَا فَشَرِبَهٗ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ایک انگوٹھی ہمیں نکال کر دکھائی جس کا نقش' تمثال (کسی چیز کی تصویر) تھا' اُنہوں نے ہمیں یہ بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک یا دو مرتبہ پہنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ہمارے ساتھ

Marfat.com

موجود افراد میں سے ایک صاحب نے اُسے دھویا اور پھر اُس پانی کو پی لیا۔

1359 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ فِي خَاتَمِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، شَجَرَةٌ اَوْ بَيْنَ ذُبَابَيْنِ

✵✵ جابر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں ایک درخت تھا' یا شاید دو مکھیوں کے درمیان تھا۔

1360 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَسَدٌ بَيْنَ رَجُلَيْنِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں دو آدمیوں کے درمیان ایک شیر کا نقش تھا۔

1361 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كُرْكِيٌّ - اَوْ قَالَ: طَائِرٌ لَهُ رَأْسَانِ -، وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ اَبِىْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ الْخُمُسُ لِلّٰهِ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں کرکی کا نقش تھا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) ایک پرندہ نقش تھا جس کے دو سر تھے۔ اور حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی میں یہ نقش تھا: ''خمس' اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے''۔

1362 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ: سَاَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ الْخَاتَمِ يُكْتَبُ فِيهِ ذِكْرُ اللّٰهِ فَكَرِهَهُ

✵✵ عبدالکریم بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر سے ایسی انگوٹھی کے بارے میں دریافت کیا' جس میں ''اللہ'' کا نام لکھا گیا ہو' تو اُنہوں نے اسے مکروہ قرار دیا۔

1363 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّ الْحَسَنَ، وَالْحُسَيْنَ، نَقَشَا فِي خَوَاتِيمِهِمَا ذِكْرَ اللّٰهِ

✵✵ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام باقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی انگوٹھیوں میں ''اللہ'' کا نام نقش تھا۔

Marfat.com

كِتَابُ الصَّلاةِ

کتاب: نماز کے بارے میں روایات

بَابُ مَا يَكْفِى الرَّجُلَ مِنَ الثِّيَابِ

باب: (نماز کی ادائیگی کے لیے) آدمی کے لیے کتنے کپڑے کافی ہوں گے؟

1364 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا اَبُو سَعِيدٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْاَعْرَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَبُو يَعْقُوبَ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي حَدِيثِهِ: لَاَتْرُكُ ثِيَابِي عَلَى الْمِشْجَبِ وَاُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

✱ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے دریافت کیا: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں۔

ابن جریج نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض اوقات میں اپنے کپڑے کھونٹی پر رہنے دیتا ہوں اور ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرلیتا ہوں۔

1365 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي

1364 -صحيح البخاري، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به، حديث:354، صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه، حديث:830، صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، جماع ابواب اللباس في الصلاة، باب الرخصة في الصلاة في الثوب الواحد، حديث:733، صحيح ابن حبان، باب الامامة والجماعة، باب الحدث في الصلاة، ذكر الاباحة للمصلي ان يصلي في الثوب الواحد، حديث:2326، موطا مالك، كتاب صلاة الجماعة، باب الرخصة في الصلاة في الثوب الواحد، حديث:321، سنن ابي داؤد، كتاب الصلاة، باب جماع اثواب ما يصلي فيه، حديث:535، السنن الصغرى، كتاب القبلة، الصلاة في الثوب الواحد، حديث:759، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، في الصلاة في الثوب الواحد، حديث:3125، السنن الكبرى للنسائي، الصلاة في الثوب الواحد، حديث:824، السنن الكبرى للبيهقي، كتاب الصلاة، جماع ابواب لبس المصلي، باب الصلاة في ثوب واحد، حديث:3048، مسند احمد بن حنبل، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:7437، مسند ابي حنيفة، ابو حنيفة، حديث:17، مسند الحميدي، احاديث ابي هريرة رضي الله عنه، حديث:909، المعجم الاوسط للطبراني، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:955

Marfat.com

سَلَمَةَ اَنَّهُ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ. قَالَ الثَّوْرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ

❋❋ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' جسے آپ نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا اور اُس کے کنارے مخالف سمت میں (کندھوں میں) ڈالے ہوئے تھے۔

سفیان ثوری نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ''سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں''۔

1366 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ

❋❋ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جسے آپ نے توشیح کے طور پر (لپیٹا ہوا تھا)۔

1367 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ خَلْفَ اَبِي بَكْرٍ

❋❋ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری نماز جو ادا کی تھی وہ آپ نے ایک کپڑے میں ادا کی تھی جس کے (کنارے) مخالف سمت میں رکھے ہوئے تھے (اور وہ نماز آپ نے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے ادا کی تھی۔

1368 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِلْحَفَةٍ مُوَرَّسَةٍ مُتَوَشِّحًا بِهَا

❋❋ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آخری نماز جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کی تھی وہ ایک ورس لگی ہوئی چادر میں ادا کی تھی' جسے آپ نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

1369 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي كِسَاءٍ مُخَالِفٍ بَيْنَ طَرَفَيْهِ فِي يَوْمٍ بَارِدٍ يَتَّقِي بِالْكِسَاءِ خَصَرَ الْاَرْضِ كَهَيْئَةِ الْحَافِزِ

❋❋ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا کی' جسے آپ نے مخالف سمتوں میں ڈالا ہوا تھا' یہ ٹھنڈے دن کی بات ہے اور آپ بچنے والے شخص کی طرح اُس چادر کے ذریعہ زمین کی ٹھنڈک سے بچ رہے تھے۔

1370 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْحٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ عَرَّسَ اِلَى مَاءٍ فَجَاءَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّهُوَ مَاشٍ فَعَرَّسَ اِلَى ذٰلِكَ

Marfat.com

الْمَاءِ فَهَبَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: اَنَا مُعَاذٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ مَا لَكَ بَعِيرٌ؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَكَاَنَّهُ يَتَعَرَّ اِزَارَهُ فَاتَّزَرَ فَصَلَّى فِي مُتَّزَرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِمُعَاذٍ: قُمْ فَارْحَلْ، وَاَحْسِنِ الْحَقِيقَةَ، وَاجْعَلْ لِنَفْسِكَ مِقْعَدًا فَقَالَ: مَا اُحْسِنُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَحَلَ، وَجَعَلَ لَهُ مَجْلِسًا وَاَرْدَفَهُ مَعَهُ

❊❊ محمد بن مسیح بیان کرتے ہیں: ایک سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ نے ایک پانی کے قریب پڑاؤ کیا' اسی دوران حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ چلتے ہوئے آئے' اُنہوں نے بھی اُس پانی کے قریب پڑاؤ کیا' نبی اکرم ﷺ کو آہٹ محسوس ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: کون ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: میں معاذ ہوں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس اونٹ نہیں ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی نہیں! پھر نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا' پھر آپ کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے' یوں جیسے آپ تہبند کو درست کر رہے ہیں' پھر آپ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اُٹھو! اور سوار ہو جاؤ! اور پالان اچھی طرح کرنا اور اپنے لیے بیٹھنے کی جگہ رکھنا۔ اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں یہ اچھی طرح سے نہیں رکھ سکتا ہوں' تو نبی اکرم ﷺ خود کھڑے ہوئے' آپ نے پالان رکھا اور اُن کے بیٹھنے کے لیے جگہ بنائی اور اُنہیں اپنے پیچھے بٹھایا۔

1371 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا كَانَ الثَّوْبُ وَاسِعًا فَصَلِّ فِيهِ مُتَوَشِّحًا، وَاِذَا كَانَ صَغِيرًا فَصَلِّ فِيهِ مُتَّزِرًا

❊❊ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کپڑا زیادہ ہو تو تم توشیح کے طور پر اُسے لپیٹ کر اُس میں نماز ادا کرو' اور جب چھوٹا ہو تو اُسے تہبند کے طور پر استعمال کر کے اُس میں نماز ادا کرو''۔

1372 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَاَى رَجُلًا يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُلْتَحِفًا بِهِ، فَقَالَ: لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ اِذَا لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا ثَوْبًا وَاحِدًا فَلْيَتَّزِرْهُ

❊❊ زہری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا جو ایک کپڑے میں اُسے لپیٹ کر نماز ادا کر رہا تھا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو' جب کسی شخص کو صرف ایک ہی کپڑا ملے تو وہ اُسے تہبند بنا لے۔

1373 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُصَلِّي اَحْيَانًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَطَابَقَ بَيْنَ ثَوْبَيْهِ، ثُمَّ صَلَّى فِيهِمَا . فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَعْمَرًا، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُ يَحْيَى يَذْكُرُهُ

Marfat.com

٭٭ قیس بن طلق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! بعض اوقات میں ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کر لیتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا' یہاں تک کہ جب نماز کھڑی ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے دو کپڑوں کو ملا دیا اور پھر اُن میں نماز ادا کر لی۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت معمر کو سنائی تو اُنہوں نے جواب دیا: میں نے یحییٰ کو اس کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

1374 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فِی ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرے تو وہ اُس کے دونوں کنارے مخالف سمت میں کندھوں پر ڈال لے''۔

1375 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِی الزِّنَادِ، عَنِ الْاَعْرَجِ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَیْءٌ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں اس طرح نماز ہرگز ادا نہ کرے کہ اُس کے کندھے پر کپڑے میں سے کوئی چیز نہ ہو''۔

1376 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُولُ: كَانُوا يَقُولُونَ: اِذَا كَانَ الْاِزَارُ صَغِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ اَنْ يُوَشِّحَهٗ فَلْيُصَلِّ بِمِئْزَرٍ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: لوگ یہ کہتے ہیں: جب تہبند کا کپڑا چھوٹا ہو اور آدمی اُسے توشیح کے طور پر نہ لپیٹ سکتا ہو تو اُسے تہبند کے طور پر باندھ کر نماز ادا کر لے۔

1377 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: يُصَلِّی الْمَرْءُ فِی الثَّوْبِ، وَاِنْ كَانَ ذَا سَعَةٍ وَّلٰكِنْ لِيَتَوَشَّحْ بِهٖ، وَاَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ يُصَلِّیَ فِی الرِّدَاءِ مَعَ الْاِزَارِ

ثُمَّ اَخْبَرَنَا خَبَرًا اَخْبَرَهٗ اِيَّاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَكَانَ مِنْ آخِرِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتًا قَالَ: فَكُنَّا نَاْتِيهِ فِی بَيْتِهٖ فَاَمَّنَا فِی بَيْتِهٖ فِی بَنِیْ سَلِمَةَ وَنَحْنُ نَفَرٌ، فَقَامَ فَاَمَّنَا، وَاِنَّ مِشْجَبَهٗ لَمَوْضُوعٌ عَلَيْهِ رِدَاؤُهٗ قَالَ: فَتَوَشَّحَ ثَوْبًا قَالَ: مَا تَطْلُعُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ،

قَالَ مُحَمَّدٌ: حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: نِسَاجَةٌ قَالَ: فَمَا رَاَيْتُهٗ اِلَّا يُرِينَا اَنَّ ذٰلِكَ لَا بَاْسَ بِهٖ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: اَنَا وَاَبِیْ وَخَالِیْ مِنْ اَصْحَابِ الْعَقَبَةِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے

Marfat.com

جبکہ وہ کپڑا کھلا ہوا ور آدمی کو اُسے توشح کے طور پر لپیٹنا چاہیے اور میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے' آدمی تہبند کے ساتھ چادر اوڑھ کر نماز ادا کرے۔

پھر اُنہوں نے یہ بات بتائی ہے' امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا انتقال صحابہ کرام میں آخر میں ہوا' امام باقر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہم بنوسلمہ کے محلّہ میں موجود حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر میں اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے ہماری امامت کی' ہم کچھ لوگ تھے جب وہ اُٹھ کر ہماری امامت کرنے لگے تو اُس وقت اُن کی بڑی چادر کھونٹی پر لٹکی ہوئی تھی' تو اُنہوں نے کہا: تم اس کپڑے کو توشح کے طور پر لپیٹ لو اور پھر یہ کہا کہ تمہارے کندھے میں سے کوئی چیز ظاہر نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا' وہ چادر بُنی ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے ایسا اس لیے کیا تھا تا کہ ہمیں دکھائیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے یہ بات بیان کی ہے' حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں' میرے والد اور میرے ماموں بیعت عقبہ میں شرکت کا شرف رکھتے ہیں۔

1378 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ: صَلّٰى بِنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَالَ: - اَحْسَبُهٗ قَالَ: اتَّزَرَ بِهٖ -

٭٭ عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے ایک کپڑے ہمیں نماز پڑھائی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُنہوں نے اُسے تہبند کے طور پر باندھا ہوا تھا۔

1379 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ قَالَ: فَقُلْتُ: اَتُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ وَّالثِّيَابُ اِلٰی جَنْبِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، مِنْ اَجْلِ اَحْمَقَ مِثْلِكَ

٭٭ عبیداللہ بن مقسم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا: کیا آپ نے ایک کپڑے میں نماز ادا کی ہے؟ جبکہ آپ کے کپڑے آپ کے پہلو میں موجود ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ تمہارے جیسے بیوقوف شخص کی وجہ سے کی ہے۔

1380 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ حُمَيْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

٭٭ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابرؓ بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے جسے اُنہوں نے مخالف سمت میں (کندھوں پر) ڈالا ہوا تھا۔

1381 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ: اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَمَّهُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

Marfat.com

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُنہوں نے لوگوں کی امامت ایک کپڑے میں کی' جسے اُنہوں نے مخالف سمت میں ڈالا ہوا تھا۔

1382 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ مَسْعُوْدِ بْنِ حِرَاشٍ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اَمَّهُمْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ

٭٭ مسعود بن حراش بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک کپڑے میں اُن لوگوں کی امامت کی جسے اُنہوں نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

1383 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ: اَمَّنَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِيْ مُسَفَّرَةٍ مُتَوَشِّحًا بِهَا. وَالْمُسَفَّرَةُ: الْمِلْحَفَةُ

٭٭ قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ایک لحاف (چادر) کپڑا پہن کر ہماری امامت کی جسے اُنہوں نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) المسفرہ سے مراد لحاف ہے۔

1384 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اخْتَلَفَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، فَقَالَ اُبَيٌّ: يُصَلِّيْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: فِيْ ثَوْبَيْنِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَقَالَ: اخْتَلَفْتُمَا فِيْ اَمْرٍ، ثُمَّ تَفَرَّقْتُمَا فَلَمْ يَدْرِ النَّاسُ بِاَيِّ ذٰلِكَ يَاْخُذُوْنَ لَوْ اَتَيْتُمَا لَوَجَدْتُمَا عِنْدِيْ عِلْمًا الْقَوْلُ مَا قَالَ اُبَيٌّ، وَلَمْ يَاْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے درمیان ایسے شخص کے بارے میں اختلاف ہوگیا جو ایک کپڑے میں نماز ادا کرتا ہے' تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کر سکتا ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: (کم ازکم) دو کپڑے ہونے چاہئیں۔ اس بات کی اطلاع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ملی تو اُنہوں نے ان دونوں صاحبان کو پیغام بھجوا کر بلوایا اور پھر بولے: تم دونوں نے اس معاملہ میں اختلاف کیا اور پھر دونوں (کسی نتیجہ پر پہنچے بغیر) ایک دوسرے سے جدا ہو گئے' لوگوں کو یہ پتا نہیں چل سکا کہ وہ کون سی رائے کو اختیار کریں' اگر تم (میرے پاس) آتے تو تمہیں میرے پاس اس بارے میں علم مل جاتا' اصل قول وہ ہے جو اُبی نے بیان کیا ہے اور غلطی عبداللہ بن مسعود نے بھی نہیں کی۔

1385 - آثارِ صحابہ: عَنِ الْحَسَنِ، اَنَّ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ اخْتَلَفَا فِي الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ اُبَيٌّ: لَا بَاْسَ بِهِ، قَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَالصَّلَاةُ فِيْهِ جَائِزَةٌ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ اِذْ كَانَ النَّاسُ لَا يَجِدُوْنَ الثِّيَابَ، وَاَمَّا اِذْ وَجَدُوْهَا فَالصَّلَاةُ فِيْ ثَوْبَيْنِ، فَقَامَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: الْقَوْلُ مَا قَالَ اُبَيٌّ، وَلَمْ يَاْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک کپڑے میں

Marfat.com

نماز ادا کرنے کے بارے میں اختلاف ہوگیا تو حضرت اُبی نے فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایک کپڑے میں نماز ادا کی تو ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے' حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا تھا' یہ اُس وقت کی صورت حال تھی جب لوگوں کو کپڑے میسر نہیں تھے لیکن جب کپڑے میسر ہوگئے تو پھر نماز دو کپڑوں میں نماز ادا کی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوگئے اور ارشاد فرمایا: قول وہی ہے جو اُبی نے بیان کیا ہے اور عبداللہ بن مسعود نے بھی کوئی کوتاہی (غلطی) نہیں کی ہے۔

1386 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِيْنَ قَالَ: قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: اَوَ كُلُّكُمْ تَجِدُوْنَ ثَوْبَيْنِ؟ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: اُصَلِّي الْعَصْرَ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ؟ فَقَالَ عُمَرُ: اِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَوَسِّعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ، جَمَعَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ يُصَلِّي الرَّجُلُ فِيْ اِزَارٍ وَّرِدَاءٍ فِيْ قَمِيْصٍ، وَاِزَارٍ فِيْ اِزَارٍ، وَقِبَاءٍ فِيْ سَرَاوِيلَ وَقِبَاءٍ قَالَ: - وَاَحْسَبُهُ قَالَ: فِيْ تُبَّانٍ وَّرِدَاءٍ فِيْ تُبَّانٍ، وَقَمِيْصٍ فِيْ تُبَّانٍ وَّقِبَاءٍ

✽✽ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا' اُس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو ایک شخص اُن کے سامنے کھڑا ہوا اور اُس نے دریافت کیا: میں نے عصر کی نماز ایک کپڑے میں ادا کر لی تھی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں کشادگی عطا کردے تو تم اپنی ذات پر فراخی کرو اور آدمی ایک سے زیادہ کپڑے پہنے' آدمی تہبند اور چادر میں نماز ادا کرے' یا قمیص اور تہبند میں ادا کرے' یا تہبند اور قبا میں ادا کرے' یا شلوار اور قبا میں ادا کرے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پاجامہ اور چادر میں ادا کرے' یا پاجامہ اور قمیص میں ادا کرے' یا پاجامہ اور قبا میں ادا کرے۔

1387 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مَا اَدْنٰى مَا اُصَلِّي فِيْهِ مِنَ الثِّيَابِ صَلَاةَ التَّطَوُّعِ؟ قَالَ: فِيْ ثَوْبٍ قُلْتُ: مُتَوَشِّحًا؟ قَالَ: نَعَمْ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کم از کم کتنے کپڑوں میں' میں نفل ادا کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: ایک کپڑے میں! میں نے دریافت کیا: کیا اُسے توشیح کے طور پر لپیٹا جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1388 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ فِي الْكِتَابِ الَّذِيْ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ اِلَّا مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ

✽✽ عبداللہ بن ابوبکر بیان کرتے ہیں: وہ خط جسے نبی اکرم ﷺ نے عمرو بن حزم کے نام لکھا تھا' اُس میں یہ تحریر تھا:

''کوئی بھی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا نہ کرے' البتہ (اگر کرتا ہے) تو اُس کے سرے مخالف سمت میں ڈال لے''۔

1389 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَلّٰى رَسُوْلُ

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ ذَاتِ اَعْلَامٍ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: اذْهَبُوا بِهَذِهِ الْخَمِيصَةِ اِلٰى اَبِي جَهْمِ بْنِ حُذَيْفَةَ، وَاْتُونِي بِاَنْبِجَانِيَّةٍ، فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي

✸✸ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کڑھائی والی قمیص میں نماز ادا کی جب آپ نے نماز ادا کی تو فرمایا: اس قمیص کو ابوجہم بن حذیفہ کے پاس لے جاؤ اور اُس کی انجانی چادر میرے پاس لے آؤ کیونکہ اس چادر نے میری نماز کے ارتکاز میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تھی۔

1390 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَسَاهُ ثَوْبَيْنِ وَهُوَ غُلَامٌ قَالَ: فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي مُتَوَشِّحًا بِهِ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ: اَلَيْسَ لَكَ ثَوْبَانِ تَلْبَسُهُمَا؟ فَقُلْتُ: بَلٰى. فَقَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَنِّي اَرْسَلْتُكَ اِلٰى وَرَاءِ الدَّارِ لَكُنْتَ لَابِسَهُمَا؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَتَزَيَّنَ لَهُ اَمِ النَّاسُ؟ قَالَ نَافِعٌ: فَقُلْتُ: بَلِ اللّٰهُ

فَاَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ - اَوْ عَنْ عُمَرَ - قَدِ اسْتَيْقَنَ نَافِعٌ اَنَّهُ عَنْ اَحَدِهِمَا، وَمَا اُرَاهُ اِلَّا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ: لَا يَشْتَمِلُ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ اشْتِمَالَ الْيَهُودِ لِيَتَوَشَّحْ بِهِ، مَنْ كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ فَلْيَتَّزِرْ، ثُمَّ لِيُصَلِّ

قَالَ لِي نَافِعٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرٰى لِاَحَدٍ اَنْ يُصَلِّيَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَّسَرَاوِيلَ، وَاِنْ كَانَتْ جُبَّةً وَّرِدَاءً دُونَ اِزَارٍ وَّسَرَاوِيلَ

✸✸ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُنہیں پہننے کے لیے دو کپڑے دیئے' وہ اُن دنوں نوجوان تھے' جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو اُنہوں نے اُنہیں دیکھا کہ اُنہوں نے ایک کپڑا توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا ہے اور نماز ادا کر رہے ہیں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس دو کپڑے نہیں ہیں جنہیں تم پہن لو؟ میں نے کہا: جی ہاں! اُنہوں نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں گھر سے باہر تمہیں (کسی جگہ) بھجوا تا تو تم اسے پہن لیتے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے' اُس کے لیے آرائش کی جائے یا لوگ اس کے زیادہ حقدار ہیں؟ تو نافع کہتے ہیں: میں نے کہا: جی نہیں! (بلکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے)۔ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے' یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بتائی ہے' نافع کو یہ یقین ہے' ان دونوں میں سے کسی ایک کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) میرا یہ خیال ہے' یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی منقول ہے' آپ نے ارشاد فرمایا:

"کوئی بھی شخص نماز کے دوران یہودیوں کی طرح شملہ نہ لٹکائے کہ اُسے توشیح کے طور پر لپیٹ لے' جس شخص کے پاس دو کپڑے ہوں وہ اُنہیں پہن کر نماز ادا کرے"۔

نافع نے مجھ سے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک کسی بھی شخص کے لیے تہبند کے بغیر یا شلوار کے بغیر نماز ادا کرنا' جائز

Marfat.com

نہیں ہے اگرچہ اُس تہبند یا شلوار کے علاوہ اُس کے پاس جبہ اور چادر بھی ہو۔

1391 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ اُصَلِّي فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَقَالَ: اَلَمْ اَكْسِكَ ثَوْبَيْنِ؟ فَقُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: اَرَاَيْتَ لَوْ اَرْسَلْتُكَ اِلٰى فُلَانٍ اَكُنْتَ ذَاهِبًا فِيْ هٰذَا الثَّوْبِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: اَللّٰهُ اَحَقُّ مَنْ تَزَيَّنُ لَهٗ - اَوْ مَنْ تَزَيَّنْتَ لَهٗ -

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا میں نے تمہیں پہننے کے لیے دو کپڑے نہیں دیئے تھے؟ میں نے کہا: جی ہاں! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں فلاں آدمی کے پاس بھیجوں تو کیا تم اسی طرح ایک کپڑا پہن کر چلے جاؤ گے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ اس کا زیادہ حقدار ہے اُس کے لیے تم آرائش کرو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک پایا جاتا ہے لیکن مفہوم یہی ہے)۔

1392 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَشْتَمِلُ فِي الثَّوْبِ؟ قَالَ: لَا التَّوَشُّحُ اَسْتَرُ، يَرُدُّ الْمَرْءُ اِزَارَهٗ عَلٰى فَرْجِهٖ مَرَّتَيْنِ، وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّاتَزِرَ بِهٖ فَيُصَلِّيَ فِيْهِ قَطُّ اِذَا صَغُرَ قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ رَجُلَانِ عَلَيْهِمَا اِزَارٌ وَعِنْدَهُمَا رِدَاءٌ وَّاحِدٌ فَقَامَا يُصَلِّيَانِ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَنْ يَّرْتَدِيَا ذٰلِكَ الرِّدَاءَ عَلَيْهِمَا جَمِيعًا وَعَلَيْهِمَا اِزَارُهُمَا اَوْ يَتَوَشَّحَانِ اِزَارَيْهِمَا وَيَدَعَانِ الرِّدَاءَ قَالَ: بَلْ يُصَلِّيَانِ فِيْ اِزَارَيْهِمَا، وَالرِّدَاءُ جَمِيعًا اَحَبُّ اِلَيَّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ ایک کپڑے کو اشتمال کے طور پر لپیٹ لیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! توشح زیادہ پردہ والی ہوتی ہے آدمی اپنے تہبند کو اپنی شرمگاہ پر دو مرتبہ لپیٹ لے وہ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی اس طرح تہبند باندھے اور اس میں نماز ادا کرے جبکہ وہ کپڑا کم ہے۔ میں نے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے اگر دو آدمی ہوں اور اُن دونوں کے پاس الگ تہبند ہوں لیکن دونوں کے پاس چادر ایک ہو اور پھر وہ دونوں نماز ادا کرنے لگیں تو آپ کے نزدیک یہ صورتِ حال زیادہ پسندیدہ ہوگی کہ وہ دونوں اُس چادر کو اپنے اوپر لپیٹ لیں یا یہ ہے وہ دونوں اپنے تہبند کے اندر نماز ادا کرلیں یا وہ اپنے تہبند کو توشح کے طور پر لپیٹیں اور چادر کو چھوڑ دیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ یہ ہے وہ دونوں اپنے تہبند اور چادر سمیت نماز ادا کریں۔

1393 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ الْحَكِيْمِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ صَامِتٍ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ شَمْلَةٍ، اَوْ بُرْدَةٍ عَقَدَهَا عَلَيْهِ

٭٭ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا کی تھی جسے آپ نے اپنے جسم پر باندھ لیا تھا۔

1394 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مِسْعَرٍ قَالَ: كَانَ يَقُوْلُ: اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ

Marfat.com

مُثْنِيًا عَلَى الْفَرْجِ فَلَا بَأْسَ

٭٭ معمر فرماتے ہیں: جب کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا کرے اور اُس نے اُسے اپنی شرمگاہ پر دُہرا کر کے باندھا ہوا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقَمِيصِ

باب: قمیص میں نماز ادا کرنا

1395 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ طَاوُسٍ، يُصَلِّي فِي جُبَّةٍ وَّلَيْسَ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَّلَا رِدَاءٌ فَسَأَلْتُهُ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَاهُ، كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي جُبَّةٍ وَّحْدَهَا، وَالْقَمِيصِ وَحْدَهُ إِذَا كَانَ لَا يَصِفُهُ

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کے صاحبزادے کو جُبّہ میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے کوئی تہبند نہیں باندھا ہوا تھا اور اُن کے جسم پر کوئی چادر نہیں تھی۔ میں نے اُن سے دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اُن کے والد اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ صرف جُبّہ پہن کر نماز ادا کرلیں یا قمیص پہن کر نماز ادا کرلیں' جبکہ وہ اُن کی صفت کو بیان نہ کرتی ہو (یعنی جسم کے اعضاء اُس سے ظاہر نہ ہوتے ہوں)۔

1396 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ إِذَا سُئِلَ عَنِ الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: أَكُلُّ إِنْسَانٍ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟ فَكَانَ يَقُولُ: يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الْجُبَّةِ وَحْدَهَا، وَالْقَمِيصِ وَحْدَهُ إِذَا كَانَ كَثِيفًا، وَإِذَا صَغُرَ الْإِزَارُ فَلَمْ يَبْلُغْ أَنْ يَّتَّشِحَهُ فَلْيَتَّزِرْهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: طاؤس سے جب ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کا سوال کیا جاتا تو وہ دریافت کرتے تھے: کیا ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟ وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی صرف جُبّہ پہن کر یا صرف قمیص پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے جبکہ وہ موٹی ہو' جب تہبند اتنا چھوٹا ہو کہ آدمی اُسے توشح کے طور پر لپیٹ سکے تو پھر آدمی کو اُسے تہبند کے طور پر پہن لینا چاہیے۔

1397 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْقَمِيصُ أُصَلِّي فِيهِ وَحْدَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِذَا كَانَ كَثِيفًا قَالَ: قُلْتُ: الْفَرْوُ أُصَلِّيْ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَمَا بَأْسُهُ قَدْ دُبِغَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں صرف قمیص میں نماز ادا کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ موٹی ہو' میں نے دریافت کیا: کیا میں صرف فرو پہن کر نماز ادا کرسکتا ہوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اُس کی دباغت ہوچکی ہو۔

1398 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ إِذَا كَانَ ضَيِّقًا لَا بَأْسَ بِهِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: آدمی ایک قمیص میں نماز ادا کرسکتا ہے جبکہ وہ تنگ ہو' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

Marfat.com

1399 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ الصَّبَّاحِ قَالَ: دَخَلَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ عَلَى عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَسَأَلَهُمَا: الرَّجُلُ يُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ: نَعَمْ، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَشُدَّ عَلٰى حَقْوَيْهِ شَيْئًا

✵✵ صباح بیان کرتے ہیں: عطاء اور مجاہد عبدالحمید بن عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے ان دونوں حضرات سے دریافت کیا: کیا آدمی ایک کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ مجاہد نے جواب دیا کہ مجھے یہ پسند ہے آدمی اپنے کولہوں پر بھی کوئی چیز باندھ لے۔

1400 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ رَجُلٍ، سَمَّاهُ، وَعَنْ اَبِيهِ: اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَمَّهُمْ فِي قَمِيصٍ لَيْسَ عَلَيْهِ اِزَارٌ وَلَا رِدَاءٌ، وَقَالَ جَابِرٌ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي قَمِيصٍ

✵✵ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے اُنہوں نے لوگوں کی امامت ایک قمیص پہن کرکی اُنہوں نے جسم پر کوئی چادر نہیں باندھی اور کوئی تہبند نہیں باندھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قمیص میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقَبَاءِ وَالسَّرَاوِيلِ

باب: قباء اور شلوار میں نماز ادا کرنا

1401 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الْقَبَاءِ وَاَنَا اَسْمَعُ: اَيُصَلِّي فِيهِ الْمَرْءُ وَحْدَهُ؟ فَقَالَ: الْقَبَاءُ مُفَرَّجٌ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ صَلَّى فِيهِ وَحْدَهُ وَلٰكِنْ لِيَتَزِرْ عَلَيْهِ، اَوْ تَحْتَهُ اِزَارٌ قُلْتُ لَهُ: اَفَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي السَّرَاوِيلِ وَحْدَهَا؟ فَقَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ غَيْرَهَا. وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَمْرٍو فِي ذٰلِكَ بَيَانٌ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء سے قباء کے بارے میں سوال کیا گیا' میں اسے سن رہا تھا' کیا آدمی صرف قباء پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے' اُنہوں نے جواب دیا: قباء کھلی ہوتی ہے' اگر ایسا نہ ہو تو آدمی اُسے پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے' تاہم آدمی کو تہبند بھی باندھنا چاہیے' یا اُس کے نیچے ازار (یعنی شلوار یا پاجامہ یا تہبند) ہونا چاہیے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: کیا آدمی صرف شلوار پہن کر نماز ادا کرسکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر اُسے شلوار کے علاوہ کچھ نہیں ملتا (تو کرسکتا ہے)۔

معمر نے اپنی سند کے ساتھ جو روایت نقل کی ہے' اُس میں بھی اسی بات کا بیان ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ لَا يَدْرِي اَطَاهِرٌ اَمْ لَا

باب: ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا جس کے بارے میں یہ پتا نہ ہو کہ کیا وہ پاک ہے یا نہیں؟

1402 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُصَلِّي فِي ثَوْبٍ اُعِرْتُهُ لَا اَدْرِي

Marfat.com

اَطَاهِرٌ اَمْ لَا؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایسے کپڑے میں نماز ادا کرسکتا ہوں' جسے میں نے عاریت کے طور پر لیا ہو اور مجھے یہ پتا نہ ہو کہ کیا وہ پاک ہے یا نہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1403 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: اِنِ اشْتَرَى رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَوْبًا مِنْ مُشْرِكٍ اَوِ اسْتَعَارَهُ فَلْيُصَلِّ فِيهِ، وَلَا يَغْسِلُهُ اِلَّا اَنْ يَعْرِفَ فِيهِ شَيْئًا

✵✵ سفیان ثوری فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جو مسلمان ہے وہ کسی مشرک شخص سے کوئی کپڑا خریدتا ہے یا اُسے عاریت کے طور پر لیتا ہے' تو وہ اُس کپڑے میں نماز ادا کرلے اور اُسے نہ دھوئے' البتہ اگر اُس کپڑے میں نجاست لگی ہوئی نظر آ جاتی ہے (تو حکم مختلف ہے)۔

1404 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ يَقُولُ: لَا بَاْسَ اَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبِ النَّصْرَانِيِّ وَالْمَجُوسِيِّ وَالْيَهُودِيِّ، اِلَّا اَنْ يَعْلَمَ فِيهِ شَيْئًا

✵✵ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ آدمی کسی عیسائی' مجوسی یا یہودی شخص کے کپڑے میں نماز ادا کرلے' البتہ اُسے اُس کپڑے میں کسی نجاست کا علم ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي السَّيْفِ وَالْقَوْسِ

باب: تلوار یا قوس لٹکا کر نماز ادا کرنا

1405 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ السَّيْفَ رِدَاءً

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ سمجھتے تھے کہ تلوار بھی چادر کی طرح ہے۔

1406 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: الْقَوْسُ رِدَاءٌ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: کمان' چادر ہے۔

1407 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يَجِدْ رِدَاءً يُصَلِّي فِيهِ طَرَحَ عَلٰى كَتِفَيْهِ - اَوْ قَالَ: عَلٰى عَاتِقِهِ عِقَالًا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ایک صحابی کو جب کوئی چادر نماز ادا کرنے کے لیے نہیں ملتی تھی تو وہ اپنے کندھوں پر (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے کندھے پر رسّی ڈال لیتے تھے۔

بَابُ السَّدْلِ

باب: سدل (کے طور پر کپڑے کو لٹکانا)

1408 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَاَيْتُ عَطَاءً، يَسْدُلُ ثَوْبَهُ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ

Marfat.com

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو سدل کے طور پر اپنا کپڑا لٹکاتے ہوئے دیکھا ہے جبکہ وہ اُس وقت نماز ادا کر رہے تھے۔

1409 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: لَا بَاْسَ بِالسَّدْلِ

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: سدل میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1410 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، كَرِهَ السَّدْلَ

✵✵ ابراہیم نخعی نے سدل کو مکروہ قرار دیا ہے۔

1411 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ النَّخَعِيِّ: اَنَّهُ كَانَ يَسْدُلُ

✵✵ عبدالرحمٰن بن اسود نخعی کے بارے میں منقول ہے وہ سدل کرتے تھے۔

1412 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: رَاَيْتُ الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ يَسْدُلَانِ عَلٰى قَمِيْصِهِمَا.

✵✵ ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں: میں نے حسن بصری اور ابن سیرین کو اپنے قمیصوں پر سدل کے طور پر کپڑا لٹکائے ہوئے دیکھا ہے۔

1413 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ رَاَى، الْحَسَنَ، وَابْنَ سِيرِيْنَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ

✵✵ معمر نے اُس شخص کے حوالے سے روایت نقل کی ہے جس نے حسن بصری اور ابن سیرین کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1414 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَلُفَّ الرَّجُلُ رِدَاءَهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ قَالَ: يَنْشُرُهُ

✵✵ مجاہد اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی چادر کو اپنے کندھوں پر لپیٹ لے وہ یہ فرماتے ہیں: آدمی کو اُسے پھیلانا چاہیے۔

1415 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيْفَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ سَدَلَ ثَوْبَهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَعَطَفَ ثَوْبَهُ عَلَيْهِ.

✵✵ امام عبدالرزاق امام ابوحنیفہ کے حوالے سے علی بن اقرم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کا گزر ایک شخص کے پاس سے ہوا جس نے اپنے کپڑے کو سدل کے طور پر لٹکایا ہوا تھا اور وہ شخص اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے وہ کپڑا اُس کے جسم پر لپیٹ دیا۔

1416 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي عَطِيَّةَ الْوَادِعِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ سفیان ثوری ایک شخص کے حوالے سے ابوعطیہ وادعی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے یہ نقل کرتے ہیں۔

1417 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ بِشْرِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، اَنَّ اَبَاهُ: كَرِهَ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: اَبُو عُبَيْدَةَ، وَكَانَ اَبِي يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْهُ

✵✵ ابوعبیدہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نماز میں سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ ابوعبیدہ فرماتے ہیں: میرے والد یہ ذکر کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

1418 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيِّ، عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ. اَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ فِي الصَّلَاةِ. قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا رَفَعَهُ.

✵✵ مجاہد نماز میں سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اُنہوں نے اس چیز کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

1419 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ، عَنْهُمَا اَنَّهُمَا يَكْرَهَانِهِ، مُجَاهِدٌ - اَحْسَبُهُ قَالَ: وَطَاوُسٌ -

✵✵ عبدالکریم نامی راوی نے ان دونوں حضرات کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' یہ دونوں اسے مکروہ قرار دیتے تھے' اُن میں سے ایک صاحب مجاہد ہیں اور دوسرے کے بارے میں میرا خیال ہے' وہ طاؤس ہیں۔

1420 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السَّدْلَ

✵✵ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

1421 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ اِلَّا اَنْ يُمْسِكَ بِطَرَفَيْهِ.

قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَرَاَيْتُ الثَّوْرِيَّ اِذَا صَلَّى ضَمَّ طَرَفَيِ الثَّوْبِ بِيَدِهِ اِلَى صَدْرِهِ

✵✵ امام ابوحنیفہ نے حماد بن ابوسلیمان کے حوالے سے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے' البتہ اگر اُس کے دونوں کناروں کو پکڑ لیا جائے (یا باندھ لیا جائے) تو حکم مختلف ہوگا۔

امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو دیکھا ہے' جب وہ نماز ادا کرتے تھے تو وہ اپنے کپڑے کے دونوں کناروں کو اپنے ہاتھ کے ذریعہ اپنے سینہ پر ایک دوسرے سے ملا لیتے تھے۔

1422 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَرِهَ السَّدْلَ

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے۔

1423 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ

Marfat.com

اَبِی طَالِبٍ قَالَ: رَاَی قَوْمًا سَادِلِینَ فَقَالَ: كَاَنَّهُمُ الْيَهُودُ خَرَجُوا مِنْ فِهْرِهِمْ. قُلْنَا لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ: مَا فِهْرُهُمْ؟ قَالَ: كَنَائِسُهُمْ

❋❋ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے اُنہوں نے کچھ لوگوں کو سدل کے طور پر کپڑے لٹکائے ہوئے دیکھا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ لوگ گویا کہ یہود ہیں جو اپنے ''فہر'' سے نکلے ہیں۔

راوی کہتے ہیں: ہم نے امام عبدالرزاق سے دریافت کیا: اُن کے فہر سے مراد کیا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: اُن کے عبادت خانے۔

1424 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: اِذَا يَرَاى الْاِسْبَالَ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيُسَرِّحْ عَلَيْهِ رِدَاءَهُ. فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِطَاوُسٍ فَقَالَ: ذٰلِكَ خَيْرٌ وَاَحْسَنُ

❋❋ مجاہد کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب وہ کسی شخص کو نماز کے دوران کپڑا لٹکائے ہوئے دیکھتے تو اُس کی چادر کو اُس پر لوٹا دیتے تھے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ طاؤس سے کیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ بہتر اور عمدہ ہے۔

1425 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: رَاَيْتُ طَاوُسًا، يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ رِدَاءَهُ تَحْتَ عَضُدِهِ

❋❋ ابراہیم بن میسرہ فرماتے ہیں: میں نے طاؤس کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنی چادر اپنے بازو کے نیچے رکھی ہوئی تھی۔

1426 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ: اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَاْسًا اَنْ يَسْدُلَ الرَّجُلُ اِذَا كَانَ عَلَيْهِ قَمِيصٌ، فَاَمَّا اِذَا كَانَ عَلَيْهِ اِزَارٌ فَلَا يَسْدُلُ

❋❋ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی نے سدل کیا ہوا ہو جبکہ اُس کے جسم پر قمیص موجود ہو' لیکن اگر اُس نے صرف شلوار پہنی ہوئی ہو تو پھر وہ سدل نہیں کرے گا۔

1427 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: - اَحْسَبُهُ عَامِرًا الْاَحْوَلَ -، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِی رَبَاحٍ: اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ السَّدْلَ وَيَرْفَعُ فِي ذٰلِكَ حَدِيثًا، ثُمَّ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

❋❋ عطاء بن ابی رباح کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سدل کو مکروہ قرار دیتے تھے اور اس بارے میں ایک مرفوع حدیث بھی نقل کرتے تھے' اُنہوں نے اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر کیا۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ، وَيَعْرَقُ فِيهِ الْجُنُبُ

باب: ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا جس کو پہن کر آدمی نے صحبت کی ہو یا جس میں کسی جنبی شخص کو پسینہ آیا ہو

1428 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي

Marfat.com

يَعْرَقُ فِيهِ الْجُنُبُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ اُس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے جس میں جنبی شخص کو پسینہ آیا ہو۔

1429 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ اَيُصَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ؟ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ جَامَعْتُ فِي ثَوْبِي الَّذِي عَلَيَّ الْبَارِحَةَ وَاَنَا اُصَلِّي فِيهِ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا: کیا آپ ایسے کپڑے میں نماز ادا کر لیتے ہیں جس میں آپ نے صحبت کی ہو؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے گزشتہ رات اپنے اسی کپڑے میں صحبت کی تھی اور پھر میں نے اسے پہن کر نماز بھی ادا کر لی۔

1430 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُصَلَّى فِي الثَّوْبِ الَّذِي يَعْرَقُ فِيهِ الْجُنُبُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس بارے میں کوئی حرج نہیں ہے اُسی کپڑے کو پہن کر نماز ادا کر لی جائے جس میں جنبی شخص کو پسینہ آیا تھا۔

1431 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ. عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُصِيبُ الْمَرْاَةَ فِي الثَّوْبِ فَيَعْرَقُ فِيهِ فَقَالَتْ: قَدْ كَانَتِ الْمَرْاَةُ اِذَا كَانَ ذٰلِكَ تُعِدُّ خِرْقَةً اَوِ الْخِرَقَ فَتَمْسَحُ بِهِ، وَيَمْسَحُ بِهِ الرَّجُلُ وَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا - تَعْنِي اَنْ يُصَلِّيَ فِيهِ -

✵✵ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو کسی کپڑے کو پہن کر اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے اور پھر اُسے اُس کپڑے میں پسینہ آ جاتا ہے۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پہلے زمانہ میں اس طرح کی صورتِ حال کے لیے عورتیں ایک کپڑا رکھتی تھیں جس کے ذریعہ وہ اپنے جسم اور آدمی کے جسم کو پونچھ لیتی تھیں اور اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں۔ یعنی اس بارے میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھیں کہ اُس کپڑے میں نماز ادا کی جائے۔

1432 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ اُمِّ الْهُذَيْلِ، اَنَّ عَائِشَةَ، سُئِلَتْ عَنِ الثَّوْبِ تَعْرَقُ فِيهِ الْحَائِضُ فَقَالَتْ: لَا بَاْسَ بِهِ - تَعْنِي اَنْ تُصَلِّيَ فِيهِ -

✵✵ اُم ہذیل بیان کرتی ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے کپڑے کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں حیض والی عورت کو پسینہ آ جاتا ہے تو اُنہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ اُس کپڑے میں نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1433 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُصَلِّيَ فِي شِعَارِ الْمَرْاَةِ. قَالَ: وَسَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ

Marfat.com

عُرْوَةَ يُحَدِّثُ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَكْرَهُ اَنْ يُصَلّٰى فِيهِ

٭٭ معاذہ عدویہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے عورت کی چادر پر نماز ادا کی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ہشام بن عروہ کو اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے وہ بھی ایسی چادر میں نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھتی تھیں۔

1434 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْمَرْءُ يُصِيبُ اَهْلَهُ، ثُمَّ يَلْبَسُ ثَوْبَهُ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ فَلَعَلَّ ثَوْبَهُ اَنْ يُصِيبَهُ مِنَ الْمَنِيِّ شَيْءٌ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ لِلصَّلَاةِ فَيَجِفُّ فِي ذٰلِكَ الثَّوْبِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے پھر وہ اپنے اُسی کپڑے کو پہن لیتا ہے اور اپنی شرمگاہ کو دھولیتا ہے تو ہوسکتا ہے اُس کے کپڑے پر منی میں سے کوئی چیز لگ گئی ہو پھر وہ نماز کے لیے وضو کرتا ہے اور وہ کپڑا خشک ہو جاتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1435 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اَضَعُ الْمُصْحَفَ عَلٰى فِرَاشِي، اُجَامِعُ عَلَيْهِ، وَاَحْتَلِمُ عَلَيْهِ، وَاَعْرَقُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھے بتایا کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا میں اپنا قرآنِ مجید اُس بچھونے پر رکھ سکتا ہوں جس پر میں صحبت کرتا ہوں یا جس پر مجھے احتلام ہوا تھا یا جس پر مجھے پسینہ آیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1436 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: لَيْسَ عَلٰى ثَوْبِ الْحَائِضِ وَالْجُنُبِ غُسْلٌ، وَلَا رَشٌّ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: حیض والی عورت اور جنبی شخص کے کپڑے کو دھونا یا اُس پر پانی چھڑکنا لازم نہیں ہے۔

بَابُ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الْمَنِيُّ

باب: جس کپڑے پر منی لگ جائے

1437 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ: اِنْ لَمْ تَقْذَرْهُ فَاَمِطْهُ بِاِذْخِرَةٍ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کپڑے پر منی لگنے کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اگر وہ تمہیں ناگوار نہیں ہوتی تو تم

Marfat.com

اذخر کے ذریعہ اُسے پونچھ لو۔

1438 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي يَعْنِي عَطَاءً، - سَقَطَ عَطَاءٌ مِنْ كِتَابِ ابْنِ الْاَعْرَابِيِّ -، اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: اِذَا احْتَلَمْتَ فِي ثَوْبِكَ فَامِطْهُ بِاِذْخِرَةٍ اَوْ خِرْقَةٍ، وَلَا تَغْسِلْهُ اِنْ شِئْتَ اِلَّا اَنْ تَقْذَرَ اَوْ تَكْرَهَ اَنْ يُرَى فِي ثَوْبِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: جب تمہیں اپنے کپڑے میں احتلام ہو جائے تو تم اُسے کسی اذخر (گھاس) یا کسی کپڑے کے ذریعہ پونچھ لو اور اگر چاہو تو اُسے نہ دھوؤ' البتہ اگر یہ چیز تمہیں گندی لگتی ہے' یا تم اسے ناپسند کرتے ہو کہ وہ تمہارے کپڑے پر دکھائی دے (تو حکم مختلف ہے' اُس وقت تم اُسے دھو سکتے ہو)۔

1439 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: اَرْسَلَتْ عَائِشَةُ اِلٰى ضَيْفٍ لَهَا تَدْعُوْهُ فَقَالُوْا لَهَا: هُوَ يَغْسِلُ جَنَابَةً فِي ثَوْبِهِ، فَقَالَتْ: وَلِمَ يَغْسِلُهُ لَقَدْ كُنْتُ اَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٭٭ ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ایک مہمان کو پیغام بھجوایا اور اُسے بلوایا تو لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ وہ اپنے کپڑے پر لگی ہوئی جنابت کی منی کو دھو رہا ہے' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ اُسے کیوں دھو رہا ہے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے میں اسے (یعنی منی کو) کھرچ دیا کرتی تھی۔

1440 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تُمِيْطُ الْمَنِيَّ بِاِذْخِرَةٍ، اَوْ حَجَرٍ عَنْ ثَوْبِكَ

٭٭ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم اذخر (گھاس) یا پتھر کے ذریعہ اپنے کپڑے سے منی کو صاف کر سکتے ہو۔

بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ وَلَا يُعْرَفُ مَكَانُهُ

باب: منی کا کپڑے پر لگ جانا' جبکہ اُس کی جگہ کا پتا نہ چل سکے

1441 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ ابْنِ اَخِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: اَنَا سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: اِذَا عَلِمْتَ اَنْ قَدِ احْتَلَمْتَ فِي ثَوْبِكَ، وَلَمْ تَدْرِ اَيْنَ هُوَ، فَاغْسِلِ الثَّوْبَ كُلَّهُ، فَاِنْ لَمْ تَدْرِ اَصَابَهُ اَوْ لَمْ يُصِبْهُ فَانْضَحْهُ بِالْمَاءِ نَضْحًا.

٭٭ طلحہ بن عبداللہ' جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے بھتیجے ہیں' وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تمہیں یہ پتا چلے کہ تمہیں اپنے اس کپڑے میں احتلام ہو گیا ہو اور تمہیں یہ پتا نہ چل سکے کہ وہ منی کہاں لگی ہے؟ تو تم اپنے پورے کپڑے کو دھوؤ' کیونکہ تم یہ بات نہیں جانتے کہ پانی اُس جگہ تک پہنچا ہے یا نہیں پہنچا' اور تم اُس پر پانی اچھی طرح چھڑکو۔

1442 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَهُ.

Marfat.com

✳✳ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1443 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

✳✳ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

1444 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ. قَالَ الْحَسَنُ: فَاِنِ اسْتَيْقَنْتَ اَنَّهُ فِيْ نَاحِيَةٍ مِنَ الثَّوْبِ غَسَلْتَ تِلْكَ النَّاحِيَةَ وَرَشَشْتَ النَّاحِيَةَ الْاُخْرٰى

✳✳ حسن بصری فرماتے ہیں: اگر تمہیں اس بات کا یقین ہو کہ یہ کپڑے کے ایک کونے پر ہے تو تم اُسے دھولو اور دوسرے کونے پر پانی چھڑک لو۔

1445 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، حَدَّثَهُ اَنَّهُ: اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، وَاَنَّ عُمَرَ عَرَّسَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ قَرِيْبًا مِنَ الْمِيَاهِ، فَاحْتَلَمَ فَاسْتَيْقَظَ، وَقَدْ كَادَ اَنْ يُصْبِحَ فَرَكِبَ، وَكَانَ الرَّفْعُ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَلَسَ عَلَى الْمَاءِ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنَ الْاِحْتِلَامِ حَتّٰى اَسْفَرَ، فَقَالَ عَمْرٌو: اَصْبَحْتَ وَمَعَنَا ثِيَابٌ اَلْبَسُهَا وَدَعْ ثَوْبَكَ يُغْسَلُ، فَقَالَ عُمَرُ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا عَمْرُو، لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ الثِّيَابَ اَفَكُلُّ النَّاسِ يَجِدُوْنَ الثِّيَابَ؟ فَوَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً، لَا بَلْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَ

✳✳ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے یحییٰ بن عبدالرحمٰن کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ وہ کچھ سواروں کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عمرہ کرنے کے لیے گئے' اُن لوگوں میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' راستے میں کسی جگہ کسی پانی کے چشمے کے قریب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑاؤ کیا' اُنہیں احتلام ہوا' جب وہ بیدار ہوئے تو صبح ہونے کے قریب تھی' پھر وہ سوار ہوئے اور پانی کے پاس آئے' پانی کے پاس آ کر اُنہوں نے احتلام کا نشان دیکھا' اس دوران روشنی ہو چکی تھی' اس پر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: جناب! صبح ہو چکی ہے' ہمارے پاس اور بھی کپڑے ہیں آپ وہ پہن لیں اور اپنے کپڑے کو دھونے کے لیے چھوڑ دیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو! تم پر حیرانگی ہوتی ہے' تمہارے پاس تو اور کپڑے ہیں' کیا سب لوگوں کے پاس اور کپڑے ہوں گے' اللہ کی قسم! اگر میں ایسا کر لیتا تو یہ چیز معمول بن جاتی' جی ہاں! مجھے جس جگہ (منی کا نشان) نظر آئے گا میں اُسے دھولوں گا' اور جہاں نظر نہیں آئے گا وہاں پانی چھڑک لوں گا۔

1446 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، اَنَّ عُمَرَ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ، فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ: اَتَرَوْنَا نُدْرِكُ الْمَاءَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ؟ قَالُوْا: نَعَمْ، فَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَدْرَكَ فَاغْتَسَلَ وَجَعَلَ يَغْسِلُ مَا رَاٰى مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ ثَوْبِهِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: لَوْ لَبِسْتَ ثَوْبًا غَيْرَ هٰذَا وَصَلَّيْتَ؟ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِنْ وَجَدْتَ ثَوْبًا وَجَدَهُ كُلُّ اِنْسَانٍ اِنِّيْ لَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً وَلٰكِنِّيْ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ، وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَهُ

Marfat.com

✵✵ یحییٰ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہوگئی' وہ اُس وقت سفر کررہے تھے' جب صبح کا وقت ہوا تو اُنہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ سورج نکلنے سے پہلے ہم پانی تک پہنچ جائیں گے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو ان حضرات نے سفر تیز کردیا یہاں تک کہ وہ پانی تک پہنچ گئے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور اپنے کپڑے پر جس جگہ اُنہیں جنابت کا نشان نظر آرہا تھا اُسے دھونا شروع کیا تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر آپ اس کی بجائے کوئی دوسرا کپڑا پہن کر نماز پڑھادیں (تو مناسب ہوگا)۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اگر آپ کے پاس اور کپڑا ہے' تو ہر ایک کے پاس دوسرا کپڑا ہوگا' اگر میں نے ایسا کیا تو یہ چیز معمول بن جائے گی' لیکن میں اُس جگہ کو دھوؤں گا جہاں پر مجھے (منی کا نشان) نظر آتا ہے اور اُس جگہ پر پانی چھڑک لوں گا' جہاں مجھے وہ نشان نظر نہیں آتا۔

1447 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْ كَانَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ وَّلَيْسَ مَعَهُ مَاءٌ فَاَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَقَالَ: اَتَرَوْنَا لَوْ رَفَعْنَا نُدْرِكُ الْمَاءَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ؟ فَاغْتَسَلَ عُمَرُ، وَاَخَذَ يَغْسِلُ مَا اَصَابَ ثَوْبَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ - اَوِ الْمُغِيرَةُ -: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَوْ صَلَّيْتَ فِي هٰذَا الثَّوْبِ؟ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَمْرٍو - اَوِ الْمُغِيرَةِ - اَتُرِيدُ اَنْ لَا اُصَلِّيَ فِي ثَوْبٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ؟ فَيُقَالُ: اِنَّ عُمَرَ لَمْ يُصَلِّ فِي ثَوْبٍ اَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ، لَا بَلِ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ، وَاَرُشُّ مَا لَمْ اَرَ

✵ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی ہے جو ایک سفر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' ان لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جنابت لاحق ہوگئی تو اُنہوں نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے! اگر ہم تیزی سے سفر کرتے رہیں' تو سورج نکلنے سے پہلے پانی تک پہنچ جائیں گے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غسل کیا اور اُن کے کپڑے پر جو جنابت کا نشان لگا ہوا تھا اُسے دھونے لگے' تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے یا شاید حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر آپ اس (دوسرے) کپڑے میں نماز ادا کرلیں (تو مناسب ہوگا)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو کے صاحبزادے! (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اے مغیرہ! کیا آپ یہ چاہتے ہیں' میں ایسے کپڑے میں نماز ادا نہ کروں جس پر جنابت (یعنی منی) لگ چکی تھی اور پھر یہ بات کہی جائے گی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تو اُس کپڑے میں نماز ہی ادا نہیں کی تھی جس پر جنابت لگی ہوئی تھی' جی نہیں! جس جگہ یہ نظر آئے گی اُسے میں دھوؤں گا' اور جس جگہ نظر نہیں آئے گی وہاں پانی چھڑک دوں گا۔

1448 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَعَرَّسَ قَرِيبًا مِنْ بَعْضِ الْمِيَاهِ، فَاحْتَلَمَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ اَصْبَحَ فَلَمْ يَجِدْ فِي الرَّكْبِ مَاءً فَرَكِبَ، وَكَانَ الرَّفْعُ حَتّٰى جَاءَ الْمَاءَ فَجَلَسَ عَلَى الْمَاءِ يَغْسِلُ مَا فِي ثَوْبِهِ مِنَ الْاِحْتِلَامِ فَلَمَّا اَسْفَرَ، قَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: اَصْبَحْتَ دَعْ ثَوْبَكَ يُغْسَلُ، وَالْبَسْ بَعْضَ ثِيَابِنَا فَقَالَ: وَاعَجَبًا لَكَ يَا عَمْرُو لَئِنْ كُنْتَ تَجِدُ الثِّيَابَ اَفَكُلُّ الْمُسْلِمِينَ يَجِدُوْنَ

Marfat.com

الثِّيَابَ؟ فَوَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتُهَا لَكَانَتْ سُنَّةً، بَلِ اَغْسِلُ مَا رَاَيْتُ، وَاَنْضَحُ مَا لَمْ اَرَ

✽✽ یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ کچھ دوسرے لوگوں کے ہمراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ عمرہ کرنے کے لیے گئے' اُن دوسرے لوگوں میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے' رات کو کسی وقت اُنہوں نے پانی کے قریب کسی جگہ پڑاؤ کر لیا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو احتلام ہو گیا جب وہ بیدار ہوئے تو صبح ہو چکی تھی اور اُن کے ساتھیوں میں سے کسی کے پاس پانی نہیں تھا' حضرت عمر رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور تیزی سے چلتے ہوئے پانی تک پہنچ گئے' پھر وہ پانی کے کنارے بیٹھے اور اُنہیں اپنے کپڑے پر جس جگہ احتلام کا نشان نظر آیا تھا اُسے دھونے لگے' جب صبح اچھی طرح روشن ہو گئی تو حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: جناب صبح ہو چکی ہے' آپ اپنے کپڑے کو دھونے کو چھوڑیں اور ہمارے کپڑوں میں سے کوئی دوسرا کپڑا پہن لیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمرو! تم پر حیرانگی ہوتی ہے' اگر تمہارے پاس اور کپڑے ہیں' تو کیا سب مسلمانوں کے پاس اور کپڑے ہیں' اللہ کی قسم! اگر میں نے ایسا کیا تو یہ چیز معمول بن جائے گی' جی نہیں! بلکہ میں اُس جگہ کو دھوؤں گا جہاں مجھے (منی کا نشان) نظر آتا ہے اور اُس جگہ پر پانی چھڑک لوں گا جہاں مجھے وہ نظر نہیں آتا۔

1449 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اِذَا احْتَلَمْتَ فِيْ ثَوْبِكَ فَلَمْ تَعْلَمْ مَكَانَهُ فَارْشُشْهُ بِالْمَاءِ

✽✽ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: جب تمہیں اپنے کپڑے میں احتلام ہو جائے اور تمہیں اُس کی جگہ کا پتا نہ چلے تو تم اُس پر پانی چھڑک دو۔

1450 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کپڑے پر جنابت لاحق نہیں ہوتی۔

1451 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَلَا يُعْلَمُ مَكَانُهُ قَالَ: يُنْضَحُ الثَّوْبُ

✽✽ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما منی کے کپڑے پر لگ جانے کے بارے میں بیان کرتے ہیں جس کی جگہ کا پتا نہ چل سکے' وہ فرماتے ہیں: پورے کپڑے پر پانی چھڑک لیا جائے۔

1452 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: الْقَيْحُ وَالدَّمُ وَالْبَوْلُ وَالْمَذْيُ يُصِيبُ الثَّوْبَ سَوَاءٌ كُلُّهُ، حُكَّهُ، ثُمَّ ارْشُشْهُ بِالْمَاءِ

✽✽ عطاء فرماتے ہیں: پیپ یا خون یا پیشاب یا مذی کپڑے پر لگ جائیں' تو ان سب کا حکم برابر ہے' ان کو کھرچ لیا جائے گا' اور پھر پانی چھڑک لیا جائے گا۔

Marfat.com

بَابُ الدَّمِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: کپڑے پر خون لگ جانا

1453 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: الرَّجُلُ يَرَى فِي ثَوْبِهِ الدَّمَ الْقَلِيلَ اَوِ الْكَثِيرَ فَقَالَ: اَخْبَرَنِي سَالِمٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَنْصَرِفُ لِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ، ثُمَّ يَبْنِي عَلَى مَا قَدْ صَلَّى اِلَّا اَنْ يَتَكَلَّمَ فَيُعِيدُ

✸✸ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے دریافت کیا: ایک شخص اپنے کپڑے پر تھوڑا یا زیادہ خون لگا ہوا دیکھ لیتا ہے' تو زہری نے بتایا کہ سالم نے مجھے یہ بات بتائی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دونوں صورتوں میں' خواہ وہ کم ہو یا زیادہ ہو' نماز ختم کر دیتے تھے اور پھر (اُسے دھو کر آنے کے بعد) اُسی پر بنا کرتے تھے جو نماز وہ پہلے ادا کر چکے ہوتے تھے' البتہ اگر وہ درمیان میں کلام کر لیتے تو پھر دوبارہ نماز ادا کرتے تھے۔

1454 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ لِلثَّوْبِ مِنْ غُسْلٍ؟ فَاِنَّكَ اَخْبَرْتَنِي، عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحُكُّ الدَّمَ حَتَّى قَالَ: فَحَسْبُهُ ذٰلِكَ قُلْتُ: فَالدَّمُ وَالْقَيْحُ وَكُلُّ شَيْءٍ عَلَى نَحْوِ ذٰلِكَ اِذَا حُكَّ فَحَسْبُهُ قَالَ: نَعَمْ حُكَّهُ، ثُمَّ انْضَحْهُ وَحَسْبُكَ قُلْتُ لَهُ: حَكَكْتُ الدَّمَ مِنْ ثَوْبِي فَغَلَبَنِي لَا يَخْرُجُ قَالَ: فَارْشُشْ عَلَيْهِ وَحَسْبُهُ، وَاِنْ لَمْ تَغْسِلْهُ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کپڑے کو دھونا لازم ہوگا کیونکہ آپ نے مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بیان کی ہے' وہ خون کو کھرچ دیتی تھیں یہاں تک کہ اُنہوں نے یہ کہا کہ یہ کافی ہوتا ہے۔ تو میں نے جواب دیا: اس صورت میں خون اور پیپ اور اس طرح کی ہر چیز کا حکم یہی ہوگا کہ جب آپ اسے کھرچ دیں گے تو یہ کافی ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تم اُسے کھرچ دو' پھر اُس پر پانی چھڑک دو' یہ تمہارے لیے کافی ہوگا۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: میں اپنے کپڑے سے خون کو کھرچ دیتا ہوں لیکن وہ مجھ پر غالب آ جاتا ہے اور مکمل طور پر نہیں نکلتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: تم اس پر پانی چھڑک دو' یہ کافی ہے (اگر تم اُسے نہیں بھی دھوتے تو کوئی حرج نہیں ہے)۔

1455 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَاَلَ اِنْسَانٌ عَطَاءً فَقَالَ: فِي ظَهْرِي جِلْدٌ فِيهِ قُرُوحٌ قَدْ مَلَا قَيْحُهَا ثِيَابِي، وَعَنَّانِي الْغُسْلُ، فَقَالَ: اَمَا تَقْدِرُ اَنْ تَجْعَلَ عَلَيْهِ ذَرُورًا يُجِفُّهَا؟ قَالَ: لَا قَالَ: فَصَلِّ وَلَا تَغْسِلْ ثَوْبَكَ فَاللّٰهُ اَعْذَرُ بِالْعُذْرِ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا' اُس نے کہا: میری پشت پر موجود جلد میں بہت سے دانے نکلے ہوئے ہیں' جن کی پیپ میرے کپڑوں پر لگ جاتی ہے اور یہ چیز مجھے غسل کرنے میں بھی دقت کا باعث ہوتی ہے' تو عطاء نے کہا: کیا تم اس بات پر قادر نہیں ہو کہ تم اُس پر بھوسہ لگا دو' جو اسے خشک کر دے! اُس نے جواب دیا: جی نہیں! تو عطاء نے فرمایا: تم

Marfat.com

نماز ادا کرو اور اپنے کپڑے نہ دھوؤ' کیونکہ اللہ تعالیٰ عذر والے شخص کے عذر کو قبول کرتا ہے۔

1456 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: فِي الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ قَالَ: إِنْ كَانَ فَاحِشًا انْصَرَفَ، وَإِنْ كَانَ قَلِيلًا لَمْ يَنْصَرِفْ قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: مَوْضِعُ الدِّرْهَمِ فَاحِشٌ

❀❀ قتادہ فرماتے ہیں: جب کپڑے پر خون لگ جائے تو اگر وہ زیادہ ہو تو تم نماز ختم کر دو اور اگر وہ تھوڑا ہو تو نماز ختم نہ کرو۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے' ایک درہم جتنی جگہ' زیادہ شمار ہوگی۔

1457 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَرَى بِدَمِ الْبَرَاغِيثِ بَأْسًا.

❀❀ حسن بصری فرماتے ہیں: پسو کے خون میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1458 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری سے منقول ہے۔

1459 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِدَمِ الْبَرَاغِيثِ بَأْسًا

❀❀ امام شعبی پسو کے خون میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

1460 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ دَمِ الْبَرَاغِيثِ فِي الثَّوْبِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ

❀❀ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن سے کپڑے پر پسو کے خون کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1461 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِدَمِ الْبَرَاغِيثِ بَأْسًا.

❀❀ ابن جریج' عطاء کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ پسو کے خون میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

1462 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ مِثْلَهُ

❀❀ یہی روایت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے منقول ہے۔

1463 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ دَمِ الْبَرَاغِيثِ فِي ثَوْبٍ، فَقَالَ: اغْسِلْ مَا اسْتَطَعْتَ

❀❀ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے کپڑے پر پسو کے خون کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تم سے جہاں تک ہو سکے اُسے دھو لو۔

1464 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا الْقَيْحُ بِمَنْزِلَةِ الدَّمِ

Marfat.com

٭٭ حسن بصری اور قتادہ یہ فرماتے ہیں: پیپ کا حکم خون کی مانند ہے۔

1465 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ نُعْمَانَ بْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِیْهِ: اَنَّهٗ کَانَ اِذَا صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّفِیْهِ دَمٌ لَمْ یُعِدِ الصَّلَاةَ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب وہ کسی ایسے کپڑے میں نماز ادا کرتے جس پر خون لگا ہوا ہوتا تو وہ اُس نماز کو دُہراتے نہیں تھے۔

1466 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ، وَغَیْرِهٖ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: کَانَ عَلٰی عَلْقَمَةَ بُرْدٌ - اَوْ قَالَ: ثَوْبًا - فِیْهِ اَثَرُ دَمٍ قَدْ غُسِلَ، فَلَمْ یَذْهَبْ وَکَانَ یُصَلِّیْ فِیْهِ فَقِیْلَ لَهٗ: لَوْ وَضَعْتَهٗ وَلَبِسْتَ غَیْرَهٗ فَقَالَ: اِنَّ مِمَّا حُبِّبَ اِلَیَّ الصَّلَاةُ فِیْهِ اِنِّیْ اَرٰی دَمَ مِعْضَدٍ فِیْهِ قَالَ: کُنَّا مُحَاصِرِیْنَ قَصْرًا بِاَذْرِبِیْجَانَ فَرُمِیَ بِحَجَرٍ فَاَصَابَهٗ فَشَجَّهٗ وَسَالَ الدَّمُ عَلٰی وَجْهِهٖ، فَاَقْسَمْتُ عَلَیْهِ فَاَخَذَ بُرْدِیْ هٰذَا فَاعْتَجَرَ بِهٖ وَجَعَلَ یَمْسَحُ الدَّمَ وَیَقُوْلُ: وَاللّٰهِ اِنَّهَا لَصَغِیْرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی یُبَارِکُ فِی الصَّغِیْرَةِ قَالَ: وَاِنَّ هَامَتَهٗ فُلِقَتْ بِالسَّیْفِ قَالَ فَمَاتَ مِعْضَدٌ مِنْ جُرْحِهٖ ذٰلِکَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: علقمہ کے جسم پر ایک چادر تھی یا ایک کپڑا تھا جس پر خون کا نشان موجود تھا' انہوں نے اسے دھویا لیکن وہ ختم نہیں ہوا تو انہوں نے اُس کپڑے میں نماز ادا کر لی۔ اُن سے کہا گیا: اگر آپ اسے اُتار دیتے اور اس کی جگہ دوسرا کپڑا پہن لیتے (تو یہ مناسب ہوتا)۔ تو انہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند آئی کہ میں اس کپڑے میں نماز ادا کروں کیونکہ میں نے اس میں ایک ایسا خون دیکھا ہے جو اس میں رچا بسا ہوا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے آذر بائیجان کے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا' اسی دوران ایک تیر آکر انہیں لگا تو وہ زخمی ہو گئے' اُن کا خون چہرے پر بہنے لگا' میں نے اُنہیں واسطہ دیا تو اُنہوں نے میری یہ والی چادر لی اور اُسے سر پر لپیٹ لیا' اُنہوں نے خون کو پونچھنا شروع کیا اور یہ کہا: اللہ کی قسم! یہ بہت تھوڑا سا ہے اور اللہ تعالیٰ تھوڑی چیز میں بھی برکت دے دیتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اُس وقت اُن کا سر تلوار کے ذریعہ زخمی ہو گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اُن کا انتقال ایسے عالم میں ہوا کہ اُنہوں نے اپنے زخم کو باندھا ہوا تھا۔

1467 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ فِی الثَّوْبِ یُصِیْبُهُ الدَّمُ قَالَ: اِنْ کَانَ فَاحِشًا انْصَرَفَ، وَاِنْ کَانَ قَلِیْلًا لَمْ یَنْصَرِفْ وَکَانَ یَقُوْلُ: مَوْضِعُ الدِّرْهَمِ فَاحِشٌ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: جب کپڑے پر خون لگ جائے تو اگر وہ زیادہ ہو تو آدمی نماز ختم کر دے گا' اور اگر وہ تھوڑا ہو تو نماز ختم نہیں کرے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: ایک درہم جتنی جگہ زیادہ شمار ہوتی ہے۔

1468 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ حَمَّادٍ قَالَ: اِذَا کَانَ مَوْضِعُ الدِّرْهَمِ فِیْ ثَوْبِکَ فَاَعِدِ الصَّلَاةَ

Marfat.com

✵✵ حماد فرماتے ہیں: جب تمہارے کپڑے پر ایک درہم جتنی جگہ (پرنجاست لگی ہوئی ہو) تو تم نماز دوبارہ ادا کرو گے۔

1469 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: لَقَدْ صَلَّيْتُ فِي ثَوْبِي هٰذَا مِرَارًا فِيهِ دَمٌ فَنَسِيتُ اَنْ اَغْسِلَهُ

✵✵ عطاء خراسانی بیان کرتے ہیں: عطاء بن ابی رباح نے مجھ سے کہا: میں نے اپنے اس کپڑے میں کئی مرتبہ نماز ادا کی ہے جبکہ اس میں خون لگا ہوا اور مجھے اس کو دھونا بھول چکا تھا۔

1470 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: رَاَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ خَلَعَ قَمِيصَهُ فِي دَمٍ فَنَسِيتُ اَنْ اَغْسِلَهُ رَاَى فِيهِ. قَالَ مَعْمَرٌ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَنْصَرِفُ اِذَا رَاَى فِي ثَوْبِهِ الدَّمَ

✵✵ زہری فرماتے ہیں: میں نے قاسم بن محمد کو دیکھا' انہوں نے خون لگی ہوئی قمیص کو اُتارا اور پھر میں یہ بھول گیا کہ میں وہ دھولوں جہاں میں نے خون دیکھا تھا۔

معمر بیان کرتے ہیں: حسن بصری جب اپنے کپڑے میں خون دیکھتے تھے تو نماز ختم کر دیتے تھے۔

بَابُ بَوْلِ الْخُفَّاشِ

باب: چمگادڑ کے پیشاب کا حکم

1471 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُرَيْثٍ قَالَ: سُئِلَ الشَّعْبِيُّ، عَنْ بَوْلِ الْخُفَّاشِ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَرَ بِهِ بَاْسًا

✵✵ حریث بیان کرتے ہیں: امام شعبی سے مسجد میں چمگادڑ کے پیشاب کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو انہوں نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

1472 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اِسْرَائِيلَ بْنِ مُوسَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ سِيرِينَ فَسَقَطَ عَلَيْهِ بَوْلُ الْخُفَّاشِ فَنَضَحَهُ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ اَرَى النَّضْحَ شَيْئًا حَتَّى بَلَغَنِي عَنْ سِتَّةٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ اسرائیل بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: میں ابن سیرین کے ساتھ مسجد میں موجود تھا' ان کے جسم پر چمگادڑ کا پیشاب گر گیا' انہوں نے اس پر پانی چھڑک لیا اور بولے: میں پانی چھڑکنے کا قائل اُس وقت تک نہیں ہوا' جب تک نبی اکرم ﷺ کے چھ اصحاب کے بارے میں مجھے یہ روایت نہیں پہنچ گئی (کہ اس طرح کی صورت حال میں وہ بھی اسی طرح کرتے تھے)۔

بَابُ خُرْءِ الدَّجَاجِ، وَطِينِ الْمَطَرِ

باب: مرغی کی بیٹ اور بارش کے کیچڑ کا حکم

1473 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ حَمَّادًا، عَنْ خُرْءِ الدَّجَاجِ يُصِيبُ الثَّوْبَ،

Marfat.com

فَقَالَ: اِذَا يَبِسَ فَلْيَفْرُكْهُ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے حماد بن ابوسلیمان سے مرغی کی بیٹ کے بارے میں دریافت کیا' جو کپڑے پر لگ جاتی ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: جب وہ خشک ہو جائے' تو آدمی اُس کھرچ لے۔

1474 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِیْ حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: سُئِلَ عَنْ طِينِ الْمَطَرِ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: يُصَلِّي فِيهِ فَاِذَا جَفَّ فَلْيَحُكَّهُ

✱✱ امام عبدالرزاق' امام ابوحنیفہ' حماد کے حوالے سے مجاہد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن سے بارش کے کیچڑ کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کپڑے پر لگ جاتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: آدمی اُسے پہن کر نماز ادا کر لے گا' جب وہ خشک ہو جائے تو اُسے کھرچ لے گا۔

1475 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: لَا بَأْسَ بِالرَّوْثِ يَكُونُ فِي النَّعْلَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي فِيهِمَا

✱✱ منصور نے ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے' وہ مینگنی میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جو جوتے پر لگ جاتی ہے اور وہ اُس میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

بَابُ اَبْوَالِ الدَّوَابِّ وَرَوْثِهَا

باب: جانوروں کے پیشاب اور اُن کی لید کا حکم

1476 - اقوالِ تابعین: عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ عَنْ رَجُلٍ وَّطِءَ رَوْثًا رَطْبًا، فَقَالَ: اِنْ شَاءَ مَسَحَ رِجْلَيْهِ بِالْاَرْضِ

✱✱ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے ایک شخص سے دریافت کیا: جس نے تر لید کو پاؤں تلے دے دیا' تو اُس نے کہا: اگر وہ چاہیں' تو اپنے پاؤں کو زمین پر پونچھ لیں۔

1477 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَمْشِي خَلْفَ الْاِبِلِ فَيُصِيبُهُ النَّضْحُ مِنْ اَبْوَالِهَا قَالَ: يَنْضَحُ

✱✱ زہری سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا' جو کسی اونٹ کے پیچھے چل رہا ہوتا ہے اور اونٹ کے پیشاب کے چھینٹے اُس پر پڑ جاتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: وہ شخص پانی چھڑک لے گا۔

1478 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ لَا يَرَى بِاَرْوَاثِ الدَّوَابِّ شَيْئًا. قَالَ مَعْمَرٌ: وَاَبْوَالُ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ بِمَنْزِلَةِ الْاِبِلِ

✱✱ قتادہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ جانوروں کی لید میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ معمر کہتے ہیں: گائے اور

Marfat.com

بکری کا پیشاب اونٹ کے پیشاب کے حکم میں ہے۔

1479 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَبْوَالِ الْاِبِلِ كَانَ بَعْضُهُمْ يَسْتَنْشِقُ مِنْهَا قَالَ: وَكَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا بِالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اونٹوں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے' بعض حضرات نے اس کی صورت میں پانی چھڑک لینے کا حکم دیا ہے' وہ یہ بھی فرماتے ہیں: وہ لوگ گائے اور بکری کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

1480 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: لَا بَاْسَ بِاَبْوَالِ الْبَهَائِمِ اِلَّا الْمُسْتَنْقَعَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جانوروں کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے' البتہ تالاب کا حکم مختلف ہے۔

1481 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: مَا اَكَلْتَ لَحْمَهُ فَلَا بَاْسَ بِبَوْلِهِ.

✵✵ عطاء فرماتے ہیں: جس جانور کا گوشت تم کھاتے ہو' اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1482 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عطاء سے منقول ہے۔

1483 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبَانَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَا بَاْسَ بِبَوْلِ ذَاتِ الْكَرِشِ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جگالی کرنے والے جانور کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1484 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ مَا كُنْتَ آكِلَهُ. اَتَغْسِلُ ثَوْبَكَ مِنْ سَلْحِهِ اَوْ بَوْلِهِ؟ قَالَ: وَمَا ذٰلِكَ؟ قُلْتُ: الْاِبِلُ قُلْتُ: وَالْبَقَرُ وَالشَّاءُ وَالصَّيْدُ وَالطَّيْرُ قَالَ: لَمْ اَكُنْ لِاَغْسِلَ ثَوْبِي مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا اَنْ اَقْذَرَ رِيحَهُ اَوْ يُرَى فِي ثَوْبِي قُلْتُ: فَالْفَرَسُ فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ يُؤْكَلُ لَحْمُهُ قَالَ: لَعَلِّي اَنْ اَغْسِلَ ثَوْبِي مِنْ رَوْثِهِ اَوْ بَوْلِهِ وَمَا عَلَيَّ فِي ذٰلِكَ لَوْ تَرَكْتُ مِنْ بَاْسٍ قَالَ: امْسَحْهُ وَارْشُشْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جس جانور کا گوشت آپ کھاتے ہیں' کیا اُس کی لید یا پیشاب کی وجہ سے آپ اپنے کپڑے کو دھوئیں گے؟ اُنہوں نے دریافت کیا: وہ جانور کون سا ہے؟ میں نے جواب دیا: اونٹ! پھر میں نے کہا: اس کے علاوہ گائے ہے' بکری ہے' شکار کا جانور ہے' پرندہ ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: میں اس کی وجہ سے اپنے کپڑے کو نہیں دھوؤں گا' البتہ اگر مجھے اُس کی بو بُری لگتی ہے یا اُس کا نشان اپنے کپڑے پر نظر آنا بُرا لگتا ہے (تو پھر دھوؤں گا)۔ میں نے دریافت کیا: گھوڑے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: لیکن شاید میں اُس کی لید یا پیشاب کی وجہ سے اپنے کپڑے کو دھولوں گا' لیکن اگر میں اسے ترک کر دیتا ہوں' تو پھر مجھ پر کوئی گناہ لازم نہیں ہوگا۔ اُنہوں نے یہ فرمایا: تم اُسے پونچھ لو اور اس پر پانی چھڑک

Marfat.com

بَابُ بَوْلِ الصَّبِيِّ

باب: بچے کے پیشاب (کا حکم)

1485 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مِحْصَنٍ الْاَسَدِيَّةِ أُخْتِ عُكَّاشَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ بِابْنٍ لَهَا قَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ تَخَافُ اَنْ يَكُوْنَ بِهِ الْعُذْرَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى مَاذَا تَدْغَرُوْنَ اَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْعِلَقِ؟ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِيِّ - يَعْنِي الْكُسْتَ - فَاِنَّ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجُنُبِ ثُمَّ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيَّهَا، فَوَضَعَهُ فِيْ حِجْرِهٖ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَكُنِ الصَّبِيُّ بَلَغَ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَيُسْتَعَطُ لِلْعُذْرَةِ، وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجُنُبِ، قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَمَضَتِ السُّنَّةُ اَنْ يُرَشَّ بَوْلُ الصَّبِيِّ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ

✵✵ سیدہ اُم قیس بنت محصن اسدیہ رضی اللہ عنہا، جو حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں، وہ بیان کرتی ہیں: میں اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر آئی جس کا میں نے گلا ملا تھا' مجھے یہ اندیشہ تھا' اس کے گلے میں تکلیف ہے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وجہ ہے' تم اس

1485 -صحيح البخاری، کتاب الوضوء ، باب بول الصبيان، حديث:219، صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع وكيفية غسله، حديث:458، صحيح ابن خزيمة، كتاب الوضوء ، جماع ابواب تطهير الثياب بالغسل من الانجاس، باب نضح بول الغلام ، حديث:287. مستخرج ابی عوانة. مبتدا كتاب الطهارة. بيان تطهير الثوب الذى يصلى فيه من بول المولود الذكر الذى، حديث:392، صحيح ابن حبان، كتاب الطهارة، باب النجاسة وتطهيرها ، ذكر الاكتفاء بالرش على الثياب التى اصابها بول الذكر الذى لم ، حديث:1390، موطا مالك، كتاب الطهارة، باب ما جاء فى بول الصبى، حديث:139، سنن الدارمى، كتاب الطهارة، باب بول الغلام الذى لم يطعم، حديث:774، سنن ابى داؤد، كتاب الطهارة، باب بول الصبى يصيب الثوب، حديث:322، سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها' باب ما جاء فى بول الصبى الذى لم يطعم، حديث:521، الجامع للترمذى، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما جاء فى نضح بول الغلام قبل ان يطعم، حديث:69، السنن الصغرى، سؤر الهرة، صفة الوضوء، باب بول الصبى الذى لم ياكل الطعام، حديث:301، مصنف ابن ابى شيبة، كتاب الطهارات، فى بول الصبى الصغير يصيب الثوب، حديث:1274، السنن الكبرىٰ للنسائى، ذكر ما ينقض الوضوء وما لا ينقضه، بول الصبى الذى لم ياكل الطعام ويصيب الثوب ، حديث:282، شرح معانى الآثار للطحاوى، باب حكم بول الغلام والجارية قبل ان ياكلا الطعام، حديث:356. السنن الكبرىٰ للبيهقى، كتاب الصلاة، جماع ابواب الصلاة بالنجاسة وموضع الصلاة من مسجد وغيره، باب الرش على بول الصبى الذى لم ياكل الطعام، حديث:3863، مسند احمد بن حنبل ، مسند النساء، حديث ام قيس بنت محصن اخت عكاشة بن محصن، حديث:26422، مسند الطيالسى، احاديث النساء ، ما روت ام قيس بنت محصن الانصارية عن النبى صلى الله، حديث:1728، مسند الحميدى، احاديث ام قيس بنت محصن الاسدية اسد خزيمة رضى الله عنها، حديث:338، المعجم الاوسط للطبرانى، باب الالف، من اسمه احمد، حديث:2277، المعجم الكبير للطبرانى، باب الفاء ، ام قيس بنت محصن الاسدية اخت عكاشة، عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ، حديث:21331

Marfat.com

طرح مَل کے اپنے بچوں کو تکلیف پہنچاتی ہے تم پر عودِ ہندی کو استعمال کرنا لازم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد کست (نامی بوٹی) تھی اس میں چار چیزوں سے شفاء ہے جن میں سے ایک ذات الجنب کی بیماری بھی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون کے بچے کو پکڑا اور اُسے اپنی گود میں بٹھالیا تو اُس نے نبی اکرم ﷺ پر پیشاب کر دیا' نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پر چھڑک دیا' اُسے بچے کی عمر اتنی نہیں ہوئی تھی کہ وہ کچھ کھانا شروع کرتا۔

امام زہری فرماتے ہیں: اس بوٹی کو گلے کی تکلیف کی بیماری میں سونگھا جاتا ہے اور ذات الجنب کی بیماری میں منہ میں ڈالا جاتا ہے۔

زہری یہ کہتے ہیں: اُس کے بعد یہ رواج چلا آ رہا ہے' بچہ کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

1486 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ، كَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِیْ بَايَعْنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَاَخْبَرَتْنِیْ اَنَّهَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَّاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلٰى مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُمْ بِهٰذِهِ الْعَلَائِقِ، عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُوْدِ الْهِنْدِیِّ - يَعْنِی الْكُسْتَ - فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ، مِنْهَا ذَاتُ الْجُنُبِ

قَالَ: عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَاَخْبَرَتْنِیْ اُمُّ قَيْسٍ اَنَّ ابْنَهَا ذٰلِكَ بَالَ فِیْ حِجْرِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَصَبَّهُ عَلٰى بَوْلِهٖ وَلَمْ يَغْسِلْهُ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بِذٰلِكَ مِنَ النَّضْحِ عَلٰى بَوْلِ مَنْ لَّمْ يَاْكُلْ مِنَ الْغِلْمَانِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ مَنْ اَكَلَ مِنْهُمْ

❋❋ سیدہ اُم قیس بنت محصن ﷞' جو ہجرت کرنے والی ابتدائی دور کی خواتین میں سے ہیں' جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کے دستِ اقدس پر اسلام قبول کیا تھا' وہ بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ وہ اپنے بیٹے کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں جو بچہ ابھی کھانا کھانے کی عمر تک نہیں پہنچا تھا' اُس خاتون نے اُس بچے کے گلے کی تکلیف کی وجہ سے اُس کا گلا ملا ہوا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا وجہ ہے' تم اس طرح گلا مل کر اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو' تم پر عود ہندی استعمال کرنا لازم ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی مراد کست (نامی بوٹی) تھی' اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے' جن میں سے ایک ذات الجنب ہے۔

عبیداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم قیس ﷞ نے مجھے یہ بھی بتایا کہ اُن کے بیٹے نے نبی اکرم ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اُس پیشاب پر چھڑک دیا آپ نے اُسے دھویا۔

(راوی کہتے ہیں:) اُس کے بعد یہی طریقہ چلا آ رہا ہے' جو بچے کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں' اُن کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور جو بچے کچھ کھاتے ہیں' اُن کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

1487 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ قَابُوْسَ بْنِ الْمُخَارِقِ، يَرْفَعُهٗ

Marfat.com

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ، وَيُنْضَحُ بَوْلُ الصَّبِيِّ. قَالَ سُفْيَانُ: وَنَحْنُ نَقُولُ: مَا لَمْ يَطْعَمِ الطَّعَامَ

** قابوس بن مخارق' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع حدیث کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے:

''لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے گا' اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا''۔

سفیان ثوری فرماتے ہیں: ہم بھی یہی فتویٰ دیتے ہیں' جبکہ وہ بچہ کچھ کھاتا پیتا نہ ہو۔

1488 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَبِي حَرْبِ بْنِ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ: يُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ وَيُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ

** حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لڑکی کے پیشاب کو دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا' جبکہ وہ کچھ کھاتا پیتا نہ ہو۔

1489 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ

** سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ کو لایا گیا' اُس نے آپ پر پیشاب کر دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر پانی چھڑک دیا۔

1490 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ قَالَ: يُصَبُّ عَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الْمَاءِ قَالَ: كَذٰلِكَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَوْلِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بچہ کے پیشاب کے بارے میں یہ فرماتے ہیں: اُس پر اُتنا ہی پانی چھڑک دیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بھی بتایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین بن علی کے پیشاب پر ایسا ہی کیا تھا۔

1491 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مِهْرَانَ الْكُوفِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي لَيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَدُوبُ مَوْلًى لِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمًا فِي بَيْتِي فَجَاءَ حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ يُدْرِجُ فَخَشِيتُ اَنْ يُوقِظَهُ فَعَلَّلْتُهُ بِشَيْءٍ قَالَتْ: ثُمَّ غَفَلْتُ عَنْهُ فَقَعَدَ عَلَى بَطْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ طَرَفَ ذَكَرِهِ فِي سُرَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ فِيهَا قَالَتْ: فَفَزِعْتُ لِذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَاتِي مَاءً فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ

Marfat.com

✵✵ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں سوئے ہوئے تھے اسی دوران حسین بن علی گھٹنوں کے بل چلتے ہوئے آ گئے مجھے یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار نہ کر دیں تو میں نے اُنہیں کوئی چیز پکڑا کر ان کی توجہ کو ہٹا دیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پھر میری توجہ اُن سے ہٹی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ پر بیٹھ چکے تھے اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف میں پیشاب کر دیا۔ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اس بات پر پریشان ہوئی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی لا کر اس پر چھڑک دو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر پانی چھڑکا جائے گا' اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

1492 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصَّبِيُّ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، أَتَغْسِلُ بَوْلَهُ أَوْ سَلْحَةً مِنْ ثَوْبِكَ؟ قَالَ: لَا أَرُشُّ عَلَيْهِ أَوْ أَصُبُّ عَلَيْهِ" قُلْتُ: الصَّبِيُّ يَلْعَقُ قَبْلَ أَنْ يَأْكُلَ الطَّعَامَ بِالسَّمْنِ وَالْعَسَلِ وَذٰلِكَ طَعَامُهُ قَالَ: ارْشُشْ أَوِ اصْبُبْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: وہ بچہ جو کھانا نہ کھاتا ہو' کیا آپ اُس کے پیشاب' یا پاخانہ کو اپنے کپڑے سے دھوئیں گے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں اس پر پانی چھڑک دوں گا (یہاں لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔ میں نے دریافت کیا: جو بچہ کھانے کی عمر سے پہلے گھی یا شہد وغیرہ چاٹ لیتا ہو تو کیا یہ کھانے والا شمار ہو گا؟ اُنہوں نے فرمایا: تم اُس پر پانی چھڑک لو (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ يُصْبَغُ بِالْبَوْلِ

باب: ایسا کپڑا جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا گیا ہو' اس کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1493 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: هَمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، أَنْ يَنْهَى عَنِ الْحِبَرَةِ مِنْ صِبَاغِ الْبَوْلِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَلَيْسَ قَدْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَبِسَهَا؟ قَالَ: عُمَرُ: بَلَى، قَالَ الرَّجُلُ: أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ: (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ) (الأحزاب: 21)، فَتَرَكَهَا عُمَرُ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حبرہ (نامی مخصوص قسم کی چادر) کو استعمال کرنے سے منع کرنے کا ارادہ کیا' جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا جاتا ہے' تو ایک شخص نے ان سے کہا: کیا آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ چادر پہنی تھی۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُس شخص نے کہا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

''تمہارے لیے اللہ کے رسول کے طریقہ میں بہترین نمونہ ہے''۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے ترک کر دیا۔

1494 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: هَمَّ عُمَرُ، أَنْ يَنْهَى عَنْ ثِيَابِ حِبَرَةٍ

Marfat.com

لِصَبْغِ الْبَوْلِ، ثُمَّ قَالَ: كُنَّا نُهِينَا، عَنِ التَّعَمُّقِ

✴✴ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حبرہ نامی کپڑوں کو استعمال کرنے سے منع کرنے کا ارادہ کیا' کیونکہ اُنہیں پیشاب کے ذریعہ رنگا جاتا ہے' پھر اُنہوں نے فرمایا: ہمیں گہرائی میں جانے سے منع کیا گیا ہے۔

1495 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَوْ نُهِينَا عَنْ هٰذَا الْعَصَبِ فَإِنَّهُ يُصْبَغُ بِالْبَوْلِ، فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللّٰهِ مَا ذٰلِكَ لَكَ قَالَ: مَا؟ قَالَ: إِنَّا لَبِسْنَاهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ، وَكُفِّنَ فِيهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ: صَدَقْتَ

✴✴ حسن بصری بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش کہ ہمیں اس کپڑے کو استعمال کرنے سے منع کر دیا جاتا جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا جاتا ہے' تو حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ اختیار آپ کو نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیسے؟ حضرت اُبی نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں ہم یہ کپڑا پہنتے رہے ہیں اور قرآن نازل ہوتا رہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس کپڑے میں کفن دیا گیا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ہے۔[1]

1496 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: رَأَيْتُ الزُّهْرِيَّ يَلْبَسُ مَا صُبِغَ بِالْبَوْلِ

✴✴ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری کو دیکھا ہے' اُنہوں نے ایسا کپڑا پہنا ہوا تھا' جسے پیشاب کے ذریعہ رنگا گیا تھا۔

1497 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْطَنِعُ الْحُلَلَ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحُلَّةُ السَّبْعَ مِائَةٍ إِلَى أَلْفِ دِرْهَمٍ

✴✴ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے حلّوں پر رنگ کرواتے تھے اور اُن میں سے کسی حلّے کی قیمت سات سو سے لے کر ایک ہزار درہم تک ہوتی تھی۔

1498 - آثارِ صحابہ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَوْ عُمَرَ كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُصْبَغَ بِالْبَوْلِ. قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ: يَسْتَنْسِجُ بِحُلَلٍ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَتِ الْحُلَّةُ أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

✴✴ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' یا شاید حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیشاب سے رنگے ہوئے کپڑے کو استعمال کرنے سے منع کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے ایسے حلّے تیار کروایا کرتے تھے کہ اُن میں سے کسی حلّے کی قیمت ایک ہزار درہم یا اُس سے زیادہ ہوتی تھی۔

1499 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: كَانَ يَنْهٰى أَنْ يُصْبَغَ بِالْبَوْلِ، وَكَانَ يَسْتَنْسِجُ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَتِ الْحُلَّةُ مِنْهَا أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ

[1] بعض روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ ایسی چادر لائی گئی تھی' لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں کفن نہیں دیا گیا۔

Marfat.com

ذٰلِكَ

٭٭ ابن جریج' نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُنہوں نے (کپڑے کو) پیشاب کے ذریعہ رنگنے سے منع کیا ہے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے کپڑا بنوایا کرتے تھے اور اُس کپڑے کے ایک حلّے کی قیمت ایک ہزار درہم یا اُس سے زیادہ ہو جاتی تھی۔

بَابُ الصَّلاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

باب: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا

1500 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ

٭٭ ابوالعلاء بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1501 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ الرَّجُلُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَدْ بَلَغَنِي ذٰلِكَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ صَلَّى فِيهِمَا وَمَا بَاْسُهُمَا، وَفِي الْخُفَّيْنِ اَيْضًا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آدمی جوتے پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ روایت مجھ تک پہنچی ہے' آپ نے جوتے پہن کر نماز ادا کی ہے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور موزے پہن کر بھی نماز ادا کی ہے۔

1502 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: وَرَبِّ هٰذِهِ الْبِنْيَةِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ، وَنَعْلَاهُ فِي رِجْلَيْهِ، وَهُوَ يُصَلِّي كَذٰلِكَ، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ، وَهُوَ كَذٰلِكَ مَا خَلَعَهُمَا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس عمارت کے پروردگار کی قسم ہے! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے اور آپ نے اسی طرح (جوتے پہن کر) نماز ادا کر لی' پھر آپ مسجد سے باہر تشریف لے گئے اور آپ اسی حالت میں تھے' آپ نے اُنہیں اُتارا نہیں۔

1503 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَنَعِّلًا، وَحَافِيًا، وَرَاَيْتُهُ يَنْفَتِلُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جوتے پہن کر اور جوتے

Marfat.com

بغیر بھی نماز ادا کی ہے اور میں نے آپ کو (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دائیں طرف سے بھی اور بائیں طرف سے بھی اُٹھتے ہوئے دیکھا ہے۔

1504 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اَبُو الْاَوْبَرِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ، وَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَنْتَ نَهَيْتَ النَّاسَ اَنْ يَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ؟ فَقَالَ: لَا لَعَمْرُكَ مَا اَنَا نَهَيْتُ النَّاسَ اَنْ يَصُومُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ غَيْرَ اَنِّي وَرَبِّ هَذِهِ الْحُرْمَةِ، قَالَهَا ثَلَاثًا لَقَدْ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَخُصَّنَّ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ اِلَّا اَنْ يَصُومُوا اَيَّامًا اُخَرَ قَالَ: فَلَمْ اَبْرَحْ مَعَهُ حَتَّى جَاءَهُ آخَرُ، فَقَالَ: يَا اَبَا هُرَيْرَةَ، اَنْتَ نَهَيْتَ النَّاسَ اَنْ يُصَلُّوا فِي نِعَالِهِمْ؟ فَقَالَ: لَا لَعَمْرُ اللّٰهِ مَا نَهَيْتُ النَّاسَ اَنْ يُصَلُّوا فِي نِعَالِهِمْ غَيْرَ اَنِّي وَرَبِّ هَذِهِ الْحُرْمَةِ حَتَّى قَالَهَا: ثَلَاثًا، لَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَا هُنَا عِنْدَ الْمَقَامِ يُصَلِّي وَعَلَيْهِ نَعْلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُمَا عَلَيْهِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے ایک شخص نے اُن سے کہا: اے ابوہریرہ! آپ لوگوں کو اس بات سے منع کرتے ہیں' وہ جمعہ کے دن روزہ رکھیں! تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی نہیں! تمہاری زندگی کی قسم ہے! میں نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع نہیں کیا' تاہم ایسا ہے' اس حرمت والے گھر کے پروردگار کی قسم ہے! اُنہوں نے یہ بات تین مرتبہ کہی اور پھر یہ بیان کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''کوئی بھی شخص جمعہ کے دن کو روزہ رکھنے کے لیے مخصوص نہ کرلے، بلکہ دوسرے دنوں میں بھی روزہ رکھا کرے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا' یہاں تک کہ ایک اور شخص آیا اور بولا: اے ابوہریرہ! کیا آپ لوگوں کو اس بات سے منع کرتے ہیں' وہ جوتے پہن کر نماز ادا کریں؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی نہیں! اللہ کی قسم ہے! میں نے لوگوں کو اس بات سے منع نہیں کیا کہ وہ جوتے پہن کر نماز ادا کریں' تاہم یہ ہے' اس حرمت والے گھر کے پروردگار کی قسم ہے! اُنہوں نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے اور پھر یہ بتایا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے' پھر آپ نے نماز ختم کی تو آپ نے جوتے پہنے ہوئے تھے۔

1505 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ، عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ

✵✵ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیوند لگے ہوئے جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1506 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ابْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شَيْخٍ مِنْهُمْ قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ، وَاَشَارَ اِلَى الْمَقَامِ

✵✵ محمد بن عباد نے ایک مبہم بزرگ کا یہ بیان نقل کیا ہے' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (یہاں) جوتے پہن کر نماز ادا

Marfat.com

کرتے ہوئے دیکھا ہے اُنہوں نے مقام ابراہیم کی طرف اشارہ کر کے یہ بات بیان کی تھی۔

1507 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّ اَبَا مُوسَى اَمَّهُمْ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لِمَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ اَبِالْوَادِي الْمُقَدَّسِ اَنْتَ؟

✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کی امامت کی اور اپنے جوتے اُتار دیئے تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: آپ نے اپنے جوتے کیوں اُتار دیئے ہیں کیا آپ وادیٔ مقدس میں موجود ہیں؟

1508 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبُو حَمْزَةَ، مَوْلَى بَنِي اَسَدٍ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ

✵ ابوحمزہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1509 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ: اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ

✵ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ جوتے پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے۔

1510 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ النَّخَعِ، اَنَّ اِبْرَاهِيمَ: كَانَ اِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ لَبِسَ نَعْلَيْهِ فَيُصَلِّي فِيهِمَا

✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں منقول ہے: جب نماز کھڑی ہوتی تھی تو وہ اپنے جوتے پہن لیتے تھے اور پھر اُن میں نماز ادا کرتے تھے۔

1511 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: رَاَيْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ

✵ داؤد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے وہب بن منبہ کو جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1512 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُقَاتِلٍ قَالَ: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَافِيًا، وَمُتَنَعِّلًا

✵ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جوتے پہنے بغیر اور جوتے پہن کر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1513 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى بِالنَّاسِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ، فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا شَانُكُمْ؟ فَقَالُوا: لَقَدْ رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، فَقَالَ: مَنْ شَاءَ فَلْيُصَلِّ فِي نَعْلَيْهِ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَخْلَعْهُمَا

✵ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو اپنے جوتے اُتار دیئے لوگوں نے بھی جوتے اُتار دیئے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو آپ نے دریافت کیا: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ (یعنی تم نے جوتے

Marfat.com

کیوں اُتارے ہیں؟) لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے جوتے اتارے ہیں' تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاہے وہ جوتے پہن کر نماز ادا کر لے اور جو شخص چاہے انہیں اتار کر (نماز ادا کر لے)۔

بَابُ تعَاهُدِ الرَّجُلِ نَعْلَيْهِ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ

باب: آدمی کا مسجد کے دروازہ کے قریب اپنے جوتے رکھنا

1514 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِىْ نَعْلَيْهِ، ثُمَّ خَلَعَهُمَا فَوَضَعَهُمَا عَلٰى يَسَارِهٖ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ فَقَالُوْا: رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ نَعْلَيْكَ فَخَلَعْنَا نِعَالَنَا قَالَ: اِنَّمَا خَلَعْتُهُمَا اَنَّ جِبْرَائِيْلَ جَاءَنِىْ، فَقَالَ: اِنَّ فِيْهَا خَبَثًا فَاِذَا جِئْتُمْ اَبْوَابَ الْمَسْجِدِ - اَوِ الْمَسَاجِدَ - فَتَعَاهَدُوْهَا فَاِنْ كَانَ بِهَا خَبَثٌ فَحُكُّوْهَا، ثُمَّ ادْخُلُوْا فَصَلُّوْا فِىْ نِعَالِكُمْ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم ﷺ نے جوتے پہن کر نماز ادا کی' پھر آپ نے انہیں اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ لیا' پھر آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے لوگوں سے دریافت کیا: تم نے جوتے کیوں اتارے ہیں؟ اُن لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتارے ہیں' تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے انہیں اس لیے اتارا تھا' جبریل میرے پاس آئے اور اُنہوں نے مجھے بتایا کہ اس پر نجاست لگی ہوئی ہے' جب تم مسجد کے دروازہ پر قریب آؤ (یہاں راوی کو ایک لفظ کے بارے میں شک ہے) تو تم ان کا جائزہ لو' اگر ان پر نجاست لگی ہوئی ہو تو انہیں صاف کر لو اور پھر مسجد کے اندر آؤ اور جوتے پہن کر نماز ادا کر لو۔

1515 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَاهَدُوْا نِعَالَكُمْ عِنْدَ اَبْوَابِ الْمَسْجِدِ

✵✵ عطاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسجد کے دروازوں کے قریب اپنے جوتوں کا جائزہ لو۔

1516 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ رَجُلٍ، حَدَّثَهٗ، عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا هُوَ يُصَلِّىْ يَوْمًا خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَ النَّاسُ نِعَالَهُمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَا شَاْنُكُمْ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟ قَالُوْا: رَاَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، فَقَالَ: اِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَانِىْ فَاَخْبَرَنِىْ اَنَّ بِهِمَا قَذَرًا، فَاِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ نَعْلَيْهِ، فَاِنْ كَانَ بِهِمَا قَذَرٌ فَلْيَدْلُكْهُمَا بِالْاَرْضِ

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے تھے' اسی دوران آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے تو لوگوں نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ختم کی تو آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا؟ تم نے اپنے جوتے کیوں اتار دیئے؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے جوتے اتارے تو ہم نے بھی اتار دیئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور مجھے بتایا کہ ان پر گندگی لگی ہوئی ہے' جب کوئی شخص مسجد میں آئے تو وہ اپنے جوتوں کا جائزہ لے' اگر اس پر کوئی گندگی لگی ہوئی ہو تو اسے زمین کے ذریعہ صاف کر لے۔

Marfat.com

1517 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِثْلَ ذٰلِكَ

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَوْضِعِ النَّعْلَيْنِ فِي الصَّلَاةِ اِذَا خُلِعَا

باب: آدمی جب نماز کے دوران جوتے اُتار دے تو اُنہیں رکھنے کی جگہ

1518 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّائِبِ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَخَلَعَهُمَا، عَنْ يَسَارِهٖ

٭٭ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: فتح مکہ کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی تو آپ نے اپنے جوتے اتار دیئے اور اُنہیں اتار کر اپنے بائیں طرف رکھ لیا۔

1519 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فِي نَعْلَيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يَخْلَعَهُمَا فَلْيَخْلَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ، وَلَا يَضَعْهُمَا اِلَى جَنْبِهٖ يُؤْذِي بِهِمَا اَحَدًا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جوتے پہن کر نماز ادا کر رہا ہو اور پھر وہ اُنہیں اتارنے کا ارادہ کرے تو وہ اُنہیں اتار کر دونوں پاؤں کے درمیان رکھ لے' وہ اُنہیں اپنے پہلو میں نہ رکھے کہ اُن کے ذریعہ کسی شخص کو تکلیف پہنچائے''۔

1520 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، اَنَّ ابْنَ مُنَبِّهٍ، قَالَ لَهُ: لِمَ تَضَعُ نَعْلَيْكَ عَلَى يَسَارِكَ، وَتُؤْذِي بِهِمَا صَاحِبَكَ، فَسَمِعَ ذٰلِكَ اَبُوهُ فَقَالَ: اَجَلْ ضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْكَ فَكَانَ ابْنُ طَاوُسٍ لَا يَضَعُهُمَا اَبَدًا اِلَّا بَيْنَ رِجْلَيْهِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: منبہ کے صاحبزادے نے اُن سے کہا: کیا وجہ ہے' آپ اپنے جوتے اتار کر بائیں طرف رکھ لیتے ہیں اور اپنے ساتھی کو تکلیف پہنچاتے ہیں' جب اُن کے والد نے یہ بات سنی تو اُنہوں نے کہا: جی ہاں! تم اُنہیں اپنے دونوں پاؤں کے درمیان رکھا کرو۔ تو طاؤس کے صاحبزادے اُنہیں اتار کر ہمیشہ دونوں پاؤں کے درمیان ہی رکھا کرتے تھے۔

1521 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَطَّلِعَ مِنْ نَعْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ قَدَمَيْهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آپ کے پاؤں کا کچھ حصہ آپ کے جوتوں سے باہر نکل رہا ہو۔

Marfat.com

1522 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، اَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ نَعْلَيْهِ اِذَا جَاءَ بَابَ الْمَسْجِدِ اَيُهِمَا قَشَبٌ؟

٭٭ عطاء کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جب وہ مسجد کے دروازہ پر آتے تھے تو اپنے جوتوں کا جائزہ لیتے تھے کہ کیا ان پر کوئی گندگی لگی ہوئی ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي الْمَضْرِبَةِ، وَالْحِلَقِ

باب: آدمی کا مضربہ یا حلق پہن کر نماز ادا کرنا

1523 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْنَا لِعَطَاءٍ: يُصَلِّي فِي الْمَضْرِبَةِ الَّتِي يَرْمِي الْاِنْسَانُ، وَهِيَ عَلَيْهِ، وَالْحِلَقِ؟ قَالَ: يَنْزِعُهُمَا، قُلْنَا: اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ عَنَاءٌ فِيْ رَبْطِ الْمَضْرِبَةِ قَالَ: وَلَوْ اِنَّمَا هِيَ الْمَكْتُوبَةُ، وَاِنْ صَلَّى فِيْهِمَا فَلَا حَرَجَ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يَفْعَلَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْمَضْرِبَةُ؟ قَالَ: هِيَ النَّدْوَةُ، قُلْنَا: فَالْحِلَقُ؟ قَالَ: الْاَصَابِعُ الَّتِي تَكُوْنُ فِي الْاَصَابِعِ اِذَا رُمِيَتْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ہم نے عطاء سے دریافت کیا: کیا کوئی شخص مضربہ پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے؛ جسے آدمی اُس وقت پہنتا ہے جس وقت وہ تیراندازی کر رہا ہوتا ہے یا حلق پہن کر نماز ادا کر سکتا ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: وہ اُن دونوں کو اُتار دے گا۔ ہم نے دریافت کیا: اگر اُس کو باندھنے میں مشکل ہو تو؟ اُنہوں نے فرمایا: خواہ مشکل ہو بھی' کیونکہ یہ فرض نماز ہے اور اگر آدمی اُنہیں پہن کر نماز ادا کر لیتا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن مجھے یہ پسند ہے' آدمی ایسا نہ کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: مضربہ سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: ندوہ (تیراندازی کے وقت؟ ہنا جانے والا مخصوص جنگی لباس)۔ ہم نے دریافت کیا: حلق سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: وہ انگلیاں جو آدمی تیراندازی کرتے وقت اپنی انگلیوں میں پہنتا ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ الْوَرِقُ وَالْغَزْلُ

باب: آدمی کا نماز ادا کرنا' جبکہ اُس کے پاس چاندی یا سوت ہو

1524 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُصَلِّي وَفِيْ حُجْزَتِي غَزْلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِنَّمَا هِيَ مِثْلُ ثَوْبِكَ، قُلْتُ: فَسِوَاهُ، فَعُوْدٌ فَصُحُفٌ فِيْهَا كُتُبُ حَقٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ يَّضَعَهُ فِي الْاَرْضِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایسی حالت میں نماز ادا کر سکتا ہوں' جبکہ میرے نیفے میں سوت ہو؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! یہ تمہارے کپڑے کی مانند ہے۔ میں نے کہا: اس کے علاوہ ہوا' ایسی لکڑیاں' صحیفے جن میں حق والی تحریریں ہوں' تو اُنہوں نے فرمایا: جی ہاں لیکن مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے' آدمی اُسے اتار کر زمین پر رکھ دے۔

Marfat.com

1525 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُصَلِّي وَفِي حُجْزَتِي ذَهَبٌ أَوْ وَرِقٌ؟ قَالَ: لَا، اجْعَلْهُمَا فِي الْأَرْضِ، وَإِنْ كَانَتْ فِي صُوانٍ، قُلْتُ: إِنَّهَا مَنْثُورَةٌ فِي حُجْزَتِي قَالَ: اصْبُبْهَا عَلَى نَعْلَيْكَ، قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ الذَّهَبِ، وَالْوَرِقِ مِنْ بَيْنِ ذٰلِكَ؟ قَالَ: لِأَنَّ لَهُمَا هَيْئَةً لَيْسَ لِذٰلِكَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں ایسی حالت میں نماز ادا کر سکتا ہوں جبکہ میرے ڈب پر سونا یا چاندی لگا ہوا ہو؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! تم انہیں اتار کر زمین پر رکھو گے اگر چہ وہ تھیلی میں ہو۔ میں نے دریافت کیا: وہ میرے ڈب کے ساتھ بکھرے ہوئے ہوتے ہیں' تو انہوں نے فرمایا: تم انہیں اپنے جوتوں پر رکھ لو۔ میں نے دریافت کیا: ان کے درمیان سونے اور چاندی کی حالت کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: اس کی وجہ یہ ہے' ان دونوں کی حیثیت مختلف ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي السَّيْفِ الْمُحَلّٰى

باب: آدمی کا زیور سے آراستہ تلوار کو لٹکا کر نماز ادا کرنا

1526 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: السُّيُوفُ الْمُحَلَّاةُ أُصَلِّي فِيهَا؟ قَالَ: أَكْرَهُهَا بِمَكَّةَ، وَأَمَّا بِغَيْرِهَا فَلَا أَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِيهَا، قُلْتُ: وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي مَخَافَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: وہ تلواریں جو آراستہ کی گئی ہوتی ہیں' کیا میں انہیں لٹکا کے نماز ادا کر سکتا ہوں؟ تو عطاء نے کہا: مکہ میں' میں اسے مکروہ قرار دیتا ہوں' البتہ مکہ کے علاوہ میں' میں انہیں پہن کر نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار نہیں دیتا۔ میں نے دریافت کیا: اگر اس میں کوئی اندیشہ نہ ہو (تو ٹھیک ہوگا)؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الصَّفَا وَالتُّرَابِ

باب: چٹیل میدان میں' یا مٹی پر نماز ادا کرنا

1527 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُصَلِّي عَلَى الصَّفَا وَأَنَا أَجِدُ إِنْ شِئْتُ بَطْحَاءَ قَرِيبًا مِنِّي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: أَفَتُجْزِءُ عَنِّي مِنَ الْبَطْحَاءِ أَرْضٌ لَيْسَ فِيهَا بَطْحَاءُ مُدَرَّاةٌ فِيهَا تُرَابٌ وَأَنَا أَجِدُ إِنْ شِئْتُ بَطْحَاءَ قَرِيبًا مِنِّي قَالَ: إِنْ كَانَ التُّرَابُ فَحَسْبُكَ

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں چٹیل میدان میں نماز ادا کرتا ہوں اور میری صورت حال یہ ہے' اگر میں چاہوں' تو زمین میرے قریب ہوتی ہے' تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے کہا: کیا ہموار زمین پر نماز ادا کرنا میرے لیے جائز ہوگا' جس میں زمین نہ بھی ہو اور کچے پتھر ہوں' جس میں مٹی موجود ہو' حالانکہ میری صورت حال یہ ہے' اگر میں چاہوں' تو بطحاء میں نماز ادا کر سکتا ہوں' جو میرے قریب ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اگر مٹی ہو تو یہ تمہارے لیے کافی ہے۔

1528 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

صُهَيْبًا يَسْجُدُ كَاَنَّهُ يَتَّقِي التُّرَابَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرِّبْ وَجْهَكَ يَا صُهَيْبُ

٭٭ خالد حذاء بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ مٹی سے بچنے کی کوشش کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے صہیب! اپنے چہرے کو خاک آلود کرلو!

1529 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اُصَلِّي فِي بَيْتِي فِي مَسْجِدٍ مَشِيدٍ، اَوْ بِمَرْمَرٍ لَيْسَ فِيهِ تُرَابٌ، وَلَا بَطْحَاءُ؟ قَالَ: مَا اُحِبُّ ذٰلِكَ، الْبَطْحَاءُ اَحَبُّ اِلَيَّ، قُلْتُ: اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ فِي حَيْثُ اَضَعُ وَجْهِي قَطُّ، قَبْضَةُ بَطْحَاءَ اَيَكْفِينِي؟ قَالَ: نَعَمْ، اِذَا كَانَ قَدْرَ وَجْهِهِ اَوْ اَنْفِهِ، وَجَبِينِهِ، قُلْتُ: وَاِنْ لَمْ يَكُنْ تَحْتَ يَدَيْهِ بَطْحَاءُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَاَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَجْعَلَ السُّجُودَ كُلَّهُ بَطْحَاءَ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے گھر میں ایسی جگہ پر نماز ادا کرتا ہوں' جہاں جائے نماز موجود ہے جو اینٹوں والی ہے یا سنگ مرمر والی ہے' اُس میں مٹی یا ہموار زمین نہیں ہے؟ تو عطاء نے جواب دیا: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' مٹی پر نماز ادا کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ میں نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں سجدہ کی جگہ کے اوپر تھوڑی سی مٹی رکھ لوں تو کیا میرے لیے کفایت کر جائے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ تمہارے چہرے' ناک اور پیشانی کی مقدار میں ہو۔ میں نے دریافت کیا: اگر دونوں ہاتھوں کے نیچے مٹی نہ ہو؟ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے! میں نے کہا: تو آپ کے نزدیک یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے' میں سجدہ کے تمام اعضاء کو مٹی پر رکھوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1530 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ فِي الْمَكَانِ الْجَدَدِ، وَيَتَتَبَّعُ الْبَطْحَاءَ وَالتُّرَابَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يُبَالِي

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ وہ تعمیر شدہ (فرش والی) جگہ پر نماز ادا کریں' وہ ہموار زمین یا مٹی کی تلاش کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔

1531 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْ صَلَّيْتَ فِي مَكَانٍ جَدَدٍ اَفْحَصُ، عَنْ وَجْهِي التُّرَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں کسی تعمیر شدہ (فرش والی) جگہ پر نماز ادا کر لیتا ہوں جس کی وجہ سے میرے چہرے پر مٹی نہیں لگتی؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ٹھیک ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِهِ لَا يَدْرِي اَطَاهِرٌ اَمْ لَا؟

باب: ایسے گھر میں نماز ادا کرنا کہ جس کے بارے میں پتا نہ ہو کہ وہ پاک ہے یا نہیں؟

1532 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَعْمِدُ مَكَانًا مِنْ بَيْتِي لَيْسَ فِيهِ

Marfat.com

مَسْجِدٌ، لَا اَعْلَمُ بِهٖ بَاْسًا فَاُصَلِّي فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَلَا اَرُشُّ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا اَنْ تَخْشَى اَنْ يَكُوْنَ بِهٖ بَاْسٌ، فَاِنْ شِئْتَ فَارْشُشْهُ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: میں اپنے گھر میں کسی ایسی جگہ کی طرف جاتا ہوں جہاں جائے نماز نہیں ہے اور مجھے اُس میں کسی حرج کا بھی علم نہیں ہے' تو کیا میں وہاں نماز ادا کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا میں وہاں پانی نہ چھڑکوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ وہاں کوئی حرج ہوگا تو تم پانی چھڑک لو۔

بَابُ اتِّخَاذِ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهٖ مَسْجِدًا، وَالصَّلَاةِ

باب: آدمی اپنے گھر میں سجدہ کرنے کے لیے یا نماز ادا کرنے کے لیے جگہ کو مخصوص کرنا

1533 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَطَاءٌ: اتَّخِذْ فِي بَيْتِكَ مَسْجِدًا، فَاِنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ، وَاتَّخِذُوا فِيهَا مَسَاجِدَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: تم اپنے گھر میں نماز کے لیے جگہ مخصوص کرو' کیونکہ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' تم اپنے گھروں میں نماز کے لیے جگہ مخصوص کرو۔

1534 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: حُدِّثْتُ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَكْرِمُوا بُيُوتَكُمْ بِبَعْضِ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی نماز کے کچھ حصہ کے ذریعہ اپنے گھروں کی عزت افزائی کرو اور اُنہیں قبرستان نہ بناؤ''۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ، وَالْبُسُطِ

باب: چٹائی اور بچھونے پر نماز ادا کرنا

1535 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ صَلَاةَ الْاِنْسَانِ عَلَى الْخُمْرَةِ، وَالْوِطَاءِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَكُنْ تَحْتَ وَجْهِهٖ، وَيَدَيْهِ، وَاِنْ كَانَ تَحْتَ رُكْبَتَيْهِ مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ يَسْجُدُ عَلٰى حُرِّ وَجْهِهٖ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آدمی کے چٹائی یا نیچے بچھانے والی کسی چیز پر نماز ادا کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ وہ چیز آدمی کے چہرے یا ہاتھوں کے نیچے نہ ہو اگرچہ وہ اُس کے گھٹنوں کے نیچے ہو' اس کی وجہ یہ ہے' آدمی اپنے چہرے پر سجدہ کرتا ہے۔

1536 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ اِنْسَانًا يُصَلِّي، وَعَلَيْهِ طَاقٌ

Marfat.com

فِیْ بَرْدٍ فَجَعَلَ یَسْجُدُ عَلٰی طَاقِهٖ، وَلَا یُخْرِجُ یَدَیْهِ قَالَ: لَا یَضُرُّهٗ، قُلْتُ: فَلِغَیْرِ بَرْدٍ قَالَ: اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ یُسَوِّیَ بَیْنَهُمَا، وَبَیْنَ الْاَرْضِ فَاِنْ لَمْ یَفْعَلْ فَلَا حَرَجَ، قُلْتُ: اَحَبُّ اِلَیْكَ اَنْ لَا یُصَلِّیَ عَلٰی شَیْءٍ اِلَّا عَلَی الْاَرْضِ وَیَدَعُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ نے کسی ایسے شخص کو دیکھا ہے جو نماز ادا کر رہا ہو اور اُس ٹوپی والا کوٹ پہنا ہوا ور وہ ٹوپی پر سجدہ کرتا ہے اور اپنے ہاتھ باہر نہیں نکالتا؟ تو عطاء نے جواب دیا: یہ بات اُسے کوئی نقصان نہیں دے گی۔ مَیں نے دریافت کیا: اگر چادر کے علاوہ ہو؟ تو اُنہوں نے کہا: میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے' وہ ان دونوں اور زمین کے درمیان کی جگہ کو برابر کر لے اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے کہا: آپ کے نزدیک ، یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے' آدمی کسی اور چیز پر نماز ادا نہ کرے' براہِ راست زمین پر ادا کرے اور باقی سب چیزوں کو ترک کر دے؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1537 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی خُمْرَةٍ تَحْتَهَا حَصِیْرُ بَیْتِهٖ فِیْ غَیْرِ مَسْجِدٍ فَیَسْجُدُ عَلَیْهَا، وَیَقُوْمُ عَلَیْهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نافع نے مجھے یہ بات بتائی ہے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے' اُس کے نیچے اُن کے گھر کی چٹائی ہوتی تھی اور یہ نماز کے لیے اُن کی مخصوص کردہ جگہ کے علاوہ جگہ ہوتی تھی اور وہ اُس جگہ پر کھڑے ہو جاتے تھے۔

1538 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ سَاَلْتُ: الزُّهْرِیَّ، عَنِ السُّجُوْدِ عَلَی الطَّنْفَسَةِ؟ قَالَ: لَا بَاْسَ بِذَاكَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَةِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے چٹائی پر سجدہ کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

1539 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ، عَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: صَلّٰی عَلٰی حَصِیْرٍ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چٹائی پر نماز ادا کی ہے۔

1540 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ تَوْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ: یُصَلِّیْ عَلٰی عَبْقَرِیٍّ، قُلْتُ: مَا الْعَبْقَرِیُّ؟ قَالَ: لَا اَدْرِیْ

✵✵ عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عبقری پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: عبقری سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

1541 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ زِیَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ قَالَ: صَلَّی ابْنُ عَبَّاسٍ عَلٰی

Marfat.com

طُنْفُسَةٍ - أَوْ بِسَاطٍ - قَدْ طَبَّقَ بَيْتَهُ

✱✱ مقسم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں چھوٹی چٹائی یا شاید چٹائی پر نماز ادا کی' اُنہوں نے اپنے گھر میں اُسے بچھایا ہوا تھا۔

1542 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1543 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

1544 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى طُنْفُسَةٍ طَبَّقَ الْبَيْتَ

✱✱ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے چٹائی پر نماز ادا کی' جسے اُنہوں نے اپنے گھر میں اسے بچھایا ہوا تھا۔

1545 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِي اَبِي، عَنْ خَلَّادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُنْدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: اَمَّهُمْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُخَالِفًا بَيْنَ طَرَفَيْهِ عَلَى طُنْفُسَةٍ قَدْ طَبَّقَتِ الْبَيْتَ

✱✱ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک کپڑا پہن کر اُنہیں نماز پڑھائی' جس کے کنارے اُنہوں نے مخالف سمت میں ڈالے ہوئے تھے' اُنہوں نے چٹائی پر نماز ادا کی' جس کو گھر میں بچھایا گیا تھا۔

1546 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ اَنْ يُصَلَّى عَلَى الطُّنْفُسَةِ وَالْخُمْرَةِ

✱✱ حسن بصری فرماتے ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' آدمی چھوٹی چٹائی یا چٹائی پر نماز ادا کرلے۔

1547 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ: يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ الْحَائِضُ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ

✱✱ عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاؤں حیض والی عورت دھودیا کرتی تھی اور وہ چٹائی پر نماز ادا کرلیتے تھے۔

1548 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✱✱ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں منقول ہے۔

1549 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ: صَلَّى عَلَى مِسْحٍ

Marfat.com

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ چٹائی پر نماز ادا کر لیتے تھے۔

1550 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: رَاَيْتُ اَبِى، بُسِطَ لَهٗ بِسَاطٌ فَصَلّٰى عَلَيْهِ، فَظَنَنْتُ اَنَّ ذٰلِكَ لِقَذَرِ الْمَكَانِ

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو دیکھا' اُن کے لیے بچھونا بچھایا گیا' اُنہوں نے اُس پر نماز ادا کر لی جس سے میں نے یہ گمان کیا کہ اُس جگہ پر کوئی گندگی موجود تھی (جس پر اُنہوں نے چٹائی بچھائی تھی)۔

1551 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ، اَوْ غَيْرِهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ فِي بَيْتٍ، وَكَفَّ عَلَيْهِ فَاجْتَذَبَ نَطْعًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ

✵✵ محمد بن راشد نے جعفر بن عمر' یا شاید کسی اور صاحب کا یہ بیان نقل کیا ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں موجود تھے' آپ وہیں ٹھہرے رہے' تو آپ نے چمڑے کا ٹکڑا لیا اور اُس پر نماز ادا کر لی۔

1552 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبِى اُمَيَّةَ قَالَ: بَلَغَنِى، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، كَانَ يَسْجُدُ، اَوْ يُصَلِّى عَلَى الْاَرْضِ مُفْضِيًا اِلَيْهَا

✵✵ عبدالکریم ابوامیہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پتا چلی ہے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ زمین پر سجدہ کرتے تھے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نماز ادا کرتے تھے' وہ اُس کے ساتھ لگ جاتے تھے (یعنی درمیان میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی تھی)۔

1553 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِى عُبَيْدَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَا يَسْجُدُ - اَوْ قَالَ: لَا يُصَلِّى - اِلَّا عَلَى الْاَرْضِ

✵✵ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صرف زمین پر ہی سجدہ کرتے تھے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) نماز ادا کرتے تھے۔

1554 - اقوالِ تابعین: قَالَ الثَّوْرِيُّ: وَاَخْبَرَنِى مُحِلٌّ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْمُ عَلَى الْبَرْدِيِّ، وَيَسْجُدُ عَلَى الْاَرْضِ. قُلْنَا: مَا الْبَرْدِيُّ؟ قَالَ: الْحَصِيرُ؟

✵✵ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ بردی پر کھڑے ہوتے تھے اور زمین پر سجدہ کرتے تھے۔ ہم نے دریافت کیا: بردی سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: چٹائی۔

1555 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ ابْنَ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ، عَنْ اَبِيهِ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّقِيًا وَجْهَهٗ بِشَىْءٍ - تَعْنِى فِى السُّجُوْدِ

✵✵ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی کسی چیز کے ذریعہ اپنے چہرے کو بچاتے

Marfat.com

عَلٰی عَمَائِمِهِمْ، وَيَسْجُدُ اَحَدُهُمْ، وَيَدَيْهِ فِیْ قَمِيْصِهِ

* حسن بصری فرماتے ہیں: ہم نے لوگوں کو (یعنی صحابہ کرام کو) پایا ہے وہ اپنے عماموں پر سجدہ کرتے تھے اور ان میں سے کوئی ایک شخص جب سجدہ کرتا تھا' تو اُس کے ہاتھ اُس کی قمیص (کی آستین) کے اندر ہوتے تھے۔

1567 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اَبِی الضُّحٰی، اَنَّ شُرَيْحًا: كَانَ يَسْجُدُ عَلٰی بُرْنُسِهٖ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ، كَانَ يَسْجُدُ عَلٰی عِمَامَتِهٖ

* ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: قاضی شریح اپنی ٹوپی پر سجدہ کر لیتے تھے' جبکہ عبدالرحمٰن بن یزید اپنے عمامہ پر سجدہ کر لیتے تھے۔

1568 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ: سَاَلَهٗ اَيَسْجُدُ عَلٰی كَوْرِ الْعِمَامَةِ؟ فَقَالَ: اَسْجُدُ عَلٰی جَبِيْنِیْ اَحَبُّ اِلَیَّ

* زبیر' ابراہیم نخعی کے بارے میں نقل کرتے ہیں: انہوں نے ابراہیم سے دریافت کیا: کیا وہ اپنے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کر سکتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اپنی پیشانی پر سجدہ کرنا میرے لیے زیادہ محبوب ہے۔

1569 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: اَصَابَتْنِیْ شَجَّةٌ فِیْ وَجْهِیْ فَعَصَبْتُ عَلَيْهَا، فَسَاَلْتُ عَبِيْدَةَ السَّلْمَانِیَّ اَسْجُدُ عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: انْزِعِ الْعِصَابَ

* ابن سیرین بیان کرتے ہیں: میرے چہرے پر زخم ہو گیا' میں نے اُس پر پٹی باندھ لی تو میں نے عبیدہ سلمانی سے دریافت کیا: کیا میں اس پر سجدہ کر لوں؟ انہوں نے فرمایا: پٹی اُتار کے (پھر سجدہ کرو)۔

1570 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَسْجُدَ عَلٰی كَوْرِ عِمَامَتِهٖ حَتّٰی يَكْشِفَهَا

* نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ وہ اپنے عمامہ کے پیچ پر سجدہ کریں' وہ اُسے ہٹا کر (پیشانی زمین کے ساتھ لگاتے تھے)۔

بَابُ الرَّجُلِ يَسْجُدُ مُلْتَحِفًا لَا يُخْرِجُ يَدَيْهِ

باب: آدمی کا کسی کپڑے کو یوں لپیٹ کر سجدہ کرنا کہ وہ اپنے ہاتھ باہر نہ نکالے

1571 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيْرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ فِیْ مَسَاتِقِهِمْ، وَبَرَانِسِهِمْ، وَطَيَالِسِهِمْ مَا يُخْرِجُوْنَ اَيْدِيَهُمْ مِنْهَا، قُلْنَا لَهٗ: مَا الْمُسْتَقَةُ؟ قَالَ: هِیَ جُبَّةٌ يَعْمَلُهَا اَهْلُ الشَّامِ وَلَهَا كُمَّانِ طَوِيْلَانِ، وَلِبْنُهَا عَلَی الصَّدْرِ يَلْبَسُوْنَهَا، وَيَعْقِدُوْنَ كُمَّيْهَا اِذَا لَبِسُوْهَا

* ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اپنی چادروں میں اور ٹوپیوں میں اور بڑی چادروں میں سجدہ کر لیتے تھے' وہ اپنے

Marfat.com

ہاتھ باہر نہیں نکالتے تھے۔ہم نے اُن سے دریافت کیا: مستقہ کیا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: یہ ایک جُبہ ہے جسے اہل شام تیار کرتے تھے اور اس کی طویل آستینیں ہوتی ہیں اور اس کے بٹن سینے پر ہوتے ہیں' وہ اسے پہنتے ہیں اور جب اسے پہنتے ہیں' تو اس کی آستینیں باندھ لیتے ہیں۔

1572 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْشِفَ سِتْرًا، اَوْ يَكُفَّ شَعْرًا، اَوْ يُحْدِثَ وُضُوئًا. قَالَ: قُلْتُ لِيَحْيَى: مَا قَوْلُهُ: اَوْ يُحْدِثُ وُضُوئًا؟ قَالَ: اِذَا وَطِءَ نَتْنًا، وَكَانَ مُتَوَضِّئًا، وَقَوْلُهُ: لَا يَكْشِفُ سِتْرًا. لَا يَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ يَدَيْهِ اِذَا سَجَدَ

✵✵ ابوعبیدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' ستر کو بے پردہ کیا جائے' یا بال کو سمیٹ لیا جائے' یا ازسرِنو وضو کیا جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: ''یا ازسرِنو وضو کیا جائے'' سے مراد کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جب کوئی شخص باوضو حالت میں کسی گندگی کی چیز کو پاؤں کے نیچے دیدے (تو پھر ازسرِنو وضو کرے) اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ''وہ ستر سے پردہ نہ ہٹائے'' اس سے مراد یہ ہے' جب آدمی سجدہ میں جائے تو کپڑے کو اپنے ہاتھوں سے نہ ہٹائے۔

1573 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَكْشِفُ ثَوْبًا قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُخْرِجُ يَدَيْهِ، وَكَانَ الْحَسَنُ لَا يَفْعَلُهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم لوگ کپڑا ہٹایا نہیں کرتے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنا ہاتھ باہر نکال لیتے تھے' حسن بصری ایسا نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْبَرَادِعِ

باب: بردعہ (پالان کے نیچے بچھانے والا کپڑا) پر نماز ادا کرنا

1574 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَحُصَيْنٍ - اَوْ اَحَدِهِمَا -، عَنِ ابْنِ اَبِي حَازِمٍ، عَنْ مَوْلَاةٍ لَهُ يُقَالُ لَهَا عَزَّةُ قَالَتْ: خَطَبَنَا اَبُو بَكْرٍ فَنَهَانَا - اَوْ نَهَى - اَنْ نُصَلِّيَ عَلَى الْبَرَادِعِ

✵✵ عزہ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے اس بات سے منع کیا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس بات سے منع کیا کہ بردعہ (اونٹوں کے پالان کے نیچے رکھنے والی چادر) پر نماز ادا کی جائے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الطَّرِيقِ

باب: راستے میں نماز ادا کرنا

1575 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي، اَنَّ عَلِيًّا، كَانَ يَنْهَى اَنْ يُصَلَّى عَلَى جَوَادِ

Marfat.com

الطَّرِيقِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: (ایک راوی) نے مجھے یہ بات بتائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس بات سے منع کرتے تھے کہ راستے کے درمیان میں نماز ادا کی جائے۔

1576 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَزِيرَةِ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَتَغَوَّطَ عَلَى الطَّرِيقِ اَوْ يُصَلِّي عَلَيْهَا

٭٭ معمر نے اہل جزیرہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کیا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو ناپسند کرتے تھے کہ راستے میں پاخانہ کیا جائے یا وہاں نماز ادا کی جائے۔

1577 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ اِبْرَاهِيمَ فَاَمَّنِي فِي الْفَجْرِ فَاَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَتَنَحَّى عَنِ الطَّرِيقِ، قَالَ سُلَيْمَانُ: كَانَ يُسْتَحَبُّ اَنْ يَنْزِلَ الرَّجُلُ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ اَوْ يُصَلِّيَ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ

٭٭ ہشام بن عائذ اسدی بیان کرتے ہیں: میں ابراہیم نخعی کے ساتھ تھا' فجر کی نماز میں انہوں نے میری امامت کی انہوں نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کرلیا' وہ راستے سے ذرا ہٹ گئے۔

سلیمان بیان کرتے ہیں: وہ اس بات کو مستحب سمجھتے تھے کہ آدمی راستے سے ایک طرف ہٹ کر اترے (یعنی پڑاؤ کرے) اور راستے سے ایک طرف ہو کر نماز ادا کرے۔

1578 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْاَرْضِ اَوَّلُ؟ قَالَ: الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ، قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصَى قَالَ: قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: اَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ. ثُمَّ حَيْثُمَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ فَهُوَ مَسْجِدٌ. قَالَ: فَكَانَ اَبِي يُمْسِكُ الْمُصْحَفَ فِي الطَّرِيقِ، وَيَقْرَاُ السُّجُودَ، وَيَسْجُدُ كَمَا هُوَ فِي الطَّرِيقِ

٭٭ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! زمین میں سب سے پہلی مسجد کون سی بنائی گئی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: مسجد حرام! میں نے دریافت کیا: پھر کون سی؟ آپ نے فرمایا: پھر مسجد اقصیٰ! میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنے عرصہ کا وقفہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس سال کا! پھر آپ نے ارشاد فرمایا: تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے نماز ادا کرلو' کیونکہ وہ جگہ جائے نماز ہوگی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میرے والد راستے میں قرآن مجید پکڑ لیتے تھے اور جب وہ آیت سجدہ تلاوت کرتے تھے تو وہ راستے میں ہی سجدہ تلاوت ادا کر لیتے تھے۔

Marfat.com

بَابُ الصَّلاةِ عَلَى الْقُبُوْرِ

باب: قبر پر نماز ادا کرنا

1579 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ. اَتَكْرَهُ اَنْ نُصَلِّيَ فِي وَسَطِ الْقُبُوْرِ، اَوْ فِي مَسْجِدٍ اِلَى قَبْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَانَ يُنْهَى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ قَبْرٌ وَبَيْنِي، وَبَيْنَهُ سَعَةٌ غَيْرُ بُعْدٍ اَوْ عَلَى مَسْجِدٍ ذِرَاعٌ فَصَاعِدًا قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُصَلِّي وَسَطَ الْقُبُوْرِ

❋❋ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس چیز کو مکروہ سمجھتے ہیں' ہم قبروں کے درمیان میں نماز ادا کریں' یا کسی ایسی مسجد میں نماز ادا کریں' جس کا رُخ قبر کی طرف ہو؟ اُنہوں نے کہا: جی ہاں! اس بات سے منع کیا گیا ہے۔

ابن جریج نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر قبر کے اور میرے درمیان کچھ فاصلہ ہو' یا مسجد اور قبر کے درمیان چند گز کا فاصلہ ہو؟ تو عطاء نے کہا: یہ بات مکروہ ہے' قبروں کے درمیان نماز ادا کی جائے۔

1580 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تُصَلِّ، وَبَيْنَكَ، وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ قَبْرٌ، وَاِنْ كَانَ بَيْنَكَ، وَبَيْنَهُ سِتْرُ ذِرَاعٍ فَصَلِّ

❋❋ عطاء فرماتے ہیں: تم ایسی صورت میں نماز ادا نہ کرو کہ تمہارے اور قبلہ کے درمیان میں قبر موجود ہو' اگر تمہارے اور قبر کے درمیان سترہ موجود ہو' جو ایک بالشت کا ہو' تو پھر تم نماز ادا کرو۔

1581 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: رَآنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: وَاَنَا اُصَلِّي عِنْدَ قَبْرٍ، فَجَعَلَ يَقُوْلُ: الْقَبْرُ قَالَ: - فَحَسِبْتُهُ يَقُوْلُ: الْقَمَرُ - قَالَ: فَجَعَلْتُ اَرْفَعُ رَاْسِي اِلَى السَّمَاءِ فَاَنْظُرُ فَقَالَ: اِنَّمَا اَقُوْلُ الْقَبْرُ لَا تُصَلِّ اِلَيْهِ. قَالَ ثَابِتٌ: فَكَانَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَاْخُذُ بِيَدِي اِذَا اَرَادَ اَنْ يُصَلِّيَ فَيَتَنَحَّى عَنِ الْقُبُوْرِ

❋❋ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ ایک قبر کے پاس نماز ادا کر رہا تھا' تو اُنہوں نے قبر' قبر کہنا شروع کر دیا۔ میں یہ سمجھا کہ شاید وہ قمر (چاند) کہہ رہے ہیں' میں نے سر آسمان کی طرف اُٹھا کر جائزہ لیا تو اُنہوں نے فرمایا: میں قبر کہہ رہا ہوں' تم اس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جب نماز ادا کرنے کا ارادہ کرتے تو میرا ہاتھ پکڑتے اور قبروں سے ایک طرف ہو جاتے تھے۔

1582 - حدیثِ نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْاَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْقَبْرَ وَالْحَمَّامَ

Marfat.com

٭٭ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''تمام روئے زمین جائے نماز ہے' سوائے قبرستان اور حمام کے''۔

1583 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالُوْا: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَتَّخِذُوا ثَلَاثَةَ اَبْيَاتٍ قِبْلَةً: الْقَبْرَ، وَالْحَمَّامَ، وَالْحَشَّ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ قرار دیتے تھے کہ تین چیزوں کو قبلہ بنائیں (یعنی اُن کی طرف رُخ کریں) قبر' حمام اور کھجوروں کا جھنڈ۔

1584 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تُصَلِّيَنَّ اِلَى حَشٍّ، وَلَا حَمَّامٍ، وَلَا فِي الْمَقْبَرَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم کھجوروں کا جھنڈ یا حمام یا قبرستان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

1585 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ اَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا تُصَلِّيَنَّ اِلَى حَشٍّ، وَلَا فِي الْحَمَّامِ، وَلَا فِي الْمَقْبَرَةِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: تم کھجوروں کا جھنڈ یا حمام یا قبرستان کی طرف رُخ کر کے نماز ادا نہ کرو۔

1586 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، وَالْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، - وَاَحْسَبُ مَعْمَرًا رَفَعَهُ - قَالَ: مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ

٭٭ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اور ایک روایت کے مطابق یہ مرفوع روایت ہے: یعنی نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''لوگوں میں بدترین لوگ وہ ہیں' جو قبروں کو سجدہ گاہ بنالیں گے''۔

1587 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِي وَثَنًا يُصَلَّى اِلَيْهِ، فَاِنَّهُ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلَى قَوْمٍ اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

٭٭ زید بن اسلم' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''اے اللہ! تو میری قبر کو ایسا بت نہ بنانا' جس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی جائے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا غضب ایسے لوگوں پر شدید ہوجاتا ہے جو اپنے انبیاء کی قبروں کو مساجد بنالیتے ہیں''۔

1588 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، اَخْبَرَهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَ يُلْقِي عَلَى وَجْهِهِ طَرَفَ خَمِيصَةٍ، فَاِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا، عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُوْلُ: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ. قَالَ: تَقُوْلُ عَائِشَةُ: يُحَذِّرُ مِثْلَ الَّذِي صَنَعُوا

Marfat.com

** حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ اپنی چادر کا کنارہ اپنے چہرے پر ڈال لیتے تھے اور جب آپ کو اس سے الجھن ہوتی تھی تو آپ اسے اپنے چہرے سے ہٹا لیتے تھے۔ آپ نے اُس وقت یہ فرمایا:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے! اُنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا''۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے اس طرزِ عمل سے بچانے کے لیے (یہ بات ارشاد فرمارہے تھے)۔

1589 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ یہودیوں کو برباد کرے! جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا''۔

1590 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، اَنَّهُ قَالَ: يُنْهٰى اَنْ يُصَلّٰى، وَسَطَ الْقُبُوْرِ، اَوِ الْحَمَّامَاتِ، وَالْجُبَّانِ

** نافع بن جبیر فرماتے ہیں: اس بات سے منع کیا گیا ہے' قبروں کے درمیان میں یا حمام میں یا قبرستان میں نماز ادا کی جائے۔

1591 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ، وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ وَسَطَ الْقُبُوْرِ؟ قَالَ: ذُكِرَ لِي، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُو اِسْرَائِيْلَ اتَّخَذُوا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ فَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى

** عمرو بن دینار سے قبروں کے درمیان میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے بتایا: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

''بنی اسرائیل نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا' تو اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں پر لعنت کی''۔

1592 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا كَانَ يَكْرَهُ الصَّلَاةَ وَسَطَ الْقُبُوْرِ كَرَاهَةً شَدِيْدَةً

** طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ قبروں کے درمیان میں نماز ادا کرنے کو انتہائی شدید مکروہ قرار دیتے تھے۔

1593 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: اَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يُصَلِّيَ، وَسَطَ الْقُبُوْرِ؟ قَالَ: لَقَدْ صَلَّيْنَا عَلٰى عَائِشَةَ، وَاُمِّ سَلَمَةَ وَسَطَ الْبَقِيْعِ قَالَ: وَالْاِمَامُ يَوْمَ صَلَّيْنَا عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَحَضَرَ ذٰلِكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ

Marfat.com

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے نافع سے دریافت کیا: کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ قبروں کے درمیان نماز ادا کی جائے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم نے سیدہ عائشہ اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہما کی نمازِ جنازہ جنت البقیع کے اندر ادا کی تھی انہوں نے یہ بھی بتایا کہ جس دن ہم نے سیدہ عائشہ کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی اُس وقت ہمارے امام حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے اور وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي مُرَاحِ الدَّوَابِّ، وَلُحُومِ الْإِبِلِ هَلْ يُتَوَضَّأُ مِنْهَا؟

باب: جانوروں اور اونٹوں کے گوشت کا حکم کہ کیا اُسے کھانے کے بعد وضو کیا جائے گا؟

1594 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: يُصَلِّي فِي مُرَاحِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَكْرَهُ أَنْ أُصَلِّيَ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ يَبُولُ الرَّجُلُ إِلَى الْبَعِيرِ الْبَارِكِ، وَلَوْلَا ذَلِكَ لَكَانَ بِمَنْزِلَةِ مَرَاحِهَا قَالَ: فَكُفَّ عَنْهُ إِذًا، فَإِنْ لَمْ تُحِسَّ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ مُرَاحِهَا

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا یہ بات مکروہ ہے میں اونٹوں کے باڑے میں اس لیے نماز ادا کروں کیونکہ آدمی بیٹھے ہوئے اونٹ کی طرف رُخ کر کے پیشاب کرسکتا ہے اور اگر یہ چیز نہ ہو تو یہ اُس کی آرام کرنے کی جگہ کی مانند ہو جائے گا۔ تو انہوں نے فرمایا: تم اس سے بچنے کی کوشش کرو اور جہاں تمہیں یہ محسوس نہ ہو تو یہ اُن کے آرام کی جگہ کے حکم میں ہو گا۔

1595 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَقَتَادَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا يُصَلِّي فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

✲✲ حسن بصری اور قتادہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
''بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کی جائے گی اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہیں کی جائے گی''۔

1596 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ: أَنُصَلِّي فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: لَا قَالَ: أَفَنُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَا

✲✲ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کیا ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی نہیں! سائل نے دریافت کیا: کیا ہم بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں! سائل نے دریافت کیا: کیا ہم بکریوں کا گوشت کھانے کے بعد از سرِ نو وضو کریں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی نہیں!

1597 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى،

Marfat.com

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

1598 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي سَبْرَةَ: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، اَكَلَ مِنْ لُحُومِ الْاِبِلِ ثُمَّ صَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّاْ

✵✵ ابوسبرہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اونٹ کا گوشت کھایا' پھر اُنہوں نے نماز ادا کرلی اور ازسرِ نو وضو نہیں کیا۔

1599 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَامْسَحُوا رُعَامَهَا فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ قَالَ: - يَعْنِي الضَّانَ مِنْهَا -، قُلْنَا: مَا رُعَامُهَا؟ قَالَ: مَا يَكُوْنُ فِي مَنَاخِرِهَا

✵✵ ابواسحاق نے قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

''بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اور اُن کے ناک پر ہاتھ پھیرو' کیونکہ یہ جنت کا جانور ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کی مراد یہ تھی کہ اُن میں سے جو بھیڑ ہیں اُن کے ساتھ ایسا کرو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اُس کے رعام سے مراد کیا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے (یا راوی کے استاد نے) فرمایا: وہ چیز جو اُس کے نتھنوں میں ہوتی ہے۔

1600 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ، يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ اَبِي حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ: اَحْسِنْ اِلَى غَنَمِكَ، وَامْسَحْ عَنْهَا الرُّعَامَ، وَصَلِّ فِي نَاحِيَتِهَا - اَوْ قَالَ: فِي مَرَابِضِهَا - فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم اپنی بکریوں کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اُن کے ناک پر ہاتھ پھیرو اور اُن کے پہلو میں نماز ادا کرلو۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اُن کے باڑے میں نماز ادا کرلو' کیونکہ یہ جنت کا جانور ہے۔

1601 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا بِالْمَدِينَةِ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَامْسَحُوا رُعَامَهَا فَاِنَّهَا مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ

✵✵ ابوحیان بیان کرتے ہیں: میں نے مدینہ منورہ میں ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرلو اور اُن کے ناک پر ہاتھ پھیرو کیونکہ یہ جنت کا جانور ہے''۔

1602 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا اَدْرَكَتْكَ الصَّلَاةُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ فَصَلِّ، وَاِذَا اَدْرَكَتْكَ فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ فَابْتَرِزْ فَاِنَّهَا مِنْ حَلْقَةِ الشَّيْطَانِ - اَوْ قَالَ: مِنْ عِيَانِ الشَّيْطَانِ -

Marfat.com

٭٭ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
''جب بکریوں کے بارے میں تمہیں نماز کا وقت ہو جائے' تو تم نماز ادا کرلو اور جب اونٹوں کے بارے میں تمہیں نماز کا وقت ہو جائے تو تم وہاں سے نکل جاؤ' کیونکہ یہ شیطان کی طرح کی مخلوق ہیں (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) یہ حقیقت میں شیطان ہیں''۔

1603 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أُصَلِّي فِي مُرَاحِ الشَّاةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: اَتَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ بَوْلِ الْكَلْبِ بَيْنَ اَظْهُرِهَا؟ قَالَ: فَلَا تُصَلِّ فِيهِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں بکریوں کے بارے میں نماز ادا کرلوں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: اگر ان کے درمیان کتے کا پیشاب ہو تو کیا آپ اس کی وجہ سے اسے مکروہ قرار دیں گے؟ اُنہوں نے فرمایا: پھر تم وہاں نماز ادا نہ کرو۔

1604 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَدْرِكُوا عَنْ صَلَاتِكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَاَشَدُّ مَا يُتَّقَى عَلَيْهَا مَرَابِضُ الْكِلَابِ

٭٭ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے اپنی نماز کو وقت پر ادا کرلو اور سب سے زیادہ بچنے کی جگہ کتوں کا باڑہ ہے۔

1605 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيُصَلَّى فِي مُرَاحِ الْبَقَرِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: اَرَاَيْتَ اِذَا صَلَّيْتُ فِي الْمُرَاحِ كَذَلِكَ اَسْجُدُ عَلَى الْبَعْرِ اَمْ اَفْحَصُ لِوَجْهِي؟ قَالَ: بَلِ افْحَصْ لِوَجْهِكَ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا گائے کے بارے میں نماز ادا کر لی جائے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ابن جریج نے کہا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' اگر میں باڑے میں نماز ادا کر رہا ہوں تو کیا میں کسی مینگنی پر سجدہ کروں یا اپنا چہرہ (اس سے) ہٹاؤں؟ تو اُنہوں نے فرمایا: تم اپنے چہرے کو ہٹا لو۔

1606 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: صَلَّى بِنَا اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ فِي دَارِ الْبَرِيدِ عَلَى مَكَانٍ فِيهِ سِرْقِينٌ

٭٭ مالک بن حارث اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں دارالبرید میں نماز پڑھائی' جو ایک ایسی جگہ پر تھی جس میں گوبر موجود تھا۔

1607 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ نُعْمَانَ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، وَسَلَمَةَ بْنِ بَهْرَامَ، اَنَّهُمْ: كَانُوا مَعَ طَاوُسٍ، فِي سَفَرٍ فَاَرَادُوا اَنْ يَنْزِلُوا فِي مَكَانٍ فَرَاَى اَثَرَ كَلْبٍ، فَكَرِهَ اَنْ يَنْزِلَ فِيهِ وَمَضَى - اَوْ قَالَ: فَتَنَحَّى عَنْهُ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے اور سلمہ بن بہرام بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ لوگ طاؤس کے ساتھ سفر کر رہے تھے' اُن

Marfat.com

لوگوں نے ایک جگہ پر پڑاؤ کرنے کا ارادہ کیا تو طاؤس نے وہاں کتے کا نشان دیکھا تو اس بات کو مکروہ سمجھا کہ وہاں پڑاؤ کریں' وہ آگے بڑھ گئے۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) وہ وہاں سے ہٹ گئے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْبِيْعَةِ

باب: گرجا گھر میں نماز ادا کرنا

1608 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُصَلِّي فِي الْكَنِيسَةِ إِذَا كَانَ فِيهَا تَمَاثِيلُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ گرجا گھر میں نماز ادا کی جائے' جبکہ اُس میں تصویریں بھی لگی ہوئی ہوں۔

1609 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: لَا تَعَلَّمُوا رَطَانَةَ الْأَعَاجِمِ، وَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ فِي كَنَائِسِهِمْ يَوْمَ عِيدِهِمْ، فَإِنَّ السَّخْطَةَ تَنْزِلُ عَلَيْهِمْ

✵✵ ابوعطاء بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: تم لوگ عجمیوں کی زبان نہ سیکھو اور اُن کی عید کے دن اُن کے گرجا گھر میں نہ جاؤ' کیونکہ اُس وقت اُن پر ناراضگی نازل ہوتی ہے۔

1610 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عُمَرُ، الشَّامَ صَنَعَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ النَّصَارَى طَعَامًا وَدَعَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنَ الصُّوَرِ الَّتِي فِيهَا - يَعْنِي التَّمَاثِيلَ -

✵✵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلام اسلم بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو عیسائیوں کے بڑوں میں سے ایک شخص نے اُن کے لیے کھانا تیار کیا اور اُنہیں دعوت دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تمہارے گرجا گھر میں اُن تصویروں کی وجہ سے داخل نہیں ہوں گے' جو وہاں موجود ہیں۔

1611 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ، أَنَّ عُمَرَ حِينَ قَدِمَ الشَّامَ صَنَعَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ النَّصَارَى طَعَامًا، وَقَالَ لِعُمَرَ: إِنِّي أُحِبُّ أَنْ تَجِيئَنِي، وَتُكْرِمَنِي أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ عُظَمَاءِ النَّصَارَى، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّا لَا نَدْخُلُ كَنَائِسَكُمْ مِنْ أَجْلِ الصُّوَرِ الَّتِي فِيهَا - يَعْنِي التَّمَاثِيلَ -

✵✵ نافع نے اسلم کا یہ بیان نقل کیا ہے' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شام تشریف لائے تو عیسائیوں میں سے ایک شخص نے اُن کے لیے کھانا تیار کیا' اُس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے یہ بات پسند ہے' آپ ہمارے ہاں آئیں اور میری عزت افزائی کریں' آپ بھی ہوں' آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی بھی ہوں۔ (راوی کہتے ہیں:) وہ شخص عیسائیوں کے بڑوں میں سے ایک تھا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اُن تصویروں کی وجہ سے' تمہارے گرجا گھر میں داخل نہیں ہوں گے' جو اُس میں موجود ہیں۔

Marfat.com

1612 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، اَنَّ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ، كَانَ يَلْتَمِسُ مَكَانًا يُصَلِّي فِيهِ، فَقَالَتْ لَهُ عِلْجَةٌ: الْتَمِسْ قَلْبًا طَاهِرًا، وَصَلِّ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ: فَقِهْتِ

✵✵ نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کوئی جگہ تلاش کرنا چاہی جہاں وہ نماز ادا کریں' تو علجہ نے اُن سے کہا: آپ پاکیزہ دل تلاش کیجئے اور پھر جہاں چاہیں نماز ادا کرلیں۔ تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: تم سمجھدار ہو۔

بَابُ الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

باب: جنبی شخص کا مسجد میں داخل ہونا

1613 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، اَنَّهُ كَانَ يُرَخِّصُ لِلْجُنُبِ اَنْ يَمُرَّ فِي الْمَسْجِدِ مُجْتَازًا، وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ

✵✵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جنبی شخص کو اس بات کی اجازت دیتے تھے کہ وہ پار کرنے کے لیے مسجد میں سے گزر سکتا ہے اور میرے علم کے مطابق اُنہوں نے یہ بات اس لیے ہی تھی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور نہ ہی جنبی شخص' ماسوائے اُس کے' جو راستے کو عبور کرنے والا ہو''۔

1614 - اقوالِ تابعین: عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: يَمُرُّ الْجُنُبُ فِي الْمَسْجِدِ، قُلْتُ لِعَمْرٍو: مِنْ اَيْنَ تَاْخُذُ ذٰلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ: (وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ) (النساء: 43) مُسَافِرِينَ لَا يَجِدُونَ مَاءً وَقَالَ: ذٰلِكَ مُجَاهِدٌ اَيْضًا

✵✵ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: جنبی شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے۔ میں نے عمرو سے دریافت کیا: آپ نے یہ حکم کہاں سے حاصل کیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے:

''اور نہ ہی جنبی شخص' البتہ راستے کو عبور کرنے والا شخص ایسا کرسکتا ہے''۔

اس سے مراد وہ مسافر لوگ ہیں' جنہیں (غسل کرنے کے لیے) پانی نہیں ملتا' اور مجاہد نے بھی یہی بات بیان کی ہے۔

1615 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مِثْلَهُ. فِي قَوْلِهِ: (وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِي سَبِيلٍ) (النساء: 43) قَالَ: مُسَافِرِينَ لَا يَجِدُونَ مَاءً

✵✵ ایک اور سند کے ساتھ مجاہد کے حوالے سے یہی بات منقول ہے' جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

''اور نہ ہی جنبی شخص' ماسوائے اُس کے' جو راستے کو عبور کرنے والا ہو''۔

Marfat.com

اس سے مراد وہ مسافر لوگ ہیں' جنہیں (غسل کرنے کے لیے) پانی نہیں ملتا۔

1616 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَيَمُرُّ الْجُنُبُ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: نَعَمْ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا جنبی شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1617 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَوْشَبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُوْلُ: لَا يَدْخُلُ الْجُنُبُ الْمَسْجِدَ اِلَّا اَنْ يُضْطَرَّ ذٰلِكَ

٭٭ حوشب بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جنبی شخص مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا' البتہ اگر وہ اس کام کے لیے مجبور ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

1618 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: لَا يَمُرُّ الْجُنُبُ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا اَنْ لَا يَجِدَ بُدًّا يَتَيَمَّمُ، وَيَمُرُّ فِيْهِ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: جنبی شخص مسجد میں سے نہیں گزر سکتا' البتہ اگر اُس کی مجبوری ہوتو وہ تیمم کر کے مسجد میں سے گزرے گا۔

1619 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اقْرَاِ الْقُرْآنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا، وَادْخُلِ الْمَسْجِدَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم ہر حالت میں قرآن کی تلاوت کر سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو اور تم ہر حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

بَابُ الْمُشْرِكِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ
باب: مشرک شخص مسجد میں داخل ہوسکتا ہے؟

1620 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُوْنُسَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطٌ مِنْ ثَقِيْفٍ فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَقِيْلَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ هٰؤُلَاءِ مُشْرِكُوْنَ قَالَ: اِنَّ الْاَرْضَ لَا يُنَجِّسُهَا شَيْءٌ

٭٭ حسن بصری بیان کرتے ہیں: ثقیف قبیلہ کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اسی دوران نماز کھڑی ہوگئی' تو عرض کی گئی: اے اللہ کے نبی! یہ لوگ تو مشرک ہیں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: زمین کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

1621 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ: اَنَّ مُشْرِكِي

Marfat.com

قُرَيْشٍ حِيْنَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فِي اُسَرَائِهِمُ الَّذِيْنَ اُسِرُوْا بِبَدْرٍ، كَانُوْا يَبِيْتُوْنَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ، فَكَانَ جُبَيْرٌ يَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجُبَيْرٌ يَوْمَئِذٍ مُشْرِكٌ

✵ عثمان بن ابوسلیمان بیان کرتے ہیں: قریش سے کچھ مشرکین نبی اکرم ﷺ کے پاس مدینہ منورہ حاضر ہوئے' یہ اپنے قیدیوں کے بارے میں حاضر ہوئے تھے' جنہیں غزوہ بدر میں قید کرلیا گیا تھا' تو ان لوگوں نے رات مسجد نبوی میں بسر کی' ان لوگوں میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بھی تھے' حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت سنی' حضرت جبیر رضی اللہ عنہ اُس وقت مشرک تھے۔

1622 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَنْزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدَ ثَقِيفٍ فِي الْمَسْجِدِ، وَبَنَى لَهُمْ فِيْهِ الْخِيَامَ يَرَوْنَ النَّاسَ حِيْنَ يُصَلُّوْنَ، وَيَسْمَعُوْنَ الْقُرْآنَ

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلہ کے وفد کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا تھا' آپ نے اُن کے لیے خیمے لگوائے تھے' جب لوگ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے' تو وہ لوگ انہیں دیکھتے تھے اور قرآن کی تلاوت سنتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْمَكَانِ الَّذِي فِيْهِ الْعُقُوْبَةُ

باب: ایسی جگہ پر نماز ادا کرنا جہاں کسی کو سزا دی گئی ہو

1623 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَرِيْكٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْمُحِلِّ قَالَ: مَرَرْنَا مَعَ عَلِيٍّ، بِالْخَسْفِ الَّذِي بِبَابِلَ فَكَرِهَ اَنْ يُصَلِّيَ فِيْهِ حَتّٰى جَاوَزَهُ

✵ عبداللہ بن ابوالمحل بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہمارا گزر بابل میں موجود اُس جگہ سے ہوا' جسے زمین میں دھنسا دیا گیا تھا' تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اُس جگہ نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھا یہاں تک کہ وہ اُس سے آگے چلے گئے۔

1624 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ قَالَ: لَا تَدْخُلُوْا مَسَاكِنَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِيْنَ اَنْ يُصِيْبَكُمْ، مِثْلُ الَّذِي اَصَابَهُمْ، ثُمَّ قَنَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهُ، وَاَسْرَعَ السَّيْرَ حَتّٰى اَجَازَ الْوَادِيَ

✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ (قوم ثمود کی بستی) "حجر" کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا:

"جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیے اُن کے رہائشی علاقے میں ایسی حالت میں داخل ہو کہ تم رو رہے ہو' کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں بھی اُس طرح کا عذاب لاحق ہو' جو انہیں ہوا تھا"۔

Marfat.com

اُس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے اپنے سر کو جھکالیا اور رفتار کو تیز کر دیا' یہاں تک کہ آپ اُس وادی کو عبور کر گئے۔

1625 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحِجْرِ، قَالَ لَنَا: لَا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْمُعَذَّبِينَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنُوْا بَاكِينَ، فَاِنْ لَمْ تَكُوْنُوْا بَاكِينَ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِمْ فَيُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ (قومِ ثمود کی بستی) ''حجر'' سے گزرے تو آپ نے ہم سے فرمایا:

''ان عذاب یافتہ لوگوں کی وادی میں روتے ہوئے داخل ہونا' اگر تم رو نہیں سکتے تو تم اُن کے علاقے میں داخل نہ ہونا' کہیں تمہیں بھی وہ چیز لاحق نہ ہو جائے' جو اُنہیں لاحق ہوئی تھی''۔

بَابُ الْكَلْبِ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: کتے کا مسجد سے گزرنا

1626 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الْكَلْبَ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ اَيُرَشُّ اَثَرُهُ؟

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کتے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو مسجد میں سے گزر جاتا ہے' کیا اُس کے نشان پر پانی چھڑکا جائے گا؟

1627 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ قَالَ: فِي الْكَلْبِ يَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ يُرَشُّ

✵✵ امام عبدالرزاق فرماتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو کتے کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا جو مسجد سے گزرتا ہے' کہ اُس پر پانی چھڑکا جائے گا۔

بَابُ الْحَائِضِ تَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حیض والی عورت کا مسجد سے گزرنا

1628 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْحَائِضُ تَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اَتَدْخُلُ مَسْجِدَهَا فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: لَا، لِتَعْتَزِلْهُ، قُلْتُ: دَخَلَتْ فَتَرُشُّهُ بِالْمَاءِ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت مسجد سے گزر سکتی ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں نے دریافت کیا: کیا وہ اپنے گھر میں موجود مسجد (نماز کے لیے مخصوص جگہ) سے گزر سکتی ہے؟ اُنہوں نے کہا: جی نہیں! اُس عورت کو چاہیے کہ وہ اُس حصے سے الگ رہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر وہ وہاں چلی جائے تو کیا وہاں پانی چھڑکے گی؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

Marfat.com

1629 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ تَدْخُلَ الْمَرْاَةُ، وَهِيَ حَائِضٌ مَسْجِدَهَا وَلٰكِنْ تَضَعُ فِيهِ مَا شَاءَتْ

٭٭ سفیان ثوری فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' عورت حیض کی حالت میں مسجد میں (یا نماز کی مخصوص جگہ میں) داخل ہو' البتہ وہ وہاں جو چیز چاہے رکھ سکتی ہے۔

1630 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ جَوَارِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يُلْقِينَ لَهُ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُنَّ حُيَّضٌ

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر کی خواتین اُنہیں مسجد میں چٹائی پکڑا دیا کرتی تھیں حالانکہ وہ خواتین اُس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھیں۔

بَابُ هَلْ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ غَيْرُ طَاهِرٍ

باب: کیا بے وضو شخص مسجد میں داخل ہوسکتا ہے؟

1631 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَغَيْرُ مُتَوَضِّئٍ اَيَمُرُّ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: لَا يَضُرُّهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا بے وضو شخص مسجد میں سے گزر سکتا ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: یہ چیز اُسے نقصان نہیں دے گی۔

1632 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يَدْخُلَ
عَنْ اَبِي هُبَيْرَةَ، عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ، اَنَّهُ كَانَ يَبُولُ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

٭٭ لیث بن سعد فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' (کہ آدمی بے وضو حالت میں مسجد میں) داخل ہو۔
حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ پیشاب کرنے کے بعد (وضو کیے بغیر) مسجد میں داخل ہو جاتے تھے۔

1633 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّ ابْنَ سِيرِينَ: كَانَ يَقْعُدُ عَلٰى طَرَفِ الْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ وَرِجْلَاهُ فِي الْاَرْضِ، ثُمَّ يَتَوَضَّاُ

٭٭ قتادہ فرماتے ہیں: ابن سیرین مسجد کے کنارے بیٹھ جاتے تھے' جب وہ قضائے حاجت کر کے آتے تھے اور اُن کے پاؤں زمین میں ہوتے تھے' پھر وہ وضو کرتے تھے۔

1634 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ سِيرِينَ، خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ، وَقَعَدَ عَلٰى حِذَارِ الْمَسْجِدِ، وَقَدْ اَخْرَجَ رِجْلَيْهِ، وَهُوَ يَتَوَضَّاُ

Marfat.com

✻✻ ابن تیمی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابن سیرین کو دیکھا کہ وہ قضائے حاجت کر کے آئے اور مسجد کی دیوار پر بیٹھ گئے' اُنہوں نے اپنے پاؤں باہر نکال لیے اور وہ وضو کرنے لگے۔

1635 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ الْحَسَنُ، وَابْنُ سِيرِينَ، يَكْرَهَانِ الرَّجُلَ إِذَا بَالَ أَنْ يَجْلِسَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُوَ عَلَى غَيْرِ طُهْرٍ، وَلَكِنَّهُ يَمُرُّ، وَلَا يَقْعُدُ. قَالَ: وَكَانَ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ لَا يَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا أَنْ يَقْعُدَ فِيهِ، وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ

✻✻ قتادہ بیان کرتے ہیں: حسن بصری اور ابن سیرین اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ آدمی پیشاب کرنے کے بعد بے وضو حالت میں مسجد میں بیٹھے' تاہم وہ مسجد سے گزر سکتا ہے' وہاں بیٹھ نہیں سکتا

راوی بیان کرتے ہیں: جابر بن زید اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی بے وضو حالت میں مسجد میں بیٹھ جائے۔

1636 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: ادْخُلِ الْمَسْجِدَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ تَكُنْ جُنُبًا

✻✻ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: تم کسی بھی حالت میں مسجد میں داخل ہو سکتے ہو' جبکہ تم جنبی نہ ہو۔

بَابُ الْوُضُوءِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں وضو کرنا

1637 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: يَخْرُجُ إِنْسَانٌ فَيَبُولُ، ثُمَّ يَأْتِي زَمْزَمَ فَيَتَوَضَّأُ قَالَ: لَا بَأْسَ بِذَلِكَ، وَإِنْ يَتَخَلَّى فَلْيَدْخُلْ، إِنْ شَاءَ فَلْيَتَوَضَّأْ فِي زَمْزَمَ، الدِّينُ سَمْحٌ سَهْلٌ، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: إِنِّي أَرَى نَاسًا يَتَوَضَّئُونَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اجْلِسْ لَيْسَ بِذَلِكَ بَأْسًا، قُلْتُ: فَتَتَوَضَّأُ أَنْتَ فِيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: تَمَضْمَضُ وَتَسْتَنْشِقُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأُسْبِغُ وُضُوئِي فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ

✻✻ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: ایک انسان نکلتا ہے' وہ پیشاب کرتا ہے پھر وہ زمزم کے پاس آتا ہے' تو کیا وہ وضو کر لے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے' اگر وہ قضائے حاجت کر کے فارغ ہوتا ہے' تو وہ (مسجد حرام میں) داخل ہو کے زمزم سے وضو کر سکتا ہے' اگر وہ چاہے' کیونکہ دین آسان ہے' سہولت والا ہے۔ ایک شخص نے اُن سے کہا: میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا ہے' وہ مسجد میں وضو کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا تم بیٹھ جاؤ! اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ میں نے دریافت کیا: کیا آپ بھی مسجد کے اندر وضو کر لیتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے دریافت کیا: کیا آپ کلی بھی کر لیتے ہیں اور ناک میں پانی بھی ڈال لیتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میں مکہ کی مسجد میں مکمل وضو کرتا ہوں۔

1638 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، يَتَوَضَّأُ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ، وَكَانَ طَاوُسٌ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

Marfat.com

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم کو مکہ کی مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا۔
طاؤس بھی مسجد حرام میں وضو کر لیتے تھے۔

1639 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أُخْبِرْتُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں وضو کر لیتے تھے۔

1640 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ فِي الْوُضُوْءِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: إِذَا لَمْ يَكُنْ بَوْلًا فَلَا بَأْسَ بِهِ

٭٭ مسجد میں وضو کرنے کے بارے میں سفیان ثوری یہ فرماتے ہیں: جب مسجد میں پیشاب نہ کیا جائے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1641 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو هَارُوْنَ الْعَبْدِيُّ، أَنَّهُ رَأَى ابْنَ عُمَرَ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ ابوہارون عبدی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1642 - اقوالِ تابعین: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْبَيْلَمَانِيِّ، يَتَوَضَّأُ فِي مَسْجِدِ صَنْعَاءَ الْأَعْظَمِ

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے میں نے عبدالرحمن بن بیلمانی کو صنعاء کی سب سے بڑی مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

1643 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ: رَأَيْتُ طَاوُسًا، يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَرَأَيْتُ أَنَا ابْنَ جُرَيْجٍ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَهُوَ قَاعِدٌ عَلَى طُنْفُسَةٍ لَهُ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ

٭٭ ابن ابورواد بیان کرتے ہیں: میں نے طاؤس کو مسجد میں وضو کرتے ہوئے دیکھا۔
امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے ابن جریج کو مسجد حرام میں وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے وہ اپنی چٹائی پر تشریف فرما تھے انہوں نے کلی بھی کی اور ناک میں پانی بھی ڈالا۔

1644 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، أَنَّ أَبَاهُ: كَانَ يَتَوَضَّأُ فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ طاؤس کے صاحبزادے نے یہ بات نقل کی ہے ان کے والد مسجد میں وضو کر لیتے تھے۔

1645 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ قَالَ: فَتَمَنَّيْتُ رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكُنْتُ غُلَامًا عَزَبًا فَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ اَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي النَّارَ، فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَاِذَا لِلنَّارِ شَيْءٌ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ - يَعْنِي قَرْنَيِ الْبِئْرِ: السَّارِيَتَيْنِ لِلْبِئْرِ -، وَاِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُولُ: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ: لَنْ تُرَعْ، فَقَصَصْتُهَا عَلٰى حَفْصَةَ، فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ، عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ، لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ. قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيلًا

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں کوئی شخص کوئی خواب دیکھتا تھا' تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کیا کرتا تھا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے یہ آرزو کی کہ کاش میں بھی کوئی خواب دیکھتا جسے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کرتا۔ میں اُن دنوں کنوارا نوجوان تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں' میں مسجد میں ہی سوجایا کرتا تھا' ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ دوفرشتوں نے مجھے پکڑا اور آگ کی طرف لے جانے لگے' وہ یوں گول تھی جس طرح کنویں کا کنارہ ہوتا ہے اور اُس کے دونوں کنارے یوں تھے جیسے کنویں کے ہوتے ہیں اور دوستون اس طرح تھے جس طرح کنویں کے ہوتے ہیں اور اُس میں کچھ ایسے لوگ بھی موجود تھے جنہیں میں پہچانتا تھا' تو میں نے یہ کہنا شروع کیا: میں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں! پھر ایک اور فرشتہ کی اُن دونوں سے ملاقات ہوئی تو اُس نے کہا: تم پریشان نہ ہو! میں نے یہ خواب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا' سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عبداللہ اچھا آدمی ہے! اگر وہ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرے (تو اور زیادہ بہتر ہے)۔

سالم بیان کرتے ہیں: اُس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ معمول رہا کہ وہ رات میں تھوڑی سی دیر کے لیے سوتے تھے (اور باقی نوافل ادا کرتے تھے)۔

1646 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ لَا يَرَى بِالنَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ بَاْسًا قَالَ: كَانَ يَنَامُ فِيهِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مسجد میں سونے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ خود بھی مسجد میں سوجایا کرتے تھے۔

1647 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَا بَاْسَ بِالنَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: مسجد میں سونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1648 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ الصَّنْعَانِيُّ قَالَ: اَرْسَلَنِي اَبِي اِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ يَسْاَلُهُ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: فَاَيْنَ كَانَ اَهْلُ الصُّفَّةِ

Marfat.com

يَنَامُوْنَ، وَلَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا

* * مغیرہ بن حکیم صنعانی بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے سعید بن مسیب کے پاس بھیجا اور اُن سے مسجد میں سونے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اہلِ صُفّہ اور بھلا کہاں سویا کرتے تھے؟ تو سعید نے اس میں کوئی حرج نہیں سمجھا۔

1649 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ مَعْمَرٌ: وَحَدَّثَهُ رَجُلٌ، عَنْ عَلْقَمَةَ الْمُزَنِيِّ قَالَ: كَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ يَبِيتُونَ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ عَلْقَمَةُ: فَتُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَفَتَحَ إِزَارَهُ فَوَجَدَ فِيهِ دِينَارَانِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيَّتَانِ

* * علقمہ مزنی بیان کرتے ہیں: اہلِ صُفّہ مسجد میں رات بسر کیا کرتے تھے۔ علقمہ بیان کرتے ہیں: اُن میں سے ایک شخص کا انتقال ہوا' اُس کا تہبند کھولا گیا تو اُس میں سے دو دینار ملے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ کے ذریعہ (داغ والے) ہیں۔

1650 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَتَكْرَهُ أَنْ يُبَاتَ بِالْمَسْجِدِ؟ قَالَ: بَلْ، أُحِبُّهُ حُبَّ أَنْ يُرْقَدَ فِيهِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا آپ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں' مسجد میں رات بسر کی جائے' اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ مسجد میں سویا جائے۔

1651 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: كَانَ عَطَاءٌ ثَلَاثِينَ سَنَةً يَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَقُومُ لِلطَّوَافِ وَالصَّلَاةِ

* * ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء (بن ابی رباح) تیس سال تک مسجد میں سوتے رہے' پھر وہ اُٹھ کر طواف کرتے تھے اور نماز پڑھا کرتے تھے۔

1652 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ قَالَ: نَهَانِي مُجَاهِدٌ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

* * ابوہیثم بیان کرتے ہیں: مجاہد نے مجھے مسجد میں سونے سے منع کیا ہے۔

1653 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ خُلَيْدٍ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: إِنْ كُنْتَ تَنَامُ لِصَلَاةٍ وَطَوَافٍ فَلَا بَأْسَ

* * خلید ابواسحاق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مسجد میں سونے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا: اگر تم نماز ادا کرنے اور طواف کرنے کے لیے سو جاتے ہو تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1654 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ، يَعُسُّ الْمَسْجِدَ فَلَا يَدَعُ سَوَادًا إِلَّا أَخْرَجَهُ إِلَّا رَجُلًا مُصَلِّيًا

Marfat.com

✸✸ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں چکر لگایا کرتے تھے اور پھر وہاں موجود ہر شخص کو باہر نکال دیتے تھے، سوائے اُس شخص کے جو نماز ادا کر رہا ہوتا تھا۔

1655 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ حَرَامِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنَيْ جَابِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُضْطَجِعُوْنَ فِي مَسْجِدِهٖ فَضَرَبَنَا بِعَسِيْبٍ كَانَ فِي يَدِهٖ، وَقَالَ: قُوْمُوْا لَا تَرْقُدُوْا فِي الْمَسْجِدِ

✸✸ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے، ہم اُس وقت مسجد میں لیٹے ہوئے تھے تو آپ نے اپنے دستِ مبارک میں موجود چھڑی کے ذریعہ ہمیں مارا اور فرمایا: اُٹھ جاؤ اور مسجد میں نہ سوؤ!

1656 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ، عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ قَالَ: دَعَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَهْطٌ مَعِيْ مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ فَتَعَشَّيْنَا عِنْدَهٗ، ثُمَّ قَالَ: اِنْ شِئْتُمْ رَقَدْتُمْ هَا هُنَا، وَاِنْ شِئْتُمْ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُلْنَا فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: فَكُنَّا نَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ

✸✸ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن، اہلِ صفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا، میرے ساتھ اہلِ صفہ سے تعلق رکھنے والے کچھ اور لوگ بھی تھے، ہم نے رات کا کھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں کھایا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو یہاں سو جاؤ اور اگر چاہو تو مسجد میں سو جاؤ۔ تو ہم نے عرض کی: ہم مسجد میں سو جائیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم مسجد میں سو جایا کرتے تھے۔

بَابُ الْحَدَثِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں حدث لاحق ہونا

1657 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَحْدَثَ الرَّجُلُ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ اَوْ مَسْجِدِهٖ فِي الْبَيْتِ عَمْدًا غَيْرَ رَاقِدٍ قَالَ: اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ لَا يَفْعَلَ، قُلْتُ: فَفَعَلَ فَهَلْ مِنْ رَشٍّ؟ قَالَ: لَا

✸✸ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: ایک شخص مکہ کی مسجد میں، یا اپنے گھر میں موجود نماز کے لیے مخصوص جگہ پہ جان بوجھ کر سوئے بغیر وضو توڑ دیتا ہے (تو اس کا حکم کیا ہوگا)؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: مجھے یہ بات زیادہ پسند ہے، وہ ایسا نہ کرے۔ میں نے کہا: اگر وہ ایسا کر لیتا ہے، تو کیا اُسے پانی چھڑکنا ہوگا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں پیشاب کرنا

1658 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، اَنَّ

Marfat.com

اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ الْقَوْمُ فَانْتَهَرُوْهُ، وَاَغْلَظُوا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهُ، وَاَهْرِيقُوا عَلٰى بَوْلِهِ سِجْلًا مِنْ مَاءٍ - اَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ -، فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْاَعْرَابِيُّ خَلْفَهُ فَبَيْنَا هُمْ يُصَلُّوْنَ اِذْ قَالَ الْاَعْرَابِيُّ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي، وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا اَحَدًا، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا

** حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کیا تو کچھ لوگ اُٹھ کر اُس کی طرف بڑھے تاکہ اُسے اس بات پر جھڑکیں' اُنہوں نے اُس دیہاتی کو سخت سست کہا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے رہنے دو! اور اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہادو۔ (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے) کیونکہ تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے والا بنا کر بھیجا گیا ہے' تمہیں تنگی کا شکار کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (اور آپ نماز ادا کرنے لگے) تو وہ دیہاتی بھی آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا' ابھی یہ لوگ نماز ادا کر رہے تھے کہ اس دیہاتی نے کہا: اے اللہ! مجھ پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحم کرنا اور ہمارے ساتھ کسی پر رحم نہ کرنا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کی تو آپ نے اُس سے فرمایا: تم نے ایک کشادہ چیز کو تنگ کر دیا ہے۔

1659 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: بَالَ اَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَاَرَادُوا اَنْ يَضْرِبُوْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفُرُوْا مَكَانَهُ، وَاطْرَحُوا عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، عَلِّمُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوا

** طاؤس بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کیا' لوگوں نے اُسے پیٹنے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس جگہ کو کھود دو اور اُس پر پانی کا ایک ڈول بہادو (لوگوں کو) تعلیم دو' آسانی فراہم کرو' تنگی کا شکار نہ کرو۔

1660 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ دَخَلَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَاحَ بِهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَرَادُو اَنْ يُقِيمُوهُ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتّٰى اِذَا فَرَغَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُهْرِيقَ عَلٰى بَوْلِهِ مَاءٌ، اَوْ قِيلَ سِجْلًا مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ هٰذَا مَكَانٌ لَا يُبَالُ فِيهِ اِنَّمَا بُنِيَ لِلصَّلَاةِ

** حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں موجود تھے' اسی دوران ایک دیہاتی اندر آیا اور مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کرنے لگا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے بلند آواز میں اُسے پکارا اور وہ حضرات اُسے اُٹھانے کے ارادہ سے اُٹھنے لگے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو منع کر دیا' یہاں تک کہ جب وہ دیہاتی فارغ ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت اُس کے پیشاب پر پانی بہادیا گیا۔ (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) پانی کا ڈول بہادیا گیا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس جگہ پر پیشاب نہیں کرنا چاہیے' اس کو نماز کے لیے بنایا گیا ہے۔

Marfat.com

1661 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِی نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ اِلَيْهِ اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا تُعَجِّلُوهُ فَلَمَّا فَرَغَ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِسَجْلٍ مِنْ مَاءٍ فَاُهْرِيقَ عَلٰى بَوْلِهِ. قَالَ: قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَاَخْبَرَنِی كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ مِثْلَهُ

✵✵ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب اُس کی طرف اُٹھ کر جانے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے جلدی کا شکار نہ کرو۔ جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا تو پانی کا ایک ڈول اُس کے پیشاب پر بہا دیا گیا۔

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1662 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: بَالَ اَعْرَابِیٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَهَمَّ بِهِ الْقَوْمُ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْفُرُوا مَكَانَهُ، وَاطْرَحُوا عَلَيْهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ، عَلِّمُوا وَيَسِّرُوا، وَلَا تُعَسِّرُوا

✵✵ طاؤس کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا تو لوگ اُس کی طرف بڑھے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ کو کھود دو اور اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔ (لوگوں کو) تعلیم دو' آسانی فراہم کرو' تنگی کا شکار نہ کرو۔

بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَخَرَجَ مِنْهُ

باب: جب آدمی مسجد میں داخل ہو اور جب مسجد سے نکلے تو کیا پڑھے؟

1663 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِی هَارُونُ بْنُ اَبِی عَائِشَةَ، عَنْ اَبِی بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَالْجَنَّةِ، وَاِذَا خَرَجَ قَالَ: السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ اَعِذْنِی مِنَ الشَّيْطَانِ، وَمِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ

✵✵ ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''نبی پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو! اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت اور جنت کے دروازے کھول دے''۔

اور جب نبی اکرم ﷺ مسجد سے باہر تشریف لاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''نبی پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو! اے اللہ! مجھے شیطان سے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ فرما''۔

1664 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ رَبِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ،

Marfat.com

عَنْ فَاطِمَةَ الْكُبْرَى قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي، وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَإِذَا خَرَجَ. قَالَ مِثْلَهَا إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ: أَبْوَابَ فَضْلِكَ

✵ ✵ سیدہ فاطمہ بنت حسین رضی اللہ عنہا سیدہ فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اے اللہ! تو محمد پر درود نازل فرما! اے اللہ! تو میرے ذنوب کی مغفرت فرما دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے!''

اور جب آپ مسجد سے باہر تشریف لاتے تھے تو اس کی مانند کلمات پڑھتے تھے البتہ یہ کہتے تھے:

''اپنے فضل کے دروازے''۔

1665 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، فَذَكَرَ مِثْلَهَا، إِلَّا أَنَّهُ يَقُولُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلْتُمُ الْمَسْجِدَ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَإِذَا خَرَجْتُمْ فَقُولُوا: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

✵ ✵ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھو: اے اللہ! تو ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے! اور جب تم مسجد سے باہر نکلو تو یہ پڑھو: اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتے ہیں''۔

1666 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَسَهِّلْ عَلَيَّ أَبْوَابَ رِزْقِكَ

✵ ✵ حضرت مطلب بن عبداللہ بن حطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور

1664-الجامع للترمذی، ابواب الطهارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، ابواب الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، باب ما يقول عند دخوله المسجد، حديث:297، سنن ابن ماجه، كتاب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، حديث:769، مصنف ابن ابي شيبة، كتاب الصلاة، ما يقول الرجل اذا دخل المسجد وما يقول اذا خرج، حديث:3376، مسند احمد بن حنبل ، مسند النساء، مسند فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث:25873، مسند ابى يعلى الموصلى، مسند فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليها، حديث:6608، المعجم الاوسط للطبرانى، باب العين، باب الميم من اسمه : محمد، حديث:5782، المعجم الكبير للطبرانى، باب الياء' ما انتهى الينا من مسند النساء اللاتى روين عن رسول الله، المراسيل ، حديث:18862

Marfat.com

اپنے رزق کے دروازے میرے لیے آسان کردے''۔

1667 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ: كَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

''ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو''۔

1668 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ، فَسَلِّمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ قُلْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، وَاِذَا دَخَلْتَ بَيْتًا لَيْسَ فِيْهِ اَحَدٌ فَقُلِ: اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا، وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: جب تم مسجد میں داخل ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجو اور جب تم گھر داخل ہو تو یہ کہو:

''تم لوگوں پر سلام ہو''۔

اور جب تم کسی ایسے گھر میں داخل ہو' جہاں کوئی موجود نہ ہو تو یہ کہو:

''ہم پر اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر سلام ہو''۔

1669 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ ذِيْ حُدَّانَ قَالَ: سَاَلْتُ عَلْقَمَةَ، قُلْتُ: مَا تَقُوْلُ اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالَ: اَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَصَلَّى اللّٰهُ، وَمَلَائِكَتُهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

٭٭ سعید بن ذی حدان بیان کرتے ہیں: میں نے علقمہ سے دریافت کیا' میں نے کہا: جب آپ مسجد میں داخل ہوتے ہیں' تو کیا پڑھتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: میں یہ پڑھتا ہوں:

''اے نبی! آپ پر سلام ہو! اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اُس کی برکتیں نازل ہوں! اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے حضرت محمد پر درود نازل کریں''۔

1670 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ الْمَدَنِيِّ، عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ، اَنَّ كَعْبًا قَالَ: لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ: احْفَظْ عَلَيَّ اثْنَتَيْنِ، اِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ سَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقُلِ: اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجْتَ قُلِ: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اللّٰهُمَّ اَعِذْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ

٭٭ سعید بن ابوسعید بیان کرتے ہیں: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ دو چیزوں کو باقاعدگی سے اختیار کریں: جب آپ مسجد میں داخل ہوں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجیں اور یہ پڑھیں:

''اے اللہ! تُو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے''۔

اور جب آپ (مسجد سے) باہر جائیں تو یہ پڑھیں:

Marfat.com

''اے اللہ! تُو حضرت محمد پر درود نازل فرما! اے اللہ! تُو مجھے شیطان سے محفوظ رکھنا''۔

1671 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ مِثْلَهُ

✳ ✳ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1672 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: إِذَا خَرَجْتَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

✳ ✳ مجاہد بیان کرتے ہیں: جب تم مسجد سے باہر جاؤ تو یہ پڑھو:

''اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا ہے''۔

بَابُ الرُّكُوعِ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

باب: مسجد میں داخل ہو کر رکعات ادا کرنا

1673 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

✳ ✳ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی مسجد میں داخل ہو تو وہ اُس وقت تک نہ بیٹھے جب تک پہلے دو رکعات نہ ادا کر لے''۔

1674 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي النَّضْرِ قَالَ: قَالَ لِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: مَا يَمْنَعُ مَوْلَاكَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ اَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فَإِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ

✳ ✳ ابونضر بیان کرتے ہیں: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے مجھ سے کہا: تمہارے آقا کو کیا چیز رکاوٹ بنتی ہے وہ جب مسجد میں داخل ہو تو دو رکعات ادا کرے کیونکہ ایسا کرنا سنت ہے۔

1675 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: إِذَا دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ فَرَكَعْتَ، ثُمَّ خَرَجْتَ، ثُمَّ دَخَلْتَ اَيْضًا كَفَاكَ الرُّكُوعُ الْاَوَّلُ

✳ ✳ امام شعبی بیان کرتے ہیں: جب تم مسجد میں داخل ہو تو رکعت ادا کرو اور جب باہر نکلو اور پھر دوبارہ داخل ہو تو تمہارے لیے پہلے والی رکعات کافی ہوں گے۔

1676 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ إِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُقَالُ: إِذَا مَرَّ الرَّجُلُ

Marfat.com

بِالْمَسْجِدِ فَلْيَرْكَعْ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ؟ فَقَالَ: لَمْ اَسْمَعْ فِيهِ ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ حَسَنٌ

✲✲ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: کیا یہ بات کہی جاتی تھی کہ جب کوئی شخص مسجد کے پاس سے گزرے تو اُس میں دو رکعات ادا کرلے۔ تو اُنہوں نے فرمایا: میں نے یہ بات نہیں سنی ہے' ویسے یہ اچھی بات ہے۔

1677 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: دَخَلَ الْمَسْجِدَ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَجْلِسْ حَتّٰى تُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

✲✲ عامر بن عبداللہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُس وقت تک نہ بیٹھو جب تک پہلے دو رکعات ادا نہیں کرلیتے۔

1678 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، وَغَيْرِهٖ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَا يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ

✲✲ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے' آدمی مسجد میں سے گزرے گا' اور وہاں دو رکعات ادا نہیں کرے گا۔

1679 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَخَرَجَ مِنْهُ فَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ

✲✲ علاء بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے اور پھر باہر آگئے' اُنہوں نے مسجد میں نماز ادا نہیں کی۔

بَابُ النُّخَامَةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تھوکنا

1680 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِذَا صَلَّيْتَ فَاِنَّكَ تُنَاجِي رَبَّكَ فَلَا تَبْصُقْ اَمَامَكَ، وَلَا عَنْ يَمِينِكَ، وَلٰكِنْ عَنْ شِمَالِكَ، فَاِنْ كَانَ عَنْ شِمَالِكَ مَا يَشْغَلُكَ فَابْصُقْ تَحْتَ قَدَمِكَ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم نماز ادا کر رہے ہوتے ہو' تو تم اپنے پروردگار کی بارگاہ میں مناجات کر رہے ہوتے ہو' اس لیے اپنے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکو' بلکہ بائیں طرف تھوکو' اگر بائیں طرف کوئی ایسی چیز ہو جس کی وجہ سے تم ایسا نہ کرسکتے ہو' تو تم اپنے پاؤں کے نیچے تھوک لو۔

1681 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَاٰى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِمَدَرَةٍ - اَوْ بِشَيْءٍ -، ثُمَّ قَالَ: اِذَا

Marfat.com

قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَمَامَهُ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَاِنَّ، عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا، وَلٰكِنْ لِيَتَنَخَّمْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ نے پتھر یا کسی اور چیز کے ذریعہ اُسے کھرچ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے' تو وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف ہرگز نہ تھوکے' کیونکہ اُس کے دائیں طرف فرشتہ ہوتا ہے' آدمی کو بائیں طرف' یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے۔

1682 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَاَى فِي الْقِبْلَةِ نُخَامَةً فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلَّى فَاِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ يَسْتَقْبِلُهُ بِوَجْهِهِ، فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ، وَلَا عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ دَعَا بِعُودٍ فَحَكَّهُ بِهِ، ثُمَّ دَعَا بِخَلُوقٍ فَحَسْبُهُ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں نماز ادا کی' آپ کے قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا تھا' جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اُس کے سامنے کی طرف ہوتا ہے' تو کوئی بھی شخص اپنے سامنے کی طرف' یا دائیں طرف ہرگز نہ تھوکے''۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی منگوائی اور اس کے ذریعہ اُس تھوک کو کھرچ دیا' پھر آپ نے خلوق (نام کی خوشبو) منگوائی اور وہ اُس جگہ پر لگادی۔

1683 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حَتَّهَا، ثُمَّ نَضَحَ اَثَرَهَا بِزَعْفَرَانٍ دَعَا بِهِ فَلِذٰلِكَ صُنِعَ الزَّعْفَرَانُ فِي الْمَسَاجِدِ

✵✵ ایوب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو کھرچ دیا تھا اور پھر اُس کے نشان کی جگہ پر زعفران لگا دیا تھا' وہ آپ نے منگوایا تھا' اس لیے مسجد میں زعفران رکھا جاتا ہے۔

1684 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: سَاَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنِ الزَّعْفَرَانِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: حَسَنٌ، هُوَ طِيبُ الْمَسْجِدِ

✵✵ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے زہری سے مسجد میں زعفران رکھنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: یہ اچھی چیز ہے اور یہ مسجد کے اندر خوشبو پیدا کرتی ہے۔

1685 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ اَبِي رَوَّادٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ طَلْحَةَ الْحَجَبِيِّ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَرَاَى فِي الْقِبْلَةِ نُخَامَةً فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا صَلَّى

Marfat.com

فَـاِنَّهٗ يُنَاجِيهِ رَبُّهٗ، فَقَالَ: مَنْ اِمَامُكُمْ؟ فَقَالُوْا اَبُوْ فُلَانٍ: فَنَزَعَهٗ، ثُمَّ اُخْبِرَتِ امْرَاَتُهٗ فَاَمَرَتْ بِمَاءٍ فَغَسَلَتْهُ، وَهَيَّاَتْهُ، وَحَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ: وَجَمَّرَتِ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ؛ فَقَالَ: مَنْ صَنَعَ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: امْرَاَةُ فُلَانٍ، فَرَدَّ زَوْجَهَا اِمَامًا

❁❁ منصور بن طلحہ حجبی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں نماز ادا کی تو آپ نے قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا' جب آپ نے نماز مکمل کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا امام کون ہے؟ اُن لوگوں نے بتایا: ابوفلاں! نبی اکرم ﷺ نے اُسے الگ کر دیا (یعنی معزول کر دیا)۔ جب اُس شخص کی بیوی کو اس بات کا پتا چلا' تو اُس کے حکم کے تحت اُس جگہ کو پانی کے ذریعہ دھویا گیا۔ (راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:) اُس نے وہاں خوشبو بھی لگائی' جب نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص کی بیوی نے! تو نبی اکرم ﷺ نے اُس کے شوہر کو دوبارہ امام مقرر کر دیا۔

1686 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْزُقْ اَمَامَهٗ، اِنَّهٗ يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ فَعَنْ يَمِيْنِهٖ مَلَكٌ، وَلٰكِنْ لِيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ، اَوْ تَحْتَ رِجْلَيْهِ

❁❁ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو' تو وہ اپنے سامنے کی طرف نہ تھوکے' کیونکہ جب تک وہ نماز ادا کرتا رہتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے مناجات کر رہا ہوتا ہے اور وہ اپنے دائیں طرف بھی نہ تھوکے' کیونکہ اُس کے دائیں طرف ایک فرشتہ موجود ہوتا ہے' اُسے اپنے بائیں طرف' یا اپنے پاؤں کے نیچے تھوکنا چاہیے''۔

1687 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُصَلِّي، ثُمَّ تَنَخَّمَ تَحْتَ قَدَمِهٖ، ثُمَّ دَلَكَهَا بِنَعْلِهٖ وَهِیَ فِیْ رِجْلِهٖ

❁❁ ابوالعلاء بن عبداللہ بن شخیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نماز ادا کرتے ہوئے آپ نے اپنے پاؤں کے نیچے تھوکا اور پھر آپ نے اپنے جوتے کے ذریعے اُسے مل دیا' وہ جوتا اُس وقت آپ کے پاؤں میں تھا۔

1688 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّيْتَ فَلَا تَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِكَ، وَابْصُقْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ اِنْ كَانَ فَارِغًا، وَاِلَّا فَتَحْتَ قَدَمِكَ، وَاَشَارَ بِرِجْلِهٖ فَفَحَصَ الْاَرْضَ

Marfat.com

٭٭ حضرت طارق بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

''جب تم نماز ادا کرنے لگو تو اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکو تم اپنے بائیں طرف تھوکو اگر وہاں کوئی موجود نہ ہو ورنہ اپنے پاؤں کے نیچے (تھوکو) پھر اسے (پاؤں سے) مسل دو''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاؤں کے ذریعہ زمین کو کرید کر اشارہ کر کے بتایا۔

1689 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ، فَقَامَ شَبَثُ بْنُ رِبْعِيٍّ يُصَلِّي فَبَصَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا شَبَثُ لَا تَبْصُقْ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَلَا عَنْ يَمِينِكَ، فَإِنَّ عَنْ يَمِينِكَ كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ، وَابْصُقْ عَنْ شِمَالِكَ، وَخَلْفَكَ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، وَقَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَهُ اللّٰهُ بِوَجْهِهِ يُنَاجِيهِ فَلَا يَنْصَرِفُ عَنْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَنْصَرِفُ، أَوْ يُحْدِثُ حَدَثَ سُوءٍ

٭٭ ابو وائل بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے شبث بن ربعی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوا تو اُس نے سامنے کی طرف تھوک دیا' جب اُس نے نماز مکمل کی تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے شبث! تم اپنے سامنے یا دائیں طرف نہ تھوکو' کیونکہ تمہارے دائیں طرف نیکیوں کو لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے' تم اپنے بائیں طرف یا پیچھے تھوکو' کیونکہ جب کوئی شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور پھر نماز کے لیے کھڑا ہو تو اللہ تعالیٰ مکمل طور پر اُس کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے اور اُس کی مناجات سنتا ہے اور اُس سے اُس وقت تک منہ نہیں پھیرتا' جب تک وہ شخص نہیں پھیر لیتا (یعنی نماز ختم نہیں کر لیتا) یا وہ کوئی بُری حرکت نہیں کرتا۔

1690 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللّٰهِ يَقُولُ: اَبْصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ اَوْ بِشَيْءٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا يُؤْمِنُ هٰذَا اَنْ تَكُونَ كَيَّةً بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ اَحَدُهُمَا: ثُمَّ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَلُوقٍ اَوْ بِزَعْفَرَانٍ فَلَطَّخَهُ بِهِ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: میں نے اہلِ شام سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ تھا' اُنہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوک لگا ہوا دیکھا' تو آپ نے پتھر کے ذریعہ یا کسی اور چیز کے ذریعہ اُسے کھرچ دیا' پھر آپ نے ارشاد فرمایا: یہ شخص اس بات سے محفوظ نہیں ہے' اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان داغ لگایا جائے۔

یہاں ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلوق (نامی خوشبو) یا زعفران منگوایا اور وہ اُس جگہ پر لگا دیا۔

1691 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ اَبِي الْوَسْمِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ يُقَالُ لَهُ زِيَادُ بْنُ مِلْقَطٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: اِنَّ الْمَسْجِدَ لَيَنْزَوِي مِنَ النُّخَامَةِ كَمَا تَنْزَوِي الْبَضْعَةُ اَوِ الْجِلْدَةُ فِي

Marfat.com

النَّارِ

✵✵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسجد تھوک سے اُسی طرح جوش میں آتی ہے، جس طرح آگ میں گوشت یا چمڑے کا ٹکڑا کودتا ہے۔

1692 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ الطَّوِيلُ اَنَّهُ: سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا صَلَّى اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، فَاِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَبْصُقْ فِيْ طَرَفِ ثَوْبِهِ، وَقَالَ: هٰكَذَا، وَعَطَفَ ثَوْبَهُ فَدَلَكَهُ فِيْهِ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص نماز ادا کرے' تو وہ اپنے سامنے کی طرف' یا دائیں طرف نہ تھوکے' بلکہ بائیں طرف تھوکے' اگر وہ ایسا نہیں کرسکتا' تو پھر اپنے کپڑے کے کنارے میں تھوک لے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کر کے دکھایا اور پھر اپنے کپڑے کو موڑ کر اُس میں اُس تھوک کو مل دیا۔

1693 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِيْ عَطَاءٌ: لِيَبْصُقِ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَسَارِهِ، فَاِنْ لَمْ يَجِدْ مَكَانًا فَلْيَرْفَعْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَبْصُقْ تَحْتَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: آدمی کو نماز کے دوران اپنے بائیں طرف تھوکنا چاہیے اور اُسے اس کی جگہ نہیں ملتی' تو اپنا بایاں پاؤں اُٹھا کر اُس کے نیچے تھوک دینا چاہیے۔

1694 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ: كَانَ طَاوُسٌ، اِذَا بَصَقَ فِي الْمَسْجِدِ حَفَرَ لَهَا خَدًّا، ثُمَّ دَفَنَهَا

✵✵ ابراہیم بن میسرہ بیان کرتے ہیں: طاؤس جب مسجد میں تھوک دیتے تھے تو اُس کے لیے زمین کھودتے تھے اور پھر اُسے اُس میں دفن کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْصُقُ فِي الْمَسْجِدِ، وَلَا يَدْفِنُهُ

باب: آدمی کا مسجد میں تھوکنا اور اُسے دفن نہ کرنا

1695 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيْلَ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيْعِ، عَنْ اَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ: سَاَلْتُ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَنِ الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: هِيَ خَطِيْئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

✵✵ اسماء بن حکم فزاری بیان کرتے ہیں: میں نے ایک صحابی سے مسجد میں تھوکنے کے بارے میں دریافت کیا' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے' اُسے دفن کر دیا جائے۔

Marfat.com

1696 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبَانَ قَالَ: تَنَخَّمَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَيْلًا فَجَاءَ بِمِصْبَاحٍ فَدَفَنَهَا

✽✽ ابان بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صاحب نے رات کے وقت (مسجد میں) تھوک دیا' پھر وہ چراغ لے کر آئے اور اُسے دفن کیا۔

1697 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: النُّخَامَةُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا

✽✽ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اُس کا کفارہ یہ ہے' اُسے دفن کر دیا جائے۔

1698 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ قَالَ: كَانَ اِذَا تَفَلَ فِي الْمَسْجِدِ اَعْمَقَ لَهَا، ثُمَّ دَفَنَهَا

✽✽ طاؤس کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: جب وہ (یعنی اُن کے والد) مسجد میں تھوک دیتے تھے تو وہ اُس تھوک کے لیے زمین کو کھودتے تھے اور اُسے اُس میں دفن کرتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ فِي غَيْرِ صَلَاةٍ

باب: آدمی کا نماز کے علاوہ میں' اپنے دائیں طرف تھوکنا

1699 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَاَرَادَ اَنْ يَبْصُقَ وَمَا عَنْ يَمِينِهِ فَارِغٌ، فَكَرِهَ اَنْ يَبْصُقَ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ لَيْسَ فِي الصَّلَاةِ

✽✽ عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے' انہوں نے تھوکنے کا ارادہ کیا' اُن کے دائیں طرف والی جگہ خالی تھی' لیکن اُنہیں یہ بات اچھی نہیں لگی کہ وہ اپنے دائیں طرف تھوکیں' حالانکہ وہ اُس وقت نماز کی حالت میں نہیں تھے۔

1700 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ اَبِي نَضْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: كَانَ مَرِيضًا فَبَصَقَ عَنْ يَمِينِهِ. اَوْ اَرَادَ اَنْ يَبْصُقَ، فَقَالَ: مَا بَصَقْتُ عَنْ يَمِينِي مُنْذُ اَسْلَمْتُ

✽✽ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بیمار تھے' انہوں نے اپنے دائیں طرف تھوکا' یا شاید دائیں طرف تھوکنے کا ارادہ کیا' پھر انہوں نے بتایا کہ جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے' کبھی اپنے دائیں طرف نہیں تھوکا۔

1701 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي ابْنُ نُعَيْمٍ، اَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ: لِابْنِهِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَقَدْ بَصَقَ، عَنْ يَمِينِهِ، وَهُوَ فِي مَسِيرٍ فَنَهَاهُ، عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: اِنَّكَ تُؤْذِي صَاحِبَكَ،

Marfat.com

ابْصُقْ عَنْ شِمَالِكَ

✵✵ ابن نعیم بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے عمر بن عبدالعزیز کو اپنے بیٹے عبدالملک کو یہ کہتے ہوئے سنا' جس نے اپنے دائیں طرف تھوک دیا تھا اور عمر بن عبدالعزیز اُس وقت سفر کر رہے تھے اُنہوں نے اپنے بیٹے کو اُس سے منع کیا اور بولے: تم نے اپنے ساتھی (فرشتے) کو اذیت پہنچائی ہے' تم اپنے بائیں طرف تھوکو۔

بَابُ هَلْ تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسْجِدِ

باب: کیا مسجد میں حدود قائم کی جائیں گی؟

1702 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ قَالَ: وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا قَالَ: وَلَا يُضْرَبُ فِيهَا، - اَیِ الْاِقْتِصَاصُ -

✵✵ عکرمہ فرماتے ہیں: مسجد میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی۔ راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے' اُنہوں نے یہ بھی کہا: مسجد میں کسی کی پٹائی نہیں کی جائے گی۔

1703 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُنْهٰى عَنِ الْجَلْدِ فِي الْمَسْجِدِ؟ قَالَ: نَعَمْ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے کہا: کیا مسجد میں کوڑے لگانے سے منع کیا جاتا تھا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1704 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِیَّ يَجْلِدُ يَهُودِيًّا حَدًّا فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ ابن شبرمہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ اُنہوں نے مسجد میں حد کے طور پر ایک یہودی کو کوڑے لگائے۔

1705 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِیْ عَزَّةَ قَالَ: رَاَيْتُ الشَّعْبِیَّ ضَرَبَ رَجُلًا افْتَرٰى عَلٰى رَجُلٍ فِي الرَّحْبَةِ، وَلَمْ يَضْرِبْهُ فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ عیسیٰ بن ابوعزہ بیان کرتے ہیں: میں نے امام شعبی کو دیکھا کہ اُنہوں نے کھلے میدان میں ایک شخص کی پٹائی کی' جس نے کسی دوسرے شخص پر جھوٹا الزام لگایا تھا' اُنہوں نے مسجد میں اس شخص کی پٹائی نہیں کی۔

1706 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: اُتِیَ عُمَرُ بِرَجُلٍ فِي شَيْءٍ، فَقَالَ: اَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاضْرِبَاهُ

✵✵ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو کسی مقدمہ میں لایا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا:

Marfat.com

اسے مسجد سے باہر لے جاؤ اور اس کی پٹائی کرو۔

1707 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ، اَوْ اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ اَبِي الضُّحَى قَالَ: سُئِلَ مَرْوَانُ، عَنِ الضَّرْبِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اِنَّ لِلْمَسْجِدِ حُرْمَةً

✵✵ ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں: مروان سے مسجد میں پٹائی کیے جانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُس نے کہا: مسجد قابلِ احترام جگہ ہے۔

1708 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْنَا اَنَّهُ يُنْهَى اَنْ يُضْرَبَ فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عمرو بن دینار نے مجھ سے کہا کہ ہم نے یہ سنا ہے' مسجد میں پٹائی کرنے سے منع کیا جاتا تھا۔

1709 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ، سَمِعَ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، يُحَدِّثُ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْشَدَ الْاَشْعَارُ، وَاَنْ يُتَنَاسَ الْجِرَاحَاتُ، وَاَنْ تُقَامَ الْحُدُودُ فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ نافع بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' مسجد میں اشعار سنائے جائیں' یا زخموں پر مرہم لگایا جائے' یا حدود قائم کی جائیں۔

1710 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ

✵✵ طاؤس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں''۔

بَابُ اللَّغَطِ، وَرَفْعِ الصَّوْتِ، وَاِنْشَادِ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں شور وغوغا کرنا' آواز بلند کرنا اور شعر سنانا

1711 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: لَا تُكْثِرُوا اللَّغَطَ - يَعْنِي فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ: فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ قَدِ ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَبَادَرَاهُ فَاَدْرَكَ اَحَدَهُمَا فَضَرَبَهُ وَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: اِنَّ مَسْجِدَنَا هٰذَا لَا يُرْفَعُ فِيهِ الصَّوْتُ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ فرماتے تھے: شور وغوغا زیادہ نہ کرو یعنی مسجد میں ایسا نہ کرو۔

Marfat.com

راوی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں دو آدمی موجود تھے اُن دونوں کی آواز بلند ہو چکی تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ تیزی سے اُن کی طرف لپکے اور اُنہوں نے اُن میں سے ایک شخص کو پالیا اور اُس کی پٹائی کی اور اُس سے دریافت کیا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ اُس نے کہا: ثقیف قبیلہ سے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہماری اس مسجد میں آواز بلند نہیں کی جاتی ہے۔

1712 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ قَالَ: اَخْبَرَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعَ عُمَرُ رَجُلًا رَفَعَ صَوْتَهُ فَقَالَ: مِمَّنْ اَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ ثَقِيفٍ قَالَ: مِنْ اَىِّ الْاَرْضِ؟ قَالَ: مِنْ اَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ: اَمَا اَنَّكَ لَوْ اَنَّكَ كُنْتَ مِنْ اَهْلِ بَلَدِنَا هٰذَا لَاَوْجَعْتُكَ ضَرْبًا، اِنَّ مَسْجِدَنَا هٰذَا لَا يُرْفَعُ فِيهِ الصَّوْتُ

✹✹ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو بلند آواز کرتے ہوئے سنا تو دریافت کیا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اُس نے جواب دیا: ثقیف قبیلہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کون سے علاقہ سے ہے؟ اُس نے کہا: اہلِ طائف سے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم ہمارے شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہاری شدید پٹائی کرتا، ہماری مسجد میں آواز کو بلند نہیں کیا جاتا۔

1713 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: بَلَغَنِي، عَنْ نَافِعٍ، اَنَّ عُمَرَ، كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ نَادَى فِي الْمَسْجِدِ اِيَّاكُمْ وَاللَّغَطَ وَاَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ارْتَفِعُوا فِي الْمَسْجِدِ

✹✹ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے تشریف لے جاتے تھے تو مسجد میں یہ اعلان کرتے تھے: شور و غوغا کرنے سے بچو! وہ یہ فرماتے تھے: مسجد سے اُٹھ جاؤ!

1714 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الصِّيَاحُ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: اَمَّا قَوْلٌ: لَيْسَ فِيهِ بَاْسٌ، وَاَمَّا قَوْلُ فُحْشٍ، اَوْ سَبٌّ فَلَا

✹✹ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: مسجد میں چیخ کر بولنے کا کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا: اگر تو کوئی عام بات ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر کوئی بُری بات ہو یا گالی گلوچ ہو تو پھر یہ نہیں ہوگا۔

1715 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: سَمِعَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، رَجُلًا يَعْتَرِي ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: فَعَضَّهُ، قَالَ اَبَا الْمُنْذِرِ: مَا كُنْتَ فَاحِشًا قَالَ: اِنَّا اُمِرْنَا بِذٰلِكَ

✹✹ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے ایک شخص کو سنا تو اُنہوں نے اُسے ڈانٹا۔ راوی نے کہا: اے ابو منذر! آپ تو اتنی سختی کا مظاہرہ نہیں کرتے ہیں؟ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے (کہ اس طرح کے شخص کے ساتھ یہی سلوک کیا جائے)۔

1716 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: اَنْشَدَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَمَرَّ بِهِ عُمَرُ فَلَحَظَهُ، فَقَالَ حَسَّانُ: وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْشَدْتُ فِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، فَخَشِيَ اَنْ يَرْمِيَهُ

Marfat.com

بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجَازَ، وَتَرَكَهٗ

✽✽ سعید بن مسیّب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار سنا رہے تھے' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اُن کے پاس سے گزر ہوا' انہوں نے اُنہیں گھور کر دیکھا تو حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس مسجد میں اُس وقت شعر سنائے تھے جب اس میں وہ شخصیت موجود تھی' جو آپ سے زیادہ بہتر ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ نبی اکرم کے برخلاف نہ کریں' تو وہ آگے گزر گئے اور انہوں نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں کہا۔

1717 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ اُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اَنَّ شَاعِرًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: اُنْشِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: بَلٰى فَاْذَنْ لِيْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاخْرُجْ مِنَ الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ: فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبًا وَقَالَ: هٰذَا بَدَلُ مَا مَدَحْتَ بِهٖ رَبَّكَ

✽✽ حضرت اُسید بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: ایک شاعر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' نبی اکرم ﷺ اُس وقت مسجد میں موجود تھے' اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ کو شعر سناؤں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی نہیں! اُس نے عرض کی: جی ضرور! آپ مجھے اجازت دیجئے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم مسجد سے باہر جاؤ! وہ مسجد سے باہر چلا گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُسے ایک کپڑا عطا کیا اور فرمایا: یہ اُس چیز کا بدلہ ہے جو تم نے اپنے پروردگار کی تعریف بیان کی ہے۔

بَابُ هَلْ يَتَخَلَّلُ اَوْ يُقَلِّمُ الْاَظَافِرَ فِي الْمَسْجِدِ؟

باب: کیا مسجد میں خلال کیا جا سکتا ہے اور ناخن تراشے جا سکتے ہیں؟

1718 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: يُكْرَهُ اَنْ يُتَسَوَّكَ فِي الْمَسْجِدِ، وَاَنْ يُقَلَّمَ فِيْهِ الْاَظْفَارُ

✽✽ عمرو بن دینار فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' مسجد میں مسواک کی جائے' یا اُس میں ناخن تراشے جائیں۔

1719 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَتَخَلَّلُ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَفَزِعَ وَقَالَ: اَفِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ الْاٰخَرُ: لَا قَالَ: نَعَمْ، اِنْ شَاءَ

✽✽ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: کیا میں مسجد میں خلال کر سکتا ہوں؟ تو عطاء پریشان ہو گئے' انہوں نے دریافت کیا: کیا نماز میں؟ اس شخص نے کہا: جی نہیں! تو عطاء نے کہا: اگر آدمی چاہے' تو ایسا کر سکتا ہے۔

بَابُ اِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا

1720 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ، اَنَّهٗ: سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ:

Marfat.com

نَشَدَ رَجُلٌ ضَالَّتَهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَجَدَ ضَالَّتَهُ

٭٭ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے طاؤس کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ شخص اپنی گمشدہ چیز کو نہ پائے۔

٭٭ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1721 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً جَمَلًا لَهُ اَحْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ يَقُولُ: مَنْ دَعَا اِلَى الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا وَجَدْتَ اِنَّمَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ لِمَا بُنِيَتْ لَهُ

٭٭ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں اپنی گمشدہ چیز (راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں:) اپنے گمشدہ سرخ اونٹ کا اعلان کرتے ہوئے سنا' وہ یہ کہہ رہا تھا: سرخ اونٹ کے بارے میں کون میری راہنمائی کرے گا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اُسے نہ پاؤ! مساجد اپنے مخصوص مقصد کے لیے بنی ہیں۔

1722 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَيُّهَا النَّاشِدُ غَيْرُكَ الْوَاجِدُ لَيْسَ لِهٰذَا بُنِيَتِ الْمَسَاجِدُ

٭٭ ابوبکر بن محمد بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اعلان کرنے والے شخص! یہ چیز تمہاری بجائے کسی اور کو مل جائے! مساجد اس کام کے لیے نہیں بنی ہیں۔

1723 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاشِدُ غَيْرُكَ الْوَاجِدُ

٭٭ محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: اے اعلان کرنے والے شخص! وہ چیز تمہاری بجائے کسی اور کو مل جائے!

1724 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، اَوْ غَيْرِهِ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ مَسْعُودٍ، رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَاَمْسَكَهُ وَانْتَهَرَهُ وَقَالَ: قَدْ نُهِينَا عَنْ هٰذَا

٭٭ ابن سیرین یا شاید کسی اور شخص نے یہ بات بیان کی ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرتے ہوئے سنا تو اُسے روک دیا' اُسے ڈانٹا اور فرمایا: ہمیں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

Marfat.com

بَابُ الْبَيْعِ، وَالْقَضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَا يُجَنَّبُ الْمَسْجِدَ

باب: مسجد میں خرید وفروخت کرنا' یا فیصلہ سنانا اور کن چیزوں سے مسجد کو بچا کے رکھا جائے؟

1725 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ يَقُولُ: كَانَ يُقَالُ: إِذَا نَشَدَ النَّاشِدُ الضَّالَّةَ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ: لَا رَدَّهَا اللَّهُ عَلَيْكَ فَإِذَا اشْتَرَى أَوْ بَاعَ فِي الْمَسْجِدِ قِيلَ: لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ

* * محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: یہ بات کہی جاتی ہے' جب کوئی اعلان کرنے والا مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرے تو آدمی یہ کہے: اللہ تعالیٰ یہ چیز تمہیں واپس نہ کرے۔ اور جب کوئی شخص مسجد میں کوئی چیز خریدے یا فروخت کرے تو یہ کہا جائے: اللہ تعالیٰ تمہاری تجارت میں فائدہ نہ دے۔

1726 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمْ مَجَانِينَكُمْ، وَصِبْيَانَكُمْ، وَرَفْعَ أَصْوَاتِكُمْ، وَسَلَّ سُيُوفِكُمْ، وَبَيْعَكُمْ، وَشِرَاءَكُمْ، وَإِقَامَةَ حُدُودِكُمْ، وَخُصُومَتَكُمْ، وَجَمِّرُوهَا يَوْمَ جُمَعِكُمْ، وَاجْعَلُوا مَطَاهِرَكُمْ عَلَى أَبْوَابِهَا

* * حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی مسجدوں کو اپنے پاگلوں' بچوں' آوازیں بلند کرنے' تلوار سونت کر لے جانے' فروخت کرنے' خریدنے' حدود قائم کرنے' مقدمات کے فیصلہ کرنے سے بچا کے رکھو اور جمعہ کے دن اُن میں خوشبو کی دھونی دیا کرو اور طہارت خانہ اُن کے دروازے پر قائم کرو''۔

1727 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ الْقُدُّوسِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمُ الصِّبْيَانَ، وَالْمَجَانِينَ

* * مکحول بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں سے بچا کے رکھو''۔

1728 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ الْأَصَمِّ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَنِّبُوا مَسَاجِدَكُمُ الصِّبْيَانَ، وَالْمَجَانِينَ

* * حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''اپنی مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں سے بچا کے رکھو''۔

1729 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَجُلَيْنِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ مُحَرَّرٍ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

1730 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: لَوْ كَانَ إِلَيَّ مِنْ اَمْرِ النَّاسِ شَيْءٌ مَا تَرَكْتُ اثْنَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ سعید بن میب فرماتے ہیں: اگر میرے پاس حکومتی معاملات میں کوئی اختیار ہوتا' تو میں کوئی سے دو آدمیوں کو بھی مسجد میں مقدمہ بازی کرنے (یا آپس میں اختلاف کرنے) کا موقع نہ دیتا۔

1731 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ: اَخْبَرَنِى الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ، اَنَّهُ رَاَى شُرَيْحًا يَقْضِي فِي الْمَسْجِدِ، وَرَاَيْتُ اَنَا ابْنَ اَبِي لَيْلَى يَقْضِي فِي الْمَسْجِدِ

✵✵ حکم بن عتیبہ بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے قاضی شریح کو مسجد میں فیصلہ سناتے ہوئے دیکھا ہے۔

(معمر بیان کرتے ہیں:) میں نے قاضی ابن ابولیلیٰ کو مسجد میں فیصلہ سناتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ السِّلَاحِ يُدْخَلُ بِهِ الْمَسْجِدُ

باب: مسجد میں ہتھیار لے کر داخل ہونا

1732 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ اِنْسَانٌ لِعَطَاءٍ: اَكَانَ يُنْهَى عَنْ سَلِّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، وَكَانَ يُنْهَى اَنْ يُمَرَّ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا مُمْسِكًا عَلَى نِصَالِهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مسجد میں تلوار میان سے باہر لے کر گزرنے سے منع کیا گیا ہے؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اور اس بات سے بھی منع کیا گیا ہے' مسجد میں سے نیزے لے کر گزرے جائیں' البتہ اگر اُن کے پھل کی طرف سے اُنہیں پکڑا گیا ہو (تو حکم مختلف ہے)۔

1733 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى قَالَ: سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَلِّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: قَدْ كُنَّا نَكْرَهُ ذٰلِكَ، وَقَدْ كَانَ رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمُرُّ بِهَا فِي الْمَسْجِدِ اِلَّا وَهُوَ قَابِضٌ عَلَى نِصَالِهَا جَمِيعًا

✵✵ سلیمان بن موسیٰ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مسجد میں میان کے بغیر تلوار لانے کے بارے میں دریافت کیا گیا' تو اُنہوں نے فرمایا: ہم اس چیز کو مکروہ سمجھتے تھے' بعض اوقات کوئی شخص نیزہ (یا تیر) لے کر وہاں سے گزرتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اُسے لے کر مسجد سے اُس وقت گزرے جب اُس نے اُسے پھل کی طرف سے پکڑا ہو۔

1734 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ اَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ اَبْزَى قَالَ: كَانَ يُكْرَهُ سَلُّ السَّيْفِ فِي الْمَسْجِدِ

Marfat.com

٭٭ ابن ابزیٰ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ قرار دی جاتی ہے مسجد میں تلوار کو میان کے بغیر رکھا جائے۔

1735 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ اَبِی بُرْدَةَ، عَنْ اَبِی مُوسٰی قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا مَرَرْتُمْ بِالسِّهَامِ فِی اَسْوَاقِ الْمُسْلِمِينَ اَوْ مَسَاجِدِهِمْ فَامْسِكُوا بِالنِّصَالِ لَا تَجْرَحُوا بِهَا اَحَدًا

٭٭ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم تیر لے کر مسلمانوں کے بازار یا مسجد سے گزرو تو انہیں پھل کی طرف سے پکڑ کے رکھو کہیں تم کسی کو زخمی نہ کر دو''۔

بَابُ اَكْلِ الثَّوْمِ، وَالْبَصَلِ، ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

باب: لہسن یا پیاز کھا کر مسجد میں داخل کرنا

1736 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ لِی عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثُّومَ، فَلَا يَغْشَى مَسْجِدِی هٰذَا قَالَ: اَرَاهُ يَرَى النِّيَّةَ الَّتِی لَمْ تُطْبَخْ

٭٭ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس درخت (کا پھل) کھالے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد لہسن تھی' تو وہ میری اس مسجد میں نہ آئے''۔

راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے اس سے مراد وہ لہسن ہے جو کچا ہو' جسے پکایا نہ گیا ہو۔

1737 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَرَاَيْتَ الَّذِی ذَكَرْتَ اَنَّهُ يَنْهٰى عَنْهُ فِی الْمَسْجِدِ اَفِی الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا اَمْ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ خَاصَّةً دُونَهَا؟ قَالَ: بَلْ فِی الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو مسجد میں آنے سے منع کیا گیا ہے' یہ حکم تمام مساجد کے لیے ہے یا صرف مسجد حرام کے لیے ہے اور دوسری مساجد کے لیے نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یہ حکم تمام مساجد کے لیے ہے۔

1738 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِیِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ - يَعْنِی الثُّومَ - فَلَا يُؤْذِينَا فِی مَسْجِدِنَا

٭٭ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس درخت (یعنی لہسن) کا پھل کھالے وہ ہماری مسجد میں ہمیں اذیت نہ پہنچائے''۔

1739 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِی هَارُونَ، عَنْ اَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

Marfat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ - يَعْنِى الثُّومَ - فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدِى هٰذَا وَلَا يَاْتِينَا يَمْسَحُ جَبْهَتَهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا اَبَا سَعِيدٍ: اَحَرَامٌ هِىَ؟ قَالَ: لَا، اِنَّمَا كَرِهَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَجْلِ رِيحِهَا

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس درخت (یعنی لہسن) کو کھالے تو وہ میری اس مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے اور نہ ہی اپنی پیشانی کو پونچھتا ہوا ہمارے پاس آئے''۔

راوی بیان کرتے ہیں: اے حضرت ابوسعید! کیا یہ حرام ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بدبو کی وجہ سے اسے ناپسند قرار دیا ہے۔

1740 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَكَلَ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ الْخَبِيثَةَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا هٰذَا

✵✵ علاء بن عبداللہ بن خباب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس خبیث درخت (کا پھل) کھائے' وہ ہماری اس مسجد کے قریب ہرگز نہ آئے''۔

1741 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَكَلَ هٰذِهِ الشَّجَرَةَ الْخَبِيثَةَ فَلَا يُؤْذِينَا فِى مَسْجِدِنَا وَلْيَقْعُدْ فِى بَيْتِهِ

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: فَسَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: مَا كَانَ الثُّومُ بِاَرْضِنَا اِذْ ذَاكَ

✵✵ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جو شخص اس خبیث درخت (کا پھل) کھائے' وہ ہماری مسجد میں ہمیں اذیت نہ پہنچائے' وہ اپنے گھر بیٹھا رہے''۔

ابن عیینہ بیان کرتے ہیں: میں نے ابوزبیر کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات روایت کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: اُن دنوں لہسن ہمارے علاقہ کی پیداوار نہیں ہوتی تھی۔

بَابُ الْمَسْجِدِ يُطَيَّنُ فِيهِ بِطِينٍ فِيهِ رَوْثٌ

باب: مسجد میں ایسی مٹی لگانا' جس میں لید ملی ہوئی ہو

1742 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا طَيَّنْتَ مَسْجِدًا فِيهِ مَدَرٌ بِرَوْثٍ فَلَا تُصَلِّ فِيهِ حَتّٰى تَغْسِلَهُ اِذَا كَانَ طَاهِرًا لَهَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: جب تم مسجد میں ایسا لیپ کرو جس میں لید ملی ہوئی ہو تو تم وہاں اُس وقت تک نماز ادا نہ کرو' جب تک اُسے دھو نہیں لیتے اور جب تک وہ پاک نہیں ہو جاتی۔

Marfat.com

بَابُ الْقَمْلَةِ فِي الْمَسْجِدِ تُقْتَلُ

باب: مسجد میں جوؤں کو مارا جا سکتا ہے

1743 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، اَنَّ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ: رَاَى عَلَى ابْنِ عُمَرَ قَمْلَةً فِي الْمَسْجِدِ فَاَخَذَهَا فَدَفَنَهَا، وَابْنُ عُمَرَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ ذٰلِكَ

٭٭ یوسف بن ماہک بیان کرتے ہیں: عبید بن عمیر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر ایک جوؤں کو دیکھا' وہ مسجد میں تھے انہوں نے اُسے پکڑا اور اُسے دفن کر دیا' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن کی طرف دیکھا لیکن اُن کے اس عمل کا انکار نہیں کیا۔

1744 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ مَعْمَرٌ، فَحَدَّثْتُ بِهِ يَحْيَى بْنَ اَبِي كَثِيرٍ، فَقَالَ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَتُرَى كُلَّ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ بَلَغَ ابْنَ عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ يَحْيَى: بَلَغَنِي، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِذَا رَاَى اَحَدُكُمُ الْقَمْلَةَ فَلَا يَقْتُلْهَا فِي الْمَسْجِدِ، وَلٰكِنْ لِيَصُرَّهَا فِي ثَوْبِهِ فَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقْتُلْهَا

٭٭ معمر بیان کرتے ہیں: میں نے یہ حدیث یحییٰ بن ابوکثیر کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تک پہنچ گئی ہوگی؟ پھر یحییٰ نے یہ بتایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب کوئی شخص جوؤں کو دیکھے' تو اُسے مسجد میں نہ مارے' بلکہ اُسے اپنے کپڑے میں ڈال لے اور جب باہر جائے تو اُسے مار دے''۔

1745 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِي غَالِبٍ، اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ: رَاَى عَلَى ثِيَابِهِ قَمْلَةً، وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَخَذَهَا فَدَفَنَهَا فِي الْمَسْجِدِ. وَاَبُو غَالِبٍ يَنْظُرُ اِلَيْهِ

٭٭ ابوغالب بیان کرتے ہیں: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اپنے کپڑے پر جوؤں دیکھی' وہ اُس وقت مسجد میں موجود تھے انہوں نے اُسے پکڑا اور اُسے مسجد میں دفن کر دیا' جبکہ ابوغالب اُن کی طرف دیکھ رہے تھے۔

1746 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ شِمْرِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ اَبِي اُمَامَةَ اَنَّهُ كَانَ يَتَفَلَّى فِي الْمَسْجِدِ

٭٭ شہر بن حوشب' حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ مسجد میں جوئیں نکال لیا کرتے تھے۔

1747 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ، اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ: اَخَذَ قَمْلَةً فَدَفَنَهَا فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ قَالَ: (اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّاَمْوَاتًا) (المرسلات: 26)

٭٭ ربیع بن خثیم بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک جوؤں کو پکڑا اور اُسے مسجد میں دفن کر دیا اور پھر یہ آیت پڑھی:

Marfat.com

''کیا ہم نے زمین کو کفایت کرنے والی چیز نہیں بنایا ہے' زندوں کے لیے بھی اور مردوں کے لیے بھی''۔

1748 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: كَانُوْا لَا يَرَوْنَ بَاْسًا بِدَفْنِ الْقَمْلَةِ فِى الْاَرْضِ وَهُوَ فِى الْمَسْجِدِ

٭٭ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: لوگ جوؤں کو زمین میں دفن کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے' جبکہ آدمی مسجد میں موجود ہو۔

1749 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اُخْبِرْتُ عَمَّنْ، رَاَى اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، يَقْتُلُ قَمْلَةً فِى الْمَسْجِدِ بَيْنَ حَصَاتَيْنِ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص کے حوالے سے یہ بات بتائی گئی ہے جس نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو مسجد میں دو چٹائیوں کے درمیان جوئیں مارتے ہوئے دیکھا۔

1750 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحٍ، مَوْلَى التَّوْءَمَةِ اَنَّهُ: رَاَى اَبَا هُرَيْرَةَ، يَدْفِنُ الْقَمْلَةَ فِى الْمَسْجِدِ، وَيَقُوْلُ: النُّخَامَةُ شَرٌّ مِنْهَا

٭٭ صالح بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں جوؤں کو دفن کرتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے یہ کہا: رینٹ اس سے زیادہ بُری ہوتی ہے (اور اُسے مسجد میں دفن کیا جاسکتا ہے)۔

بَابُ قَتْلِ الْقَمْلَةِ فِى الصَّلَاةِ، وَهَلْ عَلٰى قَاتِلِهَا، وُضُوْءٌ؟

باب: نماز کے دوران جوؤں کو مار دینا' کیا اُسے مارنے والے پر وضو لازم ہوگا؟

1751 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ: سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ فِى الصَّلَاةِ قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ

٭٭ حصین بیان کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا: جو نماز کے دوران جوؤں کو مار دیتا ہے' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ کوئی چیز نہیں ہے۔

1752 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ قَالَ: رَاَيْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، يَقْتُلُ الْقَمْلَةَ، وَالْبَرَاغِيْثَ فِى الصَّلَاةِ

٭٭ مالک بن یخامر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو نماز کے دوران جوؤں اور پسو کو مارتے ہوئے دیکھا ہے۔

1753 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: لَيْسَ فِى قَتْلِ الْقَمْلَةِ وُضُوْءٌ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سِيْرِيْنَ يَرَى الْوُضُوْءَ

Marfat.com

✸✸ حسن بصری فرماتے ہیں: جوؤں کو مارنے پر وضو لازم نہیں ہوتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ابن سیرین ایسی صورت میں وضو لازم ہونے کے قائل تھے۔

بَابُ قَتْلِ الْحَيَّةِ، وَالْعَقْرَبِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران سانپ یا بچھو کو ماردینا

1754 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ ضَمْضَمٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: اَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقْتُلَ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْحَيَّةَ، وَالْعَقْرَبَ

✸✸ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا تھا' ہم نماز کے دوران دوسیاہ چیزوں کو مار سکتے ہیں: سانپ اور بچھو۔

1755 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْتُلُوا الْعَقْرَبَ، وَالْحَيَّةَ عَلَى كُلِّ حَالٍ

✸✸ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''ہر حال میں بچھو اور سانپ کو ماردو''۔

1756 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَقْتُلُ الْعَقْرَبَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: اِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا

✸✸ ابراہیم نخعی کے بارے میں یہ بات منقول ہے' اُن سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو نماز کے دوران بچھو کو ماردیتا ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا: نماز میں ایک مخصوص مشغولیت ہوتی ہے۔

بَابُ مُدَافَعَةِ الْبَوْلِ، وَالْغَائِطِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران پیشاب' یا پاخانہ کو روک کر رکھنا

1757 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُزَاحِمُوا الْاَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

✸✸ حسن بصری بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''نماز کے دوران دو خبیث چیزوں کے ساتھ مزاحمت نہ کرو' پاخانہ اور پیشاب''۔

1758 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، اَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ، يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَاَنْ اَحْمِلَهُ فِي نَاحِيَةِ، رِدَائِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ، اُزَاحِمَ الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں اسے اپنی چادر کے کونے میں اُٹھالوں' یہ میرے نزدیک اس

Marfat.com

سے زیادہ محبوب ہے میں پاخانہ یا پیشاب کے ساتھ مزاحمت کروں (یعنی اُسے روکنے کی کوشش کروں)۔

1759 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ ذَهَبَ الْغَائِطَ، فَقِيلَ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَاَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِالْغَائِطِ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن ارقم زہری رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا' نماز قائم ہوئی تو وہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے' اُن سے کہا گیا: یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب نماز کھڑی ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص پاخانہ کے لیے جانا چاہتا ہو' تو وہ پہلے پاخانہ کر لے''۔

1760 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ، وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: لِيَؤُمَّكُمْ بَعْضُكُمْ، فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، وَاَرَادَ اَحَدُكُمُ الْحَاجَةَ فَلْيَبْدَاْ بِالْحَاجَةِ

✵✵ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم اُن کے ساتھ سفر کر رہے تھے' وہ اُن لوگوں کی امامت کیا کرتے تھے' ایک مرتبہ جب نماز کا وقت ہوا' تو اُنہوں نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک شخص تمہاری امامت کر لے' کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''جب نماز کا وقت ہو جائے اور تم میں سے کسی شخص نے قضائے حاجت کرنی ہو' تو وہ پہلے قضائے حاجت کر لے''۔

1761 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ خَرَجْنَا فِي حَجٍّ - اَوْ عُمْرَةٍ - مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ، ثُمَّ قَالَ: صَلُّوا وَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، وَاَرَادَ اَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَاْ بِالْغَائِطِ

✵✵ ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں: ہم حج یا شاید عمرہ کے لیے حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ روانہ ہوئے' جب نماز کھڑی ہوئی تو اُنہوں نے فرمایا: تم نماز ادا کر لو اور وہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے' جب وہ واپس آئے تو اُنہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب نماز قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی شخص کا قضائے حاجت کا ارادہ ہو' تو اُسے پہلے قضائے حاجت کر لینی چاہیے''۔

1762 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تَدْفَعُوا الْاَخْبَثَيْنِ فِي الصَّلَاةِ، الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: نماز کے دوران دو خبیث چیزوں کی مدافعت نہ

Marfat.com

کرو (یعنی اُنہیں روکنے کی کوشش نہ کرو) پاخانہ اور پیشاب۔

1763 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: اِنِّي لَاَتَّقِي اَحَدَهُمَا كَمَا اَتَّقِي الْاٰخَرَ الْغَائِطَ، وَالْبَوْلَ

✵✵ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان دونوں میں سے کسی ایک سے بھی اُسی طرح بچتا ہوں، جس طرح دوسری سے بچتا ہوں: پاخانہ اور پیشاب۔

1764 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: اِنَّا لَنَصُرُّهُ صَرًّا

✵✵ طاؤس فرماتے ہیں: میں اُسے اصرار سے کروں گا۔

1765 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: مَا لَمْ يُعْجِلْكَ الْغَائِطُ، وَالْبَوْلُ فِي الصَّلَاةِ فَلَا بَاْسَ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اگر پاخانہ یا پیشاب تمہیں نماز میں جلد بازی پر مجبور نہیں کرتے، تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

1766 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بِذٰلِكَ بَاْسًا مَا لَمْ يَخَفْ اَنْ يَّشْغَلَهُ، عَنْ صَلَاتِهٖ اَنْ يَّسْبِقَهُ

✵✵ ابراہیم نخعی اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے، جبکہ کسی شخص کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ یہ چیز اُسے نماز سے مشغول کر دے گی۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اُس سے سبقت لے جائے گی (یعنی اپنی توجہ اُس طرف مبذول کروا دے گی)۔

1767 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ، وَهُوَ يُدَافِعُ بَوْلًا، وَطَوْفًا - يَعْنِي الْغَائِطَ -

✵✵ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کوئی بھی شخص ایسی حالت میں ہرگز بھی نماز ادا نہ کرے کہ اُس نے پیشاب یا پاخانہ کو روکا ہوا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَرْضِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کی فرضیت کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

1768 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِيْنَ، ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰى جُعِلَتْ خَمْسًا، ثُمَّ نُوْدِيَ: يَا مُحَمَّدُ، اِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، وَاِنَّ لَكَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِيْنَ

✵✵ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نمازیں پہلے پچاس فرض ہوئی تھیں، پھر کم ہو گئیں یہاں تک کہ پانچ مقرر کی گئیں۔ پھر یہ کہا گیا: اے محمد! ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا، تمہیں ان پانچ کے بدلے پچاس کا ثواب ملے گا۔

Marfat.com

1769 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ الْعَبْدِیِّ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ: فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: الصَّلَاةُ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهِ الصَّلَاةَ خَمْسِیْنَ، ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا، فَقَالَ اللّٰهُ: فَاِنَّ لَکَ بِالْخَمْسِ خَمْسِیْنَ الْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا

✵✵ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کروائی گئی اُس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں پھر یہ کم ہوتی رہیں یہاں تک کہ پانچ مقرر کی گئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: تمہارے لیے ان پانچ کے عوض میں پچاس (کا ثواب) ملے گا' کیونکہ نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے۔

1770 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ یَذْکُرُ اَنَّهَا: فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ خَمْسُوْنَ، ثُمَّ رُدَّتْ اِلٰی خَمْسٍ، قَالَ الْحَسَنُ: فَنُوْدِیَ اَنِّیْ قَدْ اَمْضَیْتُ فَرِیْضَتِیْ، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِیْ، وَاَنَّ لَکَ بِهٰذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ

✵✵ حسن بصری یہ ذکر کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر معراج کی رات پچاس نمازیں فرض ہوئی تھیں اور پھر یہ پانچ کر دی گئیں۔ حسن بصری کہتے ہیں: پھر یہ پکار کر کہا گیا: میں نے اپنے فرض کو برقرار رکھا ہے اور اپنے بندوں کے لیے تخفیف کر دی ہے' تمہیں ان پانچ کے عوض میں پچاس کا ثواب ملے گا۔

1771 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّیْمِیِّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ یَقُوْلُ: (اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ) (هود: 114) النَّهَارِ حَتّٰی خَتَمَ الْاٰیَةَ قَالَ: فَکَانَتْ اَوَّلُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ فَقَالَ: (اِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ) (الصافات: 165)، (وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ) (الصافات: 166) قَالَ: فَقَامَ جَبْرَئِیْلُ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهٗ، ثُمَّ النَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَالنِّسَاءُ خَلْفَ الرِّجَالِ قَالَ: فَصَلّٰی بِهِمِ الظُّهْرَ اَیْ اَرْبَعًا، حَتّٰی اِذَا کَانَ الْعَصْرُ قَامَ جِبْرِیْلُ فَفَعَلَ مِثْلَهَا، ثُمَّ جَاءَ جِبْرِیْلُ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰی بِهِمْ ثَلَاثًا یَقْرَاُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ الْاُوْلَیَیْنِ یَجْهَرُ فِیْهِمَا، وَلَمْ یُسْمِعْ فِی الثَّالِثَةِ، قَالَ الْحَسَنُ: وَهِیَ وِتْرُ صَلَاةِ النَّهَارِ قَالَ: حَتّٰی اِذَا کَانَ عِنْدَ الْعِشَاءِ، وَغَابَ الشَّفَقُ وَاَعْتَمَ جَاءَهٗ جِبْرِیْلُ فَقَامَ بَیْنَ یَدَیْهِ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ، یَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِی الرَّکْعَتَیْنِ، حَتّٰی اِذَا اَصْبَحَ لَیْلَتَهٗ، فَصَلّٰی بِهٖ وَالنَّاسُ مَعَهٗ کَنَحْوِ مَا فَعَلَ، فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَتَیْنِ، یَقْرَاُ فِیْهِمَا وَیُطِیْلُ الْقِرَاءَةَ، فَلَمْ یَمُتِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی حَدَّ لِلنَّاسِ صَلَاتَهُمْ، ثُمَّ ذَکَرَ الْحَسَنُ الْجُمُعَةَ قَالَ: فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَتَیْنِ وَوَضَعَ عَنْهُمْ رَکْعَتَیْنِ لِاجْتِمَاعِ النَّاسِ یَوْمَئِذٍ وَّلِلْخُطْبَةِ، قَالَ اللّٰهُ: (اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا) (هود: 114) مِنَ اللَّیْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّئَاتِ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ، وَذَکَرَ (طَرَفَیِ النَّهَارِ) (هود: 114) مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ اِلٰی صَلَاةِ الْفَجْرِ، (وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ) (هود: 114) الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: (ارشادِ باری تعالیٰ ہے:)

Marfat.com

''تم دن کے دونوں کناروں میں نماز قائم کرو''۔ یہ آیت کے اختتام تک ہے۔

پھر حسن بصری نے یہ بتایا کہ سب سے پہلی نماز' جو نبی اکرم ﷺ نے ادا کی تھی' وہ ظہر کی نماز تھی' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بولے:

''بے شک ہم صفیں قائم کرنے والے ہیں''' بے شک ہم تسبیح پڑھنے والے ہیں''۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہوئے اور نبی اکرم ﷺ اُن کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور خواتین' مردوں کے پیچھے کھڑی ہوئیں' پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اُنہیں چار رکعات پڑھائیں یہاں تک کہ جب عصر کا وقت ہوا تو حضرت جبرائیل کھڑے ہوئے' پھر اُنہوں نے ایسا ہی کیا' پھر حضرت جبرائیل اُس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا' اُنہوں نے اُن لوگوں کو تین رکعات پڑھائیں جن میں پہلی دو رکعات میں بلند آواز میں قرأت کی اور تیسری رکعت میں بلند آواز میں تلاوت نہیں کی۔ حسن بصری فرماتے ہیں: یہ دن کی نماز کے وتر ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ جب عشاء کا وقت ہوا' شفق غروب ہوگئی اور رات آ گئی تو حضرت جبرائیل' نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے آگے کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے لوگوں کو چار رکعات پڑھائیں جن میں پہلی دو رکعات میں بلند آواز میں قرأت کی' یہاں تک کہ جب اُس رات سے اگلی صبح آئی تو اُنہوں نے پھر نماز پڑھائی' لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' اُنہوں نے اُسی طرزِ عمل کو اختیار کیا جو پہلے کیا تھا' تو حضرت جبرائیل نے اُنہیں دو رکعات پڑھائیں' اُنہوں نے ان دونوں رکعت میں تلاوت کی اور طویل قرأت کی' نبی اکرم ﷺ نے اپنے وصال سے پہلے لوگوں کو نمازوں کے بارے میں احکام سے آگاہ کر دیا تھا۔

پھر حسن بصری نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو دو رکعات پڑھائی تھیں اور لوگوں کو دو رکعات معاف ہوگئی تھیں کیونکہ اُس دن لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے اور خطبہ ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

''دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو' بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں' یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے''۔

یہاں دن کے دونوں کناروں کے ذکر سے مراد صبح کی نماز سے لے کے فجر کی نماز تک کا وقت ہے اور رات کے کچھ حصے سے مراد مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں۔

1772 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ اَبِي رَزِينٍ قَالَ: خَاصَمَ نَافِعُ بْنُ الْاَزْرَقِ ابْنَ الْعَبَّاسِ، فَقَالَ: هَلْ تَجِدُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْقُرْآنِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْهِ: (فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ) (الروم: 17) الْمَغْرِبُ وَالْفَجْرُ، (وَعَشِيًّا) (مریم: 11) الْعَصْرُ (وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ) (الروم: 18) الظُّهْرُ قَالَ: (وَمِنْ بَعْدِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ) (النور: 58)

✵✵ ابورزین بیان کرتے ہیں: نافع بن ازرق کی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بحث ہوگئی' اُس نے یہ کہا کہ کیا آپ

Marfat.com

پانچ نمازوں کا ذکر قرآن میں پاتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

''تو اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو اُس وقت جب تم شام کرو اور جب تم صبح کرو''۔

اس سے مراد مغرب اور عشاء ہیں۔ ''اور شام کے وقت'' اس سے مراد عصر ہے ''اور اُس وقت ظہر کرتے ہو'' اس سے مراد ظہر ہے ''اور عشاء کی نماز کے بعد''۔

1773 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَغَيْرُهُ: لَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي أُسْرِيَ بِهِ فِيهَا لَمْ يَرُعْهُ إِلَّا جِبْرِيلُ يَتَدَلَّى حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ، وَلِذٰلِكَ سُمِّيَتِ الْأُولَى، فَأَمَرَ فَصِيحَ فِي النَّاسِ: لِلصَّلَاةِ جَامِعَةٌ، فَاجْتَمَعُوا فَصَلَّى جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ طَوَّلَ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، ثُمَّ قَصَّرَ الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ فِي الْعَصْرِ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ، فَفَعَلُوا كَمَا فَعَلُوا فِي الظُّهْرِ، ثُمَّ نَزَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ فَصِيحَ: الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ، فَصَلَّى جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَرَأَ فِي الْأُولَيَيْنِ وَطَوَّلَ وَجَهَرَ، وَقَصَّرَ فِي الْبَاقِيَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النَّاسِ

✵✵ نافع بن جبیر اور دیگر حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: جس رات نبی اکرم ﷺ کو معراج ہوئی اُس سے اگلے دن حضرت جبرائیل علیہ السلام سورج ڈھل جانے کے بعد نازل ہوئے اسی لیے اس نماز کو پہلی کا نام دیا گیا ہے اُن کے کہنے کے بعد لوگوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ نماز ہونے لگی ہے تو لوگ اکٹھے ہو گئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اُنہوں نے پہلی دو رکعات طویل ادا کیں اور باقی والی مختصر ادا کیں پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سلام کیا پھر عصر کی نماز بھی اسی طرح ادا کی گئی تو لوگ اُسی طرح کرتے ہیں جس طرح ظہر میں اُنہوں نے کیا تھا وہ پھر رات کے ابتدائی حصہ میں نازل ہوئے تو یہ اعلان کیا گیا کہ باجماعت نماز ہونے لگی ہے۔ تو حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اُنہوں نے پہلی دو رکعات میں تلاوت کی اور طویل قرأت کی اور بلند آواز میں قرأت کی اور باقی دو رکعات مختصر ادا کیں پھر حضرت جبرائیل نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا اور نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو سلام کیا۔

بَابُ بَدْءِ الْأَذَانِ

باب: اذان کا آغاز

1774 - حدیث نبوی: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ بْنِ بِشْرٍ الْعِبْرِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا

Marfat.com

اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ الدَّبَرِيُّ قَالَ: قَرَاْنَا عَلٰى عَبْدِ الرَّزَّاقِ بْنِ هَمَّامٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يَهُمُّهُمْ شَيْءٌ يَجْمَعُوْنَ بِهٖ لِصَلَاتِهِمْ، فَقَالَ: بَعْضُهُمْ نَاقُوْسٌ، وَقَالَ: بَعْضُهُمْ بُوْقٌ، فَاُرِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيُّ فِي الْمَنَامِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِهٖ مَعَهُ نَاقُوْسٌ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ: تَبِيْعُ هٰذَا؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ؟ قَالَ: نَضْرِبُ بِهٖ لِصَلَاتِنَا قَالَ: اَفَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى خَيْرٍ؟ قَالَ: بَلٰى قَالَ: تَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ، اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: وَرَاٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِيْ مَنَامِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَلَمَّا صَلّٰى عَبْدُ اللّٰهِ الصُّبْحَ غَدَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهٗ، وَغَدَا عُمَرُ فَوَجَدَ الْاَنْصَارِيَّ قَدْ سَبَقَهٗ، وَوَجَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَمَرَ بِلَالًا بِالْاَذَانِ

✵ سعید بن میسب بیان کرتے ہیں: مسلمان اس حوالے سے غور وفکر کر رہے تھے کہ وہ کس طرح نماز کے لیے اکٹھے ہوں' تو بعض لوگوں نے ناقوس بجانے کا مشورہ دیا' بعض نے بوق (بگل) بجانے کا مشورہ دیا' تو حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو خواب میں دکھایا گیا کہ ایک شخص اُن کے پاس سے گزرا' اُس کے پاس ناقوس تھا' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا: کیا تم اسے فروخت کرو گے؟ اُس شخص نے دریافت کیا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اُنہوں نے کہا: ہم نماز کے وقت اسے بجالیا کریں گے' اُس شخص نے کہا: کیا میں تمہاری راہنمائی اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف نہ کروں! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو اُس نے کہا: تم یہ کہو:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ، اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی خواب میں اسی کی مانند دیکھا تھا' جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز ادا کی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بارے میں بتانے کے لیے آئے' پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی آئے تو وہ انصاری اُن سے سبقت لے جاچکے تھے اور اُنہوں (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا کہ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم دے دیا تھا۔

1775 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ: اِئْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهٗ كَيْفَ يَجْعَلُوْنَ شَيْئًا اِذَا اَرَادُوْا جَمْعَ الصَّلَاةِ اجْتَمَعُوْا لَهَا فَائْتَمَرُوْا بِالنَّاقُوْسِ قَالَ: فَبَيْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يُرِيْدُ اَنْ يَشْتَرِيَ خَشَبَتَيْنِ لِلنَّاقُوْسِ، اِذْ رَاٰى فِي الْمَنَامِ اَنْ لَا تَجْعَلُوا النَّاقُوْسَ، بَلْ اَذِّنُوْا بِالصَّلَاةِ قَالَ: فَذَهَبَ عُمَرُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهٗ بِالَّذِيْ رَاٰى، وَقَدْ جَاءَ النَّبِيَّ صَلّٰى

Marfat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ بِذٰلِكَ، فَمَا رَاعَ عُمَرَ، اِلَّا بِلَالٌ يُؤَذِّنُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ سَبَقَكَ بِذٰلِكَ الْوَحْيُ، حِيْنَ اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ عُمَرُ

✸✸ عبید بن عمیر بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور آپ کے اصحاب نے آپس میں مشورہ کیا کہ نماز کے لیے اکٹھے ہونے کے لیے اُنہیں کیا کرنا چاہیے؟ جس کی وجہ سے وہ اکٹھے ہوں' تو بعض لوگوں نے یہ مشورہ دیا کہ ناقوس بجایا جائے۔ ابھی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یہ ارادہ کررہے تھے کہ وہ دولکڑیاں خریدیں جن کے ذریعہ ناقوس بنایا جائے کہ اسی دوران اُنہوں نے خواب میں دیکھا کہ تم ناقوس نہ بناؤ بلکہ نماز کے لیے اعلان کرو۔ راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تا کہ اُنہیں اُس خواب کے بارے میں بتائیں جو اُنہوں نے دیکھا ہے' تو اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کے پاس وحی آ چکی تھی' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ پہنچے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دے رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وحی تم پر سبقت لے گئی ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے اُس وقت ارشاد فرمائی جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس بارے میں بتایا تھا۔

1776 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ حِيْنَ قَدِمُوا الْمَدِيْنَةَ يَجْتَمِعُوْنَ فَيَتَحَيَّنُوْنَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادِيْ بِهَا اَحَدٌ فَتَكَلَّمُوْا يَوْمًا فِيْ ذٰلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا مِثْلَ نَاقُوْسِ النَّصَارٰى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوْقًا مِثْلَ بُوْقِ الْيَهُوْدِ، فَقَالَ عُمَرُ: اَوَلَا تَبْعَثُوْنَ رَجُلًا يُنَادِيْ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ، قُمْ فَاَذِّنْ بِالصَّلَاةِ

✸✸ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مسلمان مدینہ منورہ آئے تو وہ نماز کے وقت اکٹھے ہو جایا کرتے تھے' کوئی بھی شخص کسی کو بلاتا نہیں تھا' ایک دن وہ لوگ اس بارے میں بات چیت کررہے تھے تو اُن میں سے کسی نے دوسروں سے کہا: تم عیسائیوں کے ناقوس کی طرح کوئی ناقوس اختیار کرلو' کچھ نے کہا: بلکہ یہودیوں کے بوق کی طرح بوق استعمال کرو' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کسی شخص کو کیوں نہیں بھیجتے کہ وہ نماز کا اعلان کردیا کرے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بلال! تم اُٹھو اور نماز کے لیے اذان دو۔

1777 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ قَالَ: سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ يَقُوْلُ: آخِرُ الْاَذَانِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

✸✸ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اذان کے آخری کلمات یہ ہیں: ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ''۔

1778 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْاَعْمَشِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ اَنَّهُ: كَانَ يَقُوْلُ: فِيْ آخِرِ اَذَانِ بِلَالٍ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

✸✸ اسود بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخر میں یہ کلمات ہوتے تھے: ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ''۔

Marfat.com

1779 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ مَوْلَاهُمْ، عَنْ أَبِيهِ الشَّيْخِ مَوْلَى أَبِي مَحْذُورَةَ، وَأُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ: قَالَ: خَرَجْتُ فِي عَشَرَةِ فِتْيَانٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حُنَيْنٍ وَهُوَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيْنَا، فَأَذَّنُوا وَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيتُونِي بِهَؤُلَاءِ الْفِتْيَانِ؟ فَقَالَ: أَذِّنُوا، فَأَذَّنُوا وَكُنْتُ آخِرَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، هٰذَا الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ اذْهَبْ فَأَذِّنْ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَقُلْ لِعَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَذِّنَ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ، وَقَالَ: قُلْ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ، أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَإِذَا أَذَّنْتَ بِالْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ فَقُلْ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ، وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، سَمِعْتَ قَالَ: فَكَانَ أَبُو مَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يُفَرِّقُهَا، لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَيْهَا

❊❊ ابن جریج نے عثمان نامی راوی کا یہ بیان نقل کیا ہے' حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ دس آدمیوں کے ساتھ نکلے' وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حنین کی طرف گئے' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخصیت تھے اُن لوگوں نے اذان دینا شروع کی تو ہم نے بھی مذاق اُڑانے کے طور پر اذان دینا شروع کی' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان نوجوانوں کو میرے پاس لے کر آؤ! آپ نے فرمایا: تم لوگ اذان دو! ان لوگوں کو اذان دی' سب سے آخر میں' میں نے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ وہ شخص ہے جس کی آواز میں سنی تھی' تم جاؤ اور مکہ والوں کے لیے اذان دیا کرو اور عتاب بن اُسید (یعنی مکہ کے گورنر) سے یہ کہنا کہ اللہ کے رسول نے مجھے یہ ہدایت کی ہے' میں اہلِ مکہ کے لیے اذان دیا کروں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی پیشانی پر دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا: تم یہ پڑھو:

اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ، أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

جب تم صبح کی نماز کی پہلی اذان دو تو اُس میں یہ بھی کہا کرو: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ' اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔

اور جب تم اقامت کہو تو یہ کلمات دو مرتبہ کہا کرو: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ' اور انہیں بلند آواز میں کہا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ اپنی پیشانی کے بال کاٹتے نہیں تھے اور اُس میں مانگ بھی نہیں نکالتے تھے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پر ہاتھ پھیرا تھا۔

1780 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ سَعْدِ الْقَرَظِ

Marfat.com

فِی اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ: يُؤَذِّنُ الْاُولٰى اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ. قُلْتُ لِعَمْرٍو: فِی الْإِقَامَةِ مَرَّتَيْنِ؟ قَالَ: لَا اَدْرِی كَيْفَ كَانُوا يَقُولُونَ الْإِقَامَةَ؟

✵✵ عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت سعد القرظ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی حکومت کے زمانہ میں اذان دیتے ہوئے سنا' اُنہوں نے اذان میں یہ کلمات پڑھے:

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَیَّ عَلَى الصَّلَاةِ (دومرتبہ)، حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ (دومرتبہ)

میں نے عمرو سے دریافت کیا: کیا اقامت میں دومرتبہ کلمات ہوتے ہیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں پتا کہ وہ لوگ اقامت کیسے کہتے تھے؟

1781 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِیِّ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِعُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ حِينَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى الطَّائِفِ: وَإِنْ اَتَاكَ رَجُلٌ يُرِيدُ اَنْ يُؤَذِّنَ فَلَا تَمْنَعْهُ

✵✵ عبدربہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو طائف کا امیر مقرر کیا تو اُنہیں یہ فرمایا کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جو اذان دینا چاہتا ہو تو تم اُسے روکنا نہیں۔

1782 - حدیث نبوی: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَذَكَرَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِعُثْمَانَ مِثْلَ ذٰلِكَ

✵✵ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

1783 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ قَالَ: اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِمُعَاوِيَةَ بِمَكَّةَ فَاحْتَمَلَهُ اَبُو مَحْذُورَةَ فَاَلْقَاهُ فِی بِئْرِ زَمْزَمَ

✵✵ ابن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے مکہ میں اذان دی تو حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اُسے اُٹھا کر زمزم کے کنویں میں پھینک دیا۔

1783- صحيح ابن خزيمة، كتاب الصلاة، باب التثويب فی اذان الصبح، حديث:377، السنن الصغرى، كتاب الاذان، الاذان فی السفر، حديث:632، السنن الكبرىٰ للنسائی، مواقيت الصلوات، الاذان فی السفر، حديث:1580، سنن الدارقطنی، كتاب الصلاة، باب فی ذكر اذان ابی محذورة، حديث:771، السنن الكبرىٰ للبيهقی، كتاب الصلاة، ذكر جماع ابواب الاذان والاقامة، باب من قال بتثنية الاقامة وترجيع الاذان، حديث:1824، مسند احمد بن حنبل، مسند المكيين' ابو محذورة المؤذن، حديث:15108، المعجم الكبير للطبرانی، من اسمه سمرة، سمرة بن معير ابو محذورة الجمحی، حديث:6578

Marfat.com

1784 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِمُؤَذِّنٍ فَقَالَ: اَوْتِرْ اَذَانَكَ، فَاِنَّ الْاَذَانَ وِتْرٌ

٭٭ قتادہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر ایک مؤذن کے پاس سے ہوا تو اُنہوں نے فرمایا: اذان کے کلمات طاق تعداد میں کہا کرو کیونکہ اذان میں طاق تعداد ہوتی ہے۔

1785 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ: الْاَذَانُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

٭٭ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ فرماتے تھے: اذان کے کلمات تین تین مرتبہ کہے جاتے ہیں۔

1786 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ رَجُلٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ: اِذَا قَالَ فِى الْاَذَانِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْعَمَلِ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

٭٭ یحییٰ بن ابوکثیر ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اذان دیتے تھے تو حی علی الفلاح کے بعد حی علی العمل بھی کہا کرتے تھے پھر اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ پڑھتے تھے۔

1787 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اَبِىْ جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنْ سَعِيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَخِىْ بَنِىْ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ اَنَّهُ: بَيْنَا هُوَ نَائِمٌ اِذْ رَاَى رَجُلًا مَعَهُ خَشَبَتَانِ قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ فِى الْمَنَامِ: اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرِيْدُ اَنْ يَّشْتَرِىَ هٰذَيْنِ الْعُوْدَيْنِ، يَجْعَلُهُمَا نَاقُوْسًا يُضْرَبُ بِهِ لِلصَّلَاةِ قَالَ: فَالْتَفَتَ اِلَى صَاحِبِ الْعُوْدَيْنِ بِرَاْسِهٖ، فَقَالَ: اَنَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا، فَبَلِّغْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ بِالتَّاْذِيْنِ، فَاسْتَيْقَظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ: وَرَاَى عُمَرُ مِثْلَ رُؤْيَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ فَسَبَقَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُمْ فَاَذِّنْ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اِنِّىْ فَظِيْعُ الصَّوْتِ، فَقَالَ لَهُ: فَعَلِّمْ بِلَالًا مَا رَاَيْتَ، فَعَلَّمَهُ فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ

٭٭ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جن کا تعلق بنو حارث بن خزرج سے ہے وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سوئے ہوئے تھے (اُنہوں نے خواب میں دیکھا) کہ ایک شخص کے پاس دو لکڑیاں ہیں میں نے خواب میں ہی اُس شخص سے کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان دو لکڑیوں کو خریدنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ ناقوس بنوائیں جسے نماز کے لیے بجایا جائے۔ راوی کہتے ہیں: تو اُس لکڑیوں والے شخص نے سر موڑ کر میری طرف دیکھا اور کہا: کیا میں تمہاری راہنمائی اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف نہ کروں! تم اللہ کے رسول تک اس کا پیغام پہنچا دینا پھر اُس شخص نے اُنہیں اذان دینے کا طریقہ تعلیم کیا۔ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو اُنہوں نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اُسی طرح کا خواب دیکھا تھا جس طرح کا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے دیکھا تھا لیکن حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ پہلے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتا دیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: تم اُٹھو اور اذان دو! اُنہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! میری آواز پست ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

اُن سے فرمایا: تم نے جو خواب دیکھا ہے اُس کی تعلیم بلال کو دو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو انہوں نے اس بارے میں بتایا تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔

1788 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا: سَمِعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى يَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ اَهَمَّهُ الْاَذَانُ حَتّٰى هَمَّ اَنْ يَّاْمُرَ رِجَالًا فَيَقُوْمُوْنَ عَلٰى آطَامِ الْمَدِيْنَةِ فَيُنَادُوْنَ لِلصَّلَاةِ حَتّٰى نَقَّسُوا، اَوْ كَادُوا اَنْ يُنَقِّسُوا قَالَ: فَرَاٰى رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ رَجُلًا عَلٰى حَائِطِ الْمَسْجِدِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَانِ وَهُوَ يَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَعَدَ قَعْدَةً، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: مِثْلَهَا، ثُمَّ قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ الْاِقَامَةُ، فَغَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ: عَلِّمْهَا بِلَالًا، ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَقَالَ: لَقَدْ اَطَافَ بِيَ اللَّيْلَةَ الَّذِي اَطَافَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهُ سَبَقَنِي۔

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اذان کے حوالے سے پریشان تھے' یہاں تک کہ آپ نے ارادہ کیا کہ آپ کچھ لوگوں کو ہدایت کریں اور وہ مدینہ منورہ کے ٹیلوں کے اوپر کھڑے ہو کر نماز کے لیے اعلان کیا کریں' یہاں تک کہ وہ لوگوں کو بلالیں۔ راوی کہتے ہیں: اسی دوران انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جن کا نام عبداللہ بن زید تھا اُنہوں نے ایک شخص کو (خواب میں) مسجد کی دیوار پر دیکھا' اُس نے دو سیاہ چادریں اوڑھی ہوئی تھیں اور وہ یہ کہہ رہا تھا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پھر وہ بیٹھا اور پھر اُس نے اسی کی مانند کلمات کہے اور دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ بھی کہا' یہ اقامت تھی۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: ان کلمات کی تعلیم بلال کو دے دو! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اُنہوں نے عرض کی: گزشتہ رات وہ شخص میرے بھی خواب میں بھی آیا تھا جو اس کے خواب میں آیا تھا لیکن یہ مجھ سے سبقت لے گیا ہے۔

1789 - اقوالِ تابعین: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: سَمِعْتُ الثَّوْرِيَّ، وَاَذَّنَ لَنَا بِمِنًى فَقَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ، فَصَنَعَ كَمَا ذُكِرَ فِي حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى فِي الْاَذَانِ، وَالْاِقَامَةِ تَمَامٌ مِثْلَ الْحَدِيْثِ

Marfat.com

٭٭ امام عبدالرزاق بیان کرتے ہیں: میں نے سفیان ثوری کو سنا' اُنہوں نے منٰی میں ہمارے سامنے اذان دیتے ہوئے یہ کلمات پڑھے

''اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ' یہ دو مرتبہ پڑھا: اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ' یہ دو مرتبہ پڑھا''۔

اُس کے بعد اُنہوں نے وہی کچھ کیا جس کا ذکر عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ کی نقل کردہ حدیث میں ہے جو اذان اور اقامت کے بارے میں ہے اور پھر اُس کی مانند مکمل حدیث ہے۔

1790 - اقوالِ تابعین: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ: اَنَّ بِلَالًا كَانَ يُثَنِّي الْاَذَانَ، وَيُثَنِّي الْاِقَامَةَ، وَاَنَّهُ كَانَ يَبْدَاُ بِالتَّكْبِيْرِ، وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيْرِ

٭٭ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو مرتبہ ادا کرتے تھے اور اقامت کے کلمات بھی دو مرتبہ ادا کرتے تھے' وہ تکبیر کے ذریعہ اسے شروع کرتے تھے اور تکبیر پر ہی ختم کرتے تھے۔

1791 - آثارِ صحابہ: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ، عَنْ اِبْرَاهِيْمَ، عَنِ الْاَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: كَانَ اَذَانُهُ، وَاِقَامَتُهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

٭٭ اسود' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اُن کی اذان اور اقامت (کے کلمات) دو' دو مرتبہ ہوتے تھے۔

1792 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو، عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ قَالَ: اَخْبَرَنِيْ مَنْ سَمِعَ، مُؤَذِّنَ عَلِيٍّ يَجْعَلُ الْاِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

٭٭ مسلم بطین بیان کرتے ہیں: مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے موذن کو سنا تھا' وہ اقامت کے کلمات دو' دو مرتبہ پڑھ رہا تھا۔

1793 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: ذُكِرَ لَهُ الْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً، فَقَالَ: هٰذَا شَيْءٌ قَدِ اسْتَخَفَّتْهُ الْاُمَرَاءُ، الْاِقَامَةُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

٭٭ فطر' مجاہد کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی ہے' اقامت کے کلمات ایک' ایک مرتبہ پڑھے جاتے ہیں' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جسے حکمرانوں نے مختصر کروا دیا ہے' ورنہ اقامت کے کلمات دو' دو مرتبہ ہوتے ہیں۔

1794 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ اَيُّوْبَ، عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُثَنِّي الْاَذَانَ، وَيُوْتِرُ الْاِقَامَةَ، اِلَّا قَوْلَهُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ

٭٭ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دو' دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک' ایک

Marfat.com

مرتبہ ادا کرتے تھے' البتہ قد قامت الصلوٰۃ' قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ پڑھتے تھے۔

1795 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ اَبِي قِلَابَةَ، عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يُشْفِعَ الْاَذَانَ، وَيُوتِرَ الْاِقَامَةَ

✵✵ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا' وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں کہیں۔

1796 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، اَنَّ سَعْدًا، أَذَّنَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبَاءٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَحْسَنْتَ يَا بُنَيَّ اِذَا جِئْتَ فَاَذِّنْ فَكَانَ سَعْدٌ يُؤَذِّنُ بِقُبَاءٍ وَّلَا يُؤَذِّنُ بِلَالٌ

✵✵ عمر بن حفص بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قباء میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے میرے بیٹے! تم نے اچھا کیا ہے' جب تم آؤ تو اذان دیا کرو۔ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ قباء میں اذان دیتے تھے وہاں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان نہیں دیتے تھے۔

1797 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يُقِيمُ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ يَقُولُهَا مَرَّتَيْنِ - اَوْ ثَلَاثًا - يَقُولُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى خَيْرِ الْعَمَلِ

✵✵ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے' وہ سفر میں نماز ادا کرتے تھے تو یہ کلمات دو یا تین مرتبہ پڑھتے تھے' وہ حی علی الصلوٰۃ' حی علی الصلوٰۃ' حی علی خیر العمل پڑھتے تھے۔

1798 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يَقُولُ: اِذَا اَذَّنَ يَقُولُ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ، ثُمَّ يَقُولُ خَافِضًا صَوْتَهُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَرْفَعُ صَوْتَهُ فَيَقُولُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: وَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ يَقُولُ نَحْوَ ذٰلِكَ

✵✵ حسن بصری یہ فرماتے ہیں: جب آدمی اذان دے تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہے گا' اور اسے بلند آواز میں کہے گا' پھر پست آواز میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ' حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح کہے گا' پھر وہ دوبارہ ان کلمات کو پڑھے گا' اور بلند آواز میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ' اشہد ان الٰہ الا اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ' اشہد ان محمدا رسول اللہ' حی علی الصلوٰۃ' حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح' حی علی الفلاح' اللہ اکبر اللہ اکبر' لا الٰہ الا اللہ پڑھے گا۔

ابن سیرین بھی اس کے مطابق فرماتے ہیں۔

Marfat.com

بَابُ الْاَذَانِ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ

بے وضو حالت میں اذان دینا

1799 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ لِی عَطَاءٌ: حَقٌّ، وَسُنَّةٌ مَسْنُوْنَةٌ، اَنْ لَا یُؤَذِّنَ مُؤَذِّنٌ اِلَّا مُتَوَضِّئًا قَالَ: هُوَ مِنَ الصَّلَاةِ، وَهُوَ فَاتِحَةُ الصَّلَاةِ فَلَا یُؤَذِّنْ اِلَّا مُتَوَضِّئًا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء نے مجھ سے کہا: یہ بات حق اور سنت ہے جو مسنون ہے' مؤذن شخص صرف باوضو حالت میں اذان دے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ نماز کا حصہ ہے اور یہ نماز کا آغاز ہے' اس لیے آدمی کو صرف باوضو حالت میں اذان دینی چاہیے۔

1800 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوْبَ، عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، اَوْ غَیْرِهٖ قَالَ: لَا یُؤَذِّنُ الرَّجُلُ اِلَّا عَلٰی وُضُوْءٍ

✵✵ ایوب نے ابن سیرین یا شاید کسی اور صاحب کا یہ قول نقل کیا ہے: کوئی بھی شخص صرف باوضو حالت میں ہی اذان دے۔

1801 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مَنْصُوْرٍ، عَنْ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ: كَانُوْا لَا یَرَوْنَ بَاْسًا اَنْ یُؤَذِّنَ الْمُؤَذِّنُ عَلٰی غَیْرِ وُضُوْءٍ

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ مؤذن وضو کے بغیر اذان دیدے۔

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ، وَوَضْعِهٖ، اُصْبُعَیْهِ فِیْ اُذُنَیْهِ

باب: (اذان دیتے ہوئے) قبلہ کی طرف رُخ کرنا اور اپنی دو انگلیاں کانوں کے اندر رکھنا

1802 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: اَیُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاِنْ كَانَ فِیْ قَرْیَةٍ فَاِنَّهٗ یَلْتَفِتُ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَیَسَارِهٖ وَوَرَاءَهٗ، فَیَدْعُو النَّاسَ بِالنِّدَاءِ، فَاِنْ كَانَ فِیْ سَفَرٍ لَیْسَ مَعَهٗ بَشَرٌ كَثِیْرٌ مَعَ خَلِیْفَةٍ اَوْ لَمْ یَكُنْ فِی النَّاسِ مَنْ یَدْعُوْهُمْ اِلَی الْاَذَانِ، فَلْیَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فِیْ نِدَائِهٖ اَجْمَعَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مؤذن قبلہ کی طرف رُخ کر کے اذان دے گا؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی ہاں! اگر وہ آبادی کے اندر ہوگا' تو وہ دائیں طرف' بائیں طرف اور پیچھے کی طرف منہ پھیرے گا' اور لوگوں کو اپنی پکار کے ذریعہ دعوت دے گا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: اگر وہ سفر میں ہوگا' اور اُس کے ساتھ بہت سے لوگ نہ ہوں جیسے خلیفہ کے ساتھ نہ ہوئیا اتنے زیادہ لوگ نہ ہوں جنہیں اذان کے ذریعہ دعوت دینے کی ضرورت پیش آئے' تو پھر وہ (اذان کے دوران) مکمل طور پر قبلہ کی طرف ہی رُخ رکھے گا۔

1803 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: اِذَا اَذَّنَ وَلَیْسَ فِیْ جَمَاعَةٍ مِّ

Marfat.com

یَلْتَفِتُ، وَاِذَا اَذَّنَ فِیْ جَمَاعَةٍ یَدْعُو بِاَذَانِهِ اَحَدًا فَلْیَسْتَقْبِلِ الْبَیْتَ، حَتّٰی یَسْتَفْتِحَ فَیَسْتَقْبِلَهُ، حَتّٰی یَقُولَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، ثُمَّ یَلْتَفِتُ بَعْدُ فَیَدْعُو یَمِیْنًا، وَشِمَالًا اِنْ شَاءَ وَذَکَرَهُ عَبْدُ الْکَرِیمِ، عَنِ النَّخَعِیِّ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: عطاء یہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اذان دے اور اُس وقت وہ لوگوں کے ہجوم میں نہ ہو تو وہ اِدھر اُدھر منہ نہیں پھیرے گا' اور جب وہ کچھ لوگوں کی موجودگی میں اذان دے اور اذان کے ذریعہ اُن لوگوں میں سے کسی کو دعوت دے' تو وہ قبلہ کی طرف رُخ کرے گا' یہاں تک کہ قبلہ کی طرف رُخ رکھتے ہوئے ہی اذان کا آغاز کرے گا یہاں تک کہ جب وہ اشہدان محمدارسول اللہ کہہ لے گا تو پھر وہ اِدھر اُدھر منہ پھیرے گا' اور دائیں طرف اور بائیں طرف منہ کر کے پکارے گا' اگر وہ چاہے گا۔

عبدالکریم نے ابراہیم نخعی کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے۔

1804 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَیُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِیرِینَ قَالَ: اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ حَتّٰی اِذَا اَرَادَ اَنْ یَقُولَ: حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ دَارَ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ اِذَا قَالَ: اَللّٰهُ اَکْبَرُ اللّٰهُ اَکْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

✵✵ ابن سیرین فرماتے ہیں: جب مؤذن اذان دے گا' تو قبلہ کی طرف رُخ کرے گا' جب وہ حی علی الصلوٰۃ کہے گا تو گھوم جائے گا' پھر قبلہ کی طرف اُس وقت رُخ کرے گا جب وہ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ پڑھے گا۔

1805 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ مُغِیرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ: کَانُوا یَقُولُونَ: مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ بِالتَّکْبِیرِ، وَالشَّهَادَةِ. قَالَ اِبْرَاهِیمُ: قَدَمَاهُ مَکَانَهُمَا

✵✵ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ تکبیر اور شہادت کے کلمات (اذان میں) پڑھتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کیا جائے گا۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: (مؤذن کے) دونوں پاؤں اپنی جگہ پر رہیں گے (یعنی وہ صرف چہرہ گھمائے گا' پاؤں نہیں گھمائے گا)۔

1806 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِیِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِی جُحَیْفَةَ، عَنْ اَبِیهِ قَالَ: رَاَیْتُ بِلَالًا یُؤَذِّنُ وَیَدُورُ، فَاَتَتَبَّعُ فَاهُ هَاهُنَا وَهَاهُنَا، وَاِصْبَعَاهُ فِیْ اُذُنَیْهِ قَالَ: وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءُ قَالَ: فَخَرَجَ بِلَالٌ بَیْنَ یَدَیْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَکَزَهَا بِالْاَبْطَحِ، فَصَلّٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیْهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ یَمُرُّ بَیْنَ یَدَیْهِ الْکَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ وَعَلَیْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ، کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی بَرِیقِ سَاقَیْهِ. قَالَ سُفْیَانُ: نُرَی الْقُبَّةَ مِنْ اَدَمٍ، وَالْحُلَّةَ حِبَرَةً

✵✵ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے گھومتے ہوئے دیکھا' اُنہوں نے اپنا چہرہ اس طرف اور اس طرف پھیرا' اُن کی انگلیاں اُن کے کانوں میں تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت اپنے سرخ خیمہ میں موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے حضرت بلال رضی اللہ عنہ

Marfat.com

لے کر نکلے اور اُسے کھلے میدان میں گاڑ دیا' نبی اکرم ﷺ نے اُس کی طرف رُخ کر کے ظہر اور عصر کی نمازیں ادا کیں' اُس نیزہ کے دوسری طرف سے کتے' گدھے اور خواتین گزر رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے سُرخ حُلّہ پہنا ہوا تھا' آپ کی پنڈلیوں کی چمک کا منظر گویا کہ آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

سفیان نامی راوی کہتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں' وہ خیمہ چمڑے سے بنا ہوا تھا اور وہ حُلّہ حبرہ (نامی مخصوص قسم کی چادروں) کا تھا۔

1807 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، وَابْنِ سِيرِينَ: اَنَّ الْمُؤَذِّنَ يَضَعُ سَبَّابَتَهُ فِي اُذُنَيْهِ

✸✸ حسن بصری اور ابن سیرین فرماتے ہیں: مؤذن اپنی شہادت کی انگلیاں کانوں میں ڈالے گا۔

1808 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفْلَةَ قَالَ: كَانَ بِلَالٌ، وَاَبُو مَحْذُورَةَ يَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمَا فِي آذَانِهِمَا بِالْاَذَانِ

✸✸ سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں: حضرت بلال اور حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہما اذان دیتے ہوئے اپنی انگلیاں' کانوں میں ڈالا کرتے تھے۔

بَابُ الْكَلَامِ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْاَذَانِ

باب: اذان کے دوران کوئی اور کلام کرنا

1809 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ لِلْمُؤَذِّنِ اِذَا اَخَذَ فِي اَذَانِهِ اَنْ يَتَكَلَّمَ حَتّٰى يَفْرُغَ، وَفِي الْاِقَامَةِ كَذٰلِكَ، وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالشَّهَادَةِ. قَالَ اِبْرَاهِيمُ: وَقَدَمَاهُ مَكَانَهُمَا

✸✸ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ مؤذن جب اذان دے رہا ہو' تو اذان سے فارغ ہونے سے پہلے کوئی اور کلام کرے اور اقامت کے بارے میں بھی اُن کی یہی رائے تھی' مؤذن' تکبیر اور شہادت کے کلمات پڑھتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ کرے گا۔ ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: اُس کے دونوں پاؤں اپنی جگہ رہیں گے۔

1810 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ فِي الْاَذَانِ، وَالْاِقَامَةِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ فِيهِمَا

✸✸ ابن سیرین بیان کرتے ہیں: (مؤذن) اذان اور اقامت کہتے ہوئے قبلہ کی طرف رُخ رکھے گا' اور ان کے درمیان میں کلام نہیں کرے گا۔

1811 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَمَّنْ، سَمِعَ الْحَسَنَ يَقُولُ: يَتَكَلَّمُ الْمُؤَذِّنُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَذَانِهِ لِلْحَاجَةِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا

Marfat.com

✵✵ حسن بصری فرماتے ہیں: اذان کے دوران مؤذن کسی انتہائی ضرورت کے پیش نظر کوئی اور کلام کرسکتا ہے۔

1812 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يَتَكَلَّمُ الْمُؤَذِّنُ بَيْنَ ظَهْرَانَي أَذَانِهِ؟ قَالَ: خَيْرٌ لَهُ، أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ فَإِنْ تَكَلَّمَ فَلَا بَأْسَ

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مؤذن اذان کے درمیان کوئی کلام کرسکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اُس کے لیے زیادہ بہتر یہ ہے وہ کلام نہ کرے لیکن اگر وہ کلام کرلیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بَابُ الْأَذَانِ قَاعِدًا وَهَلْ يُؤَذِّنُ الصَّبِيُّ؟

باب: بیٹھ کر اذان دینا' کیا (نابالغ) بچہ اذان دے سکتا ہے؟

1813 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: يُكْرَهُ لِلْمُؤَذِّنِ أَنْ يُؤَذِّنَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَيُكْرَهُ لِلصَّبِيِّ أَنْ يُؤَذِّنَ حَتَّى يَحْتَلِمَ

✵✵ ابواسحاق فرماتے ہیں: مؤذن کے لیے یہ بات مکروہ ہے وہ بیٹھ کر اذان دے اسی طرح بچہ کے لیے بھی یہ بات مکروہ ہے وہ اذان دے جب تک وہ بالغ نہیں ہو جاتا۔

1814 - اقوالِ تابعین: عَنِ الثَّوْرِيِّ: سُئِلَ عَنِ الْغُلَامِ غَيْرِ الْمُحْتَلِمِ هَلْ يُؤَذِّنُ لِلنَّاسِ، وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ

✵✵ امام عبدالرزاق' سفیان ثوری کے بارے میں نقل کرتے ہیں: اُن سے ایسے نابالغ لڑکے کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا وہ لوگوں کے لیے اذان دے سکتا ہے اور نماز کے لیے اقامت کہہ سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

1815 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: هَلْ يُؤَذِّنُ الْمُؤَذِّنُ غَيْرَ قَائِمٍ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ وَجَعٍ، قُلْتُ: مِنْ نُعَاسٍ أَوْ كَسَلٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: هَلْ يُؤَذِّنُ الْغُلَامُ غَيْرَ مُحْتَلِمٍ؟ قَالَ: لَا

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: کیا مؤذن کھڑے ہوئے بغیر اذان دے سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! البتہ اگر کوئی تکلیف ہو تو حکم مختلف ہے۔ میں نے دریافت کیا: اگر اونگھ یا کسل مندی کی وجہ سے (وہ کھڑا نہیں ہوتا)؟ تو انہوں نے فرمایا: جی نہیں! میں نے کہا: کیا نابالغ لڑکا اذان دے سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں!

بَابُ الْأَذَانِ رَاكِبًا

باب: سوار ہونے کے عالم میں اذان دینا

1816 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ نُسَيْرِ بْنِ ذُعْلُوقٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُؤَذِّنُ وَهُوَ رَاكِبٌ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَوَاضِعٌ إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ؟ قَالَ: لَا

✵✵ نسیر بن ذعلوق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سوار ہونے کے عالم میں اذان دیتے ہوئے

Marfat.com

دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا کہ کیا اُنہوں نے اپنی انگلیاں کانوں میں رکھی ہوئی تھیں؟ اُنہوں نے جواب دیا: جی نہیں!

1817 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَقَالَ: اَذِّنْ يَا اَخَا صُدَاءٍ، فَاَذَّنْتُ، وَاَنَا عَلَى رَاحِلَتِي

✸✸ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سفر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' صبح کی نماز کا وقت ہوگیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص! تم اذان دو! تو میں نے اذان دی' میں اُس وقت اپنے پالان پر موجود تھا۔

بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْاَعْمَى

باب: نابینا مؤذن (کا حکم)

1818 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ بُرْمَةَ الْاَسَدِيِّ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّهُ قَالَ: مَا اُحِبُّ اَنْ يَكُوْنَ، مُؤَذِّنُوكُمْ عُمْيَانَكُمْ - حَسِبْتُهُ قَالَ: وَلَا قُرَّاءَكُمْ -

✸✸ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پسند نہیں ہے' تمہارے مؤذن نابینا ہوں۔

(راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا: اور نہ ہی تمہارے قاری صاحبان (یعنی امام) نابینا ہوں۔

1819 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ ابْنَ اُمِّ مَكْتُومٍ، كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ اَعْمَى فَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يُقَالَ لَهُ: اَصْبَحْتَ . قَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، فَاَمَّا مَالِكٌ فَذَكَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ

✸✸ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان دیا کرتے تھے' وہ نابینا تھے' وہ اُس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے' جب تک اُنہیں یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا' صبح ہو چکی ہے۔

امام مالک نے یہ روایت ابن شہاب کے حوالے سے' سالم کے حوالے سے' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما' اس کی مانند نقل کی ہے۔

بَابُ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

باب: الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھنا

1820 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَمَنْ اَرَادَ الصَّوْمَ، فَلَا يَمْنَعُهُ اَذَانُ بِلَالٍ حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُومٍ

Marfat.com

كَانَ اَعْمَى فَكَانَ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يُقَالَ لَهُ: اَصْبَحْتَ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ اَذَّنَ بِلَالٌ، ثُمَّ جَاءَ يُؤْذِنُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: اِنَّهُ نَائِمٌ، فَنَادَى بِلَالٌ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، فَأُقِرَّتْ فِي الصُّبْحِ

✵✵ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال صبح صادق ہونے سے پہلے ہی اذان دے دیتا ہے' تو جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اُس کے لیے بلال کی اذان رکاوٹ نہ بنے' جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دے دیتا' راوی بیان کرتے ہیں: وہ نابینا تھے اور وہ اُس وقت تک اذان نہیں دیتے تھے' جب تک اُنہیں یہ کہہ نہیں دیا جاتا تھا' صبح ہو چکی ہے۔ ایک مرتبہ رات کے وقت (یعنی صبح صادق سے کچھ پہلے) حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کو بلانے کے لیے آئے تو اُنہیں بتایا گیا کہ نبی اکرم ﷺ سو رہے ہیں' تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں پکارا: الصلوٰۃ خیر من النوم' تو یہ کلمہ' صبح کی اذان میں شامل کر لیا گیا۔

1821 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ اَبِي سَلْمَانَ، عَنْ اَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ: كُنْتُ اُؤَذِّنُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاَقُولُ: اِذَا قُلْتُ فِي الْاَذَانِ الْاَوَّلِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

✵✵ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے لیے فجر کی نماز کی اذان دیا کرتا تھا' پہلی اذان میں جب میں حی علی الفلاح کہہ لیتا تھا' تو الصلوٰۃ خیر من النوم' الصلوٰۃ خیر من النوم (دو مرتبہ) کہتا تھا۔

1822 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

✵✵ نافع بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اذان میں) یہ کہا کرتا تھا: حی علی الفلاح' الصلوٰۃ خیر من النوم۔

1823 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ صَاحِبٍ لَهُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُثَوِّبَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَلَا يُثَوِّبَ فِي غَيْرِهَا

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا' وہ فجر کی نماز کے لیے تثویب کہا کریں' اس کے علاوہ کسی نماز کے لیے تثویب نہ کہا کریں۔

1824 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى، عَنْ بِلَالٍ قَالَ: اَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَنْ اُثَوِّبَ فِي الْفَجْرِ، وَنَهَانِي اَنْ اُثَوِّبَ فِي الْعِشَاءِ

✵✵ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں فجر کی نماز میں تثویب کہا کروں اور آپ نے مجھے عشاء کی نماز میں تثویب کہنے سے منع کیا تھا۔

1825 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ اَبِي عَزَّةَ، عَنْ عَامِرٍ، اَنَّهُ كَانَ: يَنْهَى مُؤَذِّنَهُ اَنْ يُثَوِّبَ اِلَّا فِي الْعِشَاءِ، وَالْفَجْرِ

Marfat.com

✵ عیسیٰ بن ابوعزہ عامر کے بارے میں نقل کرتے ہیں: وہ اپنے مؤذن کو تثویب کہنے سے منع کرتے تھے صرف عشاء اور فجر کی (اذانوں میں تثویب کی اجازت دیتے تھے)۔

1826 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي التَّثْوِيبِ: إِذَا قَالَ فِي الْأَذَانِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ

✵ زہری تثویب کے بارے میں یہ کہتے ہیں: جب آدمی اذان میں حی علی الفلاح' حی علی الفلاح کہہ لے گا' تو پھر الصلوٰۃ خیر من النوم کہے گا۔

1827 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مُسْلِمٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ طَاوُسًا جَالِسًا مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، مَتَى قِيلَ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ؟ فَقَالَ طَاوُسٌ: أَمَا إِنَّهَا لَمْ تُقَلْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَكِنَّ بِلَالًا، سَمِعَهَا فِي زَمَانِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهَا: رَجُلٌ غَيْرُ مُؤَذِّنٍ، فَأَخَذَهَا مِنْهُ، فَأَذَّنَ بِهَا فَلَمْ يَمْكُثْ أَبُو بَكْرٍ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى إِذَا كَانَ عُمَرُ قَالَ: لَوْ نَهَيْنَا بِلَالًا عَنْ هَذَا الَّذِي أَحْدَثَ، وَكَأَنَّهُ نَسِيَهُ فَأَذَّنَ بِهِ النَّاسُ حَتَّى الْيَوْمَ

✵ ابن مسلم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے طاؤس سے سوال کیا' حسن اُس وقت لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے' اُس شخص نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! الصلوٰۃ خیر من النوم کے کلمات کب کہیں جائیں گے؟ تو طاؤس نے کہا: یہ کلمات نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں نہیں کہے جاتے تھے' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں سنے تھے' جنہیں اُس شخص نے کہا تھا جو مؤذن نہیں تھا' تو اُنہوں نے اُس شخص سے یہ کلمات حاصل کر لیے اور اس کے مطابق اذان دینے لگے۔ پھر کچھ عرصہ بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا' جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اگر ہم بلال کو اس نئی چیز سے منع کر دیں (تو مناسب ہوگا) پھر شاید وہ اس بات کو بھول گئے (کہ اُنہیں منع کریں) تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ ان کلمات کے ذریعہ لوگوں کو اذان دیتے رہے' یہاں تک کہ آج کا وقت آ گیا ہے (اور آج کل بھی اُسی طرح اذان دی جاتی ہے)۔

1828 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً: مَتَى قِيلَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي

✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے سوال کیا: الصلوٰۃ خیر من النوم کے کلمات کب کہے جائیں گے؟ (یا پہلی مرتبہ کب کہے گئے؟) اُنہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم!

1829 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، أَنَّ سَعْدًا أَوَّلُ مَنْ قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ، فَقَالَ: بِدْعَةٌ، ثُمَّ تَرَكَهُ، وَأَنَّ بِلَالًا لَمْ يُؤَذِّنْ لِعُمَرَ

✵ عمر بن حفص بیان کرتے ہیں: سعد نامی شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں' سب سے پہلی مرتبہ الصلوٰۃ خیر

Marfat.com

من النوم کے کلمات کہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: یہ بدعت ہے لیکن پھر انہوں نے اُس مؤذن کو کچھ نہیں کہا۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اذان نہیں دیتے تھے۔

1830 - حدیث نبوی: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ اِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ مُؤَذِّنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ، فَلَا يُقِيمُ حَتّٰى اِذَا رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ

✵✵ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن انتظار کرتا تھا' وہ اُس وقت تک اذان نہیں کہتا تھا' جب تک وہ آپ کو دیکھ نہیں لیتا تھا' آپ (مسجد میں) تشریف لے آئے ہیں' جب وہ آپ کو دیکھتا تھا' اُس وقت نماز کے لیے اقامت کہتا تھا۔

بَابُ التَّثْوِيبِ فِي الْاَذَانِ، وَالْاِقَامَةِ

باب: اذان اور اقامت میں تثویب کہنا

1831 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: فَمَا حُكِيَ عَلَيْكَ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ، وَالنَّهَارِ مَكَثَ سَاعَةً بَعْدَمَا يَفْرُغُ مِنَ التَّاْذِينِ، ثُمَّ يُنَادِي بِصَوْتِهِ اَلَا حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مِرَارًا؟ قَالَ: لَمْ اَعْلَمْ، وَلَمْ يَبْلُغْنِي

✵✵ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا: آپ کے سامنے اس بارے میں کیا روایت نقل کی گئی ہے' مؤذن جب رات میں یا دن میں کسی وقت اذان دے' تو اذان سے فارغ ہونے کے تھوڑی دیر بعد وہ بلند آواز میں یہ اعلان کرے' خبردار! نماز کی طرف آجاؤ! وہ چند مرتبہ ایسا کرے۔ تو عطاء نے جواب دیا: مجھے نہیں معلوم، اور اس بارے میں مجھ تک کوئی روایت نہیں پہنچی ہے۔

1832 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَمِعَ رَجُلًا يُثَوِّبُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِنَا مِنْ عِنْدِ هٰذَا الْمُبْتَدِعِ

✵✵ مجاہد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' اُنہوں نے ایک شخص کو مسجد میں تثویب کہتے ہوئے سنا' تو اُنہوں نے فرمایا: اس بدعتی کو ہمارے یہاں سے نکال دو۔

بَابُ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

باب: جو شخص اذان دے' وہی اقامت کہے

1833 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ فَاَمَرَنِي، فَاَذَّنْتُ الْفَجْرَ فَجَاءَ بِلَالٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

Marfat.com

وَسَلَّمَ: يَا بِلَالُ، إِنَّ أَخَا صُدَاءَ قَدْ أَذَّنَ، وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ

✵✵ حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا' آپ نے مجھے حکم دیا تو میں نے فجر کے لیے اذان دی' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال! صداء قبیلہ سے تعلق رکھنے والے شخص نے اذان دی ہے' تو جو شخص اذان دے وہی اقامت کہے۔

بَابُ الْمُؤَذِّنِ أَمْلَكُ بِالْأَذَانِ، وَهَلْ يُؤَذِّنُ الْإِمَامُ؟

باب: مؤذن' اذان دینے کا زیادہ مالک ہوتا ہے (نیز) کیا امام اذان دے سکتا ہے؟

1834 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ لِأَبِي مَحْذُورَةَ: إِذَا أَذَّنْتَ الْأُولَى أَذِّنْ، ثُمَّ ثَوِّبْ آتِكَ

✵✵ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا: جب تم پہلی اذان دے دو' پھر تم تثویب کہو' میں تمہارے پاس آ جاؤں گا۔

1835 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ: لِأَبِي مَحْذُورَةَ: إِذَا أَذَّنْتَ الْأُولَى فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ أَقِمْ فَإِنِّي سَأَخْرُجُ إِلَيْكَ قَالَ: وَكَانَ يُؤَذِّنُ عَلَى صُفَّةِ زَمْزَمَ

✵✵ ابن ابوسفیان بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم پہلی اذان دے دو' تو پھر دو رکعات ادا کرو' پھر تم اقامت کہو' تو میں نکل کر تمہارے پاس آ جاؤں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ زمزم کے چبوترے پر اذان دیتے تھے۔

1836 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الْمُؤَذِّنُ أَمْلَكُ بِالْأَذَانِ، وَالْإِمَامُ أَمْلَكُ بِالْإِقَامَةِ. قَالَ سُفْيَانُ: - يَعْنِي يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُؤَذِّنِ -: تَأَخَّرْ حَتَّى أَتَوَضَّأَ أَوْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

✵✵ ابوعبدالرحمن سلمی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مؤذن' اذان کا زیادہ مالک ہوتا ہے اور امام اقامت کا زیادہ مالک ہوتا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے' امام' مؤذن سے کہے گا: تم اتنی دیر تک تاخیر کرو' جب تک میں وضو کر کے دو رکعات ادا نہیں کر لیتا۔

1837 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ: كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَذِّنُ، ثُمَّ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيمُ حَتَّى إِذَا رَأَى نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ

Marfat.com

** حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا مؤذن اذان دیتا تھا اور پھر وہ ٹھہر جاتا تھا اور اقامت نہیں کہتا تھا یہاں تک کہ جب وہ نبی اکرم ﷺ کو دیکھتا کہ آپ تشریف لے آئے ہیں تو جب وہ آپ کو دیکھتا تو اقامت کہتا تھا۔

بَابُ الْمُؤَذِّنِ أَمِينٌ، وَالْإِمَامُ ضَامِنٌ

باب: مؤذن امین ہوتا ہے اور امام ضامن ہوتا ہے

1838 - حدیث نمبر: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَالثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ، وَالْمُؤَذِّنُ أَمِينٌ، اللَّهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِينَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"امام ضامن ہوتا ہے اور مؤذن امین ہوتا ہے اے اللہ! اماموں کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور اذان دینے والوں کی مغفرت کر دے۔"

1839 - حدیث نمبر: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤَذِّنُونَ أُمَنَاءُ، وَالْأَئِمَّةُ ضُمَنَاءُ، أَرْشَدَ اللَّهُ الْأَئِمَّةَ، وَغَفَرَ لِلْمُؤَذِّنِينَ

** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"مؤذن امین ہوتے ہیں اور امام ضامن ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ اماموں کو رہنمائی عطا کرے اور مؤذنوں کی مغفرت کر دے۔"

1840 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ، قَالَ قَتَادَةُ: قَدَّمَ أَوْ أَخَّرَ، وَأَحْسَنَ أَوْ أَسَاءَ. قَالَ مَعْمَرٌ: لَيْسَ كُلُّ الْحَدِيثِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

** قتادہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: امام ضامن ہوتا ہے خواہ وہ کسی چیز کو مقدم کرے یا مؤخر کرے، اچھا کرے یا برا کرے۔

معمر کہتے ہیں: روایت کے یہ تمام الفاظ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول نہیں ہیں۔

بَابُ الْقَوْلِ إِذَا سَمِعَ الْأَذَانَ، وَالْإِنْصَاتِ لَهُ

باب: جب (آدمی) اذان سنے تو کیا پڑھے؟ اور اذان کے لیے خاموش ہونا

1841 - حدیث نمبر: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ كَمَا يَقُولُ، وَإِذَا قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: وَأَنَا

Marfat.com

✽✽ عمرو بن دینار، امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے تو وہی کلمات کہتے تھے جو مؤذن کہتا ہے اور جب مؤذن اشہدان محمدا رسول اللہ کہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: میں بھی (اس بات کی گواہی دیتا ہوں)۔

1842 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَمَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ اَبِىْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا: كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ

✽✽ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''جب تم اذان کو سنو' تو وہی کلمات کہو' جو مؤذن کہتا ہے''۔

1843 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يُؤَذِّنُ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَاِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

✽✽ حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنتے تھے کہ مؤذن نے اللہ اکبر کہا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اللہ اکبر کہتے تھے' جب مؤذن اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے تھے' جب مؤذن اشھد ان محمد ارسول اللہ کہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مانند کلمات کہتے تھے' جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتے تھے۔

1844 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَغَيْرُهُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ، فَنَادَى الْمُنَادِيْ لِلصَّلَاةِ، فَقَالَ: اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ: فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ اَيْضًا، فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

✽✽ عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' مؤذن نے اذان دی' اُس نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اُس کی مانند کلمات پڑھے' مؤذن نے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند کلمات پڑھے' مؤذن نے اشھد ان محمد ارسول اللہ کہا' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی مانند کلمات پڑھے' پھر انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے۔

1845 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُجَمِّعٍ الْاَنْصَارِيِّ، اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، حِيْنَ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ، كَبَّرَ وَتَشَهَّدَ بِمَا تَشَهَّدَ بِهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ اَنَّهُ: سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، فَإِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، ثُمَّ سَكَتَ

✵✵ مجمع انصاری بیان کرتے ہیں: اُنہوں نے حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو سنا کہ جب اُنہوں نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے اور تکبیر کہتے ہوئے اور تشہد کہتے ہوئے سنا' تو اُس کی مانند کلمات پڑھے' پھر اُنہوں نے بتایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں اسی طرح بیان کیا ہے' اُنہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہی کلمات پڑھتے ہوئے سنا' جو مؤذن کہتا تھا' لیکن مؤذن اشہدان محمدا رسول اللہ کہتا تھا' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں' بے شک حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں' پھر آپ خاموش ہو جاتے تھے۔

1846 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ قَالَ: كَمَا يَقُولُ

✵✵ عمرو بن دینار' امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنتے تھے' تو آپ وہی کلمات کہتے تھے' جو مؤذن کہتا تھا۔

1847 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ، عَنْ رَجُلٍ، لَمَّا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ: لَا حَوْلَ، وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

✵✵ یحییٰ بن ابوکثیر' ایک شخص کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: جب مؤذن' حی علی الفلاح' حی علی الفلاح کہے گا' تو سننے والا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے گا۔ پھر اُنہوں نے یہ بات بتائی کہ ہم نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

1848 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، اَنَّهُ قَالَ: مَنْ قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ، فَإِذَا قَالَ: اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ: وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، اِنَّ الَّذِينَ يَجْحَدُونَ بِمُحَمَّدٍ كَاذِبُونَ، كَانَ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ عِدْلُ مَنْ كَذَّبَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

✵✵ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص اُس کی مانند کلمات کہے' جس طرح مؤذن کہتا ہے' پھر جب مؤذن اشہدان محمدا رسول اللہ کہے' تو وہ شخص یہ کہے: میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد' اللہ کے رسول ہیں' بے شک جو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرتے ہیں' وہ جھوٹے ہیں' تو ایسے شخص کو اُن تمام لوگوں جتنا ثواب ملے گا' جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی تھی۔

1849 - اقوال تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حُدِّثْتُ اَنَّ نَاسًا كَانُوا فِيمَا مَضَى كَانُوا يُنْصِتُونَ لِلتَّاذِينِ كَاِنْصَاتِهِمْ لِلْقُرْآنِ، فَلَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ شَيْئًا اِلَّا قَالُوا مِثْلَهُ، حَتَّى اِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالُوا: لَا

Marfat.com

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، فَاِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالُوْا: مَا شَاءَ اللّٰهُ

٭٭ ابن جریج بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات بتائی گئی کہ پہلے زمانہ کے لوگ اذان کی آواز سن کر یوں خاموش ہو جاتے تھے' جس طرح قرآن کی تلاوت کے لیے خاموش ہوتے تھے اور پھر مؤذن جو کلمات بھی کہتا تھا' وہ اس کی مانند کلمات کہتے تھے' یہاں تک کہ جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ کہتا تھا' تو وہ لوگ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھتے تھے' اور جب مؤذن حی علی الفلاح کہتا تھا' تو وہ لوگ ماشاءاللہ پڑھتے تھے۔

بَابُ الرَّجُلِ مَتَى يَقُوْمُ لِلصَّلَاةِ اِذَا سَمِعَ الْاَذَانَ

باب: آدمی جب اذان کو سنے گا' تو نماز کے لیے کب کھڑا ہوگا؟

1850 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنْ اَبِي عَامِرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالُوْا: كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ اَنْ يَّنْهَضَ، الرَّجُلُ اِلَى الصَّلَاةِ حِيْنَ يَاْخُذُ الْمُؤَذِّنُ فِي اِقَامَتِهِ

٭٭ معاویہ بن قرہ بیان کرتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے' پہلے لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ جب مؤذن اقامت شروع کرے تو آدمی اُسی وقت کھڑا ہو جائے۔

1851 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ التَّيْمِيِّ، عَنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ، عَنْ اُمِّ حَبِيبَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ فِي بَيْتِهَا فَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ كَمَا يَقُوْلُ: فَلَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، نَهَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلَاةِ

٭٭ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنے گھر میں موجود ہوتے تھے' آپ ﷺ مؤذن کو سنتے تھے' تو وہی کلمات کہتے تھے' جو وہ کہتا تھا' جب وہ حی علی الفلاح کہتا تھا' تو آپ ﷺ نماز کے لیے اُٹھ جایا کرتے تھے۔

بَابُ الْبَغْيِ فِي الْاَذَانِ، وَالْاَجْرِ عَلَيْهِ

باب: اذان دینے (کا موقعہ حاصل کرنے) کی کوشش کرنا اور اس کا اجر

1852 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى الْبَكَّاءَ يَقُوْلُ: رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَمَعَهُ نَاسٌ فَجَاءَهُ رَجُلٌ طَوِيلُ اللِّحْيَةِ فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، اِنِّي لَاُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لٰكِنِّي اُبْغِضُكَ فِي اللّٰهِ، فَكَاَنَّ اَصْحَابَ ابْنِ عُمَرَ لَامُوْهُ وَكَلَّمُوْهُ، فَقَالَ: اِنَّهُ يَبْغِي فِي اَذَانِهِ، وَيَاْخُذُ عَنْهُ اَجْرًا

٭٭ یحییٰ بکاء بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے دیکھا' اُن کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے' ایک لمبی داڑھی والا شخص اُن کے پاس آیا اور بولا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لیکن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تمہیں ناپسند کرتا ہوں۔ بعد میں شا

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھیوں نے اُنہیں اس حوالے سے گزارش کی اور اُن کے ساتھ اس بارے میں بات چیت کی' تو اُنہوں نے فرمایا: یہ شخص اذان کا معاوضہ وصول کرتا ہے اور اس کا اجر لیتا ہے۔

1853 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ، اَنَّ رَجُلًا قَالَ: اِنِّي لَاُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ، قَالَ لَهُ: وَلٰكِنِّي اُبْغِضُكَ فِي اللّٰهِ قَالَ: لِمَ؟ قَالَ: اِنَّكَ تَبْغِي فِي اَذَانِكَ، وَتَاْخُذُ الْاَجْرَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ

✵✵ ضحاک بن قیس بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں' تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے کہا: لیکن میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے تم سے بغض رکھتا ہوں' اُس نے دریافت کیا: وہ کیوں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کیونکہ تم اپنی اذان کا معاوضہ حاصل کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ کی کتاب (کی تعلیم) کا عاوضہ وصول کرتے ہو۔

1854 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ اَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، اَنَّ عُمَرَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاَذَّنَ اَبُو مَحْذُورَةَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا خَشِيتَ اَنْ يَنْخَرِقَ؟ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَدِمْتَ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُسْمِعَكَ فَقَالَ عُمَرُ: اِنَّ اَرْضَكُمْ مَعْشَرَ اَهْلِ تِهَامَةَ اَرْضٌ حَارَّةٌ فَاَبْرِدْ، ثُمَّ اَبْرِدْ - يَعْنِي صَلَاةَ الظُّهْرِ - ثُمَّ اَذِّنْ، ثُمَّ ثَوِّبْ آتِكَ

✵✵ عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے' حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے اذان دی' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا: تمہیں یہ اندیشہ نہیں ہوا' (کہ گلا) پھٹ جائے گا' تو اُنہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ تشریف لائے ہوئے ہیں' تو میں نے چاہا کہ میں آپ تک آواز پہنچاؤں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اہلِ تہامہ کے گروہ! تمہاری سرزمین گرم ہے' تو تم اسے ٹھنڈا کیا کرو' پھر ٹھنڈا کیا کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی (کہ ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کیا کرو) پھر تم اذان دو' پھر تثویب کہو' تو میں تمہارے پاس آجاؤں گا۔

1855 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: لَا يُؤْخَذُ عَلَى الْاَذَانِ رِزْقٌ

✵✵ قاسم بن عبداللہ فرماتے ہیں: اذان کا معاوضہ وصول نہیں کیا جائے گا۔

1856 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَاْخُذَ الْجُعْلَ فِي اَذَانِهِ اِلَّا اَنْ يُعْطٰى شَيْئًا بِغَيْرِ شَرْطٍ

✵✵ قتادہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے' مؤذن اپنی اذان کا معاوضہ وصول کرے' البتہ اگر طے کیے بغیر اُسے کچھ دے دیا جائے (تو حکم مختلف ہے)۔

1857 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْاَسْلَمِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي فَرْوَةَ قَالَ: اَوَّلُ مَنْ رَزَقَ الْمُؤَذِّنِينَ عُثْمَانُ

✵✵ اسحاق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے مؤذنوں کو تنخواہیں دینا شروع کی تھیں۔

Marfat.com

بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ

باب: اذان دینے کی فضیلت

1858 - آثارِ صحابہ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ: الْاَذَانُ شِعَارُ الْاِيمَانِ

✲✲ زہری روایت کرتے ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا ہے: اذان ایمان کا شعار ہے۔

1859 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: الْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَعْنَاقًا

✲✲ عطاء فرماتے ہیں: قیامت کے دن مؤذن سب سے اونچی گردنوں والے (یعنی بلند مرتبہ کے مالک) ہوں گے۔

1860 - اقوالِ تابعین: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ اَبِيهِ قَالَ: الْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُدَوِّدُونَ فِي قُبُورِهِمْ

✲✲ مجاہد کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن مؤذن سب سے زیادہ لمبی گردنوں والے ہوں گے اور اُن کی قبروں میں ان کا جسم خراب نہیں ہوگا۔

1861 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُؤَذِّنُونَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''قیامت کے دن مؤذن سب سے لمبی گردنوں والے ہوں گے''۔

1862 - حدیث نبوی: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ رَجُلٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُؤَذِّنُونَ

✲✲ عیسیٰ بن طلحہ ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

''قیامت کے دن مؤذن سب سے زیادہ لمبی گردن والے ہوں گے''۔

1863 - حدیث نبوی: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ اُنَيْسٍ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْمُؤَذِّنَ يُغْفَرُ لَهُ مَدَى صَوْتِهِ، وَيُصَدِّقُهُ كُلُّ رَطْبٍ، وَيَابِسٍ سَمِعَهُ، وَالشَّاهِدُ عَلَيْهِ خَمْسٌ، وَعِشْرُونَ حَسَنَةً

✲✲ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

''مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے اُس کی اُتنی مغفرت ہو جاتی ہے اور اُس کی اذان سننے والی ہر تر اور خشک چیز اُس کی تصدیق کرتی ہے اور اُس پر پچیس نیکیاں مزید ملتی ہیں''۔

Marfat.com